[illegible]

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

۳۸۴ —— ۴۵۸ھ

جلد ہفتم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دارالاشاعت

[illegible]

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
ایمان کا چونسٹھواں شعبہ	۱۹
اہل قبلہ میں جو مر جائے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا	۱۹
جنازہ اور دفنانے کی فضیلت	۱۹
میت کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے	۲۰
جنازہ میں شریک افراد مردہ کیلئے سفارش کرتے ہیں	۲۱
میت کو رخصت کرنے والوں کی مغفرت	۲۲
مومن کے لئے قبر میں پہلا تحفہ	۲۲
جنازہ میں شریک افراد کی مغفرت	۲۳
عبرت ناک واقعہ	۲۳
تدفین میں تاخیر پسندیدہ نہیں	۲۴
مومن مرنے کے بعد آرام پاتا ہے	۲۴
چالیس مرتبہ مغفرت	۲۴
میت کو غسل دینے والے کے لئے بشارت	۲۴
جنازہ میں ہنسنا پسندیدہ نہیں	۲۶
تین حالتیں	۲۶
جنازہ میں خاموش رہنا	۲۷
تعزیت کرنے والے کے لیے عزت کی پوشاک	۲۷
فصل ...... قبروں کی زیارت کرنا یعنی قبروں پر عبرت کے لئے جانا	۲۹
میت کے سرہانے سورۂ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورۂ بقرہ کا پڑھنا	۳۰
زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے تحفہ	۳۰
شب جمعہ پر روحوں کی ملاقات	۳۱
قبرستان جانا	۳۲
قبرستان کی مجاورت اختیار کرنا	۳۳
میت کو زینت اس کے اعمال دیتے ہیں	۳۴
میت پر نوحہ پسندیدہ نہیں	۳۴
میت پر گواہی	۳۴
فصل ...... چھینکنے والے کے جواب کو ترک کر دینا جب وہ الحمدللہ نہ کہے	۳۷
فصل ...... چھینکنے والا یرحمک اللہ کہنے والے کا جواب دیتے ہوئے کیا کہے؟	۳۹
چھینک کے جواب میں السلام علیک وعلی امک کہنے کے بارے میں روایت	۳۹
فصل ...... ذمی کافر یعنی پناہ گیر کافر کو چھینک کا جواب دینا	۴۱
فصل ...... چھینکنے میں آواز پست کرنا	۴۲
فصل ...... مکرر چھینکنا	۴۳
تین بار سے زائد مرتبہ چھینکنا زکام ہے	۴۳
فصل ...... جمائی لینا	۴۴
ایمان کا چھیاسٹھواں شعبہ	۴۵
کفار سے اور فسادی لوگوں سے دور رہنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا	۴۵
زبان اور ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا	۴۶
اہل بدر کے لئے اللہ تعالیٰ نے جھانک کر معافی کا اعلان فرمایا تھا	۴۶
مشرکین کے ساتھ قیام کرنے والوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لاتعلقی	۴۷
اہل شرک کی آگ سے روشنی بھی حاصل نہ کی جائے	۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
بروز قیامت اعمال کے ساتھ منہ کے بل اور قدموں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا	۴۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے استغفار کرنا	۴۹
چار چیزیں ظلم شمار ہوتی ہیں	۵۰
یہود ونصاریٰ سے دوستی کی ممانعت	۵۰
یہود ونصاریٰ کی عید اور معبد خانوں سے بچا جائے	۵۱
جس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اس کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنا	۵۱
فصل...... ظلم سے اجتناب کرنا بھی اسی باب سے ہے	۵۲
ظالم کی مدد کرنے والا حوض کوثر سے محروم کر دیا جاتا ہے	۵۲
بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ	۵۳
جو شخص بادشاہوں کے دروازے پر جاتا ہے فتنوں میں پڑ جاتا ہے	۵۳
دین کے بدلے دولت	۵۵
حکمرانوں کے دروازے پر جھوٹ کی تصدیق	۵۶
حکمران آگ ہے	۵۶
چور اور ریاکار	۵۷
اللہ والوں کا استغناء	۵۷
جاہل سے دوستی پسندیدہ نہیں	۵۸
حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت	۵۹
ظالم کی بقاء کے لئے دعا پسندیدہ نہیں	۵۹
فصل...... اسی قبیل سے ہے فاسقوں اور بدعتیوں سے علیحدہ رہنا اور ہر اس شخص سے بھی جو اللہ کی اطاعت کرنے پر تیری اعانت نہ کرے	۶۰
دو دوست مؤمن، دو دوست کافر	۶۱
اہل تقویٰ کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب	۶۱
اچھے ہمنشین	۶۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	۶۳
رفیق دوست کی مثال	۶۳
بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے	۶۳
اہل بدعت کو توبہ نصیب نہیں	۶۴
اہل بدعت کے ساتھ ہمنشینی کی ممانعت	۶۴
اہل بدعت کی تکریم کی ممانعت	۶۵
اہل بدعت اور احمق سے قطع تعلق کیا جائے	۶۵
بے وقوف سے دوستی پسندیدہ نہیں	۶۶
اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے پر لعنت کا خوف	۶۶
اہل بدعت اور عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت	۶۷
حضرت لقمان حکیم کی دعا	۶۷
دوستی اور عقیدہ کا اتحاد	۶۷
احمق کے ساتھ دوستی پشیمانی کا سبب ہے	۶۸
خائن سے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہئے	۶۸
اہل اللہ کے ساتھ ہمنشینی	۶۹
حقیقی دوست کی علامات	۶۹
شدید ترین بخل	۷۰
اسلام کی سب سے مضبوط کڑی	۷۱
اللہ کی رضا کے لئے دوستی ومحبت	۷۳
ایمان کا سرسٹھواں شعبہ پڑوسی کا اکرام	۷۵
پڑوسی کو ایذا رسانی کی ممانعت	۷۶
پڑوسی پر احسان کرنا	۷۷
پڑوسی کی خاطر شوربے میں پانی زیادہ کرنا	۷۸

عنوان	صفحہ نمبر
بہترین پڑوسی	۷۸
پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے حقیقی مؤمن بن جاؤ گے	۷۸
پڑوسی کو تکلیف دینے والی خاتون	۷۹
پڑوسی کی تکلیف سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا طریقہ	۷۹
اللہ تین آدمیوں سے محبت اور تین سے نفرت فرماتے ہیں	۸۰
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت	۸۱
تین پریشان کرنے والوں سے پناہ	۸۲
چار نیک بخت اور چار بدبخت	۸۲
پڑوسی کا حق	۸۳
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہودی پڑوسی کے ساتھ رویہ	۸۴
محسن وہ ہے جس کے بارے میں اس کے پڑوسی گواہی دیں	۸۵
فصل ...... حق رفاقت کی رعایت	۸۵
حق صحبت	۸۶
مروت کی قسمیں	۸۶
حقیقی رفاقت و دوستی	۸۶
انا نراک من المحسنین کی تفسیر	۸۷
ناپسندیدہ بات	۸۷
ایمان کا اڑسٹھواں شعبہ	۸۸
مہمان کا اکرام کرنا	
ضیافت و مہمانی تین دن ہوتی ہے	۸۸
بدترین لوگ	۸۹
مہمانی کا حق	۸۹
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز مہمانی	۹۰
ایک عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت فرمانا	۹۱
ضیافت میں تکلف نہ کیا جائے	۹۱

عنوان	صفحہ نمبر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کا کھانا	۹۴
تین چیزوں میں انتظار نہیں	۹۳
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا طرز ضیافت	۹۳
روٹی اور سرکہ کے ساتھ ضیافت	۹۳
حسب استطاعت ضیافت کرنا	۹۳
فصل ...... قدرت اور استطاعت کے وقت	۹۳
مہمان کیلئے مہمان نوازی کرنے میں تکلف کرنا	
اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کھانا وہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ ہوں	۹۵
خیر تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے جس میں مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہو	۹۶
جب تک دسترخوان بچھا رہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں	۹۶
اللہ کے نام پر سوال کرنا	۹۷
مہمان اکیلا کھانے سے شرماتا ہے	۹۷
قوم کا ساقی	۹۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرز ضیافت	۹۸
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طرز مہمانی	۹۸
مروت کے خلاف ہے کہ مہمان خدمت کرے	۹۹
اپنے آپ پر دوسروں کو فضیلت دینا	۹۹
مہمان کی سواری	۱۰۰
جو شخص بغیر دعوت آیا وہ چور اور لٹیرا بن کر داخل ہوا	۱۰۰
مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جانا	۱۰۱
ایمان کا انہتروان شعبہ	۱۰۳
عیب و گناہ پر پردہ ڈالنا	
فاسق و فاجر آدمی کی کوئی غیبت نہیں	۱۰۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تشریح	۱۰۶

عنوان	صفحہ نمبر
ہدایت کے چراغ	۱۰۶
فصل ..... اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنا	۱۰۷
ایمان کا سترواں شعبہ	۱۰۸
مصائب کے برخلاف صبر کرنا اور نفس جن لذات و شہوات کی طرف کھینچتا ہے ان سے رکنا اور صبر کرنا	۱۰۹
صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کی جائے	۱۱۰
شہید کو مردہ نہ کہو	۱۱۱
دنیا دار الامتحان ہے	۱۱۲
دو چیزیں ہیں بدلے اور عظمتیں	۱۱۳
خیر کی تین خصلتیں	۱۱۳
چار عمدہ صفات	۱۱۳
مصیبت پر اجر	۱۱۴
بیت الحمد	۱۱۴
صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے	۱۱۵
شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ	۱۱۵
دشمن کو اتنی ہی سزا دو جتنی اس نے تکلیف دی ہو	۱۱۶
انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر	۱۱۷
ایمان صبر و برداشت اور سخاوت کا نام ہے	۱۱۸
صبر نصف ایمان ہے	۱۱۹
پانچ صفات	۱۱۹
صبر سے متعلق روایات	۱۱۹
مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا خلوت کی ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے	۱۲۱
صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا	۱۲۱
صبر کی تلقین	۱۲۲
شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ	۱۲۳

عنوان	صفحہ نمبر
میت پر آنسوؤں کا چھلک جانا	۱۲۳
حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بے مثال واقعہ	۱۲۳
جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جہنم کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی	۱۲۵
جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائیں گے وہ جنت میں اپنے والدین کا استقبال کریں گے	۱۲۷
ناقص بچے پر آخرت میں اجر	۱۳۰
جنت کے درجات اور اس کے دروازے	۱۳۰
میدان حشر میں بچے اپنے والدین کو پانی پلائیں گے	۱۳۲
بچوں کی وفات پر اجر	۱۳۳
فصل ..... سب سے زیادہ آزمائش اور مصیبت میں کون؟	۱۳۴
مومن و منافق کی مثال	۱۳۵
اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں	۱۳۶
حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش	۱۳۸
جنت کو خواہشات و لذات کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہے	۱۳۹
اس امت کا عذاب	۱۳۹
مصائب پر صبر	۱۴۰
فاسق اہل جہنم ہیں	۱۴۱
فصل اس بات کا ذکر ہے کہ درد و الم ہو یا امراض	۱۴۱
اور مصائب وہ سب گناہوں کے کفارے ہیں	۱۴۱
بروز قیامت اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا	۱۴۲
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو تنبیہ	۱۴۳
بندہ کو مصیبت اس کے اعمال کی وجہ سے پہنچتی ہے	۱۴۴
جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائیں	۱۴۴
اس امت کو سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے	۱۴۵

عنوان	صفحہ نمبر
عذاب ادنیٰ	۱۴۵
تکالیف پر گناہوں کا مٹنا	۱۴۷
مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے	۱۴۸
مؤمن مریض کی مثال	۱۴۹
بخار جہنم کی بھٹی سے ہے	۱۴۹
عیادت اور بشارت	۱۵۱
مصائب پر صبر کے ذریعہ اعلیٰ مقام پر فائز ہونا	۱۵۱
اپنے قریبی اور پیارے کی موت پر صبر کرنا	۱۵۳
بیماری گناہوں کو پتوں کی مثل جھاڑ دیتی ہے	۱۵۳
صاحب بخار کے لئے اجر	۱۵۴
بخار موت کا پیش خیمہ اور مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے	۱۵۴
مؤمن کے لئے ہر ایذا پہنچنے پر اجر ہے	۱۵۵
شہید کی قسمیں	۱۵۵
جو دنیا میں مرنے والا شہید ہے	۱۵۶
جو طاعون سے مرتے ہیں وہ شہید ہیں	۱۵۷
جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ شہید ہے	۱۵۷
مؤمن کا تحفہ موت ہے	۱۵۷
موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے	۱۵۷
سفر میں انتقال کرنے والے کے لئے بشارت	۱۵۸
موت متعینہ جگہ پر آتی ہے	۱۵۸
مسافر کی موت شہادت ہے	۱۵۹
جہاد کے لئے گھوڑا پالنے والے کے لئے بشارت	۱۵۹
بیماری میں وفات پانے والے کے لئے بشارت	۱۶۰
چار چیزوں کو ناپسند نہ کیا جائے	۱۶۰
بخار اور درد سر والے کے لئے بشارت	۹۰
جن کو مرض لاحق نہ ہوا ان کے متعلق روایات	۱۶۱
اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص	۱۶۲

عنوان	صفحہ نمبر
بیماری کے ذریعہ مؤمن و کافر کی آزمائش	۱۶۲
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو طلاق دینا	۱۶۳
بیماری و تکلیف کے بعد عذاب نہیں	۱۶۴
تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کی جائے	۱۶۴
اہل آزمائش کی فضیلت	۱۶۵
مرض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ کو پاک فرماتے ہیں	۱۶۵
بیماری اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہے	۱۶۵
غم و حزن کے ذریعہ آزمائش	۱۶۶
بیمار اور مسافر کے لئے اجر لکھا جاتا ہے	۱۶۶
مؤمن بندہ کی قبر پر فرشتوں کا تسبیح و تہلیل	۱۶۷
بیماری میں اس کے لئے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت صحت کیا کرتا تھا	۱۶۸
اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید	۱۶۸
بیماری سے گھبرانا پسندیدہ نہیں	۱۶۹
بیمار شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں	۱۶۹
عیادت کرنے والوں سے بیماری کا شکوہ کرنا پسندیدہ نہیں	۱۷۰
بیماری میں مبتلا شخص کے لئے خوبصورت عمل لکھے جاتے ہیں	۱۷۱
مؤمن کے لئے خیر ہی خیر ہے	۱۷۱
امت محمدیہ کی خصوصیات	۱۷۲
اللہ کی طرف سے مدد تکلیف اور صبر کے بقدر آتی ہے	۱۷۳
صبر کا بدلہ جنت ہے	۱۷۳
انسانی اعضاء کے ضائع ہونے کا اجر جنت ہے	۱۷۴
مرگی کا دورہ پڑنے والے کے لئے اجر	۱۷۵
بخار گناہوں سے پاکیزگی کا سبب ہے	۱۷۵
صحابہ کرام کا بیماری پر صبر کرنے سے متعلق روایات	۱۷۶

عنوان	صفحہ نمبر
خوشی وغم ہمیشہ نہیں رہتا	۲۰۳
آزمائش سے متعلق اشعار	۲۰۳
چار خوبیاں	۲۰۵
اصطبار کیا ہے؟	۲۰۵
تین علامات تسلیم	۲۰۵
زہد اور ترک دنیا کی تعریف	۲۰۶
تسلیم ورضا کی علامات	۲۰۶
مومن، متقی، پرہیزگار	۲۰۷
رضا بالقضاء	۲۰۷
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ	۲۰۸
افضل اور آسان ترین اعمال	۲۰۹
فصل ..... تنگی دل کی مصیبت وآزمائش اور	۲۰۹
اس پر صبر کرنا	۲۱۱
فصل ..... اشعار ہیں جن کا مفہوم یہ ہے	۲۱۲
مصیبتوں سے پناہ	۲۱۳
اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کا سوال کیا جائے	۲۱۳
موت کی آرزو پسندیدہ نہیں	۲۱۳
باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی کی وفات	۲۱۴
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس امت کی بڑی مصیبت ہے	۲۱۴
فصل ..... نوحہ کرنا	۲۱۵
کسی کی وفات پر آنسوؤں کا چھلک جانا شفقت ہے	۲۱۶
رونا حق اور بے ہودہ آوازیں	۲۱۷
آنسوؤں پر عذاب نہیں	۲۱۹
تقدیر پر راضی ہونا	۲۱۹
تین چیزوں کا وعدہ	۲۱۹
اللہ تعالیٰ کی پسند	۲۲۰

عنوان	صفحہ نمبر
موت کی پیشگی خبر	۲۲۰
والد اصل ہے اور بیٹا شاخ ہے	۲۲۱
میت اور قبر پر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرنا	۲۲۱
وفات پانے والا آلودگی سے چھٹکارا پا گیا	۲۲۲
صبر کی توفیق	۲۲۳
تعریف کرنا اور تسلی دینا	۲۲۳
باطن کی ریاکاری	۲۲۳
وہ مصیبت جو اجر وثواب کو زیادہ کرے بہتر ہے	۲۲۵
موت اور قبر سے متعلق چند اشعار	۲۲۵
خوبصورت تعزیت	۲۲۷
مومن کا تحفہ موت ہے	۲۲۸
نیک لوگوں پر تنگی اور آزمائش آتی ہے	۲۲۸
مومن ماتھے کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے	۲۲۹
سکرات الموت پر اجر	۲۳۰
اچانک موت	۲۳۰
آیت کریمہ کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے	۲۳۱
تکلیف ومصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں	۲۳۱
گناہوں کے سبب رزق سے محرومی	۲۳۲
گناہوں کے سبب رزق سے محرومی	۲۳۳
بخار کے وقت یہ دعا پڑھی جائے	۲۳۳
ایمان کا اکہترواں شعبہ	۲۳۳
دنیا سے بے رغبتی، ترک دنیا کرنا اور لمبی لمبی آرزوئیں خواہشیں ترک کرکے (سلسلہ آرزو کو) چھوٹا ومختصر کرنا (زہد، بے رغبتی، امل، امید کرنا، آرزو کرنا	۲۳۴
انسان سے جنت وجہنم کا فاصلہ	۲۳۶
دنیا میں مسافروں کی طرح رہو	۲۳۶

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو	۲۳۷	دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے	۲۵۸
اس امت کی عمر	۲۳۸	جس کی فکر دنیا کی فکر ہو	۲۵۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو	۲۳۹	جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہو	۲۵۸
لکیریں کھینچ کر سمجھانا		فکر آخرت	۲۵۹
ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے مگر حرص و آرزو باقی رہتی ہے	۲۴۰	غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہو	۲۵۹
بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے	۲۴۰	کامیاب اشخاص	۲۶۰
دو خونخوار بھیڑیے	۲۴۱	قابل رشک شخص	۲۶۱
سونے کی دو وادیاں	۲۴۲	دنیا کس قدر کافی ہے	۲۶۲
دو پیاسے	۲۴۴	ضرورت سے زائد اسباب کا بروز قیامت حساب ہوگا	۲۶۳
ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی سے بھرے گا	۲۴۴	تین چیزوں کا حساب نہیں	۲۶۵
ابن آدم کا یہ کہنا کہ میرا مال	۲۴۵	بہترین رزق	۲۶۵
اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو	۲۴۵	اللہ تعالیٰ غنی کو پسند فرماتے ہیں	۲۶۵
جو چیز لالچ کے ساتھ لی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی	۲۴۶	دنیا سے محبت پسندیدہ نہیں	۲۶۵
زمین کی برکات	۲۴۶	دو فرشتوں کا اعلان کرنا	۲۶۶
دنیا کی تازگی اور زینت	۲۴۷	جو شخص دنیا کو حاصل کرے	۲۶۶
مال و دنیا سے بے رغبتی	۲۴۷	جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی چیزیں	۲۶۷
مال و دولت ہلاک کرنے والے ہیں	۲۴۸	جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ اللہ کی راہ	۲۶۷
عورتوں کے لئے ہلاکت دو سرخ چیزوں میں ہے	۲۵۰	میں ہے	۲۶۸
دنیا میٹھی اور خوشنما ہے	۲۵۰	دنیا میں زندگی بچانے کی بقدر روزی کی خواہش	
اس امت کا فتنہ مال ہے	۲۵۱	فقراء مہاجرین دولت مندوں سے پہلے جنت میں	۲۶۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس امت کے لئے چند	۲۵۲	داخل ہوں گے	۲۶۹
چیزوں پر خوف محسوس کرنا		جنت میں فقراء کی کثرت ہوگی	
اہل صفہ	۲۵۳	زیادہ تر اہل جہنم عورتیں ہیں	۲۶۹
اسلام کے مہمان	۲۵۴	خسارے والے لوگ	۲۷۰
دنیا اپنے ختم ہونے کا اعلان کر چکی	۲۵۵	درہم و دینار بندہ کے لئے ہلاکت ہے	۲۷۰
روم و فارس کے فتح کی بشارت	۲۵۶	دنیا سے رغبت کی ممانعت	۲۷۱
اہل صفہ کے بارے میں آیات شریفہ کا نزول	۲۵۷	ایک خادم اور ایک سواری	۲۷۱

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دنیا میں سامان مثل مسافر کے سوار کے ہونا چاہئے	۴۷۲	ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ	۴۹۶
دولت مندوں کے پاس آمد ورفت پسندیدہ نہیں	۴۷۳	والعشی کا شان نزول	
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی	۴۷۳	اس امت کے وہ لوگ جن کے بارے میں آپ صلی	۴۹۷
دنیا کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ کرنا	۴۷۵	اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا	
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نشست	۴۷۵	ضعف اور کمزوری کے سبب رزق دیا جانا	۴۹۹
رنج وغم کی کمائی	۴۷۵	دنیا کو دین پر ترجیح نہ دی جائے	۴۹۹
دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا	۴۷۶	اللہ نے جب سے دنیا کو بنایا اس کی طرف دیکھا	۵۰۰
مجھے دنیا سے کیا تعلق	۴۷۸	بھی نہیں	
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل کا رہن سہن	۴۷۸	دنیا کی محبت ہر گناہ کا اصل ہے	۵۰۰
زیادہ مال رکھنے والے بروز قیامت غریب ہوں گے	۴۸۱	شر تین باتوں کے تابع ہے	۵۰۰
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے متعلق روایات	۴۸۱	دنیا ہاروت وماروت کے جادو سے زیادہ موثر ہے	۵۰۰
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز	۴۸۳	رزق میں تاخیر نہ سمجھو	۵۰۱
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رزق میں برکت کی دعا	۴۸۵	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکینیت کو پسند فرمانا	۵۰۱
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی حفاظت فرماتے ہیں	۴۸۵	فقر مومن کے لئے زینت ہے	۵۰۱
اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا اور برا ہونے کی نشانی	۴۸۷	اللہ تعالیٰ جس کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے	۵۰۲
صاحب دنیا کی مثال	۴۸۸	دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ ملعون ہے	۵۰۲
دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے	۴۸۸	جو زبردستی دنیا میں گھسے گا وہ جہنم میں ڈالا جائے گا	۵۰۳
دنیا آخرت کے مقابلے میں	۴۸۸	دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا	۵۰۳
دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے	۴۸۹	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کو اپنے سے دور فرمانا	۵۰۳
دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر وقیمت نہیں رکھتی	۴۸۹	زاہد اور متقی کون ہیں؟	۵۰۴
دنیا کی حقیقت	۴۹۱	اس امت کا آغاز زہد سے ہوا تھا	۵۰۵
تین دوست	۴۹۱	حکومت وفراست	۵۰۶
اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں بلکہ اعمال کو دیکھتے ہیں	۴۹۲	تین خصلتیں	۵۰۷
اس امت کے بہترین اشخاص	۴۹۲	دنیا سے بے رغبت ہونا قلب وبدن کو راحت دیتا ہے	۵۰۷
اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی قسم کو رد نہیں فرماتے	۴۹۳	مومن کا شرف	۵۰۸
حوض کوثر	۴۹۳	اپنے نفس کو مردوں میں شمار کیا جائے	۵۰۸
اہل جنت کے بادشاہ	۴۹۵	عقلمند وہ ہے جو مابعد الموت کے لئے تیاری کرے	۵۰۹

عنوان	صفحہ نمبر
میت کے لئے دعا	۳۰۹
عقلمند وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے	۳۱۰
کامیابی کے لئے دنیا سے بے رغبتی	۳۱۱
لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز	۳۱۱
اللہ تعالیٰ سے حیاء	۳۱۲
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ	۳۱۲
اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو	۳۱۳
موت کے ساتھ بڑی دوستی	۳۱۴
ہر شخص کی حد انتہاء	۳۱۴
حیات سے موت بہتر ہے	۳۱۴
سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کی جائے	۳۱۵
جو جلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے	۳۱۶
موت تباہی مچانے والی ہے	۳۱۶
جو شخص کھیتی کاشت کرے گا وہ ندامت کی کھیتی کاٹے گا	۳۱۶
دو خوف کی باتیں	۳۱۷
پچاس صدیقوں کا ثواب	۳۱۷
حب دنیا سے متعلق روایت	۳۱۸
دنیا کے طلبگار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعجب	۳۱۸
موت کا منظر بہت شدید ہے	۳۱۹
ایمان کی حقیقت	۳۱۹
فصل: زہد اور قصر امل کے بارے میں جو مفہوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اسی مفہوم میں جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم تک پہنچا ہے اس کا ذکر یعنی احادیث کے بعد زہد کے بارے میں آثار کا ذکر	۳۲۰
خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۳۲۱

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں	۳۲۴
خطبہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	۳۲۴
خطبہ عثمانی	۳۲۵
قول علی المرتضیٰ	۳۲۵
خواہش نفس اور لمبی آرزوئیں	۳۲۶
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت دنیا سے متعلق روایات	۳۲۶
اسی سال تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا	۳۲۸
فتنہ کا خوف	۳۲۹
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳۰
دنیا وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو	۳۳۰
انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے	۳۳۱
کوئی گھر حسرت و افسوس سے خالی نہیں ہوتا	۳۳۱
باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان	۳۳۱
بہترین و بدترین لوگ	۳۳۲
حب دنیا کا علاج	۳۳۲
دو درہم کے مالک کا حساب	۳۳۲
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء	۳۳۳
تین شخصوں پر حیرت	۳۳۳
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا استغناء	۳۳۳
شیطان کے پھندے	۳۳۴
مسلمانوں کا بہترین معبد	۳۳۵
مسجد ہر متقی کا گھر ہے	۳۳۵
جس چیز کی آرزو کی جائے	۳۳۶
پراگندہ حالی سے بچاؤ	۳۳۷
تنگی برائی نہیں ہوتی	۳۳۷
مظلوم کی بددعا سے بچا جائے	۳۳۷
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا خشیت الٰہی	۳۳۸

عنوان	صفحہ نمبر
جو شخص مرکز راحت پا گیا وہ محروم نہیں ہے	۳۳۸
بروز قیامت دنیا کو بڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا	۳۳۹
اللہ کے ہاں درجات میں کمی	۳۳۹
اعمال باقی رہتے ہیں	۳۴۰
عبرت	۳۴۰
کامیاب شے	۳۴۰
دنیا آخرت کو تباہ کرنے والی ہے	۳۴۱
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کی زندگی	۳۴۱
خیر کے کام	۳۴۲
ابن آدم اور اس کے موت سے بھاگنے کی مثال	۳۴۲
دو راتیں	۳۴۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت	۳۴۳
فصل ...... غیر ضروری محلات بنانے اور گھر بنانے کی مذمت	۳۴۴
ہر عمارت بروز قیامت اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی	۳۴۵
عمارت ضرورت سے زائد ہو تو وہ بوجھ ہے	۳۴۶
عمارت بنانے پر خرچ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں	۳۴۷
مال میں بے برکتی	۳۴۸
مال حرام سے تعمیرات	۳۴۸
اینٹ پر اینٹ	۳۴۹
اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا	۳۵۰
گھروں پر پردے لٹکانا	۳۵۰
دنیا کی تزئین وآرائش	۳۵۱
تعمیرات وآرائش سے متعلق روایات	۳۵۲
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا گھر	۳۵۳
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ وتابعین کی رہائش	۳۵۳
اسراف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے	۳۵۳
دو عیب	۳۵۴
تعمیرات کے بارے میں اشعار کی تفسیر	۳۵۵
لوگوں نے کیچڑ کو اونچا کر دیا	۳۵۶
محل کے بدلے ایک روٹی	۳۵۶
تعمیرات اور آخرت کا خوف	۳۵۷
سریر عوج کا قتل	۳۵۸
تعمیرات کی اباحت اور جواز	۳۵۸
فصل ...... ترک دنیا	۳۵۸
زہد کی قسمیں	۳۵۹
دنیا سے بے رغبتی کیا ہے؟	۳۵۹
بدنصیبی کی علامتیں	۳۶۰
ترک دنیا سے متعلق نصیحتیں	۳۶۱
دنیا سے قطع تعلق کے متعلق اشعار	۳۶۱
ایمان کا بہتر واں شعبہ یہ باب ہے غیرت کا	۳۶۲
غیرت اور بے غیرتی، بے حیائی اور دیوث وغیرہ کے بارے میں اسلامی وشرعی نقطہ نظر کیا ہے؟	۳۶۳
تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے	۳۶۵
بے شرم آدمی کی عبادت مقبول نہیں	۳۶۵
غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں	۳۶۶
مکارم اخلاق	۳۶۶
ایمان کا تہترواں شعبہ	۳۶۷
لغو کام سے (یعنی بے ہودہ اور بے مقصد بات اور کام) سے اعراض کرنا	۳۶۷
اسلام کی خوبی	۳۶۸
لقمان حکیم کی حکمت کا راز	۳۶۹
مسلمان تین مقامات پر	۳۶۹

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت ابن شہاب کی سخاوت	۳۹۷
سخاوت سے متعلق شعراء کا کلام	۳۹۷
حضرت شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت	۳۹۷
ایمان اور مومن کی مثال	۳۹۸
ایک دیہاتی اور بدو کا واقعہ	۳۹۸
نالائق کے ساتھ بھلائی نہیں	۳۹۹
عداوت کی جڑ	۴۰۰
ایک بوڑھی اور بھیڑیے کا واقعہ	۴۰۰
شہادت کس امر پر دی جائے	۴۰۱
ایمان کا چہترواں شعبہ	۴۰۲
چھوٹوں پر شفقت کرنا اور بڑوں کی تعظیم کرنے کا باب	۴۰۳
مومن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے	۴۰۳
سفید بالوں والے کا اکرام کرنا	۴۰۳
وقار کی علامت	۴۰۳
تین شخصوں کے لئے مجلس میں توسیع کی جائے	۴۰۴
معزز آدمی کا اکرام کیا جائے	۴۰۵
برکت بڑوں کے ساتھ ہے	۴۰۷
قیس بن عاصم کی بیٹوں کو وصیت	۴۰۷
حرمت کی تعظیم	۴۰۷
صفت کے ساتھ برکت	۴۰۸
اپنے عیال کے ساتھ مہربانی کرنا	۴۰۸
جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا	۴۰۸
بچوں کے ساتھ شفقت	۴۰۹
یتیم کی پرورش کی فضیلت	۴۱۱
بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جائے	۴۱۱
حضرت داؤد علیہ السلام کی نصیحت	۴۱۳
یتیم کی پرورش پر ہر بال کے بدلے نیکی ہے	۴۱۳
اہل جنت تین طرح کے ہیں	۴۱۶
جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے	۴۱۶
رحمت و شفقت بدبخت کے دل سے نکال دی جاتی ہے	۴۱۷
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت	۴۱۷
ماں کی بچے پر شفقت	۴۱۷
رحیم و مہربان ہی جنت میں جائیں گے	۴۱۸
اولاد کی خوشبو	۴۱۹
نرمی زینت دیتی ہے	۴۲۰
مومن رفیق و رحیم ہوتا ہے	۴۲۰
چوپائے پر رحم کرنے پر اجر	۴۲۰
ذبح کے لئے چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے	۴۲۱
چڑیا کے قتل پر بروز قیامت پوچھ گچھ ہوگی	۴۲۲
یتیموں اور بیٹیوں کے ساتھ شفقت کرنا	۴۲۲
ماں سے اولاد کو جدا نہ کیا جائے	۴۲۳
بلاضرورت جانور پر سواری نہ کی جائے	۴۲۳
ایمان کا پچھترواں شعبہ	۴۲۴
لوگوں کے مابین اصلاح کرنا جب وہ باہم گتھم گتھا ہو جائیں اور ان کے درمیان فساد پڑ جائے	۴۲۴
ہر جوڑ کے بدلے صدقہ لازم ہے	۴۲۵
صدقہ کا افضل درجہ	۴۲۶
روزہ اور صدقہ سے بہتر چیز	۴۲۶
صلح کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں	۴۲۷

عنوان	صفحہ نمبر
فصل	۴۲۸
چغل خور اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے کے لئے وعید	۴۲۸
چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا	۴۲۹
بہترین اور بدترین لوگ	۴۳۰
اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چغل خوری کی ممانعت	۴۳۰
چغل خور کا فساد جادوگر کے فساد سے بڑا ہے	۴۳۱
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خائن ہم میں سے نہیں ہے	۴۳۱
تین عمدہ صفات	۴۳۲
تین و تین	۴۳۳
ایمان کا مختصر دال شعبہ	۴۳۳
مومن اور مجاہد	۴۳۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت	۴۳۳
جہنم سے دوری کا سبب	۴۳۳
دل کا فساد	۴۳۵
لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کریں	۴۳۵
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین صفات	۴۳۷
چھ باتوں کی ضمانت	۴۳۸
اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے	۴۳۸
مومنوں کی مثال	۴۳۹
شیخ حلیمی رحمۃ اللہ کا قول	۴۳۹
جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا	۴۴۱
مومن مومن کا بھائی ہے	۴۴۱
کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دو	۴۴۲
مسلمان بھائی کو دھوکہ نہ دیا جائے	۴۴۲

عنوان	صفحہ نمبر
کوئی عورت دوسری عورت کے لئے طلاق نہ چاہے	۴۴۳
گمان کرنا پسندیدہ نہیں	۴۴۳
سفارش میں احتیاط کی جائے	۴۴۳
آپس میں سرگوشی نہ کی جائے	۴۴۳
تین سو ساٹھ جوڑ اور ہر جوڑ کے بدلے صدقہ	۴۴۳
راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانے پر اجر	۴۴۵
قبلہ اور دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت	۴۴۸
اچھائی اور برائی دو مخلوق ہیں	۴۴۸
نیک لوگ آخرت میں بھی اچھے کام کریں گے	۴۴۹
گھر میں جھانکنے کی ممانعت	۴۴۹
چار خصلتیں	۴۴۹
جنت کی بشارت	۴۵۰
لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں جانا پسندیدہ نہیں	۴۵۰
فصل ...... مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرنا	۴۵۱
فصل ...... مسلمانوں کی عیب جوئی ترک کرنا اور ان کی معذرت قبول کرنا اس کے علاوہ جو ماقبل کے ابواب میں گذر چکا ہے	۴۵۲
تواضع و عاجزی کی علامات	۴۵۳
گناہ کی دیت	۴۵۳
شعراء کے کلام کا مفہوم	۴۵۳
اسلام کی نشانیاں	۴۵۴
حکیم و دانا کی صفت	۴۵۴
دھوکہ دینے والا جہنمی ہے	۴۵۴
فصل ..... ترک احتکار کرنا	۴۵۴
غلہ کو روک کر رکھنے والا کوڑھ و افلاس میں مبتلا ہوتا ہے	۴۵۶

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دھوکہ دہی اور انکار کرنے والا قوم سے	۳۵۶	تنگ دست سے درگزر کیا جائے	۳۶۲
فصل آنکھ پہنچانا یعنی نظر لگانا	۳۵۶	بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت	۳۶۳
نظر بد سے بچنے کا وظیفہ	۳۵۷	جس پر جہنم کی آگ حرام ہے	۳۶۳
فصل احسن طریقے سے قرض ادا کرنا	۳۵۸	اللہ تعالیٰ کے ولی کیسے ہوتے ہیں	۳۶۴
قرض میں ٹال مٹول کرنے والے کے لئے ہر روز گناہ لکھا جاتا ہے	۳۵۹	نرمی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے	۳۶۴
قرضہ جلدی ادا کرنے والے کے لئے مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں	۳۶۰	قرض کا مطالبہ شرافت کے ساتھ کیا جائے	۳۶۴
قرضہ کی ادائیگی کے ساتھ تحفہ	۳۶۰	مقروض سے نرمی کرنے والے کے لئے [illegible]	۳۶۵
تین احکام	۳۶۱	قرض میں مہلت دینا صدقہ کی مثل ہے	۳۶۵
فصل تنگدست کو مہلت دینا اور اس سے درگزر کرنا اور آسودہ حال کے ساتھ نرمی برتنا اور اس سے کم وصول کرنا	۳۶۱	عمل قلیل اجر کثیر	۳۶۶
		نیکی اور شر [illegible]	۳۶۶
		ایمان کی شاخیں	۳۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے بھی جنازہ پڑھا جنازے کے بعد ایک آدمی الگ ہو کر کسی کام سے چلا گیا (دفن کے لئے ساتھ نہیں گیا) حضرت ابن عباس نے میرا کندا تھپتھپا کر کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کتنا اجر چھوڑ کر یہ شخص ہٹا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک قیراط اجر وثواب سے ہٹ گیا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابن عباس ایک قیراط کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے

جس نے جنازے کی نماز پڑھی اور وہ اس کے دفن سے فارغ ہونے سے پہلے ہٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط اجر ہوگا اور اگر اس نے انتظار کیا حتی کہ اس کے دفن سے فارغ ہو گیا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے، اور ایک قیراط قیامت کے دن اس کے اعمال کے ترازو میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم میرے اس قول سے تعجب اور حیرانی کر رہے ہو کہ احد پہاڑ کے برابر ثواب ہوگا ہمارے رب کی عظمت کے لائق ہی یہی ہے کہ اس کا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہو اور اس کا ایک یوم ایک ہزار سال کا ہو۔

۹۲۳۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو زہری نے ان کو ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمزور وضعیف مسلمانوں کے پاس جاتے تھے ان کو ملتے تھے اور ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرتے تھے اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔

۹۲۳۷ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو صلت بن بہرام نے ان کو حارث بن وہب نے ان کو صنابحی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہے گی میری امت۔ یا یوں فرمایا تھا کہ یہ امت خیر میں اپنے دین میں جب تک جنازوں کا بوجھ ان کے گھر والوں پر نہیں ڈالیں گے (یعنی از راہ ہمدردی مسلمان جب تک اہل میت کے ساتھ کفن دفن میں تعاون کرتے رہیں گے خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے۔)

میت کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے

۹۲۳۸ ـــ ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو حاکم نے ان کو ابو محمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو عمر مستملی نے وہ کہتے کہ کہا حسن بن عیسیٰ نے بغداد میں ان کو خبر دی ابن مبارک نے ان کو سلام بن ابو مطیع نے ایوب سے ان کو ابو قلابہ نے ان کو عبداللہ بن یزید رضیع عائشہ نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی انسان مرنے والا مرتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ ادا کرتی ہے جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ سب کے سب میت کے حق میں شفاعت کرتے ہیں تو ان کی شفاعت قبول ہو جاتی ہے۔

میں نے یہ حدیث شعیب بن حجاب کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ حدیث حضرت انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تھی انہوں نے اس کہنے والے سے سلام کو مرفوع کیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عیسیٰ سے۔

۹۲۳۹ ـــ اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جو مسلمان

(۹۲۳۶) (۱) فی ن: (الحکم)

آدمی بھی مرتا ہے اور اس پر ایسے چالیس آدمی کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرتے ہیں (جو موحد ہوتے ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے (مشرک نہیں ہوتے) اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرتے ہیں۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے بطور املاء کے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابو صخر نے شریک بن عبداللہ بن ابو نمر مولی ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہارون بن معروف وغیرہ سے۔

۹۲۵۰ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ابو بکار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالملیح کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرو اور اپنی سفارش کو بہتر طریقے پر کرو میں اگر کسی آدمی کو منتخب کروں تو کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن سلیط نے بعض ازواج رسول سے یعنی بی بی میمونہ سے ان کا رضاعی بھائی تھا۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی مرتا ہے جس پر ایک جماعت نماز ادا کرتی ہے اس نماز میں وہ اس کے حق میں سفارش کرتے ہیں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اور امت چالیس سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو بلکہ کچھ زیادہ کو کہتے ہیں۔

۹۲۵۱ ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دارابجردی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو مبارک بن عبدالرحمٰن مولی (ہرمز) بن عبداللہ نے ان کو قاسم بن مطیب نے۔ انہوں نے کہا:

ابوالملیح ہذلی کسی جنازے میں گئے۔ جب چارپائی رکھی گئی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفیں سیدھی کر لو اچھی ہوگی تمہاری سفارش۔ اگر میں کسی کو ترجیح دیتا اور پسند کرتا تو میں اس چارپائی والے کو پسند کرتا۔

جنازہ پر شریک افراد مردہ کے لئے سفارش کرتے ہیں

۹۲۵۲ ...... کہا ابوالملیح نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے سلیط نے وہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے سیدہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

جس شخص پر لوگوں کی ایک جماعت نماز جنازہ ادا کرے وہ اپنے بھائی کے بارے میں اللہ سے سفارش کرتے ہیں۔ چالیس افراد سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو امت کہتے ہیں۔ اور دس سے لے کر چالیس کی تعداد کو عصبہ کہتے ہیں اور تین سے لے کر دس تک کی تعداد کو نفر کہتے ہیں۔

(۱) ...... کہا گیا ہے کہ روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلیط سے وہ بعض ازواج نبی سے۔

(۲) ...... اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر سے۔

(۳) ...... اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے بخاری نے کہا ہے کہ علی نے کہا ہے۔

میں اس حدیث کا مرفوع پسند کرتا ہوں کل روایت کی اسناد ابو قلابہ تک پہنچتی ہیں وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن یزید سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۹۲۵۳ ...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد عطار نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام سواق نے ان کو عبیداللہ بن

(۹۲۵۰) ...... (۱) فی ن: (ابو بکر بکار) وھو خطأ وابو بکار ھو الحکم بن فروخ

موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

من صلی علیه مائة من المسلمین غفرله

جس شخص کی ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

۹۲۵۴:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو اعمش نے اس نے اسی حدیث کو مذکوری مثل ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۹۲۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ریان نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کی رات کیسی گذری؟) آپ نے فرمایا خیر کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ جو نہ کسی جنازے میں حاضر ہوئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے کسی مریض کی عیادت کی ہے۔

(یعنی نہ کوئی بیمار ہوا ہے نہ ہی کوئی مرا ہے بلکہ خیر وعافیت ہے از مترجم۔)

میت کو رخصت کرنے والوں کی مغفرت

۹۲۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے اور ابوعلی روذباری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عبدالرحمن بن قیس نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اول کرامة المؤمن علی الله عزوجل ان یغفر لمشیعیه

(دفن کے بعد) ایمان دار میت کا پہلا اکرام یہ ہوتا ہے کہ اس کے رخصت کرنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

مومن کے لئے قبر میں پہلا تحفہ

۹۲۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزکریا احمد بن محمد بن طریف بجلی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مومن کو اس کی قبر میں پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اس کے جنازے کے پیچھے پیچھے جا کر دفن کر واپس لوٹا تھا۔

۹۲۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن علی طلحہ نے ابراہیم بن ہانی نے ان کو ان کے نانا ابراہیم بن محمد بن حانی نے ان کو ابومحمد بن حانی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مومن بندہ قیامت کے دن جو پہلا بدلہ یا اجر دیا جائے گا جب وہ مر جاتا ہے یہ ہے کہ ان سب لوگوں کو بخش دیا جائے گا جو اس کے جنازے کے پیچھے جا کر اس کو دفن کراتے تھے۔

ان اسانید میں ضعف وکمزوری ہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ روایت زہری سے بھی مروی ہے۔

(۹۲۵۴)...... فی ن : (ابوعبداللہ)

(۹۲۵۸)...... فی ن : (مسلم)

جنازہ میں شریک افراد کی مغفرت

۹۲۵۹:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو الفرج بن فضالہ نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو زہری نے اس نے کہا ہے کہ مومن کی عزت اللہ پر یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ ہر شخص کو بخش دیتا ہے جو اس کے جنازے میں حاضر ہوا تھا۔

۹۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یحییٰ بزاز سے وہ کہتے ہیں میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے حسن بن عیسیٰ کے ساتھ حج کیا تھا ان کی وفات کے وقت مقام ثعلبہ ۲۳۰ھ میں، میں نے بھی ان پر نماز جنازہ ادا کی۔ میں نے ان کو اس کے بعد خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے اور ہر اس آدمی کو بھی جس نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے اس نے مجھ سے کہا کہ مت گھبر اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر رحم کھایا ہے۔

عبرتناک واقعہ

۹۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محجب بن ابراہیم نے ان کو اسحٰق بن یحییٰ بن حازم سلمی نے ان کو خشنام قیابادی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا ابوابراہیم نے اور وہ نیشاپور کے قاضی تھے اس پر ایک آدمی داخل ہوا اس سے کہا گیا اس کے پاس ایک عجیب بات ہے۔ قاضی نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے اس نے بتایا کہ آپ یقین کیجئے میں ایک کفن چور آدمی تھا قبریں کھول کر کفن نکال لیتا تھا اسی اثناء میں ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں یہ دیکھنے کے لئے چلا گیا کہ دیکھوں اس کی قبر کہاں ہے میں نے اس کے اوپر نماز جنازہ بھی ادا کی جب رات چھا گئی تو میں اس کا کفن نکالنے کے لئے گیا قبر کھول لی جب میں نے اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا کہ میں کھینچ لوں تو اس عورت (میت) نے کہا سبحان اللہ اہل جنت کا ایک آدمی اہل جنت کی ایک عورت کا کفن چھین رہا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

نوٹ:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو مذکورہ احادیث کے تائید کی طور پر لائے ہیں جن میں میت پر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جانے کا ذکر ہے۔ واضح طور پر اس واقعہ کے بعض اجزاء نصوص قرآن کے خلاف محسوس ہوتے ہیں جن سے کوئی قطعی عقیدہ اخذ نہ کیا جائے عقیدہ کے لئے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی ضرورت ہوتی ہے۔
اس واقعہ کی توجیہ کرنی پڑے گی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی توبہ اور اس کے بعد اس کی مغفرت کرنے کے لئے کسی فرشتے یا ہاتف غیبی کی آواز سنائی ہوگی جو بظاہر اسی میت کی اور اسی میں سے محسوس ہو رہی ہوگی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۹۲۶۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عودی محمد بن احمد نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ثمامہ بن انس نے انہوں نے انس بن مالک سے سنا اس وقت وہ فرمایا کرتے تھے جب میت اپنی قبر میں رکھی جاتی ہے۔ اے اللہ اس کے دونوں پہلوؤں کی جانب زمین خشک کر دے اور اس کی روح اوپر چڑھ چکی ہے۔ (یا اس کی روح کو تو اوپر لے جا) اور تو اس کی کفالت فرما اور تو اس کو اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ اپنے پاس لے لے۔

تدفین میں تاخیر پسندیدہ نہیں

۹۲۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابن ابوالزناد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب کے ساتھ بقیع میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں کے سامنے ایک جنازہ آ رہا تھا عبداللہ بن جعفر اہل کی طرف متوجہ ہوئے اور حیرانی کا اظہار کیا میت کو تاخیر سے اور آہستہ لے کر چلنے پر۔ بس کہنے لگے حیرانی۔ بے کس قدر لوگوں کی حالت بدل گئی ہے۔

اللہ کی قسم نہیں تھا مگر یہ آدمی اور بے شک یہ دوسرا آدمی سے جھگڑا کرتا تھا پھر کہتا تھا عبداللہ سے دور۔ ان لوگوں کے چلنے کی سست روی پر تعجب و حیرانی کرتے ہوئے گویا کہ میں نے تجھے پتھر مارا ہے۔

مومن مرنے کے بعد آرام پاتا ہے

۹۲۶۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن سلیمان حرقی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابو ہند نے ان کو محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان کو معبد بن کعب بن مالک نے ان کو ابو قتادہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ آپ کے پاس سے گزرا آپ نے فرمایا کہ یہ مستریح ہے یا مستراح منہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مستریح (اس نے آرام پا لیا ہے دنیا سے یا اس سے آرام پا لوگوں نے۔) اور مستراح منہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مومن بندہ دنیا کی تھکاوٹ اور اس کی اذیت سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام و استراحت پا لیتا ہے (مرنے کے بعد) اور کافر بندے سے اس کے مرنے کے بعد لوگ، شہر، درخت اور جانور اس سے آرام اور چھٹکارا پا لیتے ہیں۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابو ہند کی حدیث سے۔

چالیس مرتبہ مغفرت

۹۲۶۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابو مسرہ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو شرحبیل بن شریک معافری نے ان کو علی بن رباح لخمی نے ان کو ابو رافع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کی جائے گی۔

اور جس نے میت کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا باریک اور موٹا ریشم پہنائے گا۔ اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اس کو اس میں دفن کیا اس کو ایسا اجر ملے گا جیسے کسی کو گھر اور ٹھکانہ دینے کا اجر ہوتا ہے۔ قیامت کے دن۔

میت کو غسل دینے والے کے لئے بشارت

۹۲۶۶: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو خلیفہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن ہارون نے ان کو ابو الولید نے ...۔

اور ہمیں خبر دی مالینی نے ان کو ابواحمد نے ان کو ... نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو سلام بن ابو مطیع نے ان کو جابر نے ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ روایت ہے جابر سے اس نے شعبی سے اس نے یحییٰ بن جزار سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا یعنی اس کا کوئی راز یا عیب فاش نہ کیا۔ اس کے گناہ دور ہو جائیں گے ایسے جیسے وہ نومولود ہو جائیں گے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہیے کہ میت کے معاملات کا ذمہ دار وہ بنے جو سب لوگوں سے اس کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اگر وہ ذمہ دار بننے کی صلاحیت نہ رکھے۔ ورنہ وہ شخص بنے جس کو لوگ پرہیزگار و امانت دار سمجھیں۔

یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں اور مالینی کی روایت میں ہے فرمایا کہ

چاہیے کہ اس کا قریبی رشتہ دار اس کا ولی بنے اگر وہ معاملے کو سمجھتا ہو اگر وہ نہ جانتا ہو تو پھر وہ آدمی ذمہ دار بنے جس کے پاس دیکھیں کہ پرہیزگاری و امانت ہے۔

یہ الفاظ ابراہیم بن حجاج کے بتائے گئے ہیں۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ یعنی اس راز کو چھپائے جو غسل کے وقت سامنے آئے اور نہ ذکر کرے اس کے آثار (و عیب وغیرہ۔)

۹۲۶۷: ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حرفی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن مقری نقاش نے بطور املاء کے ان کو محمد بن عبد اللہ جصاص نے ان کو علی بن داؤد قنطری نے ان کو ... بن سلیمان نے ان کو ابو عبد اللہ خالی نے ان کو ابو ذئب نے ان کو ابو رافع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کو گناہوں سے پاک کرے ۔ اگر وہ اس کو کفن دے اللہ اس کو جنت کا باریک ریشم پہنائے گا۔

۹۲۶۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو مخلد بن عمار نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو قتادہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کفن دینے کا ذمہ دار بنے اس کو چاہیے کہ اس کا کفن اچھا کرے۔

بے شک وہ لوگ اسی کفن میں زیارت کے لئے جاتے ہیں (یعنی اس میں وہ ملاقاتوں سے ملتے ہیں۔)

۹۲۶۹: ...اگر یہ روایت صحیح ہو تو صدیق اکبر کے قول کے خلاف نہیں ہے کفن کے بارے میں کہ کفن تو کہل یعنی پیپ میں خراب ہونے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے کفن کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔

واللہ کے علم میں ایسے ہوتا ہوگا جیسے اللہ چاہتا ہے جیسا اللہ کے علم میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے شہداء کے بارے میں فرمایا ہے۔

بل احیاء عند ربهم یرزقون

بلکہ وہ زندہ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔

حالانکہ مشاہدے کے اعتبار سے قبروں میں لت پت ہوتے ہیں اس کے بعد تو ذرا نہ جاتے ہیں مگر وہ صحیح ہوگئے ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے مگر غیب میں ویسے ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ... کے بارے میں خبر دی ہے۔ اور اگر ہمارے مشاہدے ...

(۹۲۶۸) أخرجه المصنف من طریق ابن عدی ...

کیفیت ہوتی ہے جیسے اللہ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے تو ایمان بالغیب اٹھ جاتا ہے۔

۹۲۷۰ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن محمد بن بکر قصیر نے ان کو ابوالقاسم بن خارجہ نے ان کو سہل بن ہاشم نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں نے ہر چیز میں اناۃ کا یعنی انتظار و مہلت کا ذکر کیا، احنف نے کہا تین حال میں تو جب جنازے میں حاضر ہوتا ہوں تو میں تاخیر و انتظار نہیں کرتا ہوں۔ اور جب میں کفو اور ہمسر پاتا ہوں تو بیاہ دیتا ہوں (انتظار نہیں کرتا) ہوں اور جب نماز کا وقت ہو جائے (فوراً نماز ادا کرتا ہوں) تاخیر نہیں کرتا ہوں۔

جنازہ میں ہنسنا پسندیدہ نہیں

۹۲۷۱ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ولید بن عبدالرحمن رواسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ذکر کیا یزید بن عبداللہ سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک آدمی کو جنازے کے موقع پر ہنستے دیکھا تو فرمایا کہ تم ہنس رہے ہو حالانکہ تم جنازے میں آئے ہو اللہ کی قسم میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

یزید بن عبداللہ یہی وہ ابوبکر ہے۔ تحقیق اس بارے میں نبی کریم سے بھی غیر قوی اسناد کے ساتھ ایک روایت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۹۲۷۲ ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عبدالسلام بن عاصم رازی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو عبداللہ بن حمید نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو موقعوں پر ہنسنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

بندر کو دیکھتے وقت اور جنازے کے موقع پر۔

۹۲۷۳ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو جعفر نے ان کو سیار بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو ایک آدمی کو ہمیشہ نقاب ڈالے ہوئے روتا ہوا دیکھتے تھے یا چہرہ چھپائے ہوئے سوچ فکر میں منہمک دیکھتے تھے۔

تین حالتیں

۹۲۷۴ ...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے اور محمد بن مؤمل نے اور محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن لہیعہ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عمارہ بن غزیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے ان کو ان کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر افضل ترین لوگوں میں سے تھے اور وہ اکثر کہتے رہتے تھے کہ کاش میں ہمیشہ ایسے ہوتا جیسے میں تین حالتوں میں ہوتا ہوں تو میں اہل جنت میں سے ہوتا۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے۔

(۱) ...... جس وقت میں قرآن مجید پڑھتا ہوں اور جب میں قرآن کو سنتا ہوں۔

(۲) ...... اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور وعظ سنتا ہوں۔

(۳) ...... اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ تو میں اپنے نفس کے ساتھ وہ بات کرتا ہوں سوائے اس کے جو اس کے ساتھ ہونا ہوتا

ہے اور جس طرف وہ جس کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

جنازہ میں خاموش رہنا

۹۲۷۵ ـــ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد نحوی نے ان کو محمد بن ہشام بن ابودمیک نے ان کو محمد بن ہشام مروزی احمد بن حنبل کے پڑوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ جنازے میں ان کو خاموش رہنے کا کہا جاتا ہے۔ فرمایا اس لئے کہ وہ حشر ہوتا ہے۔

۹۲۷۶ ـــ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالکریم نے ان کو بعض اہل علم سے وہ کہتے ہیں سفیان نے اس کا نام ذکر کیا تھا مگر میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔ انہوں نے کہا کہ تم جب جنازہ کو دیکھو تو تم یوں کہو تیرے لئے سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور دوسروں نے کہا یہ ہے وہ جس کا ہمیں وعدہ دیا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اے اللہ ہمارے ایمان و اسلام میں اضافہ فرما۔

۹۲۷۷ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابویوسف یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو اسود بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نضر بن انس کے جنازے میں موجود تھے لہٰذا اشعث بن سلیم عجلی نے کہا اے ابوسعید بے شک حالت یہ ہے کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جنازہ میں کوئی آواز نہ سنوں اور فرمایا کہ بے شک خیر کے کام کے لئے مستحق ہیں۔

۹۲۷۸ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ وہ جب کسی جنازے کے بارے میں سنتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کس کا جنازہ ہے؟ پھر فرماتے کہ تو اللہ کا بندہ ہے اللہ نے اس کو بلا لیا ہے اس نے اس کی بات مان لی ہے۔ یا اس کی بندی ہے اس کو اللہ نے بلایا ہے اس نے اللہ کی بات مان لی ہے۔ اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کے گھر والے اس کو گم کر بیٹھے ہیں اور لوگ اس کو اجنبی سمجھتے ہیں وہ صبح کو گئے ہیں ہم بھی شام کو جانے والے ہیں یا وہ شام کو گئے ہیں تو ہم صبح کو جانے والے ہیں۔

تعزیت کرنے والے کے لئے عزت کی پوشاک

۹۲۷۹ ـــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور انہوں نے اس کو میرے لئے اپنی تحریر میں لکھا فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن ابو عمارۃ نے۔

ان کو عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ ہمیشہ رحمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے۔ تو اسی رحمت میں خوب بھیگتا ہے پھر جب اس کے پاس سے اٹھ جاتا ہے ہمیشہ اسی میں داخل و شامل رہتا ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ جائے جہاں سے آیا تھا اور جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے اور صبر دلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کی پوشاک پہنائے گا۔

۹۲۸۰ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صغانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو صالح مری نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو ابوالخلد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا میں یہ دعا پڑھی تھی۔ الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو

شخص اور مصیبت زدہ کی تیری رضا طلب کرنے کے لئے تعزیت کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ میں اس کو ایمان کی چادروں میں سے ایک چادر پہناؤں گا جس کے ذریعے میں اس کو جہنم سے محفوظ کروں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ داؤد علیہ السلام نے کہا یا الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو جنازے کے ساتھ تیری رضا کے لئے جائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا فرشتے اس کے ساتھ اس کو رخصت کرنے اس کی قبر تک جائیں گے اور میں تمام روحوں میں سے اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔

۹۲۸۱ ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبدالرحمٰن بن نافع درجت ابوزیاد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ام اسود بنت یزید مولیٰ ابوبرزہ نے وہ کہتی ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی منیہ بنت عبید بن ابوبرزہ نے ان کو ابوبرزہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ماں کی تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی چادروں میں سے چادر پہنائیں گے۔

۹۲۸۲ ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے نیشاپور میں ان کو عبداللہ بن ہارون الھدی نے مکہ میں ان کو قدامہ بن محمد خشرمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو صبر دلائے (تعزیت کرے) کسی مصیبت میں اللہ تعالیٰ اس کو سبز پوشاک پہنائیں گے جس کے ساتھ وہ تحبیر کیا جائے گا کہا گیا یا رسول اللہ تحبیر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔

۹۲۸۳ ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شافع بن محمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن عمیر دمشقی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق مکی نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لئے اسی کی مثل اجر ہے۔

۹۲۸۴ ـــــ اور ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبدالواحد بن حسن بن احمد بن حلیف جند نیشاپوری نے ان کو حسین بن بیان عسکری نے ان کو عمار بن خلف واسطی نے ان کو عبدالحکیم بن منصور خزاعی نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لئے اس کی مثل یعنی مصیبت زدہ کے اجر کے برابر اجر ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جو معروف ہے علی بن عاصم سے اس نے محمد بن سوقہ سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس کے ماسوا سے۔ مگر وہ قوی نہیں ہے۔ اور یہ دوسرے طریق سے مروی ہے ابن سوقہ سے۔ مگر سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔ اور سب سے زیادہ صحیح اس مفہوم میں ابن حزم کی حدیث ہے۔ اور جو پہلے گذر چکی ہے۔

بہر حال علی بن عاصم کی روایت درج ذیل ہے۔

۹۲۸۵ ـــــ ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن عبید بن ناصح نحوی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

(۹۲۸۰) ـــ (۱) فی ن: (یتبع الجنازة)

(۹۲۸۲) ـــ (۱) فی ن: (الحدی) ـــ (۲) فی ن: (الخشرمی) ـــ (۳) فی ن: (المؤمن)

(۹۲۸۴) ـــ (۱) فی ن: (اللہ) ـــ (۲) فی ن: (خلف) ـــ (۳) فی ن: (بیان)

۹۲۸۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو محمد بن ہارون (الفاظ ان کے ہیں) وہ ثقہ راوی تھا صدوق تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے کہا یا رسول اللہ علی بن عاصم کی حدیث ہے جو ابو سوقہ سے روایت کرتے ہیں۔ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے۔ کیا وہ حدیث آپ کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میری ہے۔ محمد بن ہارون جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تھے رو پڑتے تھے۔

فصل:...... قبروں کی زیارت کرنا یعنی قبروں پر عبرت کے لئے جانا

۹۲۸۷ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو معرف بن واصل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محارب بن دثار نے ان کو ابو بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (یعنی قبروں پر جانے سے منع کیا تھا اب قبروں پر جایا کرو بے شک قبروں پر جانا ان کو دیکھنے سے یاد دلاتی ہے (یعنی موت یاد آتی ہے)۔

اور اس کو روایت کیا ہے زبید بن حارث نے محارب سے اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں ہے۔ چاہئے قبروں پر جانا اور قبروں کو دیکھنا تمہارے اندر خیر و بھلائی میں اضافہ کرے۔ اور یہ حدیث کتاب مسلم میں منقول ہے۔

۹۲۸۸ ...... اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خبردار پس قبروں کی زیارت کرو بے شک وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۹۲۸۹ ...... اور ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ نے فرمایا) اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (قبروں پر جانے سے) منع کیا تھا پھر بات واضح ہوگئی میرے لئے پس زیارت کیا کرو ان کی بے شک قبروں کو دیکھنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے لہٰذا ان کی زیارت کیا کرو (یعنی قبرستان میں جا کر دیکھا کرو) اور مت کہو ہم نے جانا چھوڑ دیا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابو الحسین نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو عمرو بن عامر نے اور عبدالوارث نے انس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۹۲۹۰ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یوسف بن عبداللہ خوارزمی نے بیت المقدس میں ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو ابو سعید جعفی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ فتح مکہ کے دن ایک ہزار گھوگھٹ نکالنے والوں میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اتنا روئے کہ اس سے زیادہ کبھی روتے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ مگر ابوعبداللہ کی روایت میں یوم فتح کا ذکر نہیں ہے۔

۹۲۹۱ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابو مسلم خولانی نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ نے فرمایا۔

(۹۲۸۶)......(۱) فی ن: (الفاظ)　　(۹۲۹۰)......(۱) زیادۃ من (ن)

قبروں کی زیارت کیا کرو اس کے ساتھ تم آخرت کو یاد کرو گے۔ اور میت کو غسل دیا کرو یہ معالجہ ہے کرنے والے جسم کا اور بلیغ وعظ و نصیحت ہے اور جنازوں پر نماز پڑھو شاید کہ یہ تجھے غمگین کرے۔ بے شک غمزدہ اللہ کے سائے تلے ہر خیر کے درپے ہوتا ہے۔

یعقوب بن ابراہیم میں اس کو گمان کرتا ہوں مدنی ہے مگر یہ مجہول ہے اور یہ متن بھی منکر ہے۔

۹۲۹۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو کدیمی نے ان کو ابن قمیر عجلی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آ کر دل کی سختی (قساوۃ قلبی) کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کو جا کر دیکھا کرو اور قبروں سے اٹھنے کے بارے میں عبرت حاصل کیا کرو۔ یہ بھی متن منکر ہے۔ اور علی بن قمیر بصری اس سے روایت کرتا ہے کدیمی اور وہ مجہول ہے۔

۹۲۹۳ ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو علی حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن یونس بصری نے ان کو علی بن قمیر عجلی نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

میت کے سرہانے سورۂ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورۂ بقرہ کا پڑھنا

۹۲۹۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بابلتی نے ان کو ایوب بن نہیک حلبی مولیٰ آل سعد بن ابو وقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن ابو رباح سے اس نے سنا عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کو روکا نہ کرو اس کو جلدی اس کی قبر میں پہنچایا کرو اور اس کے سرہانے سورۂ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ اس کی قبر میں۔

یحییٰ کی مگر اسی اسناد کے ساتھ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ اور ہم نے قرأت مذکورہ کو روایت کیا ہے۔

اس میں ابن عمر سے بطور موقوف روایت کے۔

زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے تحفہ

۹۲۹۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تواریخ میں۔ اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو مفضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطاکی نے ان کو محمد بن جابر بن ابو عیاش مصیصی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میت قبر میں ایسے ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا۔ وہ پیچھے سے پہنچنے والی دعا کا منتظر ہوتا ہے باپ سے یا ماں سے یا بھائی سے یا دوست سے جب پیچھے سے دعا لاحق ہو جاتی ہے تو اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا داخل کرتا ہے پہاڑوں کی مثل بے شک زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ ان کے حق میں استغفار کرنا ہے۔

۹۲۹۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو عبدالرحمن بن واقد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابان المکتب نے حضرت عبداللہ بن عمر اپنے گھر والوں کو ایسی جگہ دفن کرتے تھے کہ جب وہ کسی جنازے میں جاتے تھے تو اپنے گھر والوں پر بھی گزرتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے اور ان کے لئے استغفار کرتے تھے۔

۹۲۹۷ ۔۔۔ (محمد بن ؟) فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو حسن بن عیسیٰ قرازی نے ان

کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی ایسی قبر کے پاس سے گذرے جس کے قبر والے کو وہ پہچانتا ہو اور وہ اس پر سلام کہے تو قبر والا اس کو سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کو پہچانتا بھی ہے۔

اور جب وہ کسی ایسی قبر کے پاس سے گذرے جس کو نہ پہچانتا ہو اور اس پر سلام کرے وہ اس کو اس کے سلام کا صرف جواب دیتا ہے۔

۹۲۹۷..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن بن صباح نے انہوں نے سنا عمرو بن جریر سے وہ کہتے ہیں جب کوئی بندہ اپنے مردہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے ثواب کو لے کر اس کے پاس قبر میں جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے اے قبر کے مسافر یہ تیرے اوپر تیرے بھائی کا تحفہ ہے۔

۹۲۹۸..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن سلمان نے ان کو بشر بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ جب طاعون کا زمانہ تھا ایک آدمی مجلسوں میں آتا جاتا رہتا تھا جنازے کی نماز میں شرکت کرتا جب شام ہوتی تو وہ جا کر قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور یوں کہتا اللہ تعالیٰ نے شفقت فرمائی ہے اور میں تمہارے پاس آیا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری مسافری پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں قبول فرمائے۔ بس ان کلمات سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے شام ہوگئی اور میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں قبرستان میں نہیں گیا۔ کہتے ہیں اسی رات کو میں سو رہا تھا تو اب کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سارے لوگ میرے سامنے ہیں جو کہ میرے پاس آئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ قبرستان والے ہیں میں نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس تیری طرف سے ہدیہ اور تحفہ آتا تھا اس لئے کہ آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے گھر کے لئے اپنی واپسی پر۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز کا تحفہ بولے وہ جو آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے کہا بے شک میں نے دوبارہ وہ عمل شروع کر دیا اور میں نے کبھی اس کو نہ چھوڑا۔

۹۲۹۹..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو ابوبہلول نے اہل بحرین سے میں اس سے ملا تھا عبادان میں اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی بشار بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رابعہ عدویہ بصریہ کو خواب میں دیکھا اور میں ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا خواب میں انہوں نے مجھے کہا اے بشار آپ کے تحائف نور کے تھالوں میں ریشمیں رومالوں کے ساتھ ڈھکے ہوئے ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ وہ فرمانے لگیں کہ اسی طرح ہوتی ہے زندہ مومنوں کی دعائیں جب وہ موتی کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو اس دعا کا اجر وثواب تھالیوں پر رکھ کر ریشمیں رومالوں سے ڈھک کر ان میتوں کے پاس لایا جاتا ہے جن کے لئے دعا کی گئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کا ہدیہ ہے آپ کے لئے۔

نوٹ:..... واضح رہے کہ یہ تمام مذکورہ باتیں محض خواب ہیں بیان کرنے کا مقصد محض عمل کے لئے ترغیب دینا ہے ورنہ شریعت میں ان کے استدلال واستنباط سے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان پر کسی عقیدے کی بنیاد رکھنا غلط ہے۔ (مترجم)

شب جمعہ پر روحوں کی ملاقات

۹۳۰۰..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن بسطام اصغر نے ان کو مسمع بن عاصم نے ان کو عاصم جحدری کی آل کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں عاصم جحدری کو ان کی موت کے دو سال بعد دیکھا۔ میں نے کہا کیا آپ آگئے نہیں چلے گئے؟ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے کہا آپ کہاں پر ہیں؟ اس نے کہا

(۹۳۰۰)..... (۱) فی أ: (سمع)

العنبس۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ کہے اس لئے کہ میں اس پر قدرت رکھتا تھا جو کہ میں ان کی بات کہوں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ جس وقت لوگ مجھے دفن کر رہے تھے وہاں اس وقت فلاں شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اگر میں اس بات پر قدرت رکھتا کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں تو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔

۹۳۰۵۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ پر ابو عثمان سے اس معروف ... سے اور ابو قلابہ سے اسی مضمون میں۔ اور ان کی باتوں میں یہ بات ہے کہ میت جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے اور ہم جانتے ہیں مگر ہم عمل نہیں کرتے۔

۹۳۰۶۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے بعض حکماء سے پوچھا گیا سب سے بلیغ ترین نصیحت کیا چیز ہے فرمایا کہ مردوں کے محلے کو دیکھنا (یعنی قبرستان کو دیکھنا)۔

۹۳۰۷۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عمر نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو مفضل بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن راشد قبرستان جاتے اور سارا سارا دن وہاں بیٹھے رہتے پھر جب شام ہوتی واپس لوٹ آتے۔ تو ان کے بھائی عمرو نے ان سے پوچھتے کہ آپ کہاں تھے؟ وہ بتاتے کہ میں قبرستان میں تھا میں نے ایک قوم کی طرف دیکھا ہے جو اس سب کچھ سے ہمیں منع کر رہے تھے ہم جس میں واقع ہیں اس کے بعد پھر رونا شروع کر دیتے تھے۔

۹۳۰۸۔ ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ الصفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن عیاش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جب اپنے دل میں قساوت سختی محسوس کرتے تو وہ اپنے اس دوست کے گھر چلے جاتے جو کہ مر چکے تھے۔ رات میں جا کر ان کو آواز دیتے اے فلاں اے فلاں۔ جب جواب نہ آتا تو کہتے کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا؟ پھر رونا شروع کر دیتے یہاں تک کہ ان کے آنسو بہہ جاتے۔

۹۳۰۹۔ اور ہم نے روایت کی ہے صفوان بن سلیم سے اور محمد بن منکدر سے اور دیگر حضرات سے کہ جب قساوت قلبی پیش آجائے تو قبروں کی زیارت کرنی چاہئے۔

۹۳۱۰۔ کہا جاتا تھا کہ قبروں کا مشاہدہ کرنا امام بیہقی کے نسخوں میں ہے۔

۹۳۱۱۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بن محمد صیرفی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عمارہ بن مہران معولی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن واسع نے کہا کہ مجھے آپ کے گھر کے بارے میں یہاں پتہ ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کو اس سے کیا چیز پسند آتی ہے حالانکہ یہ تو قبرستان کے برابر میں ہے۔ فرمایا مجھے قبرستان والوں سے کیا نقصان ہے وہ تو مجھے آخرت یاد دلاتے ہیں اور ایذاء بھی نہیں کرتے ہیں۔

قبرستان کی مجاورت اختیار کرنا

۹۳۱۲۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ سے کہا کیا تمہیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابو طالب سے کہا گیا تھا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجاورت چھوڑ دی ہے کہ آپ نے قبرستان کی مجاورت اور پڑوس اختیار کر لیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کو بہترین پڑوسی پایا ہے جو کہ برائی سے روک کر رکھتے ہیں اور آخرت کی یاد

(۹۳۰۶) ... الاصبہانی [illegible]

(۹۳۱۲) ... (مجروح) [illegible]

دلاتے ہیں۔ لہٰذا ابو اسامہ نے اس بات کا اقرار کیا۔

۹۳۱۳:... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ابو اسامہ نے اس نے اس بات کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا کہ علی بن ابو طالب سے کہا گیا تھا کیا حالت ہے قبروں کی آپ قبرستان کا پڑوس آباد کر لیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کو اچھے پڑوسی پایا ہے جو برائی سے رکے ہوئے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

میت کو زینت اس کے اعمال دیتے ہیں

۹۳۱۴:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے کہا کہ میں نے بشر بن حارث کو دیکھا تھا کہ وہ کفنوں پر نظر ڈالتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کے عمل اس کو زینت دیتے ہیں۔

۹۳۱۵:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو نعمان نے انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب کسی جنازے پر بلایا جاتا تھا تو فرماتے تھے کہ بے شک ہم تو اپنے کھڑے ہوتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمیں نماز پڑھواتے آدمی پر مگر اس کے اعمال (یعنی نجات اور رحمت تو اس کے اپنے اعمال کی ہی وجہ سے ہوگی) میں یہ گمان کرتا ہوں کہ نعمان اسماعیل بن ابو خالد کا بھائی ہے۔

۹۳۱۶:... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل قبور خبر دریافت کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے پھر کہتے ہیں کہ فلاں کیا ہے جو ہمیں ملتا ہے یا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا ہے؟ (یعنی اس کا انتقال تو ہو چکا ہے) وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہمارے پاس تو نہیں پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاید اس کو ہمارے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر لے جایا گیا ہے۔

میت پر نوحہ پسندیدہ نہیں

۹۳۱۷:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ... نے اور ابن ابو قماش نے دونوں نے فرق کیا ہے۔ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو الولید نے ان کو اسحاق بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی ام عطیہ سے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع فرمایا اور ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب کو بھیجا وہ دروازے پر آ کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں پر سلام کیا ہم لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول کا نمائندہ ہوں تمہاری طرف کہتی ہیں کہ عورتوں نے کہا خوش آمدید رسول اللہ کے نمائندے کو۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگ اس بات پر بیعت کرو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گی۔

اور چوری نہیں کرو گی اور بدکاری نہیں کرو گی الخ۔ کہتی ہیں کہ ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم ایسے ہی کریں گی چنانچہ حضرت عمر نے کھڑے ہو کر باہر سے ہاتھ بڑھایا اور ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ گھر کے اندر سے ہاتھ بڑھا لئے اس کے بعد انہوں نے کہا اللہم اشہد اے اللہ تو گواہ رہ۔ اور انہوں نے

(۹۳۱۴) [۱] فی ن۔ (سماک)

ہمیں عیدین کے لئے حکم دیا کہ ہم لوگ ان میں ماہواری والیوں کو بھی شرکت دعا کے لئے نکالیں اور آزاد کو اور یہ کہ ہمارے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے۔انہوں نے منع کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سے پوچھا اس قول کے بارے میں۔ ولا یعصینک فی معروف کہ معروف میں تیری نافرمانی نہ کریں گی۔ فرماتی ہیں کہ ہمیں انہوں نے منع کیا تھا نوحہ کرنے سے یعنی موت پر بین کرنے سے یہ الفاظ ہیں عباس بن فضل اسفاطی کی حدیث کے۔

تحقیق ہم نے وہ تمام احادیث جو عورتوں کے جنازوں کے پیچھے جانے کے بارے میں اور نوحہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں جو وارد ہوئی ہیں ان کو کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے۔

میت پر گواہی

۹۳۱۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو یونس بن محمد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبید اللہ بن ابوداؤد منادی نے ان کو یونس نے وہ ابن محمد ادیب ہیں ان کو حرب نے وہ ابن میمون ہیں نضر بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا چنانچہ ایک جنازہ گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسا جنازہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا تھا اور اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا تھا اور اسی میں ہی کوشش کرتا رہتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔ پھر دوسری میت گذری لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ سے اور اس کے رسول سے دشمنی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی کے عمل کرتا تھا اور اسی میں انکار رہتا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا ایک جنازے کی تعریف کرنا اور دوسرے کی نہ کرنا اور یہ کہنا کہ واجب ہوگئی ہے دونوں کے بارے میں اس کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اے ابو بکر بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین پر جو اولاد آدم کی زبان پر بولتے ہیں اس بارے میں جو کسی آدمی میں خیر ہے یا شر ہے۔ اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے مرت بجنازۃ اخری اور فرمایا کہ وجبت وجبت وجبت

۹۳۱۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبس بن مرحوم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن ابراہیم بسطاس نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ کیا کہتے ہو تم لوگ فلاں آدمی کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ جنت ہی ہے انشاء اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ جنت ہی ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم لوگ اس آدمی کے بارے میں۔ جو انصاف کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا؟ لوگوں نے کہا اے اللہ ہم نہیں جانتے سوا جنت کے۔ اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ گنہگار تھا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹۳۱۸)۔۔۔ اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۱/۳۷۷)

ایمان کا پینسٹھواں شعبہ

چھینکنے والے کا جواب دینا (مطلب یہ ہے کہ وہ الحمدللہ کہے تو سن کر یرحمک اللہ کہنا)

۹۲۳۰:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نضر فقیہ نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو خیثمہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو اشعث بن ابو الشعثاء محاربی نے ان کو معاویہ بن سوید بن مقرن نے وہ کہتے ہیں کہ میں براء بن عازب کے پاس گیا۔

میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہ نے حکم فرمایا سات چیزوں کا اور منع فرمایا تھا سات چیزوں سے حکم دیا تھا مریض کی عیادت کرنے کا، جنازے کے ساتھ چلنا۔ مظلوم کی نصرت کرنا۔ قسم پوری کروانا۔ چھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت دینے والے کی اجابت کرنا۔ سلام کو عام کرنا۔ اور منع کیا تھا ان چیزوں سے سونے کی انگوٹھی بنوانے سے۔ چاندی کے برتنوں میں پینے سے میاثر سے اور قسی کے قسم کے کپڑے سے حریر استبرق اور دیباج کے ریشم پہننے سے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ اور احمد بن یونس سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اشعث سے۔

۹۲۳۱..... اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابوہریرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں جو کچھ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کے بارے میں وارد ہے۔

فصل:..... چھینکنے والے کو جواب دینا جس وقت وہ الحمدللہ کہے

۹۲۳۲:... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو سعید بن ابو سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینکنے کو پسند کرتے ہیں اور جمائی لینے کو ناپسند کرتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ الحمدللہ کہے۔ بے شک حق ہے اس پر جو سنے وہ اس کو یرحمک اللہ اور جس وقت کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے جس قدر طاقت رکھے اس کو چھپائے۔

۹۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نیشاپوری نے نیشاپور میں۔ ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن سکن نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو خبیب نے انحفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو انہوں نے چھینک لی ان کے رب نے انہیں الہام کیا کہ یوں کہو الحمدللہ۔ لہٰذا ان کے رب نے ان کو کہا یرحمک اللہ ربک۔ اسی لئے اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت کر گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم فرشتوں کے پاس جاؤ ان کو سلام کرو تو وہ ان کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ فرشتوں نے ان کے لئے اضافہ کیا رحمۃ اللہ کا۔

۹۲۳۴:... ہمیں خبر دی ہے ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو عبیدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں بے شک فرشتے تمہارے اس انسان کے پاس حاضر

ہوتے ہیں جب وہ چھینکتا ہے پھر جب وہ الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین۔ جب وہ رب العلمین کہتا ہے تو فرشتے یرحمک اللہ کہتے ہیں۔ شعبہ نے عطاء سے اس کا سماع بیان کیا ہے۔

۹۳۳۵:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عباد بن زیاد اسدی نے ان کو زہیر نے ابو اسحق سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کے سامنے چھینک لی اور اس نے الحمد للہ کہا۔ حضرت ابن عمر نے اس سے کہا کہ تم نے بخل کیا ہے جیسے تم نے اللہ کی حمد کی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجتے۔

۹۳۳۶:... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن جعد نے ان کو زہیر نے ان کو ابو ہمام ولید بن قیس نے ضحاک بن قیس یشکری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی اور الحمد للہ رب العلمین کہا حضرت ابن عمر نے اگر آپ اس کو مکمل کر لیتے اس طرح والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. تو زیادہ بہتر ہوتا۔

۹۳۳۷:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو زیاد بن ربیع محمدی نے ان کو حضرمی نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پہلو میں چھینک لی پھر یوں کہا الحمد للہ وسلام علی رسولہ. حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تعلیم نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ یہ تعلیم فرمائی تھی کہ ہم یوں کہا کریں الحمد للہ علی کل حال. ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے۔

دونوں پہلی اسنادیں زیادہ صحیح ہیں زیاد بن ربیع کی روایت سے اور ان دونوں میں ابن ربیع کی روایت کی غلطی پر دلیل ہے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ اس میں نظر ہے۔

۹۳۳۸:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے۔ فرمایا کہ اس نے اس کو ذکر کیا ہے بعض رواۃ سے اس نے کہا ہے کہ آدمی کا حق ہے کہ جب وہ چھینک لے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور آواز بھی اونچی کرے اور ان کو سنوائے جو اس کے پاس ہوں۔ اور ان سب پر حق ہے کہ وہ جب الحمد للہ کہے تو وہ اس کو اس کا جواب دیں (یعنی یرحمک اللہ کہیں۔)

فصل:... "چھینکنے والے کے جواب کو ترک کر دینا جب وہ الحمد للہ نہ کہے"

۹۳۳۹:... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد الرحمن محمد بن عبد اللہ تاجر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو حاتم رازی انصاری نے ان کو سلیمان تیمی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس آدمی کا جواب دیا ہے اور میرا جواب نہیں دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے الحمد للہ نہیں کہا۔

(۹۳۳۹) ... (۱) فی ن. (الحسن) وھو خطأ وھو ابو العباس الحسن بن علیل

یا الفاظ حدیث شعبہ کے ہیں۔ اور انصاری کی ایک روایت صحیح کردہ دونوں میں سے ایک کی چھینک کا آپ نے جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا۔ لہٰذا پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ آپ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی ہے۔ آپ نے ایک کو جواب دیا ہے اور دوسرے کو نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے اور اس دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا اس لئے میں نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریقوں سے سلیمان سے۔

۹۳۳۰:... اور ابو موسیٰ اشعری والی حدیث ابو بردہ سے نقل کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عمرو بن ابو جعفر نے ان کو ابو جعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے ان کو قاسم بن مالک مزنی نے ان کو عاصم بن کلیب نے ابن ابو بردہ نے۔ اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۳۳۱:... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابو قماش نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعدویہ سعید بن سلیمان ابو عثمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو عاصم نے ان کو ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے سامنے چھینک لی انہوں نے مجھے چھینک کا جواب دیا اور ان کے سامنے ان کے اور بیٹے نے چھینک لی تو انہوں نے اس کو جواب نہیں دیا ان کا بیٹا اپنی ماں کے پاس گیا اور جا کر اس بات کا ذکر کیا چنانچہ اس کی ماں اس کے والد کے پاس آئی اور بولی کہ تیرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب دیا ہے اور میرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب نہیں دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے بیٹے نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ نہیں کہا لہٰذا ہم نے اس کو جواب نہیں دیا اور میرے بیٹے نے الحمد للہ کہا تھا لہٰذا میں نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جو نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔

۹۳۳۲:... ہمیں خبر دی ابو سعد عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو مسدد بن مسرہد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عبد الرحمن بن اسحاق نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ شریف اور عزت دار تھا اس نے چھینک لی اور الحمد للہ نہیں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا دوسرے نے الحمد للہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ کہا چنانچہ شریف نے سوال کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے اور مجھے جواب نہیں دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ کو یاد کیا ہے۔ لہٰذا میں نے بھی اس کو یاد کیا ہے اور تم نے اللہ کو بھلا دیا ہے میں نے بھی تجھے بھلا دیا ہے۔

۹۳۳۳:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے میں نے سنا حسن بن محمد بن حلیم سے میں نے سنا ابو العباس بن سعید سے وہ ذکر کرتے تھے اپنے مشائخ سے وہ کہتے ہیں کہ سوار بن عبد اللہ عنبری نے ابو جعفر منصور کے پاس شکایت کی اور اس کے آگے شرکی تعریف کی اور ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی جب آئے اور داخل ہوئے۔ منصور نے چھینک لی مگر سوار نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ منصور نے پوچھا کہ آپ کو یرحمک اللہ کہنے سے کیا چیز مانع ہوئی انہوں نے کہا کہ آپ نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دل میں الحمد للہ کہا تھا۔ انہوں نے جواب میں کہا میں نے بھی دل میں جواب دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنے عمل کی طرف رجوع کیجئے بے شک تم اگر مجھ سے حمایت نہیں کرو گے تو میرے سوا کسی اور سے بھی نہیں کرو گے۔

فصل:...... "چھینکنے والا یرحمک اللہ کہنے والے کا جواب دیتے ہوئے کیا کہے؟"

۹۳۳۴: ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تمہارا ایک چھینک لیا کرے تو یوں کہے الحمد للہ علی کل حال۔ اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

۹۳۳۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے اسی اسناد کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہیے کہ وہ الحمد للہ کہے جب وہ یہ کہے تو اس کا بھائی یہ کہے یرحمک اللہ جب وہ یہ کہے تو وہ خود یہ کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مالک بن اسماعیل سے اس نے عبدالعزیز سے یہ زیادہ صحیح ہے ان تمام روایات میں جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس کا شاہد بھی درج ذیل ہے۔

۹۳۳۶:...... ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اس نے ابوایوب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کرے الحمد للہ علی کل حال. اور اس کو جواب دینے والا یوں کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.

۹۳۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوایوب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے صرف یرحمک اللہ کہا ہے۔

۹۳۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن کثیر دورقی نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن ابوالہیثم نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اور حکم بن عتیبہ نے ان کو عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے یہ کہ ابوایوب انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کرے الحمد للہ. اور اس کو جواب دیا جائے یرحمک اللہ. اور اس کا جواب دیا جائے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.

عدی۔ وہی عبدالرحمن ہے۔ اس نے اپنی اسناد میں شعبہ کے ساتھ موافقت کی ہے۔ اور اسناد میں اس نے حکم بن عتیبہ کا اضافہ کیا ہے۔ اور اس کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کیا ہے محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے اور اس نے اپنی اسناد میں ان دونوں کی مخالفت کی ہے۔

۹۳۳۹: ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ حفید نے ان کو ہارون بن عبدالصمد رحبی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی عیسیٰ بن عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی چھینک لیا کرے تو کہا کرے الحمد للہ۔ سننے والا کہے یرحمک اللہ۔ پھر وہ خود یہ کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم

(۹۳۳۴) اخرجہ المصنف من طریق ابی داود (۵۰۳۳)

(۹۳۳۶) اخرجہ المصنف من طریق طیالسی (۵۹۱)

۹۳۳۰... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن خالد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن ام کلاب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اللہ کا شکر ادا کرتے تھے اور اللہ کو یاد کرتے تھے۔ آپ کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے تھے۔

۹۳۳۱... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الربیع نے ان کو ابو معشر نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالرحمن نے ان کو ام رومہ بنت عبدالرحمن نے ام سعید ... سے فرماتی ہیں۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک ماری اور پوچھا کہ یا رسول اللہ میں اس موقع پر کیا کہوں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین کہو۔

پھر لوگوں نے پوچھا کہ ہم کیا کہیں اس سے؟ فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ۔ پھر اس آدمی نے سوال کیا کہ اس کے بعد میں ان لوگوں میں سے کیا کہوں فرمایا کہو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

۹۳۳۲... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے منصور سے اس نے ہلال بن یساف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبید کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی اور یوں کہا السلام علیکم۔ لہٰذا سالم نے جواب دیا۔ وعلیک وعلی امک۔ تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی۔ اس کے بعد سالم نے فرمایا اس شخص سے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے شاید آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ کسی طرح بھی میری ماں کا تذکرہ نہ کرتے نہ بھلائی میں نہ برائی میں۔ سالم نے جواب دیا کہ میں نے جو کچھ آپ کو کہا ہے وہ سنت رسول کے مطابق کہا ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں میں سے کسی نے چھینک لی اور اس نے کہا السلام علیکم۔ رسول اللہ نے فرمایا تھا وعلیک وعلی امک تجھ پر بھی سلام ہو اور تیری ماں پر بھی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم میں سے ایک آدمی چھینک لے تو الحمدللہ کہے کہتے ہیں کہ آپ نے کسی کی حمد کو کرنے کے بعد کہا کہ جو اس کے پاس لوگ موجود ہوں وہ یوں کہیں یرحمک اللہ۔ اور وہ شخص اس کے جواب میں یوں کہے یغفر اللہ لنا ولکم۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

۹۳۳۳... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ورقاء نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے ان کو خالد بن عرفجہ اشجعی نے ان کو سالم بن عبید نے۔ اشجعی نے اس حدیث کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ ازیں یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چاہیے کہ الحمدللہ رب العالمین کہے یا الحمدللہ علی کل حال کہے۔ اور اس کا بھائی یوں کہے یرحمک اللہ اور وہ خود وہ شخص یوں کہے۔ یغفر اللہ لی ولکم۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

یہ ایک حدیث ہے جس کی سند میں اختلاف ہے۔

۹۳۳۴... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے بدیل عقیلی سے اس نے ابو العلاء بن عبداللہ بن شخیر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی پھر کہا السلام علیکم عمر بن خطاب نے کہا علیک السلام وعلی امک۔ تم پر سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی۔ کیا تم میں سے ایک آدمی نہیں جانتا کہ وہ کیا کہے جب وہ چھینک لے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو یوں کہے الحمدللہ اور لوگ یوں کہیں یرحمک

(۹۳۳۲) أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۳۱) (۹۳۳۳) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۳۴۳)

اللہ۔ اور وہ خود یوں کہے یغفر اللہ لکم۔

۹۳۳۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو زہیر نے ان کو ابو اسحق نے ان کو حارثہ بن مضرب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی نے محفل میں چھینک لی پھر کہا السلام علیکم تو حضرت عبداللہ نے کہا وعلیک وعلیٰ امک۔ تم نے سلام کیوں کیا جب آپ نے چھینک لی تو آپ نے اللہ کا شکر کیوں نہ کیا جیسے تمہارے باپ آدم نے حمد کی تھی اس آدمی نے کہا ابو اسحق سے کہ وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۹۳۳۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابو عبدالرحمن سلمی نے یہ کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو وہ الحمدللہ رب العلمین کہے اور اس کو جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم اللہ مجھے بھی معاف کرے اور آپ لوگوں کو بھی۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ اور مرفوعاً بھی مروی ہے جیسے ذیل میں۔

۹۳۳۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو عبیدہ دارم بن محمد بن سری تمیمی نے کوفے میں ان کو ابو حصین محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو ابو بکر بن ابان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبدالرحمن نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب ایک تمہارا چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمدللہ رب العلمین کہے وہ جب یہ کہہ دے تو جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ کہیں یرحمک اللہ۔ اللہ تم پر رحم کرے وہ جب یہ کہہ دیں تو وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم اللہ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

۹۳۳۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم دیر عاقولی نے ان کو احمد بن یونس نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔

جعفر بن سلیمان نے ان کو عطاء بن سائب نے بطور مرفوع روایت کے اور صحیح جو ہے وہ ثوری کی روایت ہے۔

۹۳۳۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو ابو عبدالرحمن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع بن عمر نے کہ ان کو جب چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ یوں کہتے تھے۔ یرحمنا اللہ وایاکم

۹۳۵۰:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے انہوں نے جو اس نے پڑھا مالک پر نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ وہ جب چھینکتے تھے تو ان کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا تو وہ یوں کہتے تھے۔ یرحمنا اللہ وایاکم "ویغفرلنا ولکم"

فصل:۔۔۔۔ ذمی کافر یعنی پناہ گیر کافر کو چھینک کا جواب دینا

۹۳۵۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو ابو نعیم نے اور ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے ان کو حکیم بن دیلم نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر اس ارادے سے اور امید کے ساتھ

(۹۳۳۷)۔۔۔ اخرجہ الحاکم (۴/۲۶۶)   (۹۳۵۱)۔۔۔ اخرجہ المصنف من طریق ابی داود (۵۰۳۸)

چھینکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دیں گے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یہ دعا کرتے تھے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم اللہ تمہیں ہدایت دے۔ اور تمہاری حالت درست فرمائے۔ یہ الفاظ حدیث ابونعیم کے ہیں۔ اور حکیم بن دیلم کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کی اپنے والد سے۔

٩٣٥٢: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوعلی رفاء ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودی اور مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوگئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھینک کے جواب میں جب لوگوں نے یرحمک اللہ کہا تو ان سب کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی لفظ نہیں کہا بلکہ مسلمانوں کے لئے آپ نے یہ کہا یغفر اللہ لکم ویرحمنا اللہ وایاکم۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور ہمارے اوپر اور تمہارے اوپر رحم فرمائے۔ اور یہودیوں سے یوں کہا۔ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم

ان کے ساتھ عبداللہ بن عبدالعزیز اکیلے ہیں عبدالعزیز بن ابی رواد نے اپنے والد سے وہ ضعیف ہے۔

فصل:..... چھینکنے میں آواز پست کرنا

٩٣٥٣: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہم کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے ان کو خبر دی ابن عجلان نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینکے تو اس کو چاہئے کہ دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور اپنی آواز پست کرلے۔

٩٣٥٤: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب وہ چھینک لیتے اپنی چھینک کی آواز پست رکھتے تھے اور اپنے منہ کو اپنے کپڑے سے یا اپنے ہاتھ سے ڈھک لیتے تھے۔

٩٣٥٥: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن یحییٰ قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو وضین نے یزید بن مرثد سے انہوں نے تین اصحاب رسول کو پایا تھا۔ ایک عبادہ بن صامت دوسرے شداد بن اوس تیسرے واثلہ بن اسقع کو ان تینوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس وقت تم میں سے کوئی آدمی جمائی لے یا چھینک لے دونوں کے ساتھ اونچی آواز نہ کیا کرے بے شک شیطان پسند کرتا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ آواز اونچی کی جائے۔

٩٣٥٦: ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمر بن سنان منبجی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نوفلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو داؤد بن فراہیج نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سخت چھینکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٩٣٥٣) اخرجه الحاكم (٤/٢٩٣) من طريق عبدالله بن يزيد عن عبدالله بن عياش وصححه ووافقه الذهبي

(٩٣٥٤) اخرجه ابوداؤد (٥٠٢٩) من طريق ابن عجلان به

واخرجه الترمذي في الأدب باب خفض الصوت عند العطاس وقال حسن صحيح

(٩٣٥٦) اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (٧/٢٦٥٣)

۹۳۶۵:... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو منصور بن محمد بن قتیبہ وراق ابو نوح نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حدیث بیان کرے اور اس کے پاس چھینک لی جائے وہ حق ہے معاویہ بن یحییٰ یا ابو مطیع طرابلسی ہے ابن عدی کے زعم کے مطابق وہ اپنی اسناد سے روایت میں منکر ہے۔

فصل:...... جمائی لینا

۹۳۶۶:... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو سعید بن ابی سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ پسند کرتا ہے چھینکنے کو اور ناپسند کرتا ہے جمائی لینے کو جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لیا کرے تو اس کو چاہیے کہ بقدر طاقت اس کو روکے۔ بے شک وہ جب جمائی میں اپنا منہ کھول کر آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن ابی ذئب سے۔

۹۳۶۷:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ابو محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو یحییٰ احمد بن عبد المجید نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو علاء بن عبد الرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اس کو چاہیے کہ جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

حدیث ابو اسماعیل بن جعفر سے اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔

۹۳۶۸:... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابو سعید خدری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لینے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے منہ کو ڈھک دے بے شک شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن غسان سے اس نے بشر بن مفضل سے۔

۹۳۶۹:... ہمیں خبر دی ابو حامد فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن معروف ابو عبد اللہ نے ان کو محمد بن امیہ ساوی نے ان کو محمد بن عبید اللہ نے ان کو سلیمان بن عبد اللہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرتے وقت چھینک آنا سعادت مندی ہے۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔

(۹۳۶۵) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲۳۱۷/۶)

ایمان کا چھیاسٹھواں شعبہ

کفار اور فسادی لوگوں سے دور رہنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے

یاایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم.

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

(۲) یاایہا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ.

اے اہل ایمان ان کفار سے قتال کرو جو تمہارے قریب رہتے ہیں مناسب ہے کہ وہ لوگ تم سے ملاقات میں شدت اور سختی محسوس کریں۔ (یعنی اپنا رویہ سخت رکھو ان کے ساتھ۔)

(۳) یاایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء.

اے ایمان والو میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ ٹھہراؤ۔

مذکورہ آیت یہاں تک اس مفہوم میں داخل ہے۔

(۴) تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل

تم لوگ ان کی طرف خفیہ طریقے سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں اس کو جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور تم میں سے جو بھی یہ حرکت کرے گا وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہو جائے گا اور بھٹک جائے گا۔ نیز ارشاد ہے

(۵) یاایہا الذین آمنوا لاتتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظلمون.

اے اہل ایمان آپ لوگ اپنے باپ دادوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ ٹھہراؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ پیارا رکھیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ ہی لوگ ظالم ہیں۔

(۶) نیز ارشاد ہے

لایتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء الا ان تتقوا منہم تقاۃ ویحذرکم اللہ نفسہ والی اللہ المصیر

مؤمنین کافروں کو مومنوں کے سوا دوست نہ ٹھہرائیں جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک کسی اچھی بات پر نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ ان سے بچاؤ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف ہو جانا ہے رجوع۔

علاوہ ازیں دیگر متعدد آیات ہیں جو کتاب اللہ میں اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں جن کو ہم نے بیان کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ آیات اور دیگر تمام آیات جو اس مفہوم میں ہیں سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کافر سے دوستی کرے یا اس سے محبت کرے خواہ وہ کافر اس کا باپ ہو یا اس کا بیٹا ہو یا بھائی ہو۔ نہ تو اس کے ساتھ قرب بڑھائے اور نہ اس کو مسلمان کے لائق مقام دے محبت میں ہو یا کسی چیز میں ہو اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہو۔

اور شیخ نے اس چیز کی تفصیل میں تفصیل سے کلام کیا جہاں میں سے اکثر کو ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے اور دیگر بعض کتب میں بھی۔

زبان اور ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا

۹۳۷۰: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو ابو شعثاء حسن بن علی نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو عمرو بن ابو جندب نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

یاایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین و اغلظ علیھم

اے نبی کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انسان اپنے ہاتھ کے ذریعے سے جہاد کرے اگر وہ اس بات کی استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان کے ساتھ اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ غضبناک چہرے کے ساتھ اپنائے۔

اہل بدر کے لئے اللہ تعالیٰ نے جھانک کر معافی کا اعلان فرمایا تھا

۹۳۷۱: ہمیں خبر دی سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی رحمہ اللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حیان علوی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد البصری نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عبدالجبار نے ان کو سفیان نے ہم نے اس کو سنا ہے عمرو سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی حسن بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبیداللہ بن رافع نے وہ حضرت علی کے منشی تھے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت علی المرتضیٰ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ نے مجھے اور زبیر کو اور مقداد کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ چلتے رہو یہاں تک کہ مقام روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں اڑا کر لے گئے۔

حتیٰ کہ ہم لوگ روضہ خاخ پر پہنچ گئے ہم نے دیکھا وہاں پر ایک عورت محو سفر تھی ہم نے اس سے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمارے حوالے کرو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا تو آپ ہمیں خط دے دیں ورنہ آپ کپڑے اتاریں۔ لہٰذا اس نے وہ خط اس کی چٹیا میں سے برآمد کر لیا ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے خط تھا قریش کے بعض لوگوں کی طرف اہل مکہ کے مشرکین میں سے جس میں وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز اور امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اے حاطب۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے بارے میں آپ کوئی جلدی کا فیصلہ نہ کیجئے میں ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ قریبی میل جول رکھتا تھا جب کہ میں قریشی نہیں تھا۔ آپ کے پاس جتنے مہاجرین ہیں ان کی مکے میں رشتے داریاں ہیں وہ اپنے قرابت داروں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میری وہاں کوئی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے میرے گھر والوں کی وہ حفاظت کریں یا میں اپنے گھر والوں کی حفاظت کا سامان کر سکوں لہٰذا میں نے یہ چاہا ہے کہ جب یہ چیز مجھ سے فوت ہوگئی ہے کہ میرا کوئی ان سے نسبی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کروں جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کا اور میرے گھرانے کا خیال کریں۔ یا رسول اللہ یہ کام میں نے محض اسی لئے کیا ہے خدانخواستہ دین سے مرتد ہو کر نہیں کیا اور نہ ہی میں اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہو سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اس نے تم لوگوں سے سچ بولا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن مارتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جنگ بدر میں شریک ہوا تھا تمہیں کیا معلوم شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر فرمایا تھا اے اہل بدر آج سے

(۹۳۷۱) (۱) فی ن: (المقدام)

بعد تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

یاایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

۹۳۷۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حماد عدل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اسی کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے یہ بات کہ وہ لوگ قریش ... اپنے گھروں اور بچوں اور مالوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ لہٰذا میں نے یہ چاہا ہے کہ جب ان میں میرا کوئی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے قرابتوں اور میرے رشتوں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کام کفر یا مرتد ہونے کی وجہ سے نہیں کیا ... خدا کی قسم اپنے دین سے مرتد ہو گیا ہوں۔ راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھے پتہ نہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی اس بارے میں یا یہ ہے یاایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ سفیان نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہے یا عمرو بن دینار کے قول میں سے ہے۔ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حمیدی سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابوعمر سے اور دیگر نے سفیان سے۔

مشرکین کے ساتھ قیام کرنے والوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لاتعلقی

۹۳۷۳: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ابومسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرکوں کے ساتھ قیام کرتے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۹۳۷۴: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک سریہ لشکر بھیجا کچھ لوگوں نے ان میں سے سجدوں کو پناہ پکڑی لشکریوں نے ان کے قتل کرنے میں جلدی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو ان کے لیے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ میں لاتعلق ہوں ہر مسلمان سے جو مشرکوں کے بیچ میں جا کر مقیم ہو جائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اہل شرک کی آگ سے روشنی بھی حاصل نہ کی جائے

۹۳۷۵: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ہشیم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ازہر بن راشد نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس آتے تھے۔ جب وہ کوئی حدیث بیان کرتے تو وہ لوگ نہ سمجھتے تھے تو حسن کے پاس آتے وہ ان کے سامنے اس کی تفسیر کرتے تھے کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ان کو

یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ اور اہل شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔

لوگوں نے اس کا مطلب نہ سمجھا لہٰذا حضرت حسن کے پاس آئے اور آ کر کہا کہ بے شک انس نے ہمیں ایک حدیث بیان کی ہے ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ حسن نے پوچھا کہ انس نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا تم لوگ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کرایا کرو اور اہل شرک کی آگ کے ساتھ روشنی حاصل نہ کیا کرو۔ حسن نے فرمایا کہ جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ۔

اس کا مطلب ہے کہ تم اپنی انگوٹھیوں میں اسم محمد نقش نہ کرایا کرو۔ اور دوسرے اس قول کا مطلب کہ مشرکوں کی آگ سے روشنی حاصل نہ کیا کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مشرکوں کو اپنے امور اور معاملات مشورے میں شریک نہ کیا کرو۔ اس کے بعد حضرت حسن نے فرمایا کہ اس بات کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالاً۔

اے اہل ایمان مسلمانوں کے علاوہ (یعنی کافروں مشرکوں) کو دلی دوست نہ بنایا کرو وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔

بروز قیامت اعمال کے ساتھ منہ کے بل اور قدموں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا

۹۴۲۶ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے والد سے اس نے اپنی دادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس آنے سے قبل دس بار قسم کھائی ہے کہ میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا اور نہ ہی آپ کے دین کی پیروی کروں گا میں آیا ہوں ایک ایسے کام کے لئے کہ میں کچھ بھی نہیں سمجھا مگر جو مجھے اللہ نے اور اس کے رسول نے سکھایا ہے اور میں آپ سے اللہ کے واسطے سے سوال کروں گا اس نے کون سے دین کے ساتھ ہمارے پاس آپ کو بھیجا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس دین اسلام کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسلام کی آیت اور پہچان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز کی پابندی کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو۔ اور تم شرک کو اپنے آپ سے دور کر دو۔ اور یہ کہ ہر مسلم کا دوسرے مسلم پر احترام اور حرمت لازمی ہے جیسے کہ سگے بھائی کی حرمت ہوتی ہے دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھائی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی سے اس کے اسلام کو قبول نہیں کریں گے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہوگا اور کسی بھی عمل کو۔ درحقیقت میرا رب داعی ہے (جو سب کو اپنی طرف بلاتا ہے) (یا میں رب کا داعی ہوں) اور وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرا دین پہنچا دیا تھا۔ یہ ہے کہ تم لوگوں میں سے جو یہاں موجود ہیں وہ میرا دین ان کو بھی پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ بے شک تم سب لوگ اس حالت میں رب کے ہاں بلائے جاؤ گے اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگا دی گئی ہوگی۔ پس پہلی چیز جس کے بارے میں تم میں سے کسی ایک سے بھی پوچھی جائے گی وہ اس کی شرم گاہ اور اس کے ہاتھ ہوں گے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بس ہمارا یہی دین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل یہی دین ہوگا۔ یقینی بات ہے کہ تم قیامت میں اپنے ہاتھ یعنی اعمال کے ساتھ اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور تم لوگ چہرے کے بل اور اپنے قدموں پر پیدل اور سواری کی حالت میں جمع کئے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے استغفار کرنا

۹۳۷۷ ـــ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن شوذب واسطی نے ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زکریا نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابوخلیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کیوں کر رہے ہو حالانکہ وہ تو مشرک ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے بخشش نہیں مانگی تھی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه. الخ

ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا محض پہلے تھا کہ اللہ نے اس سے وعدہ فرما رکھا تھا۔

۹۳۷۸ ـــ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابن شوذب نے ان کو شعیب نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالخلیل نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اپنے والدین کے لئے بخشش مانگ رہے ہو۔ حالانکہ وہ تو مشرک ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے استغفار نہیں کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

ما كان للنبي والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين. الخ

کسی نبی کو اور مومنوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں۔

اور ہم نے اس مقام کے علاوہ دوسری جگہ اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں وارد احادیث ذکر کر دی ہیں۔

۹۳۷۹ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان نے حارث بن معاویہ سے کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اہل شام کو کیسے چھوڑا ہے (یعنی کیا حال ہے ان کا)؟ حضرت حارث بن معاویہ نے ان کو ان کا حال بتایا تو انہوں نے الحمدللہ پڑھ کر خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ شاید تم لوگ مشرکوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں اے امیر المومنین فرمایا کہ بے شک تم لوگ ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہو اور تم ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہو۔ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم یہ کام نہیں کرو گے۔

۹۳۸۰ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حصین نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں ظلم شمار ہوتی ہیں آدمی کا مسجد میں داخل ہونا اور پیچھے پیچھے نماز پڑھنا اور آگے گنجائش ہونے کے باوجود چھوڑ دینا اور نماز پڑھنے والے کے آگے گزرنا اور نماز پوری کرنے سے قبل پیشانی صاف کرنا اور غیر اہل دین کو یعنی کافر کو ساتھ کھلانا۔

۹۳۸۱ ـــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومسلم نے ان کو ابن کثیر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سفیان نے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب راستے میں مشرکوں سے ملو تو ان پر سلام کرنے کی پہل نہ کرو

(۹۳۷۷) ـــ (۱) في ن : (بن) وهو خطأ وزكريا هو ابن أبي زائدة.

اور ان کو تنگ ترین راستے کی طرف مجبور کر دو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری وغیرہ سے۔

مؤمن کی صحبت کی اہمیت

۹۳۸۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابو عبد الرحمٰن سلمی نے اور محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ بصری نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو سالم بن غیلان تجیبی نے دراج ابو السمح سے اس نے ابو الہیثم سے اس نے ابو سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم صحبت اختیار کرو مگر مؤمن کی اور نہ کھانا کھائے تیرا مگر متقی پرہیزگار۔

۹۳۸۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب۔۔۔ نے اس کو ابو داؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح شامی نے ایک آدمی سے جس کا اس نے نام ذکر کیا تھا اس نے ابو سعید سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیرے طعام کو کوئی نہ کھائے سوائے متقی پرہیزگار کے۔ اور تم کسی کی صحبت اختیار نہ کرو سوائے مؤمن کے۔

یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت

۹۳۸۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو یعلیٰ حمزہ بن محمد علوی نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو اسباط نے سماک سے اس نے عیاض اشعری سے اس نے ابو موسیٰ سے ان کے عیسائی کاتب اور منشی کے بارے میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حیرانی کا اظہار کیا اس کی کتابت سے اور فرمایا کہ وہ عیسائی ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور میری ران پر مارا اور فرمایا کہ اس کو نکال دو۔ اور پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔

اے ایمان والو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اور پھر یہ دوسری آیت پڑھی:

لاتتخذوا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظلمین۔

یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص ان سے دوستی کرے گا بے شک وہ انہیں میں سے ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے۔

ابو موسیٰ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے اس سے کوئی دوستی نہیں کی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ وہ بس کتابت ہی کرتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں اہل اسلام میں کتابت کرنے والا کوئی نہیں ملا ہے۔ (جو آپ کے لئے کتابت کر دیا کرے۔ آپ انہیں قریب نہ کیجئے جب اللہ نے ان کو دور کیا ہے۔ اور آپ ان کو محفوظ و مامون نہ سمجھئے جب اللہ نے ان کو خائن کہا ہے۔ اور آپ ان کو عزت نہ دیجئے جب اللہ نے ان کو ذلت سے دوچار کیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو نکال دیا۔ ہم نے اس روایت کو مکمل طور پر کتاب السنن کی کتاب ادب القاضی میں ذکر کیا ہے۔)

(۹۳۸۳)۔۔۔ اخرجہ أبو داود في الأدب والترمذي في الزهد وقال: إنما نعرفه من هذا الوجه

(۱)۔۔۔ کذا بالأصل أظنها منقذ

یہود ونصاریٰ کی عید اور معبد خانوں سے بچا جائے

۹۳۸۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مریم نے ان کو خبر دی نافع بن یزید سے اس نے سنا سلیمان بن ابو زینب سے اور عمرو بن حارث سے اس نے سنا سعید بن ابو سلمہ سے اس نے سنا اپنے والد سے اس نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ اللہ کے دشمن یہود ونصاریٰ سے بچو ان کی عید میں اور ان کے اکٹھے ہونے کے دنوں میں بے شک ان پر اللہ کی ناراضی اترتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ تمہیں بھی نہ پہنچ جائے اور ان کی اندرونی باتیں مت جانا کرو کیونکہ تم ان کی عادتیں سیکھ جاؤ گے (یعنی ان کی صفات سے متاثر ہو کر اپنے اندر پیدا کر لو گے۔)

۹۳۸۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبید اللہ حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبد اللہ بن عقبہ نے ان کو حدیث بیان کی عطاء بن دینار ہذلی نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: تم اپنے آپ کو بچاؤ اہل عجم کے ساتھ بود و باش سے اور اس بات سے منع کیا کہ ان کے عبادت خانوں میں ان کی عید کے ایام میں داخل نہ ہوا کریں ان پر اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

۹۳۸۷۔۔۔ اور ہم نے روایت کی ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا جو شخص عجمیوں (یعنی ایرانیوں مجوسیوں) کے شہر میں پیدا ہوا ہے اور وہ ان کی عید نوروز اور عید مہرجان مناتا ہے اور ان کے ساتھ مشابہت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی حالت پر مر جاتا ہے وہ قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔ ہم نے اس کی اسناد کتاب السنن میں کتاب الجزیہ کے آخر میں ذکر کر دی ہے۔

۹۳۸۸۔۔۔ ہمیں خبر دی محمد بن ابو المعروف نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وھب بن جریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے اس نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے اس نے حسان بن کریب سے اس نے علی بن ابو طالب سے وہ فرماتے تھے۔ کہ بے حیائی کی بات کرنے کہنے والا اور سننے والا گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

جس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اس کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنا

۹۳۸۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو شیبان بن عبد الرحمٰن نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شر سے بچا کو جس قدر طاقت رکھتے ہو۔ اور ہم نے کتاب السنن میں ان پر بوقت حاجت بوجہ حق قرابت خرچ کرنے کی رخصت کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ جب بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنا بھی جب کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی توقع کرے۔ اور اس شخص کی تجہیز اور تکفین بھی جو مر جائے از راہ شفقت اور اس کی تدفین کرنا۔ اور ان کا کوئی احسان ہو تو اس کا بدلہ دینا (ان سب رخصت کو ہم بیان کر چکے ہیں) دوبارہ یہاں بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہوگا۔

۹۳۹۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو علی بن حرب قطان نے ان کو حکام رازی نے ان کو عنبسہ نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اگر آپ اے محمد مجھے دیکھیں کہ میں اپنے ایک ہاتھ سے اس کو دے رہا ہوں یعنی فرعون کو اور میں اسی حالت میں اس کے منہ میں مٹی ٹھونس دوں گا اس خوف کی وجہ سے کہ اس کو اس کے رب کی رحمت پا لے اور اس کو بخش دیا جائے۔

۹۳۹۱: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اس نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ نے جبرائیل کو مقرر کیا کہ وہ فرعون کے منہ میں کیچڑ ٹھونس دے کہ کہیں وہ (ذکر رحمت سے) لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دے۔

۹۳۹۲: ... ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ایادی بغدادی نے ان کو عبداللہ بن اسحاق بن خراسانی نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اور عطاء بن سائب نے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے ان دونوں میں سے ایک نقل کرتے ہیں یا دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب فرعون نے کہا تھا لا الٰہ الا اللہ تو جبرائیل اس کے پاس آ گئے اور اس کا منہ مٹی سے بھر دیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت و شفقت پا لے۔

غندر نے اس کو مرفوع کیا ہے شعبہ سے دونوں سے بغیر کسی شک کے۔

۹۳۹۳: ... ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اس نے اس کو ان دونوں سے ذکر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے کہا کاش کہ آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کیچڑ لے کر فرعون کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پا لے۔

فصل: ... ظلم سے اجتناب کرنا بھی اسی باب سے ہے

۹۳۹۴: ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن عمر جشمی نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوالبختری نے ان کو حذیفہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کہ (یہود و نصاریٰ نے) اپنے عالموں کو اور اپنے پیروں کو اللہ کے سوا رب ٹھہرا لیا تھا

فرمایا کہ خبردار وہ لوگ ان کی عبادت پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ وہ اللہ کی نافرمانی میں ان کی اطاعت کرتے تھے۔

۹۳۹۵ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبداللہ بن خارجہ بن زید سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر بن خطاب کے پاس آیا میں نے اس سے کہا اے ابوعبدالرحمن! بے شک ہم لوگ اپنے اماموں اور حکمرانوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ ہم سے کوئی بات کرتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ حق نہیں ہے جب کہ ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ ظلم کا فیصلہ صادر کرتے ہیں اور ہم اس کو قائم رکھتے ہیں اور اس کی تحسین کرتے ہیں ان کے لئے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو ہم اس کو منافقت شمار کرتے تھے میں نہیں جانتا کہ وہ تمہارے نزدیک کیا ہے۔

ظالم کی مدد کرنے والا حوض کوثر سے محروم کر دیا جاتا ہے

۹۳۹۶: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبداللہ بن عمر مکی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو سماک بن حرب نے یہ کہ عبداللہ بن خباب نے ان کو خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی خباب نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑا تھا کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سنو

(۹۳۹۴) [۱] [illegible] (التحریمی)

ہم نے کہا کہ ہم نے سنا یا رسول اللہ! فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حکمران آئیں گے تم لوگ ان کے کذب کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم کی اعانت نہ کرنا بے شک جس نے ان کے کذب کو سچ جانا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔

۹۳۹۷ــــ ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہدی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو خالد بن ابوعمران نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعیاش نے ان کو ابن عجرہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے حالانکہ ہم لوگ مسجد میں تھے میں ان میں نو میں سے نواں تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کیا تم سن رہے ہو؟ کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار کہا کہ عنقریب تمہارے اوپر حکمران آئیں گے جو ان کے پاس جائے گا وہ ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا اور ان کے ظلم کی اعانت کرے گا میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس جائے حکمران کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق ہے اور میرا اس سے تعلق ہے وہ عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔

۹۳۹۸ــــ انہوں نے فرمایا اور مجھے سہل بن سعد نے یہ بھی حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا تم کیسے ہو گے جب تم جہاں چھٹکار لوگوں میں رہ جاؤ گے جن کی امانتیں ضائع ہوں گی جب کے عہد پورے نہیں ہوں گے وہ ایسے ہوں گے (یعنی گتھم گتھا ہوں گے) پھر آپ نے اپنی بعض انگلیاں بعض میں داخل کر لیں (مثال دینے کے لئے) لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا معاملہ ہوگا تو بتائیں یا رسول اللہ اس وقت کیسے کیا جائے فرمایا جو تم جانو پہچانو تو وہ لے لینا اور جو نہ پہچانو اس کو چھوڑ دینا پھر اسی کے ساتھ عبداللہ ابن عمرو بن العاص کا قضیہ ہوا اس معاملہ میں جو ان کے مابین تھا اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس کے ساتھ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ جب ایسی حالت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کا حکم کرتا ہوں اور اپنے آپ کو بچانے کا اور تم بچانا خود کو عوامی امور اور معاملات سے۔

بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ

۹۳۹۹ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن خثیم نے ان کو عبدالرحمن بن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن عجرہ سے تجھے اللہ بچائے اے کعب بن عجرہ بے وقوفوں کی امارۃ وحکومت سے۔ اس نے پوچھا کہ وہ بے وقوفوں کی حکومت کیا ہوگی فرمایا کہ وہ حکمران ہوں گے میرے بعد جو میری ہدایت سے راہنمائی نہیں حاصل کریں گے اور میری نسبت کو اپنے طرز عمل کے طور پر نہیں اپنائیں گے۔ جو انسان ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا جو ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے گا وہ لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں۔ وہ لوگ میرے حوض کوثر پر نہیں آئیں گے۔ اور جو ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہیں کرے گا وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہی میرے حوض پر آئیں گے اے کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور صدقہ کرنا خطاؤں کو بجھا دیتا ہے اور نماز قرب الٰہی ہے یا فرمایا تھا کہ برہان ہے۔ اے کعب بن عجرہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو لقمہ حرام سے پیدا ہوا ہے کبھی بھی۔ آگ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں اور اپنے نفس فروخت کرتے ہیں۔ کوئی اس کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں

(۹۳۹۹)ــــ(۱) فی ن : (سابط)

اور کچھ لوگ اس کو فروخت کرتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں۔

۹۴۰۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو توبہ عنبری نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے زربیہ کے لئے کہا گیا کہ یا رسول اللہ زربیہ کیا ہے فرمایا وہ شخص جب حکمران سچ بولے تو لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا اور جب امیر جھوٹ بولے تو بھی لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا۔

۹۴۰۱:۔۔۔۔۔ ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد جوہری نے بصرہ میں انہوں نے مذکورہ حدیث روایت کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے دونوں جگہ صدق الامیر کا لفظ کہا ہے۔

جو شخص بادشاہوں کے دروازے پر جاتا ہے فتنوں میں پڑ جاتا ہے

۹۴۰۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوعثمان بن ابوصالح نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو یحییٰ بن صالح ایلی نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شکار کرنے کے ساتھ لگاؤ رکھتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے سب کچھ سے۔ اور جو شخص دیہات میں پڑا رہتا ہے اجڈ ہو جاتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے فتنے میں پڑ جاتا ہے۔

یحییٰ بن صالح اس روایت کے ساتھ منفرد ہے موسیٰ سے اسناد میں۔

۹۴۰۳:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوربیع زہران نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو حسن بن حکم نخعی نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دیہات میں رہتا ہے ظلم کرتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے آزمائش میں پڑتا ہے اور کوئی شخص اس طرح بادشاہ کے قرب میں اضافہ نہیں کرتا ہے۔ ابن سفیان نے ہم سے کہا میری کتاب میں ہے۔ کہ جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے وہ اللہ سے بعد میں اضافہ کرتا ہے۔ جب کہ ابوالربیع نے اس کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ اس حدیث کو میں نہیں جانتا کہ اس کو اس سے اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے۔

۹۴۰۴:۔۔۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ محفوظ وہ ہے جس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں روایت کیا ہے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عبید سے اس نے حسن بن حکم نخعی سے اس نے عدی بن ثابت سے اس نے انصار کے ایک شیخ سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں اور اس میں کہا ہے کہ جو شخص بادشاہ کے پاس ہمیشہ رہتا ہے فتنے میں پڑتا ہے اور جیسے جیسے وہ بادشاہ کے قریب قریب ہوتا جاتا ہے ویسے اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

ہاں مگر اس میں محمد بن عیسیٰ کا ذکر ساقط ہو گیا ہے ابن داسہ کی روایت سے یا علی شیخنا۔

۹۴۰۵:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن سراج نے ان کو خبر دی مطین نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابن فضیل نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۴۰۰)۔۔۔۔۔ کنز العمال (۱۴۴۱۷)　　(۹۴۰۲)۔۔۔۔۔ فی ن: (منکر)

بچاؤ تم اپنے آپ کو بادشاہوں کے دروازوں سے بے شک وہ ہو جاتا ہے۔

ابوعبید نے کہا کہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے ان کی مراد ابوالاعور سلمی ہے۔

ابی جعفر نے کہا مراد جورہ ہے۔

۹۳۰۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو رجاء نے ان کو عبادہ بن نسی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء کو حضرت امیر معاویہ کے پاس کوئی حاجت تھی۔

مگر وہ اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے ان کو نہ مل سکے مگر انہوں نے اپنے دل میں کوئی بات رکھی اور دل میں ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے کھڑا ہو اور بیٹھ جائے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پہلو میں ایک دروازہ کھلا پائے گا جس سے استقبال ہوگا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطا کیا جائے گا اور اگر کچھ دعا مانگے تو اس کی اجابت کی جائے گی بے شک کسی آدمی کا پہلا نفاق اس کا اپنے امام و بادشاہ کے بارے میں طعن و اعتراض کرنا ہے۔

۹۳۰۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ مخزومی نے ام درداء سے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابودرداء حضرت معاویہ کے دروازے پر آئے انہوں نے دروازہ بند پایا لہٰذا کہنے لگے جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے وہ اٹھے اور بیٹھے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پاس ایک دروازہ کھلا ہوا بھی پائے گا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطا کیا جائے گا اگر بخشش مانگے گا تو اس کو بخش دیا جائے گا۔

فرماتی ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ایک آدمی تھا اس کے بارے میں حضرت معاویہ سے مدد مانگتے تھے کہ وہ ان سے بات کریں کہ حضرت معاویہ ان کے خراج ٹیکس میں کچھ تخفیف کردے۔ فرماتی ہیں کہ ان کو ملنے کی اجازت نہ ملی۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ اس سے بھی بڑے ظالم ہو (بادشاہ سے) انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسے اللہ آپ کی اصلاح فرمائے؟ فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو مان جاؤ تو اس کو تمہارے اوپر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

دین کے بدلے دولت

۹۳۰۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسن نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ نے وہ ابن سنان سے اس نے سنا وہب سے وہ حضرت عطاء سے کہہ رہے تھے کہ تم بادشاہوں کے دروازہ پر جانے سے بچو بے شک ان کے دروازہ پر فتنے ہوتے ہیں۔ یا فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانے پر یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر آتے ہیں۔

اور تم جتنا ان کی دولت حاصل کرو گے وہ اسی قدر تمہارا دین لے لیں گے (یعنی تمہارے دین کا نقصان ہوگا۔)

اس کے بعد فرمایا اے عطاء! اگر وہ بادشاہ اس قدر آپ کی ضرورت پوری کردے جو آپ کی حاجت پوری کردے تو کیا وہ تیری ساری زندگی کی ضرورتیں پوری کردے گا؟ اور اگر وہ اس قدر تیری مدد نہیں کرتا جس سے تیری ہر ضرورت پوری کردے تو سمجھ لو کہ تیرا پیٹ دریا ہے دریاؤں میں سے یا وادی ہے وادیوں میں سے جس کو مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھر سکتی۔ تحقیق کلام اول مرفوعا مروی ہے ضعیف طریق سے۔

۹۳۰۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ربیع نے ان کو علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دروازوں سے بچو۔

۹۳۱۰ ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ نے ان کو اسحق بن عثمان نے اس نے سنا قتادہ سے یعنی ربیع سے۔

۹۳۱۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو موسیٰ

جہنی نے ان کو قیس بن یزید نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری مملوکہ سودۃ نے کہ میرے دادا سلم بن قیس نے حدیث بیان کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا انہوں نے تین بار کہا اے سلم بن قیس۔ اجتناب کر دو سوئیں آنکھیں نہ کر بے شک تو ان کے مابین انصاف نہیں کر سکے گا۔ اگرچہ تو انتہائی حرص و کوشش کر لے۔ اور صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل نہ بن کیونکہ صاحب صدقہ یا زیادہ لے لیتا ہے یا صاحب اقتدار کے پاس نہ جا۔ بے شک تو جس قدر ان کی دنیا سے حصہ لگا وہ اس کی زیادہ قیمتی تیرے دین کا نقصان کر دیں گے۔

۹۲۱۲..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو عفان نے ان کو وھیب نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے کہا بے شک بادشاہوں کے دروازوں پر فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانوں پر کثرت کے ساتھ آتے ہیں تم ان سے جس قدر دنیا حاصل کرو گے وہ اسی قدر تمہارے دین کا نقصان کر دیں گے۔

حکمرانوں کے دروازے پر جھوٹ کی تصدیق

۹۲۱۳..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابی اسحق نے ان کو عمارہ بن عبد نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے آپ کو بچاؤ فتنوں کے وقوع کے مقامات سے۔ پوچھا گیا کہ فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات کون سے ہیں؟ اے ابو عبداللہ! فرمایا کہ امیروں و حکمرانوں کے دروازے۔ تم میں سے کوئی آدمی جب امیر کے پاس جاتا ہے جھوٹ پر بھی اس کی تصدیق کرتا ہے اس کی وہ تعریف کرتا ہے جو چیز اس میں نہیں ہوتی۔

۹۲۱۴..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے فرمایا بچو تم لوگ بادشاہ سے بے شک ایسے ناراض ہوتا ہے جیسے بچہ ہوتا ہے اور سخت ایسے پکڑتا ہے جیسے شیر پکڑتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ عبداللہ بن وہب نے کہا بادشاہ سے بچو اور اس کے پولیس مین سے بچو اور اس کے ہتھیار بردار سے بچو اس کے لوگوں کی شناخت کرنے والے ماہر سے بچو وہ سب لوگوں کو پچھاڑنے والے ہیں علی نے کہا کہ محافظ غصے ہوتا ہے تو ہتھیار بردار کو بھی غصہ آ جاتا ہے وہ امیر کو غضبناک کر دیتا ہے پھر وہ اپنے نائب اور خلیفہ کو بھی غضبناک کر دیتا ہے لہٰذا انسان کہاں ان سب کے غضب کی برداشت کی سکت رکھے گا۔

حکمران آگ ہے

۹۲۱۵..... ہمیں خبر دی ابوذر ہروی نے ان کو عمر بن احمد واعظ نے بغداد میں اور ابو مسلم کاتب نے مصر میں دونوں نے کہا کہ ان کو ابو بکر بن درید نے ان کو ابو حاتم نے ابو عبیدہ سے اس نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ شہر صنعاء میں لکڑی کے منبر پر تین سطریں کندہ کی ہوتی تھیں اوپر یہ لکھا تھا کہ خاموشی کو اپنی زبان پر مسلط رکھ تیری حالت میں عافیت ہوگی اور دائیں جانب لکھا تھا بادشاہ آگ ہے اس کے گرم سانس لینے سے بھی بچ اور بائیں جانب یہ لکھا تھا۔ اپنے سوا کسی اور کو بولنے کی ذمہ داری سپرد کر دیجئے۔

۹۲۱۶..... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو اسماعیل بن احمد صوفی نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابو بکر اثرم نے ان کو عبدالصمد بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ قاریوں کی آفت و ہلاکت عجب اور خود پسندی ہے۔ اور بادشاہوں کے دروازوں سے بچو بے شک وہ نعمتوں کو زائل کرتے ہیں۔

۹۲۱۷..... ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابو حامد مقلسی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا

ابن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ ابن فضیل نے کہا ہم لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے بادشاہوں سے اجتناب کرنے کی جیسے ہم لوگ قرآن کی سورۃ سیکھتے تھے۔

۹۲۱۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عمری نے ان کو یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ ایک آدمی سے کہہ رہے تھے جس کی گردن جھکی ہوئی تھی کہاں پر کل جو اللہ احد پر جو بیٹھے تو تجھے خود رسوا کیا ہے۔ میں نے پوچھا ابن شہاب سے کہ کون لوگ انہوں نے کہا کہ مراد بادشاہ ہیں۔

چور اور ریاکار

۹۲۱۹:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا عنبری سے اس نے سنا ابوعبداللہ بوشنجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصالح فراء سے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے تھے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے کہا جب تم دیکھو کہ قاری نے بادشاہ کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ چور ہے اور جب دیکھو کہ اس نے دولت مندوں کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ ریاکار ہے۔ دھوکہ کھانے سے بچنا کہ تم سے کہا جائے تم ظلم کو دور کرتے ہو یا تم مظلوم کا دفاع کرتے ہو۔ یہ سب ابلیس کی تدبیر ہے جسے قاری نے متاع حاصل کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔

اللہ والوں کا استغناء

۹۲۲۰:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشر نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن لیث آئے تھے اور عیسیٰ بن عطاء پر داخل ہوئے اور ان پر سلام کیا وہ مصر میں مقیم تھے اور اصل میں وہ مدینے کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ عیسیٰ نے ان سے کہا تم لوگوں کے لئے مبارک بادی ہو تم لوگ جہاد کرتے ہو اور ہم یہاں پر بیٹھے رہتے ہیں اور ہم لوگوں کو نہ تو اس کی قدرت ہے جہاد کی نہ ہم سرحدوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ یعقوب نے اس سے کہا آپ بھی خیر میں ہیں۔ جب وہ نکلے تو فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے میں نے ایک گھر بنا ہے جس میں نہیں دیکھتا کہ ان کو چھپائے سوائے شہادت کے قریب کے۔ پس اس نے سامان تیار کیا اور جہاد کے لئے نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہتھیار جسم پر سجائے اور اپنی کمر میں تلوار باندھی اور بیٹھ کر قوم کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے لہٰذا بیٹھے بیٹھے سو گئے بعد میں بیدار ہوئے تو اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور میں نے اس میں دودھ پیا ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا ہم آپ کو قسم دے کر کہتے ہیں آپ نے ہمارے بعد یا دودھ نہیں پیا ہوگا۔ وہ مجاہدین کے ساتھ سریہ میں نکلے اور شہید ہو گئے۔ ان کے بعد یعقوب بن لیث آگے بڑھے تو ان سے کہا گیا آپ داخل نہ ہوئے بلکہ عیسیٰ بن عطاء کو سلام کیجئے۔ اس نے کہا کہ وہ ایسا آدمی ہے جس کے چہرے پر میں کبھی بھی نظر نہیں ڈالوں گا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں پھسل جاؤں جیسے میرا بھائی پھسل گیا۔

۹۲۲۱:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے اور ابوبکر بن جعفر مزکی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن ابراہیم عبدی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق فزاری سے وہ کہتے تھے کہ مجھے سفیان ثوری نے کہا تھا بے شک میں ایک ایسے آدمی سے ملتا ہوں جس سے میں بغض و نفرت کرتا ہوں وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کیسے ہیں؟) لہٰذا اس کے لئے بھی میرا دل نرم

ہوجاتا ہے۔ تو کیا حال ہوگا ان لوگوں کے بارے میں کہ میں جن کا عمدہ کھانا کھاتا ہوں اور جن کے بستر پر سوتا ہوں (یعنی ان کے لئے کیونکر میرا دل نرم نہیں ہوگا؟)

۹۴۴۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منصور سے اس نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے سنا علی بن ھشام سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے کہا تھا کیا تم مجھے یہ سمجھتے ہو کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اگر ان لوگوں کے پاس جاؤں تو وہ مجھے ماریں گے بلکہ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں میرا زیادہ اکرام کر کے فتنے میں واقع نہ کر دیں۔ علی بن ھشام نے کہا تھا کہ مجھ سے ہشیم نے کہا تھا کہ کاش کہ میرے لئے ہوتے میرے زمانے کے قراء بعض ان کے جو گزر گئے جوانوں میں سے۔

۹۴۴۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر بن موسیٰ انطاکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو احمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ بعض تابعین سے کہا گیا تھا کیا بات ہے آپ فلاں کے پاس نہیں جاتے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس جانا پسند نہیں کرتا بلکہ ناپسند کرتا ہوں کیونکہ میں ایسا کروں تو وہ میری مجلس کے قریب ہو جائے گا پھر میں اس کو پسند کرنے لگوں گا لہٰذا میں ایسے شخص سے محبت کرنے والا ہوں گا جو اللہ سے بغض رکھتا ہے یا میں قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے۔

۹۴۴۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ بادشاہ کے دروازے پر نہ جائے بلکہ اس کو بلایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہوئے جائے اور ان کو بھلائی کا امر کرے اور برائی سے منع کرے حق کہ۔ اور حق بات کے لئے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افضل جہاد ظالم بادشاہ کے آگے کلمہ حق کہنا ہے۔ اس کے بعد وہاں سے واپس لوٹے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے تو ایسا شخص فتنے میں مبتلا نہیں ہوگا۔

تحقیقی بات ہے کہ فتنے میں وہ پڑے گا جو بادشاہوں کے پاس رغبت کرنے والا طالب دنیا بن کر جائے اور دنیا میں عزت کا طالب بن کر جائے لوگوں میں سرداری کا طلب گار بن کر جائے وہ بادشاہ کی عزت کے ساتھ عزت حاصل کرنا چاہے اور اس کی بادشاہی پر اتراتا ہو جب ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ دین میں مداہنت کرے اور ان کی طرف مائل ہوجائے اور ان کے برے فعل پر راضی ہو جائے اور برے فعل پر ان کی اعانت کرے اور ان کی ناحق بات پر بھی ان کو بچانے اور ان کے ہاں سے واپس لوٹے تو اتراتا ہو اور فخر کرتا ہوا آئے اور اللہ کی کرامت سے بے غم ہو کر آئے بادشاہوں کی وجہ سے اس کو جو عزت ملے اس پر اکڑتا ہوا لوگوں کو ایذا پہنچائے اور ان پر سرکشی کرے اور بادشاہ کے پاس آمد و رفت کی وجہ سے لوگوں پر زبردستی طاقت ظاہر کرے ایسا شخص فتنے میں مبتلا ہو جائے گا اور آخرت کو بھول جائے گا اور اپنے رب کا نافرمان ہے اور مومنوں کو ایذا دیتا ہے اور اپنے دین کو گھٹاتا ہے اس قدر کہ جس کی تلافی ساری دنیا مل کر بھی نہیں کر سکتی اگر ساری دنیا اس کے پاس ہو۔

۹۴۴۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی شیخ ابوالفتح نے ان کو عبدالرحمن بن احمد نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو حذیفہ مرعشی نے وہ کہتے ہیں کہ جب تجھے کوئی اللہ والا نیک انسان بلائے تو تو اس کی بات مان کر ایک راحت محسوس کرے گا اور جب وہ تجھے بلائے اللہ کی عزت کے ساتھ وہ اسی کا تجھ سے ارادہ کرے گا تو چاہے گا کہ تو اس کا پورا پورا بدلہ دے۔

جاہل سے دوستی پسندیدہ

۹۴۴۶:۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحفص نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے حذیفہ مرعشی سے اس نے کہا کہ اپنے کو بچاؤ فاجروں اور بے توقوں کے ہدیے تحفے سے کیونکہ اگر تم ان کو قبول کرو گے تو وہ یہ گمان کریں گے تم اس سے راضی ہو ان کے اس فعل پر۔

۹۴۲۷ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوعثمان نے جو کہ شیخ تھے اہل بصرہ کے یہ کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جاہل کے ساتھ دوستی کرنے میں رغبت نہ کرنا وہ یہ سوچے گا تم اس کے عمل سے راضی ہو اور حکیم کی ناراضگی کے ساتھ سستی نہ کرنا بے شک وہ تیرے بارے میں لاتعلق ہو جائے گا۔

حضرت یوشع بن نون کی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت

۹۴۲۸ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف ووسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن ابراہیم بن عمر الصنعانی نے ان کو حسین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی بھیجی تھی کہ میں تیری قوم کے ایک لاکھ افراد کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں چالیس ہزار ان کے پسندیدہ لوگوں میں سے اور ساٹھ ہزار ان کے شریر وخبیث لوگوں میں سے ہوں گے۔ انہوں نے سوال کیا یا رب آپ ان میں سے شریر اور برے لوگوں کو تو ہلاک کریں مگر ان میں پسندیدہ اور اچھے لوگوں کو کیوں آپ ہلاک کریں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اشرار اور برے لوگوں کے پاس جاتے تھے وہ ان کو ساتھ کھلاتے تھے پلاتے تھے اور وہ میری ناراضگی اور غضب کی وجہ سے ان سے ناراض نہیں ہوتے تھے۔

۹۴۲۹ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن محمد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی نفیلی نے ان کو خالد بن دریج نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ قم کھانا اور مٹی ڈھانکنا بہتر ہے بادشاہ کے قرب سے۔

۹۴۳۰ــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو سعید بن نصیر ابوعثمان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کا خائن یعنی خیانتی ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانتیوں کے لئے امانت دار ہو۔

۹۴۳۱ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن طالب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سعید رباطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت احمد بن حنبل کے پاس گیا وہ میری طرف سر بھی اٹھا کر دیکھ نہیں رہے تھے۔

میں نے کہا اے ابوعبداللہ! بے شک بات یہ ہے کہ مجھ سے حدیث لکھی جاتی ہے خراسان میں اور بے شک میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے انہوں نے میری حدیث پھینک دی ہے اے احمد مجھے بتائیے کہ کیا قیامت کے دن کوئی چارہ ہوگا۔ اس بات سے کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبداللہ بن طاہر اور اس کی اتباع کرنے والے دیکھو تم کہاں ہو گے اس سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوعبداللہ سوائے اس کے نہیں کہ مجھے متولی بنایا گیا ہے رباط کے معاملے کا اسی لئے میں اس میں داخل ہوا ہوں۔ اس نے بار بار یہ کہنا شروع کیا اے احمد کیا قیامت کے دن اس سے کوئی چارہ ہوگا کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبداللہ بن طاہر اور اس کے اتباع؟ دیکھو آپ کہاں ہوں گے اس سے؟

ظالم کی بقاء کے لئے دعا پسندیدہ نہیں

۹۴۳۲ــــ ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن شبابہ نے ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن فضل حارثی نے پس دیکھا اس کو ہارون بن عباس ہاشمی نے اولاد منصور سے اس نے علاء بن عمرو سے اس نے عبید بن عمرو برقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن سے؟ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ظالم کی بقاء کے لئے دعا کرے تحقیق وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ کی

(۹۴۲۷)ــــ (۱) فی ن: (الحاکم)

ان کو ابو اسحاق نے ہبیرہ سے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ نے وہ ابن مسعود ہیں آدمی کا اعتبار اس بات سے کرو کہ وہ کس کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہے سوائے اس کے نہیں آدمی اس سے صحبت اختیار کرتا اس کی مثل ہوتا ہے۔ اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ سوائے اس کے نہیں آدمی اس کے ساتھ صحبت اختیار کرتا جس سے محبت کرتا ہے یا وہ اس کے مثل ہوتا ہے۔

۹۳۳۰ـــ ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابو وکیع نے ان کو ابواسحق نے ابوالاحوص سے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں زمین کو قیاس کرو اس کے نام سے اور آدمی کو قیاس کرو اس کے دوست کے ساتھ۔ ابوالولید نے کہا کہ میں نے کہا کہ بے شک شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے۔ ابواسحق سے اس نے ہبیرہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابواسحق نے ہبیرہ سے اس نے عبداللہ سے اور تحقیق حدیث اس کی گذر چکی ہے کہ الارواح جنود مجندة کہ ارواح مجتمع لشکر ہیں۔

۹۳۳۱ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوالعباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو ابن جابر نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمارے بعض شیوخ نے حضرت عمر بن خطاب سے انہوں نے فرمایا: جس چیز کی تجھے ضرورت نہ ہو اس کے درپے نہ ہو۔ اور اپنے دشمن سے دور رہو۔ اور محفوظ رہو اپنے دوست سے مگر امین سے بے شک امانت دار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بھی لوگوں میں سے اس کے برابر نہیں ہوتا۔ مگر جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور بدکردار کی صحبت اختیار نہ کرو کہ وہ آپ کو گناہوں پر نہ اکسائے۔ اور اپنا راز اس سے ظاہر نہ کر اور اپنے معاملہ میں ان سے مشورہ کیا کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۹۳۳۲ـــ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے زید سے اس نے کہا کہا عمر نے جو تجھے تکلیف دے اس سے علیحدگی اختیار کر اور لازم پکڑ نیک دوست کو اور تو اسے بہت کم پائے گا اور اپنے دینی معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

دو دوست مؤمن، دو دوست کافر

۹۳۳۳ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وہبی نے ان کو اسرائیل نے ابواسحق حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین** بہت سے دوست اس دن ایک دوسرے کے لئے دشمن ہو جائیں گے۔ سوائے اہل تقویٰ کے حضرت علی نے فرمایا: دو دوست مؤمن تھے اور دو دوست کافر تھے۔ مؤمنوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اس کو جنت کی بشارت دی گئی اس نے اپنے دوست کو یاد کیا اور اس نے کہا اے اللہ بے شک میرا فلاں دوست مجھے تیری اطاعت کرنے کا اور تیرے رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیتا تھا۔ اور وہ مجھے خیر کا حکم کرتا اور شر کے کام سے روکتا تھا۔ اور وہ مجھے حکم دیتا تھا کہ میں آپ کو ملنے والا ہوں۔ اے اللہ تم میرے بعد اس کو گمراہ نہ کرنا اور تو اس کو وہ سب کچھ دکھا دینا جو مجھے دکھایا ہے۔ اور اس سے تو ایسے راضی ہو جائے جیسے آپ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔

اہل تقویٰ کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب

پھر وہ دوسرا بھی جائے چنانچہ ان دونوں کی ارواح کو اکٹھے کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونوں میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہر ایک دونوں میں سے اپنے ساتھی کے بارے میں کہتا ہے کہ اچھا بھائی ہے اور اچھا دوست ہے اور جب دو کافروں میں سے ایک مر جاتا ہے اسے جہنم کی بشارت دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بے شک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کا حکم کرتا تھا اور وہ مجھے برائی کی تلقین کرتا اور بھلائی سے روکتا تھا اور وہ مجھے کہتا تھا کہ اللہ سے کوئی نہیں ملنا اے اللہ آپ اس کو میرے بعد ہدایت نہ دینا یہاں تک اسے وہ سب عذاب دکھا دینا۔ جو مجھے آپ نے دکھایا اور اس پر ناراض ہو جانا جیسے آپ مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں۔ پھر وہ

بھی مرجاتا ہے تو ان کی ارواح کو بھی جمع کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم میں سے دوسرے کی تعریف کرے۔ چنانچہ ہر ایک ان میں سے اپنے دوست کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی تھا اور بہترین ساتھی تھا اس کے بعد انہوں نے یہ ایک آیت پڑھی الاخلاء الخ۔ کہ قیامت کے دن بعض دوست بعض کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

۹۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ابواسحق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اور تمہارے لئے کوئی لازم نہیں ہے کہ تم کسی ایک کی صحبت اختیار کرو ہاں مگر اس شخص کی جو ذکر الٰہی پر تیری مدد کرے۔

۹۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک صنعانی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہ اہل معاصی کے بغض کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں محبوب بنو اور ان سے دوری اختیار کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی رضا تلاش کرو۔ لوگوں نے پوچھا اے روح اللہ ہم کس کس کے ساتھ بیٹھا کریں؟ فرمایا کہ اس کے ساتھ بیٹھا کرو جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ کی یاد آئے جس کی گویائی تمہارے عمل میں اضافہ کرے۔ جس کے اعمال تمہیں آخرت کی ترغیب دیں۔

اور یہ آخری کلام اسناد ضعیف کے ساتھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

اچھے ہمنشیں

۹۴۳۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ خرزی البصری نے بغداد میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد نے ان کو یوسف بن سعید بن مسلم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مبارک بن حسان نے ان کو عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ ہمارے کون سے ہمنشین اچھے ہیں؟ فرمایا کہ جس کی رؤیت آپ کو اللہ کی یاد دلائے اور جس کی گفتار تمہارے اعمال میں اضافہ کرے جس کے عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔

۹۴۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ابان نے ان کو علی بن ہاشم بن برید نے مبارک بن حسان سے پھر اس نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔ مبارک ضعیف راوی ہے۔

۹۴۳۸:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی احمد بن علی مدائنی نے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن یحییٰ مزنی سے اس نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب سے کہا گیا اے ابوالمنذر مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائی بنائیے ان کے تقوے کے معیار کے مطابق اور اپنی زبان کو اس شخص کے بارے میں دراز نہ کیجئے جس میں کوئی رغبت نہ ہو اور کسی زندہ کے ساتھ رشک نہ کیجئے مگر اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ میت بھی رشک کرے۔

۹۴۳۹:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمن بن علی بن عبدالرحمن بن محمد ساوی نے مقام ساوہ میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو مسعودی نے ان کو عون نے یعنی ابن عبداللہ بن عتبہ نے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ تو ان پر اسلام کا تیر پھینکو پھر کوئی بات نہ کرتی کہ ان کو دیکھو کہ وہ خود بولیں اگر وہ لوگ اللہ کے ذکر کی طرف رجوع ہو جائیں تو ان کے ساتھ ہم نشین ہو جاؤ اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں لگ جائیں تو ان سے

(۹۴۳۶)..... کنز العمال (۲۵۵۸۳) (۹۴۳۷)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۶/ ۲۳۲۲)

دوسروں کی طرف ہٹ جایئے اور اسی لفظ کا مفہوم مندرجہ ذیل روایت میں بھی وارد ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۹۳۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوذر عبدان احمد بن محمد ہروی نے خسو گرد ہمارے پاس آیا وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن عباس الحمی نے مصر میں ان کو ابوالعباس محمد بن اسماعیل بن فرج الحتی نے ان کو محمد بن علی بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حرملہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یارسول اللہ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو جب تم کسی مجلس میں ہو اور مت ان سے سنو جو باتیں تمہیں خوش لگیں تو ان کے پاس بیٹھو اور جب تم ان سے ایسی باتیں سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ اس محفل کو چھوڑ دو۔

۹۳۵۱:..... ہمیں اس کی خبر دی اسناد علی کے ساتھ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا محلّہ کے سواروں میں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو اور تم اس سے اٹھو تو دیکھو اگر تم ان سے سنو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ رہے ہیں جو آپ کو پسند آتی ہے تو ان کے پاس جاؤ اور جب تم ان سے ایسی بات سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس مت جاؤ۔

رفیق و دوست کی مثال

۹۳۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن مفلس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسحاق بن ابواسرائیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید بن مسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ رفیق و دوست کپڑے میں پیوند کے بمنزلہ ہے جب تم اس کو اس کے ہم شکل نہیں لگاؤ گے اسے عیب دار کرو گے۔

۹۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو احمد بن داؤد حنظلی نے ان کو عباس بن ولید خلال دمشقی نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے مکحول سے وہ فرمایا کرتے تھے تم اپنے آپ کو برے دوست سے بچاؤ اس لئے کہ برُا بُرے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

۹۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن فریہ نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ تم لوگ بنی آدم کو کس جگہ سے بہکاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہر شئی سے ہر جگہ سے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی آتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی شئی ہے جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے بے شک یہ جڑی ہوئی ہے توحید کے ساتھ ابلیس نے کہا کہ میں ان کے پاس آؤں گا ایسے دروازے سے کہ وہ اللہ سے بالکل استغفار ہی نہیں کریں گے۔ فرمایا کہ پھر اس نے ان میں خواہشات نفسانی پھیلا دیں۔

بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے

۹۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر

(۹۳۵۱)..... (۱) فی الأصل: (علیه) ☆أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۲۰۷)

سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن یمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان نے کہا کہ بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے۔

اہل بدعت کو توبہ نصیب نہیں

۹۴۵۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن کوفی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو جعفر بن موسیٰ نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن عبدالرحمن نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ کو روک لیا ہے ہر بدعتی آدمی سے (یعنی بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی۔)

اور کثیر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ سے حجاب کر رکھا ہے۔

۹۴۵۷ ...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد سوی نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی یعقوب بن احمد بن محمد بن محمد خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ہارون بن موسیٰ فروی مدنی نے ان کو انس بن عیاض نے ان کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو روک لیا ہے اور سوی کی ایک روایت میں احتجب کے الفاظ ہیں کہ اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو چھپا لیا ہے۔

۹۴۵۸ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو احمد بن یونس نے اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو فضل نے ان کو لیث بن ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں؛ خواہش پرست بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہ کیا کرو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات میں گھسے رہتے ہیں اور صنعانی کی ایک روایت میں اصحاب الاھواء کی بجائے اصحاب الخصومات ہے۔ یعنی جھگڑے کرنے والے۔

۹۴۵۹ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے صاحب بدعت کی طرف اپنے کان نہ لگاؤ وہ تیرے دل کو کمزور اور بیمار کر دے گا۔ اور معمر ان کی دعوت قبول نہ کرا گرچہ وہ تمہیں اس لئے بلائے کہ اس کے ہاں قرآن کی کوئی سورت پڑھ دو بے شک آپ جس حالت میں اس کے پاس داخل ہوں گے اس سے بدتر حالت میں واپس آئیں گے۔

۹۴۶۰ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ یا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے موسیٰ اہل بدعات کے ساتھ مت جھگڑا کرنا ورنہ وہ تیرے دل میں کوئی چیز ڈال دیں گے وہ آپ کو بے دین بنا دیں گے جس سے اللہ تعالیٰ تم پر ناراض ہوگا۔

اہل بدعت کے ساتھ ہمنشینی کی ممانعت

۹۴۶۱ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا کہ تم لوگ خواہش پرستوں بدعتیوں کے ساتھ ہمنشینی نہیں کرو اور ان کے ساتھ جھگڑا بھی نہ کیا کرو۔ میں بے فکر نہیں ہوں کہ وہ کہیں آپ کو اپنی گمراہی میں نہ ڈبو دیں یا تمہارے اوپر اس کا لباس پہنا دیں جو کچھ

وہ جانتے ہیں۔

۹۳۶۲:۔۔۔۔ فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو ابن ابو الطیب نے ان کو ابو داؤد نے ایاس بن دغفل قیسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی کی تھی یہ بات بھی تھی کہ تم لوگ اہل ھواء (اہل بدعت) کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تمہارے دل میں وہ بات پیدا کر دیں گے جو نہیں تھی۔

۹۳۶۳:۔۔۔۔ فرمایا کہ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ابو اسحق سے یعنی فزاری سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابو کثیر سے وہ فرماتے ہیں جب تم راستے میں کسی بدعتی آدمی سے ملو تو دوسرا راستہ پکڑ لو۔

اہل بدعت کی تکریم کی ممانعت

۹۳۶۴:۔۔۔۔ فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو ابو ہمام نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو محمد بن مسلم طائفی اس نے ابراہیم بن میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بدعتی آدمی کی عزت کی اس نے اسلام کی بنیاد منہدم کرنے پر اعانت کی۔

۹۳۶۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن سعد سے وہ کہتے ہیں "ح" ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار عطاردی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو سفیان بن دینار نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں فتنے میں پڑے ہوئے شخص کے ساتھ نہ بیٹھنا بے شک شان یہ ہے کہ وہ تم میں دو خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو ضرور پیدا کر دے گا یا تو وہ تمہیں بھی فتنے میں ڈال دے گا لہٰذا آپ بھی اس جیسے ہو جائیں گے یا پھر وہ تم سے جدا ہونے سے قبل آپ کو نقصان اور تکلیف پہنچائے گا۔

اہل بدعت اور احمق سے قطع تعلق کیا جائے

۹۳۶۶:۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس نے ان کو احمد نے ان کو اسامہ نے فزاری سے اس نے اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابو کثیر نے کہا جب راستے میں بدعتی آدمی سے تمہاری ملاقات ہو جائے تو دوسرا راستہ اختیار کر لیا کرو۔

۹۳۶۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن محمد بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو ابو شیخ اصفہانی نے ان کو حسن بن محمد دارکی نے ان کو ابو زرعہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور محمد فرمایا کرتے تھے کہ اہل بدعت کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرو اور نہ ہی ان کی بات کو سنو۔

۹۳۶۸:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن دارم حافظ نے ان کو احمد بن موسیٰ حمار نے ان کو محمد بن اسحق بلخی لولوی نے ان کو عمر بن قیس بن بشیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احمق آدمی سے قطع تعلق کرو۔
ابو عبد اللہ نے کہا کہ بشر بن زید انصاری کی مسند روایت عزیز ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اسناد ضعیف ہیں میں صحابہ میں کوئی بشیر بن زید نہیں جانتا۔ اور صحیح یوں ہے جو کہ (ذیل میں ہے۔)

۹۳۶۹:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو سعید اشج نے ان کو عمرو بن قیس بن بشر بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا بشیر بن عمرو سے اور وہ جاہلیت والا تھا اس نے کہا احمق آدمی سے تعلق

(۹۳۶۲)۔۔۔۔ ابو داؤد ھو: السجستانی (۹۳۶۷)۔۔۔۔ انظر الطباب (۱/۳۸۳ و ۳۸۴)

توڑ لے (یا یہ توجیہ بھی ممکن ہے) کہ میں احمق آدمی سے تعلق قطع کر لیتا ہوں۔)

یہ روایت صحیح ہے موقوف ہے۔ کہتے ہیں کہ بشیر بن عمرو عہد رسول میں گیارہ سال کے تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ دس سال کا تھا۔ مگر اس کے بعد وہ مسلمان ہوا پہلی اسناد میں تین طریقوں سے غلطی ہے یا چار وجوہ سے پہلی تو یہ ہے کہ قول عمرو بن قیس نہیں بلکہ عمرو بن قیس ہے۔ اور دوسری غلطی قول بشیر نہیں بلکہ بسیر ہے اور تیسری غلطی اس کے مرفوع ہونے کی ہے مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے۔ چوتھی غلطی اس کو یعنی بشیر کو صحابہ میں شمار کرتا ہے جس نے حضور کا زمانہ پایا تھا حقیقت یہ ہے وہ بعد میں مسلمان ہوا تھا۔

بے وقوف سے دوستی پسندیدہ نہیں

٩٢٧٠۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا کہ اگر میرا کوئی نیک دشمن ہو تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میرا کوئی دوست خراب ہو۔

٩٢٧٠۔۔۔ (مکرر ہے) میں نے سنا ابو حازم حافظ سے اس نے سنا ابو الطیب محمد بن احمد بن حمدون ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ابو طالب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا زید بن اخرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عاصم سے وہ کہتے تھے کہ عرب کہتے ہیں۔ ہر وہ دوست جس کو عقل نہ ہو وہ تیرے اوپر تیرے دشمن سے زیادہ سخت ہے۔

٩٢٧١۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن محمد عدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد جندی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یونس مدنی سے اس نے سنا اسحق بن محمد فروی سے اس نے سنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے جس شخص کے اندر اس کی اپنی ذات کے لئے کوئی خیر و خوبی نہ ہو اس میں لوگوں کے لئے بھی کوئی خیر و خوبی نہیں ہو سکتی۔

اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے پر لعنت کا خوف

٩٢٧٢۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ابو الحسن بن عبدہ سلیطی نے ان کو محمد بن اسحق سراج نے اس نے سنا اسحق بن ابراہیم قاری سے اس نے سنا عبد الصمد مردویہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے فرمایا تھا صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا مجھے خوف ہے کہ کہیں تم بھی لعنت نہ اتر پڑے۔

٩٢٧٣۔۔۔ اور فضیل بن عیاض نے فرمایا کسی آدمی کے معصیت میں گرفتار ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس آدمی کا قریبی دوست بدعتی ہو۔

٩٢٧٤۔۔۔ اور حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے مبارک بادی ہے جو شخص اسلام پر اور سنت رسول پر عامل ہو کر مرا اس کے بعد وہ اس زمانے کو یاد کر کے دیر تک روتے رہے جس میں بدعت ظاہر ہو گی۔ جب ایسا وقت آ جائے تو کثرت کے ساتھ یوں کہے "ماشاء اللہ"۔

٩٢٧٥۔۔۔ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو شخص یوں کہے "ماشاء اللہ" وہ اللہ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

(٩٢٦٩)۔۔۔ نقل الحافظ بن حجر فی الإصابة (١٨٩/١) كلام البيهقي ثم قال:

وبقي عليه أنه وهم في قوله بشير بن زيد وإنما هو بشير بن عمرو وفي كونه نسبه أنصاريا وإنما هو عبدي وقيل كندي

(٩٢٧١)۔۔۔ (١) في ن: (بشر)

(٩٢٧٢)۔۔۔ عبد الصمد هو بن يزيد الصائغ مردويه خادم فضيل بن عياض (الجرح والتعديل ٥٢/٦)

(٩٢٧٣)۔۔۔ (١) لعلها خدن.

اہل بدعت اور عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت

۹۴۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو احمد دورقی نے ان کو بشر بن احمد زہرانی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ صاحب بدعت کے پاس مت بیٹھو اور کسی عورت کے ساتھ بھی خلوت میں نہ بیٹھو۔

۹۴۷۷:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو میرے دادا نے یعنی عمرو بن نجید نے ان کو مسدد بن قطین نے ان کو احمد بن ابراہیم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا "تم مت بیٹھو" اور یوں فرمایا کہ تم کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہرگز ہرگز نہ بیٹھنا۔

۹۴۷۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان مصری نے وہ کہتے ہیں کہ ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے کہا میں نے سنا احمد بن عبداللہ بن یونس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک آدمی سے سنا وہ ثوری سے سوال کر رہے تھے اے ابو عبداللہ مجھے کوئی وصیت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو بدعات سے اور بچانا خود کو جھگڑے سے اور بچانا خود کو بادشاہ سے اور صاحب اقتدار بننے سے۔

۹۴۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو الطیب احمد بن علی بن محمد طالبی نے کوفہ میں ان کو ابو احمد عبداللہ بن موسیٰ بن ابو عتیبہ نے ان کو ابو عمرو ضریر نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو بکر بن محمد عابد نے انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ جہنم میں ایک گہری کھائی ہے جس سے پورا جہنم ہر روز ستر بار پناہ مانگتی ہے اللہ نے اس کو ایسے قاریوں کے لئے بنایا ہے جو بادشاہوں صاحب اقتدار لوگوں کو ملتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم کی دعا

۹۴۸۰:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابو حسین نے ان کو خبر دی ابن ابو ملیکہ نے یا دیگر نے کہ حضرت لقمان فرماتے تھے اے اللہ میرے اصحاب غافل لوگ نہ بنانا کہ میں جس وقت آپ کو یاد کروں تو وہ میری مدد نہ کریں اور میں اگر تجھے بھول جاؤں تو وہ مجھے تیری یاد بھی نہ دلائیں۔ اور اگر میں ان کو کوئی بات کہوں تو وہ میری بات بھی نہ مانیں اور اگر میں ذکر سے خاموش رہوں تو وہ مجھے خوف نہ دلائیں۔

۹۴۸۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حمدان جلاب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عبدالصمد خادم الفضیل نے اس نے سنا اسماعیل طوسی سے اس نے کہا کہ حضرت ابن مبارک نے مجھے کہا تھا۔ تیری نشست برخاست مسکین لوگوں کے ساتھ ہونی چاہئے اور بدعتی آدمی کی صحبت سے خود کو بچا کر رکھنا۔

۹۴۸۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو احمد عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن رازی نے اس نے سنا محمد بن جعفر بن منصور صائغ سے ان کو خبر دی مردویہ صائغ نے اس نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص صاحب بدعت کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ فراست عطا نہیں کیا جاتا۔

دوستی اور عقیدہ کا اتحاد

۹۴۸۳:...... کہتے ہیں میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد درمغانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے

(۹۴۸۰)...... (۱) فی ن: (عمر بن سعید عن ابن أبی حسین) وھو خطأ

وہ کہتے ہیں "ح" میں نے سنا ابو عبدالرحمن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے اس نے کہا میں نے سنا حسن بن علی قرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں جس شخص کے عقیدہ سے تیرا عقیدہ مخالف ہو تیرا دل بھی اس کے دل کے خلاف ہو گا۔

۹۲۸۴ ...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا حسین بن احمد رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں کہ صحبت کے اعتبار سے شدید ترین مصیبت وہ شخص ہے جس کا اعتقاد تیرے اعتقاد سے مختلف ہو یا تجھے اس بات کی ضرورت پڑ جائے کہ تو اسے اپنی صحبت میں دیکھے　　　اور صحبت کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جس کا عقیدہ تیرے عقیدہ سے متفق ہو اور تو اس کو اپنی محفل میں بھی بھرلے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ بات بھی ہو کہ وہ تجھے تمام مخالفتوں کے اقسام سے بھی روکے ان کے دیکھنے سے بھی اور ان کی صحبت سے بھی۔

احمق کے ساتھ دوستی پشیمانی کا سبب ہے

۹۲۸۵ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن اسماعیل مقری نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو ابراہیم بن خالد نے ان کو عمر بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مقفع نے کہا کسی حاسد کی نصیحت و خیر خواہی نہ کرے۔ کسی احمق کے ساتھ دوستی بھائی چارہ قائم نہ کرنا کسی کمینے سفلے کے ساتھ معاشرت اختیار نہ کرنا کسی جھوٹے کی تصدیق نہ کرنا۔ بے شک حاسد کی خیر خواہی کرنے والا دھوکہ کھاتا ہے۔ اور احمق سے دوستی کرنے والا پشیمان ہوتا ہے کمینے کے ساتھ معاشرت کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے جھوٹے کی تصدیق کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے سراب کے پیچھے دوڑنے والا۔ (یعنی پانی کے دھوکے میں چٹیل میدان میں بھاگنے والا۔)

اہل خانہ کو وصیت

۹۲۸۶ ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو داؤد بن مہران نے ان کو داؤد عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حزام بن ابو حزام مولیٰ علیحدہ نے کہ قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک آدمی نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی تھی اور کہا تھا جب تم کسی آدمی میں کسی بری عادت کو بھانپ لو تو بچو اس سے اجتناب کرنا بے شک اس کے پاس ویسی ہی عادات ہوں گی خواہ وہ اس کی طرف سے ہو یا تمہاری طرف سے۔ اگر وہ جھوٹ بولے تو آپ سچ کثرت سے بولیں کیونکہ سچ غالب ہوتا ہے اور غصے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی جانے میں اس سے میٹھا کوئی گھونٹ نہیں دیکھا اور بچنا تم خود کو برائی میں گھرنے اور داخل ہونے سے۔

خائن سے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہئے

۹۲۸۷ ...... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو دینکدی سے اس نے سنا ابو عبداللہ مغربی سے وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے وہ تیرا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اور جو آخرت سے محبت کرتا ہو تو تم سے دوستی نہیں کرے گا اور تم کبھی اس شخص سے خیر خواہی کی امید نہ کرنا جو اپنے نفس کی خیانت کرتا ہے۔

۹۲۸۸ ...... ہمیں خبر دی ابو سعد عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابو عمرو صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن سلیمان سے اس نے سنا علی بن محمد وراق سے اس نے یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے تم اس شخص سے خیر خواہی کی توقع نہ رکھنا

(۹۲۸۳) ...... (۱) فی ن: (القرشی)　　　(۱) ...... کذا بالأصل والصواب أصحبنا

(۹۲۸۵) ...... (۱) فی ن: (المقطع)　　　(۹۲۸۸) ...... (۱) فی ن: (محمد)

جو اپنے آپ کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھنا جس کو ساتھ بٹھانے کے لئے تمہیں احتیاط کی ضرورت ہو۔ (یعنی جس سے خطرہ ہو)۔

اہل اللہ کے ساتھ ہمنشینی

۹۳۸۹ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے اس نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی کے اوپر ہاتھ رکھیں مگر جس پر بھی ہاتھ رکھیں گے وہی ریا کار ہوگا یا دین کا ریا کار یا دنیا کا ریا کار وہ مجموعی طور پر دونوں بری چیز ہیں۔ غور سے دیکھو کہ کون سا شخص سب لوگوں سے زیادہ عفیف اور معاف کرنے والا ہے اور زیادہ پاکیزہ کمائی والا ہے پس اس کی صحبت میں بیٹھو اور اس شخص کے پاس تو بالکل ہی نہ بیٹھو جو تیری آخرت کے بارے میں تیری اعانت نہ کرے۔

۹۳۹۰ـــــ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بجلی بصری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا اور کہا تھا اے ابومحمد آپ مجھے کس کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم فرمائیں گے؟ فرمایا اس کی صحبت میں جس کے اعضاء اور جوارح تم سے کلام کریں وہ نہیں جس کی زبان آپ سے کلام کرے۔ (مراد ہے جو عمل کا آدمی ہو صرف قول کا نہ ہو۔)

۹۳۹۱ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا ابوعمرو سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کی زیارت تجھے مہذب نہ بنا سکے سمجھ لو کہ وہ خود غیر مہذب ہے۔

۹۳۹۲ـــــ میں نے انس سے سنا فرماتے تھے کہ اس کی معاشرت میں رہئے آپ جس کا ادب واحترام کرتے ہیں اس کی معاشرت میں نہ رہیں آپ جس کا لحاظ نہیں کرتے ہیں۔

۹۳۹۳ـــــ میں نے استاذ ابوعلی حسن بن محمد دقاق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کی دیدار تجھے نصیحت نہ دے سکے اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں پہنچا سکیں گے۔

۹۳۹۴ـــــ ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر رقی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر دقاق سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا کہ جو شخص تیرے اور اپنے درمیان تحفظ کی تکلیف ساقط کر دے (یعنی جس کو تم ہر وقت مل سکو کوئی رکاوٹ نہ ہو) پھر میں نے کسی اور مرتبہ یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ جو آپ سے کچھ سیکھے جو کچھ اس کو اللہ تم سے سکھانا چاہتا ہے ان کے پاس بیٹھ اور پھر اس کو علم کی امانت سپرد کر۔

حقیقی دوست کی علامات

۹۳۹۵ـــــ ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد ابن ابراہیم مہرانی نے اور ابوعبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن منصور نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروروذی نے ان کو طاہر ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا اپنے والد سے اس نے فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تھے کہ کسی ایسے انسان کے ساتھ بھائی چارہ نہ کرو جو جس وقت ناراض ہو تم پر جھوٹ بول دے۔

۹۳۹۶ـــــ ہمیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے شعر سنائے ان کو محمد بن مظاہر نے ان کو مطرفی نے بعض شعراء کے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ شریف النفس وہ نہیں ہے کہ جب اس کے دوست سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ اس کے جس راز کو جانتا ہے اس کو افشاء کر دے بلکہ شریف آدمی وہ ہے جو اس حالت میں بھی اس کی دوستی کو قائم رکھے اور اس کے راز کی بھی حفاظت کرے اگرچہ تعلق رہے یا منقطع ہو جائے۔

(۹۳۹۳)ـــــ (۱) فی آ: (الصفی)　　(۹۳۹۶)ـــــ (۱) فی ن: (ظاهر)

۹۴۹۷:...... اور ہمیں ابو عبدالرحمٰن سلمی نے شعر سنائے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے امام ابو سہل محمد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابن الانباری نے ان کو احمد بن یحییٰ نحوی فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔ وہ میرا دوست نہیں ہے جو بادشاہوں سے دوستی کرے اور نہ ہی وہ ہے کہ جس سے میں غائب ہو جاؤں تو وہ کسی اور سے دوستی کرلے بلکہ میرا دوست تو وہ ہے جس کا وصال دائمی ہو اور وہ ہر مخالف سے میرے راز کی حفاظت کرے۔

۹۴۹۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابو زرعہ رازی سے اس نے احمد بن محمد بن محمد بن حسین سے اس نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے فرماتے تھے۔ جو شخص اپنے راز کو چھپا کر رکھتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

۹۴۹۹:...... میں نے سنا محمد بن محمد بن حسین مصری سے اس نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے اس نے سنا شافعی سے اور ہمارے لئے روایت کی عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ میں کسی کے آگے کوئی راز افشا نہیں کرتا کہ میں اس کو افشا کر دوں پھر میں اس شخص کو ملامت کروں کیونکہ پھر میں تو اس سے زیادہ تنگ ظرف ثابت ہوں گا۔

۹۵۰۰:...... ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن محمد ان عکبری نے ان کو ابن مخلد نے جس کا مطلب یہ ہے۔ تیرے بہترین ساتھیوں میں سے ہے۔ وہ شخص جو تیری خوشی تنگی میں تیرے ساتھ شریک ہو۔ وہ کہاں سے دوست ہو سکتا ہے جو مشکل وقت میں انکار کردے جو تیرا راز لینے کے لئے تو دوستی کرے اور جب آپ اس سے غائب ہوں تو وہ سب کچھ عیاں کردے۔

۹۵۰۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ فرماتے تھے۔ محبت فی اللہ کی تین علامات ہیں دوستی کو خالص رکھنے کے لئے کچھ خرچ کرنا اور اپنے ارادے کو اپنے بھائی کے ارادے کے لئے ترک کر دینا بوجہ سخاوت نفس کے۔ اور اس کی پسند میں شرکت کرنا اور ناپسند میں بھی دوستی کو پکا رکھنے کے لئے

۹۵۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کرتے تھے کہ تیرے لئے اس شخص کی دوستی میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو تیرے حق کی اتنی رعایت نہ کرے جتنی تو اس کے حق کا خیال کرتا ہے۔

۹۵۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل احمد بن محمد خوتمی نے مقام بیہق میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو العباس محمد بن عبدالرحمٰن دغولی نے جن کا مطلب یہ ہے۔ جب آپ کسی آدمی کے حقوق کو پہچانیں اور وہ آپ کے حق کو نہ پہچانے تو اس سے قطع تعلق زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ لوگوں میں نیک بھی ہیں اور زمین میں دوسرے راستے بھی۔ اور لوگوں میں ایسے لوگ ہیں میں جن کو تبادل کے طور پر اپنایا جائے اس کے جو اس کے موافق نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے لئے ذلت کو پسند کرتا ہے وہ ناک کاٹنے کے لائق ہے اور ناک کا کٹنا وہ زیادہ نشان لگاتا ہے۔

۹۵۰۴:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم وراق ہروی نے ان کو محمد بن مسیب نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھ جو تمہارے اوپر اپنے احسانات گنوائے۔

شدید ترین بخیل

۹۵۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد بن حماد بن سفیان قرشی نے کوفے میں ان کو احمد بن علی بن محمد نحوی

(۹۵۰۳) ـــ (۱) فی ن: (الشفیع)

نے ان کو حبیب بن نصر بن زیاد نے ان کو علی بن عمرو انصاری نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے تھے۔ اپنے مخالف کے ساتھ ہم نشینی سے بچو جس قدر بھی چارہ ہو سکے کیونکہ وہ تجھے تیرے عیب یاد دلائے گا اور تیری نیکیوں کا تم سے انکار کرے گا۔

۹۵۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ مجھے ذوالنون مصری نے کہا۔ اس شخص کی صحبت کو لازم پکڑو جس سے تم غیر موجودگی میں (عیب و برائی) سے ایسے سلامتی میں رہو جیسے رو برو اور سامنے ہوتے پر ہوتے ہو۔

۹۵۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ اصفہانی نے اس نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے ہیں۔ کہ شدید ترین تنگ جیل مخالفین کے ساتھ زندگی گذارنا ہے۔

۹۵۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو صالح بن احمد تمیمی نے ہمدان میں ان کو محمد بن حمدان ابن سفیان نے ان کو ربیع بن سلیمان نے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ تیرے لئے اس شخص کی صحبت اختیار کرنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ جس کی خاطر مدارات کرنے پر آپ مجبور ہوں۔

ایمان و اسلام کی سب سے مضبوط کڑی

۹۵۰۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو صعق ابن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دوستی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ دشمنی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو محبت ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ اے عبداللہ کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک سب لوگوں سے زیادہ جاننے والا وہ ہے جو ان میں سے حق کو زیادہ جانتا ہو لوگ جب اختلاف کریں اگرچہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کرنے والا ہو اگرچہ وہ اپنی پیٹھ پھیر کر فرار ہو۔

۹۵۱۰:...... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ابونعمان نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد انطاکی نے ان کو عبدالرحمن بن مبارک نے ان کو صعق بن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود میں نے کہا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول تین بار حضور نے اسی طرح بلایا اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا (جب میں پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ اللہ کی رضا کے لئے کسی کی ولایت و سرپرستی کرنا۔ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اور نفرت کرنا پھر اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی حاضر ہوں اے اللہ کے رسول پھر آپ نے تین بار اسی طرح آواز لگائی (جب میں پوری طرح چوکنا ہو گیا تو فرمایا) کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ افضل کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا سب لوگوں سے افضل وہ ہے جس کے عمل سب سے افضل ہوں جب وہ اپنے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں...... پھر آپ نے آواز لگائی۔ اے

(۹۵۰۷)ــــ(۱) فی ن: (الحزون)

اللہ کی رضا کے لئے دوستی و محبت

۹۵۱۴۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد بن یحییٰ قتیبہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا اللہ کی رضا کے لئے دشمنی رکھ، اور اللہ کی رضا کے لئے دوستی کر اس لئے کہ اللہ کی دوستی اور محبت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کوئی آدمی ایمان کا مزہ نہیں پاسکتا اگرچہ اس کی نماز روزہ بہت زیادہ بھی ہو یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جائے۔

۹۵۱۵۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عاصم مروزی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوسی نے ان کو فیض بن اسحاق رقی نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ آپ حشر میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ جنت میں نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ داخل ہوں تو کون سے عمل کے ساتھ؟ اور کون سی خواہش ہے جس کو ترک کرنے کے ساتھ؟ اور کون سا قریب جس کو آپ نے اللہ کے لئے چھوڑ دیا اور کون سا دشمن ہے کہ جس کو آپ نے اللہ کی رضا کے لئے قریب کرلیا ہے؟

۹۵۱۶۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے حاتم سے سنا وہ کہتے تھے۔ کیا تم نے کسی ایک سے بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کی ہے یا تم نے اللہ کی رضا کے لئے کون سی نفسانی خواہش ترک کردی ہے۔

۹۵۱۷۔ اور اسی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ محبت بھی اللہ کی رضا میں ہو اور بغض بھی اللہ کی رضا میں ہو جب آپ کسی ایک کے ساتھ بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کریں پھر اس میں کوئی نئی بات بدعت یا عیب پیدا ہو جائے تو پھر اسی سے اللہ کی رضا کے لئے نفرت بھی کرو اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ محبت فی اللہ نہیں ہے۔

۹۵۱۸۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبداللہ ارغیانی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے۔ ح۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس احمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت ایک آدمی کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے پھر وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا کرلیتا ہے (کوئی بدعت وغیرہ) پھر وہ شخص اس سے اس عمل پر نفرت نہیں کرتا تو در حقیقت وہ اس کو اللہ واسطے نہیں چاہتا۔ یہ الفاظ حدیث ارغیانی کے ہیں۔

۹۵۱۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبید محاربی نے ان کو سفیان ثوری نے انصار کے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں جب میں کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں پھر وہ کوئی نئی بات دین میں گھڑ لیتا ہے پھر میں اس سے نفرت نہ کروں تو در حقیقت میں اس سے محبت اللہ کی رضا کے لئے نہیں کرتا ہوں۔

۹۵۲۰۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد مقری نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ اللہ کے نبی نے عرض کی اے میرے رب تیرے اہل کون ہیں جن کو آپ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دیں گے؟ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میرے جلال کے سبب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں جن کے دل پاک ہیں جن کے جسم صاف ستھرے ہیں جب وہ ذکر کرتے ہیں میں ان کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو میرے ذکر یا میرے قرآن کی طرف اس

(۹۵۱۹) [illegible] (حبیب العمری)

طرح ٹھکانہ اور جگہ پکڑتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانوں میں جگہ پکڑتی ہیں اور وہ لوگ جو میرے ذکر کے ساتھ ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے بچہ خوش ہوتا ہے اور وہ لوگ جو میری حرام کردہ چیزوں سے غصہ کرتے ہیں جب ان کی حرمت ریزی ہوتی ہے جیسے شیر غصہ کرتا ہے جب اس کے ساتھ جنگ کی جائے۔

۹۵۲۱ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدوس بن محمد شعوزی نے ان کو ابو خالد فراء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو منذر ابو یعلیٰ ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے۔ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے کسی انصاف پر محبت کرے جو اس سے ظاہر ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جہنم میں سے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پناہ دے دیں گے۔ اور وہ شخص جو کسی آدمی سے نفرت کرتا ہے کسی ظلم یا گناہ کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ اس کو اجر دیں جیسے کہ وہ اگر ہوتا اہل جہنم میں سے۔

۹۵۲۲ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فہر مصری نے مکہ میں ان کو حسن بن رشیق نے ان کو علی بن سعید رازی نے ان کو اسحق بن ابو اسرائیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ آپ ہمیشہ بدعت کرنے والے کو ذلیل و رسوا ہی پائیں گے۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیاة الدنیا

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا عنقریب ان کو ان کے رب کی طرف سے غضب پالے گا اور دنیا کی زندگی کی رسوائی۔

۹۵۲۳ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن علی بن سفیان نے ان کو محمد بن سعید بیرانی نے ان کو احمد بن مقدام عجلی نے ان کو حزم بن ابو حزم قطعی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سنت کے دائرے میں رہ کر تھوڑا عمل کرنا زیادہ بہتر ہے بدعت میں رہ کر زیادہ عمل کرنے سے۔

(۹۵۲۲) ..... (۱) فی ن: (الحسن)　　(۹۵۲۳) ..... (۱) فی ن: (القطعی)

عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب یہ اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن محمد ناقد سے۔

۹۵۲۹ ـــ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن محمد بن عبداللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منہال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یزید بن زریع نے۔ ان کو عمر بن محمد بن یزید بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائمی طور پر جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کر لیا کہ بے شک وہ عنقریب اس کو وارث بنا دیں گے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن منہال سے اور مسلم نے قواریری سے اس نے یزید سے۔

۹۵۳۰ ـــ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے اس نے ابو سعید بن اعرابی سے اس نے سعدان بن نصر سے اس نے سفیان سے اس نے عمرو بن نافع بن جبیر بن مطعم سے اس نے ابو شریح خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ یا تو خیر کی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

۹۵۳۱ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو النضر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ بن عریان قرشی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو شریح عدوی نے فرماتے ہیں اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور احسان اور اکرام کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا اکرام کس قدر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ آپ کے اوپر صدقہ بوجھ ہوگا اور وہ نہ ٹھہرے اس کے پاس اس وقت تک کہ وہ اس کو خود نکال دے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

پڑوسی کو ایذا رسانی کی ممانعت

۹۵۳۲ ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابو منصور رمادی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

۹۵۳۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن ابن قتیبہ نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے

ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی یونس نے ابن شہاب سے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ اس کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حرملہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا حدیث معمر سے۔

۹۵۳۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو عبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرحی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو شریح کعبی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا تین بار فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا پڑوسی اس کی ہلاکتوں سے پرامن نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی ہلاکتیں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا شر۔ بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے۔

۹۵۳۵:...... ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ نہ ہو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۹۵۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابو احمد نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن ابو بشر نے عبداللہ بن ابو المساور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ ابن زبیر کو مالی عطیہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے وہ شخص مؤمن نہیں جو خود تو شکم سیر ہو مگر اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا ہے۔

اور دیگر نے کہا کہ ابو احمد عبداللہ بن مساور نام ہے۔

پڑوسی پر احسان کرنا

۹۵۳۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور وہ عباس بن فضل ہیں۔ ان کو منجاب بن حارث نے کہا ابن مسہر نے ان کو اعمش نے حکیم بن جبیر سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ داخل ہوئے ابن زبیر پر اور میں ان کے ساتھ تھا چنانچہ ابن زبیر نے کہا۔ آپ وہ ہیں جو مجھے عطیہ دیتے ہیں اور مجھ پر احسان فرماتے ہیں۔

ابن عباس نے فرمایا جی ہاں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمان وہ نہیں ہے جو خود تو شکم سیر ہو اور اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا ہے۔ اور بقیہ حدیث بھی ذکر فرمائی۔

۹۵۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی وراق احمد نے ان کو سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو تم لوگ کوئی پڑوسن چھوٹے سے عطیے کو اپنے دوسری پڑوسن کے لئے حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کی جلی ہوئی کھری ہی سہی۔

(۹۵۳۶)ــــ(۱) (فی ن: (بشر)

پڑوسی کی خاطر شوربے میں پانی زیادہ کرنا

۹۵۳۹:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو ان کے دادا ابوعمرو نے ان کو عبداللہ بن احمد بن [illegible] نے ان کو حدیث بیان کی ابومعمر نے ان کو ابوعبدالصمد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو الفضل بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ شوربا پکائیں تو ذرا اس کا پانی بڑھا دیا کریں اور اپنے پڑوسی کا خیال کیا کریں یہ الفاظ حدیث اسحاق کے ہیں۔ اور ابومعمر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب گوشت پکائیں تو شوربا زیادہ بنائیں اور اپنے پڑوسی کا خیال کریں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۵۴۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ تم جب شوربا پکاؤ تو اس کا پانی بڑھاؤ اس کے بعد دیکھو بعض پڑوس کے گھرانوں کو ان کو بھی اس میں سے کچھ دیا کرو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوادریس کی شعبہ سے روایت ہے۔

بہترین پڑوسی

۹۵۴۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے اور ابن لہیعہ نے ان کو شرحبیل بن شریک نے کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بہترین احباب اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے بہترین ہوں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہوں۔

۹۵۴۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے۔ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے شرحبیل بن شریک نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بہترین احباب اپنے احباب کے لئے بہترین ہوتے ہیں اور بہترین پڑوسی اپنے پڑوسیوں کے لئے بہترین ہوتے ہیں اس کو ابن صامت نے روایت کیا ہے حیوۃ بن شریح سے اور اس کو موقوف بیان کیا ہے۔

اور میں نے اس کو دیکھا ہے مستدرک میں جو ابن مبارک کی حدیث میں سے مرفوع نہیں پڑھی گئی۔

پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے، حقیقی مؤمن بن جاؤ گے

۹۵۴۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطارق نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کو مجھ سے کون لیتا ہے جو ان پر عمل کرے گا؟ یا یوں فرمایا کہ کون ان کو سکھائے گا اس کو جو ان پر عمل کرے؟ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۹۵۴۲)۔۔۔ فی ن: (المقبری)

عرض کی کہ میں لیتا ہوں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑلیا۔ اور ان میں پانچ گروہ گائیں یا پانچ حلقے بنائے۔ فرمایا حرام کردہ امور سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جاؤ گے۔ اور اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے اس پر راضی رہو جاؤ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ اور اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے آپ حقیقی مؤمن بن جائیں گے۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کیجئے جو کچھ اپنے لئے آپ پسند کرتے ہیں آپ حقیقت میں مسلمان بن جائیں گے اور آپ ہنسنے کی کثرت نہ کیا کریں بے شک کثرت کے ساتھ ہنسنا دل مردہ کردیتا ہے۔

۹۵۲۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمران نے ان کو طلحہ بن عبداللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں دونوں میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں فرمایا جو تجھ سے زیادہ قریب ہے یعنی دروازے کے اعتبار سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا حجاج بن منہال سے اس نے شعبہ سے۔

پڑوسی کو تکلیف دینے والی خاتون

۹۵۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے ان کو ابو یحییٰ مولیٰ جعدہ نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو روزہ رکھتی ہے اور اچھے کام کرتی ہے اور صدقہ کرتی ہے مگر زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے یہ جہنمی ہے۔

اور کہا گیا کہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور کبھی کبھی صدقہ کرتی ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورت اہل جنت میں سے ہے۔

۹۵۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن اسحاق عبادانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حرب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے اور عطاردی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کیا اعمش سے اس نے ابو یحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں عورت دن میں روزے رکھتی ہے رات کو تہجد پڑھتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا کہ جہنمی ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر یا چھاچھ وغیرہ کا صدقہ کرتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتی فرمایا کہ یہ جنتی ہے۔

پڑوسی کی تکلیف سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا طریقہ

۹۵۲۷:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ صبر کر۔ پھر دوبارہ آیا تو فرمایا کہ صبر کر۔ پھر تیسری بار شکایت کی تو فرمایا صبر کر پھر چوتھی مرتبہ آگئے جب شکایت کی تو فرمایا کہ اپنا سامان نکال کر بیچ راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرے وہی پوچھے کہ ایسا کیوں کیا وہ بتادے اس کو کہ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پڑوسی کی شکایت کی تھی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سامان راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرتا وہ اس کے پڑوسی کو لعنت کرتا اللہ اس کو لعنت فرما اللہ اس کو رسوا کر۔ چنانچہ وہ پڑوسی آ کر اس سے کہنے لگا میاں تم اپنے گھر میں آ جاؤ میں تجھے کبھی اذیت نہیں دوں گا۔ اس حدیث کے شواہد میں ابو عمر بجلی کی حدیث ہے اس نے ابو جحیفہ سے۔

۹۵۲۸......ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن ہشام بن حفص بن غیاث نے اس نے علی بن حکیم اودی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شریک نے ان کو ابو عمر نے ابو جحیفہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اپنا سامان راستے پر رکھ دو یا یوں فرمایا راستے میں رکھ دو لہٰذا لوگ گذرتے ہوئے اس کے پڑوسی کو لعنت کرنے لگے جب بھی گذرتے۔ چنانچہ وہ پڑوسی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ فرمایا کیا تکلیف دیتے ہیں؟ عرض کیا کہ لوگ مجھ کو لعنت دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے پہلے ہی لعنت کر چکا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے کہا کہ میں کبھی بھی دوبارہ تکلیف نہیں پہنچاؤں گا یا رسول اللہ! لہٰذا جب شکایت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا! اب تو سامان راستے سے اٹھا لے اب تو محفوظ ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ مروی ہے علی بن حکیم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت سب لوگوں کی لعنت کے علاوہ ہے۔

اللہ تین آدمیوں سے محبت اور تین سے نفرت فرماتے ہیں

۹۵۲۹......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عثمان بن سعید دارمی نے ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو اسود بن شیبان سدوسی نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو ابو العلاء نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوذر سے کوئی نہ کوئی حدیث پہنچتی رہتی تھی اور میں ان سے ملاقات کرنے کی خواہش رکھتا تھا پھر ایک دن میری ان سے ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے کہا اے ابوذر مجھے آپ سے حدیث پہنچتی رہتی تھی اور آپ کی ملاقات کی خواہش رکھتا تھا۔ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے والد کو نیکی دے آپ کی ملاقات مجھ سے ہو گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حدیث بیان فرمائی تھی انہوں نے فرمایا کہ ہاں آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے محبت کرتے ہیں اور تین سے نفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے مہلت نہ دے کہ میں اپنے خلیل پر جھوٹ بولوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق ہی نہ دے کہ میں اپنے محبوب پر جھوٹ باندھوں اللہ تعالیٰ مجھے ہمت ہی نہ دے کہ میں اپنے دوست پر جھوٹ بولوں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے فرمایا کہ ایک تو وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے صبر کرنے والا۔ اجر و ثواب کی امید کرنے والا پھر دشمن سے ٹکرائے قتال کرتے کرتے شہید ہو جائے تم لوگ اس بات کو کتاب اللہ میں بھی پاتے ہو اپنے پاس۔ جو اللہ نے تم پر اتاری ہے اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

میں نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ فرمایا وہ آدمی جس کا پڑوسی برا ہو اسے تکلیف دیتا ہو اور وہ اس پر صبر کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ اس کی طرف سے اس برے سے نمٹ لے خواہ اس کو زندہ رکھ کر یا اس کو موت دے کر۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور کون آدمی ہے؟ فرمایا کہ وہ آدمی جو کچھ لوگوں کے ساتھ سفر کر رہا ہو وہ رات بھر اندھیری رات میں سفر کرتے رہیں جب رات کا آخر ہو جائے ان پر نیند اور اونگھ غالب آ جائے اور وہ سو جائیں۔

پھر وہ کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے (نماز ادا کرے) اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اجر وثواب کی امید کرتے ہوئے جو اس کے پاس ہے۔ میں نے پوچھا۔ کہ وہ تین لوگ کون کون ہیں اللہ تعالیٰ جن سے نفرت کرتا ہے؟ فرمایا کہ مغرور متکبر تم لوگ اس مسئلے کو قرآن میں بھی پاتے ہو۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ لایحب کل مختال فخور۔

بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اترانے والے فخر کرنے والے کو۔

اس نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بخیل آدمی جو احسان جتلانے والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ اور کون ہے۔ فرمایا کہ قسمیں کھانے والا تاجر۔ یا یوں فرمایا کہ قسمیں بیچنے والا۔

۹۵۵۰: ......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسحاق دبری نے ان کو عبد الرزاق نے معمر سے اس نے ابن منکدر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین شخص بہت برے ہیں برا پڑوسی شہر میں۔ بری بیوی ایسی کہ آپ جب اس کے پاس آئیں تو آپ کو اذیت دے اور اگر آپ اس کو چھوڑ کر چلے جائیں تو تمہیں اس پر اعتماد نہ ہو۔ اور بادشاہ کہ جس کے ساتھ آپ نیکی کر بیٹھے اور وہ تم سے اس کو قبول نہ کرے اور اگر آپ برائی کریں تو وہ تجھے نہ چھوڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت

۹۵۵۱: ......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے میں جس کو جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وضو کرتے تھے یا تھوکتے تھے تو مسلمان (وضو کے پانی کو اور) آپ کے تھوک وبلغم کو جلدی جلدی اپنے ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور اس کو اپنے چہروں پر اور وجود پر مل لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ان میں بھی برکت تلاش کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اس کو چاہئے کہ وہ سچی بات کرے۔ اور امانت میں خیانت نہ کرے۔ اور پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

۹۵۵۲: ......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ظبیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مقداد بن اسود سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنا دیگر دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔ اور پڑوسی کے گھر سے چوری کرنا دس گھروں سے چوری کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

۹۵۵۳: ......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر اور نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے محمد بن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دار المقامہ میں برے پڑوسی کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگیں۔ کیونکہ دیہات کا پڑوسی ہٹ جاتا ہے۔ اور محمد نے یوں کہا کہ وہ ہٹ جاتا ہے تم سے۔

تین پریشان کرنے والوں سے پناہ

۹۵۵۴ ..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حارث بن خزار تمیمی نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمارہ بن قیس مولی ابن زبیر نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو تین پریشان کرنے والے لوگوں سے۔ برے پڑوسی کے پڑوس سے کہ اگر وہ خیر اور اچھا دیکھے تو اس کو چھپا دے اور عیب برائی دیکھے تو اس کو پھیلا دے اور اللہ کی پناہ مانگو بری بیوی سے کہ اگر آپ اس کے پاس آئیں تو وہ تم سے زبان چلائے اور اس کو پیچھے چھوڑ کر جائیں تو تیری خیانت کرے۔ اور اللہ کی پناہ مانگو برے امام اور حاکم سے کہ اگر آپ اس پر احسان کریں تو اس کو وہ قبول نہ کرے اور اگر آپ غلطی کریں تو وہ معاف نہ کرے۔

۹۵۵۵ ..... ہمیں خبر دی ابو بکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عمران بن سلیمان قمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے پتھر بھی اٹھائے ہیں اور لوہا بھی اور بڑے بھاری بوجھ بھی مگر میں نے برے پڑوس سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ اے بیٹے میں نے ہر کڑوی چیز چکھی ہے مگر میں نے فقر و تنگی سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں چکھی۔

چار نیک بختی اور چار بد بختی کی چیزیں

۹۵۵۶ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو وکیل نے ان کو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں نیک بختی میں سے ہیں اور چار چیزیں بد بختی میں سے۔ بہر حال بد نصیبی میں سے چار چیزیں یہ ہیں بری بیوی۔ برا پڑوسی۔ بری سواری۔ اور گھر کا تنگ ہونا۔

۹۵۵۷ ..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ابو بکر نے ان کو عمر بن علی نے ان کو محمد بن ابو حمید نے اس نے اسماعیل بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے سعد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل روایت کی ہے۔

۹۵۵۸ ..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو خبر دی ابو سعید خلیل بن احمد بن محمد بستی المستی نے ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابو خیثمہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو جمیل بن مظفر مولی نافع بن عبد الحارث نے نافع بن عبد الحارث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کی سعادت میں سے ہے گھر کا وسیع ہونا۔ پڑوسی کا نیک ہونا۔ سواری کا اچھا ہونا۔ یہ ابو عبد اللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور المستی کی روایت میں مولی نافع بن عبد الحارث نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ آدمی کی سعادت میں سے ہے یہ بات۔

۹۵۵۹ ..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو وکیع نے ان کو حماد بن زید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہا مسلم بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کے ساتھ اس کی دنیا پر رشک نہیں کیا ہاں تین چیزوں پر مجھے رشک ہوتا ہے نیک بیوی۔ اور نیک پڑوسی اور وسیع مکان کے بارے میں رشک کرتا ہوں۔

(۹۵۵۸) أخرجه الحاكم (۴/۱۶۶ و ۱۶۷) من طريق مؤمل بن إسماعيل عن سفيان به.

اور وسیع کی مادرے ایک روایت میں محمد بن واسع سے مسلم بن یسار سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی کسی شئی پر کسی کے ساتھ رشک نہیں کیا دنیا میں سے مگر نیک پڑوسی۔ وسیع مکان اور نیک بیوی پر کیا ہے۔

پڑوسی کا حق

۹۵۶۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو احمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہا ابو قصی دمشقی نے وہ کہتے ہیں کہا سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو عثمان بن عطاء خراسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے اپنی عزت پر اور مال پر ڈر کی وجہ سے کوئی اپنے پڑوسی سے اپنا دروازہ بند کر کے رکھتا ہے۔ وہ مؤمن نہیں ہے (جس سے خوف ہے) اور وہ بھی مؤمن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تباہ کاریوں کی وجہ سے محفوظ نہ ہو۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہوتا ہے؟ جس وقت وہ آپ سے مدد مانگے آپ اس کی مدد کریں اور وہ جب آپ سے قرض مانگے آپ اس کو قرض بھی دیں۔ اور وہ جب فقیر (غریب) ہو جائے تو آپ اس کو ضرور پوچھیں اور اس کا خیال کریں اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں اور اس کو جب اس کو کوئی خیر پہنچے آپ اس کو مبارک بادی دیں۔ اور اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو آپ اس کو صبر دلائیں اور افسوس کریں اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازے کے ساتھ جائیں اور اس کے سامنے اتنی اونچائی نہ بنائیں جس سے اس کی ہوا رک جائے ہاں مگر اس کی اجازت کی ساتھ۔ اور اس کو اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے ایذا نہ دیں بلکہ اس میں سے اس کے لئے بھی کچھ حصہ نکالیں۔ اور اگر آپ کوئی پھل خرید کریں تو اس کو بھی ہدیہ دیں۔

اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو اس سے چھپا کر استعمال کریں۔ بلکہ تیرا بچہ اس کو لے کر باہر نہ نکلے شاید اس کو دیکھ کر اس کے بیٹے کا دل بھی اس کا تقاضا کرے۔

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے پڑوسی کا حق کوئی پورا نہیں کرتا مگر کم لوگ ان میں سے جن پر اللہ رحم کرتا ہے ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے پڑوسی کے بارے میں حتیٰ کہ سب نے گمان کیا کہ عنقریب اس کو وارث بنا دیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جن کے تین تین حقوق ہوتے ہیں بعض وہ ہیں جن کے دو دو حقوق ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا ایک ہی حق ہوتا ہے بہر حال جن کے تین حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہے جو مسلمان ہو، اور قرابت دار ہو اس کا ایک حق تو پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے۔ دوسرا حق اسلام کا اور تیسرا حق قرابت داری کا۔ اور جن کے دو حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہوتا ہے جو مسلمان ہو۔ اس کا ایک حق پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے اور دوسرا حق اسلام کا اور وہ جس کا صرف ایک حق ہوتا ہے وہ کافر پڑوسی ہوتا ہے اس کے لئے صرف پڑوسی کا حق ہوتا ہے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم ان سب کو اپنی قربانیوں میں سے کھانے کو دیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی میں سے مشرکوں کو کچھ بھی کھانے کے لئے نہ دیں۔ سوید بن عبدالعزیز اور عثمان بن عطاء اور ان کا والد سب ضعیف ہیں ہاں مگر حدیث وضع کرنے کی تہمت ان پر نہیں ہے۔ اور اس روایت کے بعض الفاظ ایک دوسرے ضعیف طریقے سے بھی مروی ہیں۔

۹۵۶۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عتبہ حمصی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن عیاش نے ابوبکر ہذلی سے اس نے بہز بن حکیم سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو آپ اس کی عیادت کریں۔ اور اگر وہ مر جائے تو آپ اس کو کفن

کرنے کے لئے ساتھ جائیں۔ اور اگر وہ آپ سے ادھار مانگے تو اس کو دے دیں اور اگر وہ کوئی عیب غلطی کرے تو آپ اس پر پردہ ڈالیں۔ اور اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو اس کو مبارک باد دیں اور اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کی تعزیت کریں اور اپنی عمارت کو اس کی عمارت سے اونچا نہ کریں کہ اس کی ہوا رک جائے اور اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اس کو ایذا مت دو مگر اس میں سے اس کو اس میں سے دو۔

۹۵۶۲ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو بشر بن سلیمان ابو اسماعیل نے مجاہد سے اس نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ ان کا ایک یہودی پڑوسی تھا۔ وہ جب بکری ذبح کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہمارے پڑوسی کا حصہ اس میں سے نکال کر دو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جبرائیل بار بار مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ عنقریب وہ اس کو وارث بھی ٹھہرا دیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہودی پڑوسی کے ساتھ رویہ

۹۵۶۳ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو جامع بن ابو حماد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمرو کے پاس آتے تھے وہ ہمیں گرم گرم دودھ پلاتے تھے حسب عادت ایک روز ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں ٹھنڈا دودھ پلایا۔ لہٰذا ہم نے ان سے کہا کہ ہمیشہ آپ ہمیں گرم دودھ پلاتے تھے کیا ہوا آپ نے ہمیں اب ٹھنڈا دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بکریوں میں حفاظتی کتا رکھا ہوا تھا میں ان سے ایک طرف ہو جاتا تھا ان کا ایک غلام تھا جو کہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا جب کھال اتار کر فارغ ہو جاؤ تو ہمارے یہودی پڑوسی کو کوئی گوشت بھیج دینا اس کے بعد انہوں نے تھوڑی سی بات کی یا کہا مختصر سی بات کی۔ اس کے بعد پھر انہوں نے کہا کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو بھیجنے ہمارے یہودی پڑوسی کو پہلے گوشت دو ہم لوگوں نے پوچھا کہ آپ یہودی کا کتنا تذکرہ کریں گے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنا دیں گے۔

۹۵۶۴ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حنبل بن اسحٰق نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو بشر بن مہاجر نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا لڑکا بکری کی کھال اتار رہا تھا انہوں نے لڑکے سے کہا اے لڑکے جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے پہلے ہمارے یہودی پڑوسی سے گوشت دینے کی ابتدا کرنا یہاں تک کہ انہوں نے یہ بات تین بار کہی لہٰذا لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ آپ کی اصلاح فرمائے آپ کتنا یہودی کو یاد کریں گے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ وہ پڑوسی کے بارے میں وصیت فرماتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اور ہم نے دیکھا کہ وہ عنقریب اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

اسی طرح کہا بشر بن مہاجر نے مگر وہ بشر بن سلیمان سے الگ ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے الفرائض میں ابو نعیم سے اور انہوں نے کہا بشر بن سلیمان۔

۹۵۶۵ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو احمد بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو نعیم نے ان کو بشر بن سلیمان نے ان کو مجاہد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل روایت کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان بن عمرو نے بن اسحاق نے بشر بن سلیمان سے۔

۹۵۱۶:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد صیدلانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو بشر بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن ابوالمجاہد نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی مثل اور تحقیق کہا گیا ہے اس اسناد میں کمزوری ہے مجاہد سے اس نے حضرت عائشہ سے اور یوں بھی کہا گیا ہے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے اور یہ دلائل میں باب نمبر ۵ پر ہے۔

محسن وہ ہے جس کے بارے میں اس کے پڑوسی گواہی دیں

۹۵۱۷. ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس القاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو الحسین بن واقد نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس کا عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا کہ آپ محسن بن جاؤ انہوں نے پوچھا کہ میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ آپ اپنے پڑوسیوں سے پوچھیں۔ اگر وہ آپ کو محسن کہیں تو سمجھ لو کہ آپ محسن ہیں یعنی نیکوکار ہیں اور اگر وہ آپ کو کہیں کہ آپ خطا کار ہیں تو سمجھ لے کہ واقعی آپ خطا کار ہیں۔

۹۵۱۸: ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے اور تمیم بن احمد نے ان دونوں کو محمد بن اسلم عابد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مر جائے اور اس کے پڑوس کے چار لوگ گواہی دے دیں کہ ہم اس کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کا قول قبول کر لیا ہے یا فرمایا تھا کہ تم لوگوں کی شہادت قبول کر لی ہے اور اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ یعنی صرف میں ہی جانتا تھا۔

فصل:..... حق رفاقت کی رعایت کرنا

۹۵۱۹..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم عبدالرحمن بن ہانی نخعی نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت کا مستحق کون ہے؟ میرا وہ ساتھی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آئے اور میرے پاس بیٹھے۔ اگر میرا بس چلے تو میں اس کے چہرے پر مکھی کو بھی نہ بیٹھنے دوں۔

۹۵۲۰ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن شمالی نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو میری طرف سے اللہ تعالیٰ ان کے احسان کا بدلہ دے گا ایک تو وہ شخص جو میرے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر مجلس کو چیرتا ہوا آ کر میرے پاس بیٹھتا ہے تیسرا وہ آدمی جو رات کے وقت اپنی حاجت کو یاد کرتا ہے اور پھر اس حاجت کو پورا کرنے کا مجھے اہل سمجھتا ہے اور وہ اپنی حاجت لے کر میرے پاس آتا ہے آپ کو بھی میری طرف سے رب العالمین احسان کا بدلہ عطا کرے گا۔

۹۵۲۱: ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو خبر دی ان کے والد نے بشر بن مفضل بن لاحق سے اس کو باپ تمیمی نے کہ ایک آدمی کے کا سفر کرتے ہوئے ان کا نام مغیرہ دوران سفر دو شخص

بیمار ہو گیا۔ ایوب سختیانی نے رک کر اس کی تیمارداری کی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں [illegible] چھوڑ دوں اور اس کو مروت سے بدل لوں۔

۹۵۷۲ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو نعمان ابن شیبہ جندی نے کہ حضرت طاؤس اپنے رفیق کی تیمارداری اور دیکھ بھال میں لگ گئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہو گیا اور رہ گیا۔

۹۵۷۳ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہ طاؤس اپنے اس دوست کی تیمارداری کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہو گیا تھا۔

حق صحبت

۹۵۷۴ ...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان ابوعبداللہ ابن ابوداؤد صاحب جوالیق نے انہوں نے سنا بکر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی آدمی سے دوستی کریں پھر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور آپ وہ درست نہ کر کے دیں تو آپ اس کے دوست نہیں ہیں۔ اور وہ جب پیشاب کرنے بیٹھے اور آپ پردے کے لئے اس کے پاس نہ کھڑے ہوں تو آپ نے حق صحبت ادا نہیں کیا۔

مروت کی قسمیں

۹۵۷۵ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن سامی نے ان کو خالد بن احمد امیر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا حسن بن عبدالصمد ابن مسعود نے اہل نیشاپور میں سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن حنبل نے ان کو جعفر بن واقد نے ان کو مندل بن علی نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے فرمایا کہ مروت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک مروت سفر کی اور دوسری حضر کی بہرحال حضر میں مروت یہ ہے۔ قرآن مجید کی قرأت کرنا۔ دینی کتب کا مطالعہ کرنا۔ مساجد میں پہنچنا اور اہل خیر کی صحبت اختیار کرنا۔ اور سفر کی مروت بے سامان سفر کسی پر خرچ کرنا۔

اور اپنے ہم سفر کے ساتھ اختلاف نہ کرنا۔ اور مذاق ایسی کرنا جس سے اللہ ناراض نہ ہو اور آپ جب اس سے علیحدہ ہوں تو خوبصورت طریقے پر ہوں۔

حقیقی رفاقت و دوستی

۹۵۷۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابومعاویہ اسود نے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک رفیق دوسرے رفیق سے کہے میرا پیالہ کہاں ہے تو وہ رفیق نہیں ہے (یعنی اپنی چیز کی نسبت صرف اپنی ذات کی طرف نہ کرے بلکہ مشترک نسبت کرے۔)

۹۵۷۷ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کے ساتھ سفر کے دوران رفاقت کی تھی اور میں سواری پر کجاوے میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور میرے پاس ایک [illegible] تھی اس میں

ان کے لئے پانی رکھا ہوا تھا جب وہ جدا ہوئے تو میں اپنے راستے پر الگ ہو گیا چند فرلانگ کے برابر چلے میرا منہ مشرق کی طرف تھا اچانک میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ میری طرف تھا اور وہ میرے سامنے کھڑا تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ یہاں پر؟ جب بھی میرے اور آپ کے درمیان کوئی درخت یا کوئی چیز حائل ہوتی تھی میں بھاگ بھاگ کر ہر کسی سے پوچھتا تھا کہ کیا تم لوگوں نے میرے رفیق کو دیکھا ہے۔

اور میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھیں اور تیرا دوست تیرا انتظار نہ کرے تو وہ تیرا رفیق نہیں ہے۔

۹۵۷۸ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن عمرو مستملی سے میں نے سنا ابوبکر اسحق بن محمد بن علی حمیدی سے وہ شعر کہتے تھے جس کا مطلب یہ ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جوان وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ غمخواری کرتا ہے۔ ہر مرد پر ایک دن اس کی موت ضرور آئے گی خواہ وہ موت کو ناپسند کرے یا اس سے محبت کرے۔

انا نراک من المحسنین کی تفسیر

۹۵۷۹ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن مہران اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی خلف بن خلیفہ نے ان کو سلمہ بن حبیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کے پاس خراسان میں تھا۔ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا۔

انا نراک من المحسنین

کہ ہم آپ کو احسان کرنے اور نیکی کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔

(قید کے ساتھیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا) سائل نے سوال کیا کہ ان کا احسان اور نیکی کیا تھی۔ ضحاک نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب کوئی انسان بیمار ہو جاتا تو وہ اس کی تیمارداری کی ذمہ داری سنبھال لیتے۔ اور جب کسی قیدی کی جیل میں جگہ تنگ ہوتی تو وہ اس کے لئے جگہ میں وسعت کرتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت پڑتی اس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔

ناپسندیدہ بات

۹۵۸۰ ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے۔ یا مسلسل اس کو گھورے جب وہ کھڑا ہو یا اس سے یوں سوال کرے کہ تم کہاں سے آیا ہے؟ اور تو کہاں جائے گا؟

۹۵۸۱ ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا تھا کہ یہ نساج ہے مراد ان کی تھی کہ نساج ہے کپڑے بننے والا یعنی جولاہا ہے۔ پھر واپس پلٹنے اور کہنے لگے کہ اگر میں جانتا ہوتا کہ اس جگہ وہ شخص بھی ہے جس کو اس سے کوئی تعلق ہے یا قرابت ہے تو میں ایسا لفظ نہ کہتا۔

ایمان کا اڑسٹھواں شعبہ

مہمان کا اکرام کرنا

۹۵۸۲ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے اور جعفر بن محمد بن حسین اور احمد بن سلمہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمارے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کرے ورنہ پھر وہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابوحصین کی حدیث سے اس نے ابوصالح سے۔

۹۵۸۳ ..... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ہناد بن سری نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالاحوص نے ان کو حصین نے ان کو ابوصالح نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔

۹۵۸۴ ..... اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمرو نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ضیافت و مہمانی تین دن ہوتی ہے

۹۵۸۵ ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی لیث نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید ثقفی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوشریح عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا تھا اور میری آنکھوں نے دیکھا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلم کیا تھا اور فرمایا تھا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور لطف و احسان کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ لطف و احسان کب تک ہوگا؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہوگی۔ اس کے بعد جو کچھ کرے وہ اس پر صدقہ ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ وہ چپ رہے یہ الفاظ قتیبہ کی حدیث کے ہیں اور ابن بکیر نے اس حدیث کے اول میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اس کے بعد باقی کو انہوں نے نہ کوئی مثل ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن یوسف سے اور اس نے لیث سے۔

۹۵۸۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے اس کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو ابو بکر حنفی نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید مقبری نے اس نے سنا ابو شریح سے وہ کہتے تھے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام فرمایا فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کے ساتھ احسان کرنے کے لئے لوگوں نے کہا کہ کس قدر اس پر احسان اور عنایت ہوتی فرمایا کہ ایک دن رات اور ضیافت کل تین دن ہوتی ہے اس کے بعد جو آپ اس کو کھلائیں گے وہ اس پر صدقہ ہوگا۔ تم میں سے کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اس قدر رکے کہ اس کو گناہگار کردے۔ پوچھا کہ کیا چیز اس کو گناہگار کرے گی فرمایا کہ وہ اس کے پاس ٹھہرے مگر اس کے پاس اس کو کھلانے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔

اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہیئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ وہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن مثنیٰ سے۔

۹۵۸۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن انس نے سعید بن ابو سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح کعبی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام ایک دن رات بطور انعام و احسان کے اور مہمانی تین دن رات ہوتی ہے اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اس کے پاس اتنی دیر ٹھہرے کہ وہ اس کو نکال دے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے اور ابو سلیمان خطابی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ جائزة له يوم وليلة کا مطلب یہ ہے کہ صاحب خانہ ایک رات دن اس کی مہمان داری کا خاص اہتمام کرے اور تکلف اور کوشش سے کھانا کھلائے جب مہمان آئے عام دنوں کے مقابلے میں اس کے ساتھ نیکی کرنے میں مبالغہ کرے اور آخری دو دنوں میں وہ چیز اس کو پیش کرے جو اس کو میسر ہو یا موجود ہو جب تین دن اسی طرح گذر جائیں تو اس کا حق پورا ہو چکا اگر اس پر بھی زیادہ کرے گا تو اس کے ساتھ صدقہ کرنے کا اجر واجب ہوتا رہے گا۔

بدترین لوگ

۹۵۸۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے محمد بن قریش سے اس نے حسن بن سفیان سے اس نے محمد بن رمح سے اس نے ابن لہیعہ سے اس نے یزید بن ابو حبیب سے یہ کہ ابو الخیر نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو ضیافت نہ کرے اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہوتے ہیں جو مہمان کو اپنے ہاں نہیں لاتے تھے۔ اسی طرح۔

اس کو روایت کیا ہے ابن لہیعہ نے اور اس اسناد کے ساتھ اگلی روایت ہے۔

مہمانی کا حق

۹۵۸۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے اس کو لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اس نے ابو الخیر سے اس نے عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں کے پاس

بھی مہمان بنتے ہیں جو ہمیں کھانا نہیں کھلاتے پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ کسی قوم کے پاس مہمان ہو اور وہ لوگ تمہارا اس طرح خیال کریں جس طرح مہمان کا خیال کیا جاتا ہے تو تم لوگ بھی قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے حق ضیافت لے لو جو ان کے ذمے لازم ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے قتیبہ سے۔

۹۵۹۰..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو سفیان نے منصور سے "ح" ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو شعبی نے ان کو ابوکریمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کی رات کی مہمانی حق ہوتا ہے مسلمان پر اگر بغیر ضیافت کے صبح کرلے تو وہ اس پر قرض ہو جاتا ہے اگر چاہے تو وہ اس کا تقاضا و مطالبہ کرے اگر چاہے تو معاف کردے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چاہے تو اپنے حق کا وہ شخص تقاضا کرے۔ یعنی اپنا حق وصول کرلے اگر چاہے تو معاف کردے۔

۹۵۹۱..... اور کہا ہے کہ حضرت مقداد سے مروی ہے کہ ابونعیم ابوکریمہ شامی نے کہا پھر ان کو پیچھے لایا یعقوب بن سفیان نے ساتھ روایت شیبان کے اور شعبہ نے منصور سے اس نے شعبی سے اس نے مقدام ابوکریمہ سے وہ کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز مہمانی

۹۵۹۲..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو یزید بن ابوعبید نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہر آدمی اپنے گروپ کو ساتھ لے کر جائے لہٰذا ایک آدمی دو دو آدمیوں کو یا تین تین کو لے جاتا اور باقی جو رہ جاتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے جاتے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور باقی رہ جانے والوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔

۹۵۹۳..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عیزار بن حریث نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ دیہاتی لوگ آئے ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور جب کہ مہاجرین میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کسی شئی پر نہیں ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کو کھانا کھلائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۵۹۴..... اور روایت کیا ہے اس کو ابراہیم بن اسحاق غسیلی نے ان کو حبیب بن حجیر نے ان کو ابواسحٰق نے انہی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ علاوہ ازیں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے بطور مرفوع روایت کے اس کو ذکر کیا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ سوسی نے اور ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم

۹۵۹۴..... (۱) فی أ (حب)   (۱)..... کذا بالأصل

نے ان کو جعفر بن محمد بن ہشام المعدی نے ان کو ابراہیم نے پھر انہوں نے بھی اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۵۹۵ ــــ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو روح نے ان کو حبیب بن طالب نے بن مدرک عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا میں بھی اور میرا ایک دوست بھی انہوں نے حدیث ذکر کی۔ یہاں تک کہ کہا کہ ہم نے حضرت ابن عباس سے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی آدمی لوگوں میں سے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر چل پڑتا ہے اور وہ جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے اور لوگوں کے شرور سے اجتناب کرتا ہے اور اس آدمی کی مثال جو اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں چلا جاتا ہے وہ اپنے مہمان کو کھانا کھلاتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا واقعی حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا؟ واقعی انہوں نے یہ کہا تھا؟ کیا واقعی انہوں نے یہ کہا تھا؟ انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ جی ہاں کہا تھا۔ لہٰذا میں نے سن کر اللہ کی بڑائی بیان کی اور اس کی تعریف کی یعنی اللہ اکبر۔ الحمد للہ کہا۔ اور وہ یہ سن کر خاموش رہے۔

۹۵۹۶ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن ابو طاہر دقاق نے ان کو علی بن محمد خرقی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن شہاب عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا تھا۔ قریب ہے کہ سب لوگوں سے بہتر وہی آدمی ہوگا جو اپنے گھوڑے کی رسی پکڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکل جائے اور لوگوں کے شرور سے دور ہو جائے اور دوسرا وہ آدمی جو اپنے مویشیوں کو لے کر جنگل میں نکل جائے۔ ان کا حق ادا کرے اور مہمان کی مہمانی کرے۔

ایک عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت فرمانا

۹۵۹۷ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے ہاں سے گذرے جس کے پاس ساٹھ یا ستر یا نوے یا سو کے قریب اونٹ گائے بیل اور بکریاں تھیں۔ مگر اس نے نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور نہ ہی آپ کی ضیافت کی۔ اور پھر ان کا ایک ایسی عورت کے ہاں سے گذر ہوا جس کے پاس چند ایک بکریاں تھیں اس نے حضور کو اپنے پاس ٹھہرایا اور ان کے لئے بکری ذبح کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹوں، گائے بیل اور بکریوں کے ریوڑوں کے ریوڑ ہیں ہم اس کے پاس گئے تو اس نے ہمیں ٹھہرایا نہ ہی ہماری ضیافت کی اور اس عورت کو بھی دیکھو اس کے پاس تو چند ایک بکریاں ہیں اس نے ہمیں ٹھہرایا اور ہمارے لئے بکری ذبح کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اچھے اخلاق اللہ کے اختیار میں ہیں جو شخص چاہتا ہے اللہ اس کو اچھے اخلاق عطا کرے وہ اس کو عطا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو آپ منبر کے اوپر تشریف فرما تھے۔

اور فرما رہے تھے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ احسن اخلاق کی طرف اسی کو راہنمائی کرتی ہے جو اس کا طالب ہوتا وہی اخلاق سے بچتا بھی ہے۔

ضیافت میں تکلف نہ کیا جائے

۹۵۹۸ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی علی بن عبداللہ عیسی عطار نے بغداد میں ان کو عباس بن محمد دوری نے

ہاں ایسے کا کھانا کھایا تھا۔ تو اس میں روٹی تھی اور نہ ہی گوشت تھا۔ پھر میں نے کہا پھر وہ کیا چیز تھی اے ابو حمزہ؟ فرمایا کہ کھجوریں تھیں اور ستو تھا۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابو اویس سے اس نے اپنے بھائی سے اس نے سلیمان بن بلال سے۔

تین چیزوں میں انتظار نہیں

۹۶۰۴: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو طلحہ نیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عمرو بن محمد عنقزی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے تین چیزیں جن میں انتظار نہیں ہے: جنازہ جب اس کو اٹھانے والے مل جائیں اور عورت بغیر شوہر والی جب اس کے لئے ہم سر رشتہ مل جائے اور مہمان جب آجائے تو اس کے لئے بھی تکلف کا انتظار نہ کیا جائے۔

۹۶۰۵: ... فرمایا۔ اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو ابو الجلیہ ضریر نے ان کو سالم بن حباب فیصی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبد اللہ مزنی سے وہ کہتے ہیں کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آجائے تو آپ اس چیز کا انتظار نہ کریں جو چیز تیرے پاس موجود نہیں ہے اور آپ جب کہ مہمان سے وہ چیز روک کر بیٹھیں جو آپ کے پاس موجود ہے۔ جو چیز موجود ہو اس کو آگے پیش کر دیں۔ اس کے بعد پھر اس چیز کا انتظار کریں جس کے ساتھ عزت اس کا آپ انتظار کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا طرز ضیافت

۹۶۰۶: کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابو عمر ضریر نے ان کو فضالہ شحام نے وہ کہتے ہیں کہ جناب حسن ایسے تھے کہ جب ان کے بھائی ان کے پاس آتے تو ان کے پاس وہ چیز پیش کر دیتے جو ان کے پاس موجود ہوتی۔ کہتے کہ وہ آنے والے بعض لوگوں سے کہتے ہیں کہ چارپائی کے نیچے سے ٹوکری نکالیں ہم لوگ نکال کر دیتے تو ہم کیا دیکھتے کہ اس میں تازہ کھجوریں ہوتی تھیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ تمہارے لئے جمع کر رکھی تھیں۔

روٹی اور سرکہ کے ساتھ ضیافت

۹۶۰۷: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن نصر نے ان کو ابو خالد یزید بن عبد الرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو عبد الواحد بن ایمن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں کچھ مہمان آئے انہوں نے ان کو گندم کی روٹی اور سرکہ پیش کیا اور کہا کہ کھائیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اس کھانے کو حقیر سمجھیں جو ان کو پیش کیا جائے اور اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنے احباب کے لئے اس کو حقیر سمجھے جو کچھ اس کے گھر میں موجود ہو۔

۹۶۰۸: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین جوزی نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو عبد الرحمٰن بن واقد نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے ان کو حماد بن ابو سلمہ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ اکثر ہم لوگ حضرت حسن کے پاس جاتے تھے وہ ہمارے آگے شوربہ پیش کرتے تھے جس میں گوشت نہیں ہوتا تھا۔

حسب استطاعت ضیافت کرنا

۹۶۰۹ـــــ ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابو الحسین جوزی نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو [illegible] نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو [illegible] آل کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے [illegible] عابد پر انہوں نے ہمارے لئے عمدہ سرخ ہمیانیاں ہمیں پیش کیں اور کہا کہ یہ [illegible] تمہاری بھائی کی ہے اللہ تعالیٰ مستعان ہے۔

۹۶۱۰ـــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین جوزی نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابو الملیح نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے کہا کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آ جائے تو اس کے لئے اتنا تکلف نہ کر جو تیرے اختیار میں نہ ہو بلکہ اس کو اپنے گھر والوں کے کھانے میں سے کھلائیے اور اس کے ساتھ چہکتے اور خوش خوش چہرے کے ساتھ پیش آئیے کیونکہ آپ اگر اس کے لئے تکلف کریں گے جس کی آپ کو استطاعت نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ آپ اس کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ پیش نہ آ سکیں بلکہ کسی قدر چہرے پر ناگواری آ جائے۔

۹۶۱۱ـــــ ہمیں شعر سنائے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو شعر سنائے شیخ ابو بکر قفال شاشی نے میرے پاس جو بھی مہمان بن کر آتے ہیں اس کے لئے اپنا سامان کھول دیتا ہوں میرا سامان [illegible] یا میری پونجی ہر اس شخص کے لئے کہ وہ کھانا چاہے جائز ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے ہم پیش کر دیتے ہیں اگرچہ روٹی اور سرکے کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ بہر حال شریف انسان تو اسی کو پسند کر لیتا اور اسی پر راضی اور خوش ہو جاتا ہے اور باقی رہا کمینہ انسان تو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

۹۶۱۲ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن احمد قاضی بیہقی نے ان کو محمد بن یحییٰ صولی نے ان کو مغیرہ بن محمد مہلبی نے ان کو محمد بن عباد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی عورت کے پاس کوئی مہمان آ گیا اس عورت نے سوکھی روٹی اور کھٹا دودھ اس کے آگے رکھ دیا اس بے چاری کے پاس اس کے سوا اور کچھ تھا بھی نہیں۔ مہمان نے اس کو ملامت کی۔ تو اس عورت نے شعر کہے جس کا مطلب یہ تھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انسان اپنی گذر بسر کی تنگی کی وجہ سے نیکی اور اچھائی کے کرنے پر بھی شرمسار ہو جایا جاتا ہے حالانکہ وہ مجبور ہوتا ہے۔

درحقیقت نہ تو یہ ملامت ملامت ہے اور نہ ہی یہ کوئی اعتراض کی اور ذلت کی بات ہے بلکہ جیسے جیسے زمانہ اس کے لئے طویل ہوتا جاتا ہے وہ مشہور ہوتا جاتا ہے۔

فصل: ...... قدرت اور استطاعت کے وقت مہمان کے لئے مہمانی نوازی کرنے میں تکلف کرنا

۹۶۱۳ـــــ ہمیں خبر دی ابو بکر بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن ثابت بنانی نے یہ کہ محمد بن منکدر نے ان کو حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ سے اس نے عمرو بن حزم سے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے موقع پر گھر میں کھجور کی جھاڑو لگائی۔ پھر اس کو دھویا۔ اور پانی کو چھڑکا اور اس کو معطر و صاف ستھرا کیا۔ اس کے بعد آپ کے لئے بکری ذبح کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا اس کے بعد آپ نے وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد دوبارہ گوشت آپ کو پیش کیا گیا آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی مگر دوبارہ وضو نہیں کیا۔

۹۶۱۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ اس میں دوسری یہ علامت ہوتو وقت میں سے یہ کہ انسان کو رخصت ہے مہمان کے لئے تکلف کرنے کے بارے میں اور گھر میں صفائی کرے مہمان کے لئے اور پانی چھڑ کنا اور خوشبو دار معطر کرنا۔ اور مہمان کے لئے جانور ذبح کرنا اور مہمان کا گھر میں وضو کرے۔ اور ایک ہی دن میں دو بار گوشت کھانا۔ اور مہمان کا فرض نماز اسی گھر میں ادا کرنا۔ اور عورت کا جانور ذبح کرنا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی حدیث میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کرنا بھی سنت ہے۔

۹۶۱۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ پہلا شخص جس نے مہمان کو ضیافت دی وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۹۶۱۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبداللہ بن علی خسروگردی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابو جعفر حضرمی نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابو قبیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیوں بنایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانا کھلانے کی وجہ سے۔

۹۶۱۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابو عبداللہ عجلی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ان کے والد نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ابوالضیفان (مہمانوں والا) پڑ گیا تھا اور ان کے گھر کے چار دروازے تھے (مہمانوں کے آنے جانے کے لئے۔)

۹۶۱۸:۔۔۔ ابو اسامہ نے کہا مجھے معلی بن خالد نے سفیان سے اس نے اپنے والد سے اس نے عکرمہ سے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا تھا (چار دروازے اس لئے تھے) تاکہ کوئی بھی ان سے نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کھانا وہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ ہوں

۹۶۱۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے جب وہ صبح ناشتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے ایسا بندہ تلاش کرتے تھے جو ان کے ساتھ ناشتہ کرے وہ مہمان تلاش کرنے کے لئے میلوں دور چلے جاتے تھے حضرت عطاء فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہوتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ استعمال ہوں کھانے کے لئے۔ یہی محفوظ ہے جو عطاء پر موقوف ہے۔

۹۶۲۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو صالح بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا وہ ہوتی ہے جس کو کھانے کے لئے اس پر زیادہ ہاتھ پڑیں۔

۹۶۲۱:۔۔۔ اور اسی کو ابن لہیعہ نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۹۶۲۲:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فیروز نے ان کو عطاء بن اسلم نے ان کو ابن

(۹۶۱۸)۔۔۔ (۱) فی ن۔ (علی)

ابورواد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو ابویعلیٰ موصلی نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو عبدالمجید بن ابورواد نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ استعمال ہوں۔

اس کے ساتھ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد کا ابن جریج سے تفرد ہے۔

۹۶۲۳..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوعبدالرحمن مقری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابوہانی نے یہ کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بستر آدمی کے لئے ہوتا ہے اور دوسرا بستر عورت کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے (یعنی جب گھر میں اور کوئی فرد نہ ہو جس کے لئے بستر کی ضرورت ہو۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے جیسے باب لباس میں گذری ہے۔

خیر تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے جس میں مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہو

۹۶۲۴..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو عبداللہ بن صالح کاتب لیث نے ان کو کثیر بن سلیمان نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر بڑی تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے اس چھری سے بھی تیز جو اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلتی ہے۔ اس روایت کے ساتھ کثیر بن مسلم کا تفرد ہے۔

حضرت انس سے اور اس کے مفہوم میں دوسری اسناد کے ساتھ روایت ہے حضرت جابر سے جو کہ ضعیف ہے۔

۹۶۲۵..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خبر دی ابواسحق ابراہیم بن احمد وراق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو ابواسحق طالقانی نے ان کو حماد بن موسیٰ مسرور کے بھائی نے مسرور ابن موسیٰ فراء ہیں ان کو ایک شیخ نے جسے ابوسعید کہا جاتا تھا اس نے سنا اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ خیر اس گھر کی طرف اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلنے والی چھری سے بھی زیادہ تیز چلتی آتی جس گھر میں عشا کا کھانا کھلایا جاتا ہے۔

جب تک دسترخوان بچھا رہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

۹۶۲۶..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبداللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق بن راہویہ نے ان کو خبر دی ملائی یعنی ابونعیم نے ان کو مندل نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو عائشہ بنت طلحہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک فرشتے ہمیشہ تم میں سے اس آدمی کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان (مہمانوں کے لئے) بچھا رہے۔

اس روایت کے ساتھ بندار بن علی کا تفرد ہے۔

۹۶۲۷..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے اس کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے حمزہ بن حسان سے اس نے عبدالحمید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ گھر میں انسان کے گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ اس میں مہمان داری کے لئے جگہ مخصوص کرے۔

(۹۶۲۲)..... (۱) فی ن: (محمد بن ابراھیم بن نیروز) (۲)..... فی ن: (داود)

قوم کا ساقی

۹۱۳۴: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرحمن بن یمان عمروی نے ان کو منصور بن محمد نے ان کو ان ... کہ عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں کھاتے تھے۔ ابوعبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ عباس کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یمان عمروی سے یہ حدیث کی تو انہوں نے کہا کہ بغداد میں تھے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت مرسل ہے اور اس مفہوم میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ قوم کا ساقی پینے والا آخری ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرز ضیافت

۹۱۳۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بزاز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو احمد کے ساتھ تھا یحییٰ محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

هل اتاک حدیث ضیف ابراهیم المکرمین

کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے مکرم مہمانوں کی خبر پہنچی ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں اللہ کی قسم۔ علی بن عثام نے مجھے ایک دن اپنے گھر بلایا اور انہوں نے بذات خود پانی میرے ہاتھوں پر ڈال کر میرے ہاتھ دھلوائے اور اپنی جلالت و ہیبت کے باوجود میری خدمت کرتے رہے میں نے کہا اے ابوالحسن آپ بذات خود یہ کام کر رہے ہیں۔

تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے شبل سے اس نے ابن ابی نجیح سے اس نے مجاہد سے کہ:

هل اتاک حدیث ضیف ابراهیم المکرمین

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بذات خود مہمانوں کی خدمت کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔

۹۱۳۶: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو ابوعبداللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شبل نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے کہ ضیف ابراهیم المکرمین سے مراد ہے کہ وہ بذات خود ان کی خدمت کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طرز مہمانی

۹۱۳۷: ہمیں ابن کو خبر دی ابن ابی الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے خیثمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنے اصحاب کو بلاتے تھے تو ان کی خدمت کے لئے خود کھڑے ہو جاتے تھے۔ پھر اعمش نے کہا کہ تم لوگ قراء کے ساتھ بھی یونہی کرو۔

۹۱۳۸: اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اعمش سے اس نے خیثمہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کھانا تیار کرتے تھے تو قراء کو بلاتے تھے پھر ان کی خدمت پر خود کھڑے ہو جاتے تھے کہ اسی

(۹۱۳۶) ... ابوالحسن الجوزی

خرچ کیا کرو قرآن کے ساتھ۔

۹۶۲۹ ۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ابو نعیم نے ان کو مسعر نے انہوں نے کہا خیثمہ بن عبد الرحمن کے لئے ٹوکری رکھی ہے مجوریں جب قرار آتے تھے تو وہ اپنے احباب سے کہتے کہ وہ ان کے لئے نکال لاؤ۔

۹۶۳۰ ۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد کے پاس اور وہ دونوں بیٹھ کر سے رہے اپنے دو قدموں پر یہاں تک کہ میرے نے بستر بھی بچھایا کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے بستر کو جھاڑ رہے تھے۔ سلیمان نے کہا کہ یہ انہوں نے ابن عون کے تعظیم و اکرام کے لئے کیا تھا۔

مروت کے خلاف ہے کہ مہمان خدمت کرے

۹۶۳۱ ۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو الحسین حسن بن علی بن ثوبان نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حکم بن موسیٰ نے ان کو عمرو نے عبد العزیز بن ابو الخطاب سے اور حسن کی ایک روایت میں ابن الخطاب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مجھے رجاء بن حیوۃ نے کہا تھا کہ میں نے تیرے والد سے زیادہ کامل عقل والا بندہ کوئی نہیں دیکھا۔ میں ایک رات ان کے ساتھ تھا۔ کے بعد باتیں کرتا رہا تو انہوں نے دیا بجھا دیا اور مجھ سے کہا اے رجاء بے شک دیا بجھ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے برابر میں ایک مہمان بھی سو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں مہمان کو جگا دوں؟ انہوں نے کہا کہ وہ سو گئے ہیں۔ میں نے کہا اچھا پھر میں اٹھ کر دیا درست کر دیتا ہوں۔ فرمایا یہ بات ایک انسان کی مروت کے خلاف ہے کہ اس کا مہمان اس کی خدمت کرے۔ اور بغدادی کی ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ اس کے مہمان کا اس کی خدمت کرنا (مروت کے خلاف ہے) کہتے ہیں کہ اتنے میں وہ اٹھے انہوں نے (اوپر کپڑا اتار کر رکھا) اور چراغ کے پاس آئے اور اس کی جلنے والی بتی نکالی اور تیل کا برتن اٹھایا اور اس میں سے چراغ میں تیل ڈالا۔ پھر واپس لوٹ آئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں اٹھ کر گیا تھا تو عمر بن عبد العزیز تھا اور میں جب واپس لوٹ کر آیا ہوں تو اب بھی وہی ہوں (گویا کہ میری کوئی شان کم نہیں ہوئی اس خدمت کرنے سے۔)

اپنے آپ پر دوسروں کو فضیلت دینا

۹۶۳۲ ۔ ہمیں خبر دی ابو منصور تمیمی نے ان کو ابو القاسم علی بن محمد بن حبیب عامری نے ان کو احمد بن محمد بن سعید نے ان کو احمد بن اسحق نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعیب نے ان کو عمر بن عبد الملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ سعادہ بن خالد عبد الملک بن مروان کے پاس گئے جب ان کے پاس داخل ہوئے تو ان سے کہا کس چیز کے ساتھ آپ نے لوگوں کو روکا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے ماسوا ہے وہ احسن ہے مجھ سے۔ انہوں نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور خبر دیں گے۔ فرمایا جو بھی کوئی میرا ساتھی آیا اور اس نے مجھ سے میری سواری کا سوال کیا۔ یا کسی نے مجھ سے اپنی کوئی حاجت مانگی تو میں نے اس کو اپنی ذات سے افضل سمجھا۔ اور میں نے جب کسی کو کھانے کی دعوت دی تو بھی میں نے اس کو اپنے آپ سے افضل سمجھا۔

(۹۶۳۱) ۔۔۔ (الواصل: ابو الحسین بن الحسین) (۲) ۔۔۔ غیر واضح فی الاصل

(۹۶۳۲) ۔۔۔ (الواصل: احمد بن محمد بن سعید) ابی سعید بن عمر بن عمیر

نافرمانی کی اور جو شخص دعوت کے بغیر گھس گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ مار کرنے والا بن کر نکلا اسی طرح کیا۔ اور سوائے ابان کے تمیمی کردہ ابان بن طارق ہیں۔

اس کو جماعت نے روایت کیا ہے درست بن زیاد سے اس نے ابان بن طارق سے وہ اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۴۸: ہمیں اس کی خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن سفاح نے ان کو عباس بن یزید بحرانی نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو ابان بن طارق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جانا

۹۶۴۹: ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیشاپوری نے ان کو مسلم بن صالح نے ان کو ابن جریج نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سنت میں سے ہے کہ مہمان کو گھر کے دروازے تک رخصت کرنے کے لئے چلا جائے۔

اس کی اسناد میں ضعف ہے اور ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے مگر ابو ہریرہ سے مرفوع ہے۔

نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یزید بن نعیم نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ پردہ پوشی کرتے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ اور میرے دادا نے کہا۔ کہ وہ وہی ہے جس کی وجہ سے رجم کی گئی تھی۔ یعنی ان کی مراد اس سے ھزال تھا۔ وہ وہی تھے جنہوں نے ماعز اسلمی کو (زنا کے) اقرار کا اشارہ کیا تھا۔

۹۶۵۶ــــ اور اس کو روایت کیا ہے زید بن اسلم نے یزید بن نعیم سے اس نے اپنے والد سے کہ ماعز اسلمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار اپنے گناہ کا اقرار کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور ھزال سے کہا اگر تو اس کو اپنے کپڑے سے چھپالیتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سفیان نے پھر اس نے بھی اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۶۵۷ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو عارم ابو النعمان سدوسی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو عبد الرحمن بن ہضاض نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ ماعز بن مالک ایک آدمی کے پاس آیا اسے ھزال کہا جاتا تھا۔

ماعز نے اس کو بتایا کہ بے شک اس نے زنا کیا ہے ھزال نے اس سے کہا کہ جائیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو خبر دے دیجئے اس سے قبل کے تیرے بارے میں قرآن نازل ہو جائے۔ ماعز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کو اس نے خبر دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اس سے منہ پھیر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایا اس نے ایک درخت کی طرف پناہ لینے کی کوشش کی مگر وہ مار دیا گیا۔ ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ شخص کتے کی طرح مار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرے ہوئے گدھے پر جو کہ پھول چکا تھا گذرے حضور نے فرمایا کہ تم دونوں اس مردار کا گوشت منہ کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ گے۔ وہ بولے کہ ہم مردار اور پھولے ہوئے گدھے کو تو نہیں کھا سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بات جو آپ دونوں نے اپنے بھائی کے بارے میں کہی اور غیبت کی ہے وہ اس گدھے سے زیادہ بدبودار ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک ماعز تو جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا برا ہو اے ھزال کیا تو اس پر رحم نہیں کر سکتا تھا؟ کیا تو اس پر رحم نہیں کھا سکتا تھا؟ کیا تو اس پر شفقت نہیں کر سکتا تھا۔

۹۶۵۸ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عبد اللہ بن میمون نے ان کو موسیٰ بن مسکین نے ان کو ابو ذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے خلاف کسی عیب کی شہرت پھیلائے جس کے ساتھ وہ اس کو ناحق داغ دار کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو بیچ اور حق کے ساتھ داغ دار کرے گا۔

ابو عبید نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ اشاد اس کا مطلب ہے کہ اس کے عیب کو اسی نے بلند آواز سے ذکر کیا اور اس کو عیب دار بتایا اور اس کی بری شہرت پھیلائی۔

۹۶۵۹ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ثور سے اس نے راشد بن سعد سے اس نے معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک آپ اگر لوگوں کے عیبوں کے پیچھے پڑیں گے تو آپ ان کو بگاڑ دیں گے یا یوں فرمایا تھا کہ قریب ہے کہ آپ ان کو بگاڑ دیں۔

(۹۶۵۷)ــــ (۱) فی ن: (الہمضی)　(۹۶۵۸)ــــ (۱) فی ن: (ابن عبید)　(۹۶۵۹)ــــ (۱) فی ن: (سعید)

فاسق وفاجر آدمی کی کوئی غیبت نہیں

۹۶۶۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر احمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو جعفر بن یحییٰ نے ان کو [illegible] بن بشر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاسق آدمی کی کوئی غیبت نہیں (یعنی اس کے فسق کو ذکر کرنا)۔

کہا ابوعبداللہ نے یہ حدیث غیر صحیح ہے اس پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔

۹۶۶۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد نے ان کو ابو عثمان احمد بن محمد صیدلانی نے ان کو جارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر آدمی کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو فسق وفجور ہے اس کو ذکر کیا کرو تا کہ لوگ اس کو پہچان لیں اس سے بچیں۔ یہ ایسی حدیث ہے جو جارود کے افراد میں شمار ہوتی ہے اس سے اور یہ اس کے ماسوا سے بھی مروی ہے مگر وہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو اس سے مراد فاسق معلن ہے جس کا فسق اعلانیہ ہو۔ یا وہ فاجر جو شہادت دیتا ہے یا اس پر امانت میں اعتماد کیا جاتا ہے اور اس لئے اس کی حالت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تا کہ اس پر اعتماد کر کے کوئی (دھوکہ نہ کھائے) وباللہ التوفیق۔

۹۶۶۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابوبکر بن اسماعیلی نے ان کو ابوالقاسم حماد بن احمد بن حماد بن [illegible] قومسی ترجمان نے ان کو ابوعبدالرحمن احمد بن مصعب مروزی نے ان کو جارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو اس میں ہو اس کا ذکر کرو تا کہ لوگ اس کو پہچانیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جارود سے کہا آپ کے سوا کسی نے بھی اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا آپ نے حضرت حسن کا قول جان لیا ہے میں نے کہا کہ حسن کا قول کیا ہے؟

۹۶۶۸ ۔۔۔ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی روح بن مسافر نے یونس نے اس نے حسن سے کہ ان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے بھی اس کی کچھ برائی کی۔ لہٰذا ان سے کہا گیا اے ابوسعید ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بے وقوف آدمی کیا میں نے اس کا کوئی عیب کھولا ہے کہ وہ غیبت ہو جائے گی۔ جو شخص گناہوں کا اعلانیہ کرے اور ان کو نہ چھپائے تم لوگوں کا اس کو برائی سمیت ذکر کرنا عبادت ہے جو تمہارے لئے لکھی جائے گی جو شخص گناہ کا عمل کرے اور لوگوں سے اس کو چھپائے تمہارا اس کا تذکرہ کرنا غیبت ہے۔

۹۶۶۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومعمر خواص نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو ابراہیم بن سعد نے اور سفیان بن وکیع نے ان کو مندل بن علی نے موسیٰ بن عبیدہ سے اس نے سلیمان بن مسلم سے اس نے کہا کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں ہے۔ وہ فاسق آدمی جو ظاہر اور اعلانیہ فسق اور گناہ کرے۔ اور وہ حکمران جو ظالم ہو اور وہ بدعتی آدمی جو ظاہر اور اعلانیہ کا ارتکاب کرتا ہو۔

۹۶۷۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبید نے حدیث کے بارے میں کہ انہوں نے آخر زمانے کا اور فتنوں کا ذکر فرمایا تو کہتے گئے کہ اس زمانے کے بہتر لوگ نیند والے ہوں گے۔

(۹۶۷۰) ۔۔۔ (۱) فی ن: (کلمہ)

فرمایا

خیر اهل ذلک الزمان کلّه نوم اولئک مصابیح الهدی لیس بالمساییح ولا المذاییع البذر

کہ اس دور کے بہترین لوگ غنودگی میں ہوں گے (یعنی لوگوں کے بارے میں بے خبر ہوں گے) یہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ ہی زمین پر لوگوں کے عیب ذکر کرتے پھرتے ہوں گے۔ نہ کسی کے عیب دیکھ کر افشا کرنے والے ہوں گے۔ نہ جگہ جگہ عیبوں کے تذکرے کرنے والے ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تشریح

یہ روایت ہے خلف بن ابی حلیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ:

قولہ نوم. یعنی خامل الذکر الغامض فی الناس

لوگوں کا تذکرہ کرنے والے گمنام غیر مشہور لوگ لوگوں سے چشم پوشی کرنے والے جو نہ شر کو جانیں نہ شر والوں کو جانیں۔

قولہ مذاییع

اس کا واحد مذیاع ہے۔ مذیاع وہ ہوتا ہے جو کسی کے بارے میں بے حیائی و عیب کی بات سنے وہ جا کر دوسروں کو اس کو ظاہر کرے اور پھیلا دے۔

قولہ المساییح

وہ لوگ جو شر اور چغل خوری کرتے ہیں اور لوگوں کے مابین فساد کراتے پھریں۔

قولہ البذر

یہ بھی اسی کی مثل ہوتا ہے یہ بذر سے ماخوذ ہے کہا جاتا ہے۔

بذرت الحب

میں نے دانے زمین میں ڈالے یا بیج بوئے۔ جب کوئی بیج زمین میں کاشت کرتا ہے۔

اسی طرح ہے وہ شخص جو کلام کو غیبت و چغل خوری اور فساد کے ساتھ اس کا بیج بوئے اور اس کا واحد بذور ہے۔

ہدایت کے چراغ

۹۶۰۱:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابو حیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے متعدد لوگوں نے کہ انہوں نے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا مبارک باد ہے اس بندے کے لئے جو لوگوں کو پہچانے مگر لوگ اس کو نہ پہچانیں۔ اللہ اس کو اپنی رضامندی کے ساتھ پہچانے۔ وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ وہ عیبوں کو پھیلانے اور ظاہر کرنے والے ہوں گے اور نہ برائی کا بیج بونے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے کے غبار و تاریکی سے نجات عطا کرے گا۔

۹۶۰۲:... ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ بن احمد ادیب نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو احمد بن عباس نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو زبید یامی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا خیر کی بات کہو اور اسی خیر کے ساتھ پہچانے جاؤ اور خیر کے ساتھ عمل کرو اور اہل خیر بن جاؤ اور جلد باز برائی کو سن کر یا دیکھ کر پھیلانے والے اور برائی کا بیج بونے والے نہ بنو۔

توہین کرتے ہیں۔

۹۶۷۷:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب سے شیبانی سے اس نے سنا ابراہیم بن عبداللہ سعدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا اصمعی سے عقل کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو شخص یہ پروا نہیں کرتا کہ اس نے کس کے بارے میں کیا کہہ دیا ہے اس کو یہ بھی پروا نہیں ہوتی کہ اس کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔

۹۶۷۸:... میں نے سنا ابوعبداللہ شیبانی سے اس نے سنا والد سے اس نے ابواسحاق قرشی سے ان سے پوچھا گیا تھا کمینے کے بارے میں تو فرمایا کہ اس کی مثال اس شخص کی ہے کہ وہ پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جارہا ہے۔

۹۶۷۹:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو معلی بن الفضل نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن ازدی نے ان کو انس نے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا اے بیٹے کیا تم جانتے ہو کہ سفلہ و کمینہ کون ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا۔

ایمان کا سترواں شعبہ

مصائب کے برخلاف صبر کرنا اور نفس جن لذات وشہوات کی طرف کھینچتا ہے ان سے رکنا اور صبر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ:

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الاعلی الخشعین.

صبر ونماز کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ بیشک نماز بڑی (مشکل ہے) سوائے عاجزی کرنے والوں کے اوپر۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہاں صبر سے روزہ مراد ہے۔

۹۶۸۰۔۔۔۔۔اور ہم نے یہ روایت مجاہد سے روایت کیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ روزے میں کھانے پینے سے صبر کرنا ہوتا ہے۔ دن میں جن کی باقاعدہ انسان کو عادت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی طرف طبیعت سخت مائل ہوتی ہے اور نفس کو ان دونوں چیزوں کی شدید خواہش ہوتی ہے (پھر بھی انسان صبر کرتا ہے۔)

اسی لئے حدیث میں رمضان کو صبر کا مہینہ کہا گیا ہے۔ اور اس بارے میں یہ حدیث پہلے باب الصیام میں گذر چکی ہے۔ (آیت مذکورہ میں صبر سے مراد روزہ ہے یہ قول امام احمد کا ہے۔)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ صبر سے مراد وہ کیفیت ہے جو مسلمانوں کو درپیش آتی ہے جب ان کے دشمن مشرکین انہیں قتل کرتے ہیں۔ (اس صدمے میں صبر کرنا مراد ہے۔)

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

وانھا لکبیرۃ الاعلی الخشعین.

نماز بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے۔

اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ انہا کی ضمیر صرف نماز کی طرف راجع ہے یعنی اس سے مراد صرف نماز ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دونوں میں سے ہر ایک کی طرف راجع ہے یعنی پھر اس کا مرجع خصلت اور اطاعت مقدر ہوگا بالفعلة گویا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک البتہ بڑی یعنی بڑی شان اور مشکل ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اسی وقت وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ روزے کی حالت میں اللہ کی طرف لوٹائے جائیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین.

اے لوگو جو ایمان لاچکے ہو تم لوگ صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ مدد پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس آیت میں صبر سے مراد سختی اور مصیبت پر صبر کرنا مراد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پیچھے صبر کرنے والوں کی مدح فرمائی ہے۔

اگلی آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا:

ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون. ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

گواہ ہو جا۔

پھر فرمایا کہ اے اللہ۔ آپ لوگ میری وصیت یاد رکھو میں تم میں سے ہر آدمی سے درخواست کرتا ہوں کہ روئے نہیں جب میری روح نکل جائے تو وضو کرنا اور احسن طریقے سے وضو کرنا تم میں سے ہر انسان مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے اور عبادہ کے لئے اور اپنی ذات کے لئے دعا مانگے بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ صبر وصلوٰۃ کے ساتھ مدد پکڑو اس کے بعد مجھے جلدی میری قبر پر پہنچانا اور میرے پیچھے نہ تو آگ لے جانا اور نہ ہی میرے نیچے رکھنا۔ میں امید کرتا ہوں (یعنی اللہ سے نجات کی امید کر رہا ہوں) یا ارغوان اور سرخ رنگ سے منع کیا ہے۔

۹۶۸۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ نے اور وہ پہلی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں انہوں نے اس آیت کے بارے میں بتایا: واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عوف پر شدید غشی طاری ہو گئی تھی یہاں تک کہ سب نے یہ گمان کر لیا کہ ان کا انتقال ہو جائے گا یا روح نکل جائے گی۔ چنانچہ ان کی بیوی ام کلثوم نے مسجد میں جا کر صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگی جس کا حکم ہے لہٰذا وہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو پوچھا کہ کیا مجھ پر ابھی ابھی غشی طاری ہوئی تھی؟ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو میرے پاس دو فرشتے آئے تھے انہوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ چل ہم عزیز الامین کے آگے تجھے پیش کریں گے دوسرے فرشتے نے کہا کہ نہیں تم اس کو واپس کر دو یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لئے میں نے سعادت لکھی تھی۔ حالانکہ اس وقت یہ اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھا اس کے ساتھ اس کے بیچ فائدہ اٹھائیں اللہ جب تک چاہے۔ پھر اس کے بعد وہ ایک ماہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

۹۶۸۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے اور ابو محمد کعبی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے مقاتل ابن حیان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے استعانت مانگو طلب آخرت پر فرائض پر صبر کرنے کے ساتھ اور نماز کے ساتھ لہٰذا ان کی حفاظت کرو ان کے اوقات پر اور ان میں تلاوت قرآن اور رکوع سجود اور تکبیر اور ان میں تشہد کے ساتھ اور نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجنے کے ساتھ اور طہارت کو کامل کرنے کے ساتھ یہی نماز کو قائم کرتا ہے اور اس کو کامل کرتا ہے۔ اور رہا یہ قول کہ وانھا لکبیرۃ الا علی الخشعین کہ یہ بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا بیت المقدس سے کعبہ کی طرف متوجہ ہونا یہ یہود اور منافقین پر بھاری ہوگا مگر خاشعین پر یعنی متواضع لوگوں پر۔

شہید کو مردہ نہ کہو

۹۶۸۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے عسقلان میں ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع نے ان کو ابوالعالیہ نے اس قول الٰہی کے بارے میں:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء،

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

(۹۶۸۳)۔۔۔ (۱) فی ن: (اللھم لی)

ربیع کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہیں سبز پرندوں کی صورتوں میں۔ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں جہاں بھی چاہتے ہیں اور کھاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ولنبلونکم کہ ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے۔ فرمایا کہ اللہ نے ان کو سب کچھ کے ساتھ تو آزمایا ہے اور عنقریب اس آزمائش سے ساتھ ان کو آزمائیں گے جو اس سے زیادہ سخت ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وبشر الصابرین ۔تا۔ اولئک علیهم صلوۃ من ربهم و رحمة ۔ صلوات اور رحمت ہے ان لوگوں پر جو صبر کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت انا للہ پڑھتے ہیں۔

دنیا دارالامتحان ہے

۹۶۸۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔ ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع۔ البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی نہ کسی چیز کے ساتھ خوف سے اور بھوک سے (اور اس کی مثل) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خبر دی ہے کہ دنیا دارالامتحان ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں آزمائے گا۔ اور پھر ان کو اس نے آزمائش میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کو بشارت دی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا وبشر الصابرین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خبر دی ہے کہ اس نے اپنے انبیاء کے ساتھ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اس نے ایسے ہی کیا تھا اور ان لوگوں نے اس آزمائش کو بطیب خاطر برداشت کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہو مستهم البأساء والضراء وزلزلوا۔ کہ ان کو فقر اور بیماری لگ گئی تھی اور وہ اچھی طرح جھنجھوڑے گئے تھے۔

دو بہترین بدلے اور عظمتیں

بہرحال البأساء ۔۔۔ سے مراد فقر ہے اور والضراء سے مراد بیماری ہے اور وزلزلوا جھنجھوڑے گئے یعنی فتنوں کے ساتھ اور ایذاء کے ساتھ جو لوگوں نے ان کو دی تھی۔

۹۶۸۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا دو بہترین بدلے ہیں اور بہترین عظمتیں ہیں ارشاد باری ہے:

اولئک علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمت ہے وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خیر کی تین خصلتیں

۹۶۸۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون

جب ان کو کوئی مصیبت آن پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں انا للہ الخ۔

فرمایا کہ مومن جس وقت اللہ کے حکم کے لئے تابع فرمان ہو جاتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور انا للہ کہتا ہے مصیبت کے وقت۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے خیر کی تین خصلتیں لکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت۔ اور راہ ہدایت کا پانا ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت انا للہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کی تلافی کر دیتا ہے اور اس کی عاقبت احسن کر دیتا ہے اور اس کے لئے ایسی نیک اور صالح قائم مقام عطا کرتا ہے جو اس کو خوش کر دیتی ہے۔

۹۶۹۰ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو جویبر نے ضحاک سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ

الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون.

صبر کرنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب ان کو مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں
اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

ضحاک نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تقویٰ حاصل کرتے ہیں اور فرائض کو ادا کرتے ہیں۔

۹۶۹۱ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابن مرزوق نے ان کو ابو عامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو صفوان عصفری نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں تمام امتوں میں سے کسی امت کو استرجاع (یعنی انا للہ پڑھنے کی نعمت) عطا نہیں کی گئی تھی کیا آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا (جو انہوں نے یوسف کے فراق والی مصیبت کے وقت کہا تھا):

یا اسفی علی یوسف
افسوس یوسف کے فراق پر۔

بعض ضعیف راویوں نے اس کو مرفوع کیا ہے ابن عباس کی طرف پھر ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔
(اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو انا للہ کی تعلیم ملتی تو وہ یا اسفی نہ کہتے بلکہ اس کی جگہ انا للہ کہتے۔)

چار عمدہ صفات

۹۶۹۲ ... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالرحمن بن عبداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حمزہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو مثنیٰ بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں کہ چار صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائیں گے جس شخص کا تحفظ اور پناہ لا الہ الا اللہ ہو (یا جس کا آخری کلام یہ ہو) اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے انا للہ و انا الیہ راجعون. اور وہ شخص جب اس کو کوئی شئ عطا ہو تو وہ کہے الحمدللہ اور جب کوئی گناہ کرے تو کہے استغفر اللہ.

۹۶۹۳ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ہشیم بن بشیر نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ انا للہ کہے کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے حفص بن غیاث وغیرہ نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبیداللہ سے۔

۹۶۹۴ ... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر چل رہے تھے کہ یکایک ان کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے انا للہ

(۹۶۹۳) ... (۱) فی ن: (بشر) ... (۲) سقط من (ن)

اللہ فرماتے ہیں اسکے لئے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو اور ابو اسامہ نے اسی کے موافق حدیث بیان کی ہے۔

۹۷۰۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو ضحاک بن عبد الرحمٰن نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب کسی انسان کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں بندے نے کیا کہا ہے مگر وہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے فلاں کا بیٹا چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں اے ہمارے رب۔ پھر پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ تیری حمد کی ہے اس نے۔ اور انا للہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے اس کے دل کا گوشہ توڑ لیا ہے۔ پھر اس نے میری حمد کی ہے اور انا للہ پڑھا ہے۔ اس کی بدلے میں اس کے لئے جنت میں مکان بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

۹۷۰۱:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصبر عند اول الصدمة

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

۹۷۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے بعض اہل خانہ سے کہہ رہے تھے۔ اتعرفین فلانۃ کیا تم فلاں عورت کو پہچانتی ہو بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گذرے جب کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا امائی اللہ سے ڈر اور صبر کیجئے۔ وہ بولی کہ آپ اپنا کام کریں میری مصیبت کا آپ کو ذرہ بھی احساس نہیں ہے۔
بعد میں اس عورت کو بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (آپ نے ان کو کیا کہہ دیا؟) بس یہ سنتے ہی وہ ایسی ہو گئی جیسے اس کو موت نے دبوچ لیا ہو۔ بس فوراً وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی دروازے پر کوئی دربان نہیں تھا وہ اندر چلی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئی اور جا کر بولی یا رسول اللہ مجھے معاف کر دیجئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ الصبر عند اول صدمة۔ کہ صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے اور کہا غندر نے شعبہ سے کہ

الصبر عند الصدمة الاولیٰ

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لھم۔

(اے محمد) صبر کیجئے جیسے رسولوں میں سے بڑے مضبوط ارادے والوں نے صبر کیا اور آپ ان کے عذاب کے لئے جلدی نہ کیجئے۔

(۹۷۰۰)...... (۱) فی ا: رسال

مطلب یہ ہوا کہ لوگوں کی طرف سے حضور کو جو تکلیف پہنچتی تھی اس پر ان کو صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔

اور ارشاد ہے:

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

اگر تم لوگ کسی کو سزا دو تو اس قدر دو جتنی تکلیف تمہیں دی گئی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو تو یہ بات صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہوگی۔

اور ارشاد ہے۔

واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون

آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صبر کیجئے آپ کا صبر کرنا اللہ کی توفیق دینے کے بغیر نہیں ہو سکتا اور آپ لوگوں پر غمگین نہ ہوئیے اور ان کی بری بری تدبیروں سے تنگ دل نہ ہوئیے۔

ان آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا ہے کہ آپ اپنی قوم کی ایذا رسانی پر صبر کریں جیسے آپ کے بھائیوں نے صبر کیا تھا جو انبیاء علیہم السلام میں سے تھے اور حضور سے پہلے گذرے ہیں۔ جو اللہ کے معاملے میں بڑے صاحب ہمت تھے۔ اور دل کو مطمئن کرنے میں بڑے باہمت تھے اس کیفیت پر جو ان کی قوم سے ان کو در پیش آنے والی تھی۔ اور ان آیات میں اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرمایا ہے کہ آپ ان کے لئے اس سزا کے مانگنے یا سزا ملنے کی جلدی نہ کریں جو ان کے کفر اور حق کی مخالفت کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا رسانی کرنے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے مقرر ہے۔

دشمن کو اتنی ہی سزا دو جتنی اس نے تکلیف دی ہے

۹۷۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو صالح مری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کی شہادت کے بعد ان کی لاش کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایسا منظر دیکھا جو آپ نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایسا منظر تھا جو آپ کے دل کو سب سے زیادہ درد دینے والا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے جب ان کی لاش کو دیکھا تو ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کٹے ہوئے تھے ظالموں نے لاش کا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تیرے اوپر اللہ کی رحمت ہو میں تو تمہیں اس طرح جانتا ہوں کہ تم بہت زیادہ خیر کے کام کرتے تھے اور بہت زیادہ صلہ رحمیاں کرتے تھے اگر تیرے بعد حزن وغم نہ ہوتا تو مجھے یہ بات اچھی لگتی کہ میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تو مختلف کونوں اور پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ خبردار۔ اللہ کی قسم میں اس ظلم پر جو تیرے ساتھ کیا گیا ہے تیرے بدلے میں ستر افراد کے لاشوں کا حلیہ خراب کروں گا سب کے ناک کان کاٹوں گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہیں کھڑے ہی تھے کہ جبرائیل علیہ السلام سورہ نحل کی آخری آیات لے کر نازل ہوئے۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

اگر تم لوگ سزا دو تو اسی قدر سزا دو جتنا دشمنان اسلام نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے اور البتہ اگر آپ لوگ صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور ویسا نہیں کیا اور جو آپ نے قسم کھائی تھی اس کو توڑ دیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ جو کچھ ارادہ کیا تھا اس سے آپ رک گئے۔

۹۷۰۴ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ کندی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو علی نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے تھے۔ اور مہاجرین میں سے چھ افراد شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کفار نے مقتولین کی لاشوں کا حلیہ خراب کر رکھا تھا لہٰذا انصار نے کہا اگر زمانے میں کبھی بھی ہمیں موقع ملا تو ہم ان سے زیادہ بدلہ لیں گے پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے اعلان کیا کہ آج کے بعد قریش کو کوئی نہیں پہچانے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين.

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رک جاؤ تم لوگ ان لوگوں سے ہاتھ روک لو۔

حافظ نے کہا ہے کہ عیسیٰ سے مراد ابوغیب حنفی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر

۹۷۰۵ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن احمد بن تصیر بن ابوحلکہ تمار نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زید نے ان کو یوسف بن عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ کے گھر والوں پر مشکل پیش آتی تو وہ ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے (پھر عبداللہ بن سلام نے) یہ آیت پڑھی:

وامر اهلك بالصلوة واصطبر عليها

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور آپ خود بھی اس پر قائم رہئے۔

۹۷۰۶ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فاصبر كما صبر اولوا العزم من الرسل

حضور کو یہ حکم ہوا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے بڑے مضبوط ارادے والے رسولوں نے صبر کیا تھا۔

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ تین رسول تھے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں جو تھے ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ھود علیہ السلام اور محمد ان میں چوتھے تھے۔ تو حضور کو حکم ملا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے ان سب نے صبر کیا تھا۔

سوال کرنے سے بچا جائے

۹۷۰۷ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن احمد بن قرقوب تمہارے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عطا بن یزید لیثی نے ان کو ابوسعید خدری نے خبر دی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تھا۔ حضور نے ان کو عطا فرمایا یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہو گیا جب آپ ہر چیز اپنے ہاتھ سے خرچ کر بیٹھے تو فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ مال تھا میں خرچ چکا ہوں میں نے تم لوگوں سے کوئی چیز بچا کر جمع نہیں کر رکھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا۔

صبر نصف ایمان ہے

۹۷۱۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور ابن ابوقماش نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو علاء بن خالد قرشی نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان نصف نصف ہے آدھا صبر میں ہے اور آدھا شکر میں ہے۔

۹۷۱۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن حسن بن حسین بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سلیمان خلال نے ان کو یعقوب بن حمید نے ان کو محمد بن خالد مخزومی نے ان کو سفیان ثوری نے زبید سے اس نے ابووائل سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر آدھا ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

اس روایت کے ساتھ یعقوب منفرد ہے مخزومی سے روایت کرنے میں اور محفوظ روایت ابن مسعود سے ہے۔

۹۷۱۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن نصر آبادی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے اعمش سے اس نے ابوظبیان سے انہوں نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

پانچ صفات

۹۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم دبری نے ہمیں خبر دی دبری نے کہ اس کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا۔ پانچ صفات ہیں تم لوگ ان کی حفاظت کرنا اگر چہ تم اونٹ پر سوار ہو البتہ تم ان کو پالینے سے قبل کوئی آدمی تم میں سے نہ گذرے کوئی بندہ نہ ڈرے مگر اپنے گناہ سے۔ اور نہ امید رکھے مگر اپنے رب سے۔ اور جو نہیں جانتا وہ پوچھنے سے نہ شرمائے۔ اور جو جانتا ہے وہ اگر کسی بات کو نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم اللہ بہتر جانتا ہے کہنے سے عار نہ کرے۔ اور صبر کا مرتبہ ایمان کے اندر ایسے ہے جیسے وجود میں سر کا مقام ہے۔ کہ جب سر کو کاٹ دیا جائے تو باقی جسم سڑ کر بدبودار ہو جاتا ہے جس کا صبر نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کی روایت میں ہے کہ باقی جسم خراب ہو جاتا ہے۔

صبر سے متعلق روایات

۹۷۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن خطاب تمیمی نے مغیرہ سے اس نے ابومحمد سے اس نے حسن سے ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے نفس کو دنیا کے فکروں میں داخل کر اور اس سے صبر کے ساتھ نکل جا۔ اور جو کچھ آپ اپنے بارے میں جانتے ہیں اس کو لوگوں سے چھپالو گے۔

۹۷۲۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو صلح بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ صبر کی عادت بناؤ بے شک یقیناً ممکن ہے کہ تمہارے اوپر کوئی آزمائش آجائے۔ حالانکہ کتنا ہی مشکل آجائے اس مشکل سے زیادہ سخت نہیں ہوگی جو ہمیں اس وقت پہنچی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۹۷۱۶) ــ (۱) فی ن: (زید) ــ (۹۷۱۸) ــ (۱) فی ن: (لاعیرلہ)

شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس گیا میں نے کہا اے ابوثعلبہ آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں

علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اهتدیتم

اپنے آپ کو لازم پکڑو تمہیں وہ شخص کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہو گیا جس وقت آپ خود ہدایت پا جاؤ۔

انہوں نے جواب دیا خبردار اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں یا جس شخص سے پوچھا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا بلکہ آپ لوگ معروف کا حکم کرو اور منکر سے روکو یہاں تک کہ آپ جب دیکھیں کہ تیزی نفس کی اطاعت ہو رہی ہو۔ اور ہوائے نفسانی کی اتباع ہو رہی ہو۔ اور دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور صاحب رائے اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے اور اس پر خوش ہے تو اس وقت اپنے آپ کو لازم پکڑنا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دینا۔ پس بے شک تمہارے پیچھے ایام صبر ہوں گے جن میں صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے کا اجر پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا جو اس کے عمل جیسے عمل کریں۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی اس کے ماسواء نے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا انہیں لوگوں میں سے پچاس افراد کے اجر کے برابر اجر ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ہوگا۔

صبر کی تلقین

۹۷۳۲ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے کہ ہم نے جو کچھ تجربہ کیا ہے کسی بھی چیز کا اس میں ہم نے اس سے زیادہ سخت کسی چیز کو نہیں پایا کہ برا آدمی نیک آدمی کے معاملات کا ذمہ دار بنا دیا جائے۔ اور پھر ہم نے اس مصیبت کا علاج کوئی نہیں دیکھا سوائے اس پر صبر کرنے کے۔ اور ہم نے نیکوں کی نیکی کی جاہی نہیں دیکھی مگر طمع و لالچ میں۔

۹۷۳۳ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسین یعنی ابن شقیق نے ان کو عبدالملک بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو زبیر بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس گئے ہم نے ان کی خدمت میں ان دنیاوی امور کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صبر کرو اور اپنے رب کے معاملے میں مخلص رہو۔ بے شک حال یہ ہے کہ تمہارے اوپر جو بھی وقت آئے گا جو اس کے بعد ہوگا وہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے میں نے یہ سب تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن سفیان سے اس نے سفیان سے۔

۹۷۳۴ــــ ہم نے کتاب السنن وغیرہ میں روایت کی ہے ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی معاملے میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ صبر کرے۔

۹۷۳۵ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حارث بن محمد تمیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو اسید بن حضیر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لئے فرمایا تھا کہ بے شک تم لوگ میرے بعد دیکھو گے کہ (انصاف نہیں ہو رہا ہے بلکہ) بعض لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کرتے رہنا یہاں تک کہ مجھے تم لوگ حوض کوثر پر پا لینا۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ

(۹۷۳۱) (۱) فی ن: (ابوالزبیر) (۲) ــــ فی ن: (الشعبانی)

(۹۷۳۳) (۱) فی ن: (حافظا)

کی روایت ہے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير.

اور جو تمہیں مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں سے کمائی کی وجہ سے ہوتی ہے (یعنی تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے)

اور وہ بہت ساری باتوں سے درگزر کرتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ لوگوں کو جب کسی ایک نعمت کا زوال پہنچتا ہے جو ان کو حاصل تھی تو یقینی بات ہے کہ اس کا سبب کوئی ایسی حرکت ہوتی ہے جو خود انہی کی طرف سے پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور انہی کا واقع کردہ ہوتا ہے۔ (اور وہ سبب کیا ہوتا ہے؟) وہ دو طرح کا ہوتا ہے یا تو ترک شکر ہوتا ہے یا ارتکاب معصیت ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ کلام اغلب ہو اکثر ترک و ارتکاب کی وجہ سے ہو (یعنی زیادہ ترک شکر یا زیادہ گناہوں کا ارتکاب) جب یہ کیفیت ہو تو معصیت سے دور رہا جائے جب واقع ہو جائے۔ بلکہ اس کی علامت اپنے نفس کو دور مصائب کی طرف پہنچانے والے اسباب سے بچے۔ جو امور عادتاً ممکن ہیں کہ قائم رہ سکیں مثلاً صحت ہے دولت ہے اچھی شہرت ہے۔ عزت دائمی ہے یا ان کی مثل۔

اور فرمایا کہ

ما اصاب من مصيبة في الارض ولا في انفسكم الا في كتاب من قبل ان نبرأها

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے زمین میں اور تمہارے اپنے نفسوں میں وہ پہلے سے ضبط تحریر میں ہے۔

کہتے ہیں کہ احتمال ہے واللہ اعلم بالصواب کہ جو کچھ مصیبت تمہیں پہنچتی ہے عام ہو یا خاص ہو قدرت نے اس کو واقع کرنے اور اتارنے سے قبل اللہ نے اس کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ اور اس کے بارے میں اس نے تمہیں باخبر کر دیا ہے اور تمہیں یہ تنبیہ کر دی ہے کہ

لكيلا تأسوا على ما فاتكم

تاکہ تمہارا کچھ نقصان ہو جائے اس پر تم افسوس نہ کرو۔

اور تم جان رکھو کہ جو چیز مقدر تھی اس وقت کے ساتھ جو تم سے گزر چکا ہے۔ اور جو شخص کوئی چیز وقت مقررہ تک دیا جائے تب اس وقت کے بعد اس سے واپس لے لی جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس پر افسردہ ہو۔

ولا تفرحوا بما آتاكم

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں۔

یعنی اس پر ترشی سلوک کرو۔ یعنی اکڑ فخر اور تکبر (ان کے مقابلے میں جس کو وہ نعمتیں میسر نہ ہوں تمہاری طرح اس لئے کہ تمہارے پاس بھی دائمی نہیں بلکہ عاریتاً دی گئی ہیں تم ان کے حقیقی اور مستقل مالک نہیں ہو۔ اس لئے ان کی حقیقی ملکیت اللہ کی ہے۔ عارضی اور ادھار کی لینے والے کو مناسب نہیں ہے کہ وہ عارضی اور ادھاری چیز پر اترائے۔ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہے اور کوئی ضمانت نہیں ہے کہ کسی وقت بھی مالک اس کو اس سے واپس لے سکتا ہے چنانچہ دنیا کی تمام نعمتوں کا یہی حال ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سلسلہ میں درج ذیل روایت وارد ہوئی ہے۔

---

(۲) ... (بیہقی) ... (بیہقی)

میت پر آنسوؤں کا چھلک جانا

۹۴۳۶ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے بطور املاء کے اس کو ابو مسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے اس نے اس کی مثل بیان کی ہے ابن حرب سے۔

۹۴۳۷ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی شعبہ نے عاصم احول سے ان کو ابو عثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا وہاں کو خبر دے رہی تھیں کہ ان کا بیٹا فوت ہو چکا ہے آپ میرے پاس آ جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانے والے سے کہا۔ کہ یوں کہو کہ اللہ کا تھا جو اس نے لے لیا اور وہ بھی جو کچھ اس نے دیا۔ اور اس کے پاس ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے (اے بیٹی) تمہیں چاہئے کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ کہتے ہیں کہ حالانکہ اس نے تو یہ پیغام بھیجا تھا کہ آپ میرے پاس آ جائیے۔

وہ آدمی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر کھڑے ہو گئے میں بھی ساتھ کھڑا ہوا ان کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ بھی تھے میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ ابی بن کعب بھی تھے کہتے ہیں کہ حضور تشریف لائے اور آکر اس بچے کو آپ نے اپنی گود میں لے لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈبڈبا گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سعد نے عرض کی۔ یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شفقت و رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں بنائی ہے۔

اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مہربانی کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حجاج بن منہال سے اور حفص بن عمر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی وجوہ سے عاصم سے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بے مثال واقعہ

۹۴۳۸ ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ کا بیٹا فوت ہو گیا بی بی ام سلیم سے ان کا انتقال ہو گیا تو بی بی ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی موت کے بارے میں نہ بتانا۔ میں خود ہی ان کو بتاؤں گی۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ آئے تو انہوں نے رات کا کھانا اور پانی پیش کیا اس کے بعد خوب بہتر طریقے پر تیار ہوئی جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہو گئے اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو اس کے بعد بی بی ام سلیم اپنے شوہر سے کہنے لگی۔

اے ابو طلحہ ایک بات تو بتائیے اگر ایک گھر والے دوسرے گھر والوں کو کوئی چیز ادھار دیں۔ پھر وہ اپنی چیز واپس ان سے مانگ لیں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ واپس دینے سے انکار کریں؟ ابو طلحہ نے فرمایا کہ نہیں تو کہنے لگیں کہ پھر آپ اپنے بیٹے کو ثواب کی امید کیجئے۔ ابو طلحہ نے کہا اللہ کی بندی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں نے کھانا بھی کھا لیا میں نے صحبت بھی کر لی اب میرے بیٹے کی فوت کی خبر پہنچ رہی ہیں۔ وہ اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے۔ جا کر ان کو اپنے سارے معاملے کی خبر دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری گذشتہ رات کو مبارک بنائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات ان کی اہلیہ کو حمل ٹھہر گیا۔ پھر ایک وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ابو طلحہ اور ام سلیم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب مدینے کے قریب پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مدینے میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس خاتون کو رات کو بچہ جننے کا درد شروع ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔ اور ابوطلحہ نے اپنی بیوی کی دیکھ بھال کی۔ تو ابوطلحہ نے دعا کی اے اللہ اے میرے رب بے شک آپ جانتے ہیں کہ یہ بات مجھے بہت پسند ہے کہ میں آپ کے نبی کے ساتھ چلوں جب وہ نکلیں اور میں اس کے ساتھ ہی داخل ہوں جب وہ داخل ہوں۔ مگر میں اس وقت محبوس کر دیا گیا ہوں جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ام سلیم نے کہا اے ابوطلحہ مجھے جو تکلیف شروع ہوئی تھی اب وہ مجھے نہیں ہو رہی لہٰذا وہ چل پڑے اور رات رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ پھر اسے درد شروع ہوا اور اس نے بچہ جنم دیا۔ لہٰذا ام سلیم نے ان سے کہا۔ اس بچہ کو پہلے کچھ نہ کھلائیے۔

بلکہ صبح اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائیے بچہ رات کو روتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ شاید یہ ام سلیم نے بچہ جنم دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے میں بچے کو آپ کے آگے لے آیا اور آپ کی گود میں رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی عجوہ کھجور منگوائی اور اسے اپنے منہ میں چبایا یہاں تک کہ وہ گھل گئی پھر اسے اس کے منہ میں ڈالا جبکہ بچہ اس کو چوسنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کے ساتھ انصار کی محبت کو ملاحظہ کرو اس کے بعد آپ نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۹۷۳۹...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی محمد بن حمویہ نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا بی بی ام سلیم سے ایک بیٹا تھا اس کا انتقال ہو گیا بی بی نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابوطلحہ کو بچے کی موت کا نہ بتانا۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی اس کو مسلم نے نقل کیا محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن اسد سے اس نے سلیمان سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اسحاق بن عبداللہ سے اس نے انس بن مالک سے۔

۹۷۴۰...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا بیٹا بیمار تھا وہ شام کو مسجد چلے گئے پیچھے سے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔

راوی نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کے مفہوم میں حدیث بیان کی ہے۔ اور عاریہ یعنی ادھاری چیز کے (حوالے سے) کہا ہے کہ جب رات کا آخر ہو گیا تو ان کی اہلیہ نے کہا اے ابوطلحہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آل فلاں نے کوئی چیز ادھاری مانگ کر لی تھی وہ اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے وہ چیز واپس مانگی گئی تو یہ بات ان کو بری لگ گئی۔ ابوطلحہ نے کہا کہ ان لوگوں نے انصاف نہیں کیا ام سلیم بولی کہ بے شک میرا بیٹا تھا جو کہ اللہ کی طرف سے ہمیں ادھار یعنی عارضی ملا تھا اللہ نے اس کو واپس لے لیا ہے۔ ابوطلحہ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۴۱...... اس قصے کو عبایہ بن رفاعہ نے اور اس نے اس کے آخر میں کہا ہے (کہ پھر ابوطلحہ کا جو بیٹا پیدا ہوا تھا) میں نے اس کے سات بیٹے دیکھے تھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جہنم کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی

۹۷۴۲...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کے سامنے (یہ روایت) پڑھی تھی انہوں نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جس انسان کے تین بیٹے مر جاتے ہیں اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔ (یعنی اللہ نے جو قسم کھائی تھی کہ ہر شخص کو جہنم کے اوپر سے گذرنا ہوگا۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے حفص بن غیاث سے۔

۹۷۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو حسن بن حسن حربی نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی مسلمان جن کے تین بیٹے فوت ہو جائیں جو نابالغ ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے والدین کو محض اپنے فضل اور اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔

فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ نہیں اس وقت تک ہم نہیں داخل ہوں گے جب تک ہمارے ماں باپ نہ آ جائیں۔ فرمایا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تم بھی اور تمہارے والدین بھی اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۹۷۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے دونوں نے کہا ان کو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام نے یعنی ابن حسان نے ان کو حسن نے صعصعہ بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا وہ اپنے سواری کے جانور کو آگے پکڑ کر چلا رہے تھے اور ان کے گلے میں مشک لگی ہوئی تھی میں نے کہا ابوذر کیا ہوا آپ کو؟ انہوں نے کہا میرا کام میرے لئے ہے۔ میں نے کہا اے ابوذر آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے تین بار کہا کہ میرے لئے میرا عمل ہے کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بتائیں گے؟ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔

۹۷۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسحاق ازرق نے ان کو العوام نے ان کو ابو محمد مولیٰ عمر بن خطاب نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے تین بچے آگے پہنچ جائیں جو بلوغت تک نہ پہنچے ہوں وہ اس کے لئے جہنم سے مضبوط حصار اور قلعہ ثابت ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب ابوالمنذر سید القراء ہیں انہوں نے کہا کہ دو آگے چلے جائیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں اگر دو بھی آگے چلے جائیں ابوذر نے کہا کہ میں نے کہا اگر ایک ہو؟ انہوں نے فرمایا اگرچہ ایک بھی ہو۔ (لیکن یہ بات پہلے صدمے کے وقت ہو گی۔)

جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں وہ جنت میں اپنے والدین کا استقبال کریں گے

۹۷۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن ہارون واسطی نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابو محمد مولیٰ عمر بن خطاب نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کوئی بھی دو مسلمان والدین جن کے تین بچے وفات پا جائیں جو کہ ابھی نابالغ ہی ہوں وہ بچے ان کے لئے جہنم سے حفاظت کا محفوظ قلعہ ثابت ہوں گے۔

۹۷۳۷)...... أخرجه النسائي في الجنائز باب (۲۵) من طريق إسحاق الأزرق عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي به

۹۷۳۸)...... أخرجه النسائي في الجنائز باب (۲۵) من طريق يونس عن الحسن به

۹۷۳۹)...... عزاه في الكنز (۶۶۸۰) إلى أبي يعلى وابن عساكر

حضرت ابوذر نے فرمایا ہمارے دو بیٹے گزر گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو بیٹے بھی اسی طرح ہیں۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سید القراء نے کہا یا رسول اللہ میرا ایک بیٹا گزر گیا ہے۔ یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایک بیٹا بھی اور یہ بات صدمہ اولیٰ کے وقت ہوتی ہے۔ الفاظ حدیث مقری کے ہیں۔

۹۷۵۱ ...... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن علی دقاق نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبد ربہ بن بارق حنفی نے ان کو سماک بن ولید حنفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اے عائشہ جس شخص کے دو بچے آگے جا کر ذخیرہ بن چکے ہوں میری امت کے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بدلے میں جنت میں داخل کرے گا۔ سیدہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی جس کا صرف ایک بیٹا آگے جا چکا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جن کا ایک بیٹا فوت ہو چکا ہو اے توفیق یافتہ۔ عرض کیا اے اللہ کے نبی جس کا ایک بھی بیٹا آگے نہ گیا ہو۔ فرمایا کہ جس کا آگے کوئی ذریعہ نہ ہو میں اس کے لئے آگے کا ذریعہ ہوں۔ میری مثل ذریعہ نہ پائیں گے۔

یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کے متعلق بیان کی ہے۔ اور نصر بن علی وغیرہ نے روایت کی عبد ربہ بن بارق سے۔

۹۷۵۲ ...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبیداللہ بن معاذ عنبری نے اور عبدالواحد بن غیاث نے دونوں نے کہا ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا۔ ان کو ابوالسلیل نے ان کو ابوحسان نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے کہا کہ میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کریں گے جس کے ساتھ ہمارے دل خوش ہو جائیں ہمارے مرنے والوں کے بعد کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جی ہاں ان کے چھوٹے بچے اہل جنت کے تالابوں کے مینڈک میں (ان کے ذخیرے ہیں)۔ ان بچوں میں سے ایک اپنے والد سے ملے گا۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اپنے والدین سے ملے گا۔ اور اس کا کپڑا پکڑنے لگا یا یوں فرمایا تھا کہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگا جیسے میں نے آپ کے کپڑے کا کونہ پکڑ لیا ہے بس پھر وہ نہیں رکے گا یہاں تک کہ اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس بچے کو بھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سوید سے اور محمد بن عبدالاعلیٰ سے اس نے معتمر سے۔

۹۷۵۳ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج نے یعنی ابن محمد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن قرہ سے ان کو ابوایاس نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ساتھ ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا اللہ آپ سے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اس کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ بچہ کہاں گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ فوت ہو گیا ہے یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ جب بھی جنت کے کسی دروازے پر جائیں اور دروازہ کھلوانے کی کوشش کریں تو وہ بیٹا بھاگ کر دروازے کھولے۔ اس شخص نے پوچھا کہ کیا یہ صرف میرے لئے ہے یا ہم سب کے لئے ایسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تم سب کے لئے ہوگا۔

۹۷۵۴ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو خالد بن میسرہ نے ان کو ابوحاتم بصری نے اور وہ کے میں آیا کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے تو صحابہ کرام آپ کے گرد حلقہ بنا لیتے تھے ان میں ایک آدمی تھا جس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا تھا جو اس

(۹۷۵۱) (۱) فی ا: یحیی وهو خطأ وعیسی بن ابراهیم وهو الشعیری البرکی (التقریب)

(۹۷۵۲) اخرجه مسلم (۲۰۲۹/۴)

کے پیچھے آ جاتا تھا۔ وہ بچہ فوت ہو گیا اور وہ آدمی حلقہ رسول سے غیر حاضر رہنے لگا۔ اور اپنے بیٹے کی یاد میں غمگین رہنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر حاضر پایا تو پوچھا کیا بات ہے وہ آج کل نظر کیوں نہیں آتا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے اسی کو یاد کرتا رہتا ہے اسی کے غم کی وجہ سے نہیں آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جا کر اس سے ملے اور اس کی تعزیت کی۔ اور فرمایا اے فلانے دو باتوں میں سے کوئی بات آپ کو زیادہ پسند ہے یہ کہ تو عمر بھر اس کے ساتھ فائدہ اٹھائے۔ یا یہ بات کہ کل آپ جب جنت کے دروازے پر آئیں تو جس دروازے پر جائیں آپ دیکھیں کہ وہ آپ سے پہلے وہاں موجود ہو اور آپ کے لئے وہ دروازہ کھولے۔ اس نے کہا کہ بلکہ یہی پسند ہے کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی بات ہے تیرے لئے چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی کیا یہ بات صرف اسی شخص کے لئے ہے یا سب کے لئے مسلمانوں میں سے جس کے بھی بچے فوت ہو جائیں۔ فرمایا کہ یہ اس کے لئے تو ہے ہی۔ اور مسلمانوں میں سے ہر وہ شخص جس کے بچے ہلاک ہو جائیں۔ اس کے لئے بھی ہے۔

پانچ وزنی چیزیں

۹۷۵۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی بن اسماعیل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن علاء نے اور ابن جابر نے دونوں نے کہا ان کو ابو سلام نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو علی حسن بن یحییٰ کرمانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن علاء نے ان کو ابو سلام اسود نے ان کو ابو سلمیٰ نے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چرواہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے رک رک (مراد ہے تعجب سے بن) پانچ چیزیں ہیں کس قدر ری وہ ترازو میں بھاری ہیں۔

(۱) لا الہ الا اللہ۔ (۲) سبحان اللہ (۳) الحمد للہ۔ (۴) اللہ اکبر

اور نیک صالح بیٹا کسی مسلمان مرد کا جو وفات پا جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے۔ کہ کس نے ان کو ترازوں میں اس قدر بھاری بنا دیا ہے۔

مراد ہے کہ خوب وزنی ہیں ترازوئے اعمال میں۔

۹۷۵۶:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے حارث بن سوید سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے میں رقوب کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ رقوب وہ ہے جس کے بچے نہ ہوتے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں رقوب وہ ہے جس کے بچے آگے نہ گئے ہوں بالکل۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابو معاویہ سے۔

۹۷۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ قصار کوفی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ان کو انصاری ایک عورت کے بیٹے کی وفات کی خبر پہنچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر جب دیکھا تو وہ (بری طرح رو رہی تھی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۹۷۵۶)...... اخرجہ مسلم (۲۰۱۲/۳)

(۹۷۵۷)...... کنز العمال (۸۶۷۵)

فرمایا کہ یہ کیسا واویلا اور بے صبری ہے وہ بولی یا رسول اللہ میں کیسے بے صبری نہ کروں حالانکہ میں رقوب ہوں میرے بچے مر جاتے ہیں زندہ نہیں رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ رقوب تو وہ ہیں جن کے بچے زندہ رہتے ہیں۔ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتیں کہ آپ اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھو کہ وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو اور بار بار وہ آپ کو کہے ہمارے پاس آ جاؤ؟ عورت نے کہا جی ہاں ! یہ تو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! بے شک وہ اسی طرح ہے۔

ناکمل بچہ پر آخرت میں اجر

۹۷۵۸ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جب کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا تھا یا رسول اللہ میرے بیٹے میں سے (یا اولاد میں سے) میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان میں سے کیا کچھ آپ نے آگے بھیجا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرے بعد میرے پیچھے کیا رہے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے ان میں سے وہ کچھ ہے جو فرط کے لئے اس کی اولاد میں سے ہے۔

۹۷۵۹ ـــ ابو عبید نے کہا کہ ہمیں ابن علیہ نے خبر دی لیث بن ابو سلیم سے اس نے سعید سے اس نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اور حمید نے کہا کہ البتہ اگر میں ایک ناکمل بچہ آگے بھیجوں (یعنی کچا حمل ساقط ہو جائے تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے ایک سو (۱۰۰) صحیح سالم بچے والوں سے زرہ پوشوں سے اور ابو عبید نے یہ بھی کہا کہ لک منهم ما المقطو من ولده۔ کہ تیرے لئے ان میں سے وہی کچھ ہے جو فرط کے لئے ہے اس کی اولاد میں سے یا بیٹوں میں سے۔ کہتے ہیں کہ بے شک مقطو میں اجر دیئے جاتے ان میں جو مر چکے ان کے بیٹوں میں سے۔ اور حمید کا یہ قول کہ:

ملأنه مسترتيم

یعنی بے شک شان یہ ہے کہ تحقیق اس نے اپنی زرہ پہنی ہے (یعنی زرہ)۔

جنت کے درجات اور اس کے دروازے

۹۷۶۰ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ہشام بن ملاس نمیری نے ان کو خبر دی مروان بن معاویہ فزاری نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں حارثہ شہید ہو گئے تھے چنانچہ ان کی والدہ آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرے دل میں حارثہ کی کتنی محبت ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کر لیتی ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سمجھتی ہو کہ جنت ایک ہی ہے نہیں بلکہ جنتیں بہت ساری ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔

۹۷۶۱ ـــ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابن ابو اویس نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے اس کے ثواب کے بارے میں ابن مسعود سے انہوں نے اس سے جس نے ان کو حدیث بیان کی تھی انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کا غم ان پر بہت شدید ہو گیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھر میں مسجد مقرر کر لی اور اسی میں عبادت کرنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ یا ہمارے اوپر رہبانیت فرض نہیں کی۔

(۹۷۶۰) ـــ محمد بن هشام بن ملاس الدمشقى ابو جعفر صدوق (الجرح والتعديل ۸/۱۱۶)

بلکہ میری امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے اے عثمان بن مظعون بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرے گی؟ کہ آپ جنت کے جس دروازے پر آئیں آپ وہاں ہی اپنے اس بیٹے کو پائیں کہ وہ آپ کے پہلو میں آ کھڑا ہو اور اپنی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہو اور آپ کے لئے آپ کے رب سے سفارش کر رہا ہو۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ۔ کیا ہمارے لئے بھی وہی اجر ہے ہمارے مرنے والے بیٹوں میں جو عثمان کے لئے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہے اس کے لئے جو تم میں سے صبر کرے اور طلب ثواب کی نیت کرے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے عثمان بن مظعون جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اس کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اس کے لئے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے دونوں درجوں کے درمیان مسافت اتنی طویل ہوگی جس کو طے کرنے کے لئے خالص اور مشاق گھوڑا ستر سال دوڑتا رہے۔ اور جو شخص ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے۔ اس کے لئے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے جن کے دو درجوں کے درمیانی مسافت اتنی ہوگی جس کے طے کرنے کے لئے اصلاً خالص گھوڑا پچاس سال تک دوڑتا رہے۔

اور جو شخص عصر کی نماز باجماعت ادا کرے اس کا اجر ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کو آزاد کر دے جن میں ہر ایک نے بیت اللہ آباد کیا ہو۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی نے حج مقبول اور عمرہ مقبول کیا ہو۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے لیلۃ القدر کی عبادت کر لی ہو۔

۹۷۶۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو الطیب محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن ہشام نے ان کو عبد اللہ بن جراح قہستانی نے ان کو عبد الخالق بن ابراہیم بن طہمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن خنیس نے ضرار بن عمرو سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا وہ اس پر شدید غمگین تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی ایک جگہ ٹھہرائی تھی جہاں وہ عبادت کر لیتے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمائندہ بھیجا کہ اس کو میرے پاس بلا لاؤ اور اس کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ عثمان بن مظعون جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے عثمان بن مظعون کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں؟ کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں آپ جنت کے جس دروازے پر جائیں گے وہاں آپ یہ پائیں گے کہ آپ کا بیٹا وہاں کھڑا ہوگا جو آپ کی کمر میں بانہیں ڈالتے ہوئے تیرے لئے تیرے رب کے آگے شفاعت کرے گا؟ عثمان نے کہا کہ کیوں نہیں میں تو خواہش کرتا ہوں یا رسول اللہ۔ چنانچہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے بھی ہمارے مرحوم بیٹوں میں یہی اجر ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو ثواب کی نیت کرے گا میری امت میں سے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان کیا تم جانتے ہو کہ اسلام میں رہبانیت کیا ہے؟ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

اے عثمان جو شخص جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرے اس کے بعد اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کو ایک حج مقبول اور عمرہ مقبول کا اجر ملے گا۔ اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے پچیس نمازوں کا اجر ہوگا۔ ہر ایک ان میں سے اس کی مثال ستر درجے ہوں گے جنت الفردوس میں۔

اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اس کے بعد وہ ذکر اللہ کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۹۷۶۱) ۔۔۔ کنز العمال (۸۶۵۳)
(۹۷۶۲) ۔۔۔ (۱) فی الأصل: (والما) وانظر الکنز (۸۶۵۳)

بھرے ہوئے ہیں میں نے دیکھا کہ ان میں ایک میرے بھائی کا بیٹا بھی ہے میں نے اس کو آواز دی اے فلانے مجھے بھی پانی پلا دے۔ وہ کہتا ہے اے چچا جان ہم لوگ اپنے اپنے والد کے سوا کسی کو نہیں پلاتے۔ اس آدمی نے کہا کہ جب سے مجھے اشتیاق ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس بیٹے کو بھی میرے لئے آخرت کے لئے آگے کا سامان بنا کر بھیج دے انہوں نے دعا کی اور سب لوگوں نے آمین کہی لہٰذا وہ لڑکا تھوڑی دیر ہی زندہ رہا پھر اس کا انتقال ہو گیا۔

بچوں کی وفات پر اجر

۹۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق نے کوفے میں ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو خبر دی کثیر بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ سامنے آ گیا۔ تو وہ کہنے لگے بیشک میں اس کے بہتر حالات کو جانتا ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ فوت ہو جائے اور میں اس پر اجر و ثواب کی توقع کروں۔

۹۷۶۸:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو حمید اعرج نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا بیٹا سامنے آ گیا سعید نے کہا بے شک میں اس کے بارے میں بہترین دوستی جانتا ہوں وہ یہ کہ یہ مر جائے اور میں اس پر ثواب ملنے کی امید کروں۔

۹۷۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو محمد بن داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کو جب بھی ملنے گیا سب سے پہلی بات انہوں نے مجھ سے یہی کی کہ کسی صاحب عیال کی پرواہ نہ کر میں نے کسی عیالدار کو نہیں دیکھا مگر پریشان تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کا ایک چھوٹا بیٹا تھا کھیلتا رہتا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ اے ابوعمرو کاش کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبض کر لے (یعنی یہ فوت ہو جائے۔)

اور مجھے آرام مل جائے۔ میں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو باپ بنایا ہے (کیا مطلب ہے آپ اس کے خرچے سے پریشان ہیں کیا؟) کیا آپ نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ آپ کے پاس دو سو دینار ہیں اور بسا اوقات اس میں منافع بھی ہوتا رہتا ہے۔ کہنے لگے میں جہاد سے واپس آیا تھا تو پہلی چیز جس کے ساتھ میری ابتداء ہوئی تھی یہ تھی کہ میرا صبیب فوت ہو گیا تھا لہٰذا مجھے آرام مل گیا۔

۹۷۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن ابراہیم عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے منصور بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں حسن البصری کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ آپ ان سے اس فرمان الٰہی کے بارے میں پوچھیں:

مااصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراھا

نہیں پہنچتی کوئی مصیبت نہ زمین میں اور نہ ہی خود تمہارے نفسوں میں مگر وہ اصل کتاب (لوح محفوظ میں درج ہے)

اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں۔

چنانچہ میں نے اس آیت کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ سبحان اللہ اس میں کون شک کرے گا ہر وہ مصیبت جو زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ سب ضبط تحریر میں ہے اس سے قبل کہ ہم اس کو پیدا کرتے یعنی روح کو۔

۹۷۷۰ ــــ فی ن: (نبرأ)

۹۷۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لکیلا تاسوا علی ما فاتکم و لا تفرحوا بما آتاکم

جو چیز تم سے رہ جائے (یعنی حاصل نہ ہو سکے) اس پر رنج و غم نہ کرو اور جو چیز تمہیں عطا کرے اس پر نہ اتراؤ۔

فرمایا کہ ہر شخص یا تو نہ ملنے پر رنج و غم کرتا ہے یا ملنے پر اتراتا ہے لیکن جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کرے اور اس کو جو چیز پہنچے تو اس پر شکر کرے۔

فصل:...... سب سے زیادہ آزمائش اور مصیبت میں کون؟

۹۷۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے "ح" اور ہمیں خبر دی اور ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ ان کے اوپر رکھا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو تو شدید بخار ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنا شدید بخار ہوتا ہے جیسے تم لوگوں میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے کہا اس لئے ہے کہ آپ کا اجر بھی دوہرا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہی بات ہے۔ جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ پہنچے یا اس کے ماسوا کوئی اور تکلیف تو اس کے بدلے میں اس کے گناہ اللہ تعالیٰ جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۹۷۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد اور اسی مفہوم کے ساتھ۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے ابومعاویہ سے۔

اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش سے کئی وجوہ سے۔

۹۷۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق اور ابوبکر قاضی نے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق خولانی نے ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کو خبر دی ہشام بن سعید نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے یہ کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار تھا آپ نے کوئی کپڑا اوڑھ رکھا تھا۔ ابوسعید نے اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیا لہٰذا اس نے بخار کی تپش کپڑے کے اوپر محسوس کی تو ابوسعید خدری نے عرض کی یا رسول اللہ کتنا شدید بخار ہے آپ کو آپ کے بخار کی گرمی کتنی شدید ہے۔ ہم لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ہمارے اوپر تکلیف اور آزمائش سخت کر دی جاتی ہے۔ اور ہمارے لئے اجر بھی دہرا کر دیا جاتا ہے۔ ابوسعید نے پوچھا یا رسول اللہ سب سے زیادہ لوگوں میں مصیبت کس کی زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی ہے انہوں نے پوچھا کہ ان کے بعد پھر کس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی۔ البتہ ہوتا تھا

(۹۷۷۲)...... متفق علیہ

أخرجه البخاري في المرضى باب (۳) ومسلم في الأدب باب (۱۴) من طريق الأعمش. به

ایک شخص ان میں سے فقر میں مبتلا کیا جاتا اور فقر کے ساتھ آزمایا جاتا یہاں تک کہ نہ پاتا سوائے ایک قمیص کے اس کو ڈھونڈتا تاکہ پہن لیتا۔ اور آزمایا جاتا۔ چیچڑوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس کو مار دیتیں اور البتہ ایک انسان ان میں سے آزمائش کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا جتنا کہ تم میں سے کوئی آدمی انعام کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔

۹۷۷۵۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور ہشام اور حماد بن سلمہ نے۔ ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور حماد بن زید نے اور ابان عطار نے ان سب نے عاصم بن بہدلہ سے اس نے مصعب بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آزمائش سب سے زیادہ سخت کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جس کو انبیاء کے ساتھ زیادہ عملی مناسبت ہو۔ یہاں تک کہ آدمی آزمایا جاتا ہے۔

اپنے دین کے انداز ے کے مطابق اگر وہ دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ دین کے اعتبار سے ذرا نرم ہو تو وہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ یا اس انداز کے مطابق فرمایا تھا۔ آزمائش بندے سے جدا نہیں ہوتی یا نہیں ٹلتی یہاں تک کہ وہ دھرتی پر چل پھر رہا ہوتا ہے (اور اس پر اس آزمائش کی وجہ سے) کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ یہ ابن فورک کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت کے مطابق بندہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے ہمیشہ آزمائش بندے کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس طرح کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا ہے مگر اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۷۷۶۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنی پھوپھی فاطمہ سے کہ وہ فرماتی ہیں ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے عورتوں کی ایک جماعت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ ہم نے دیکھا کہ بخار کی شدت کی وجہ سے جو آپ کو تکلیف ہو رہی تھی اس کو کم کرنے کے لئے پانی کی مشک سے آپ کے اوپر پانی کے قطرے گرائے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ تکلیف آپ سے دور کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزمائش کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے اس کے بعد ان لوگوں کی جو (دین کے لحاظ سے) ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی جو ان لوگوں کے قریب تر ہوتے ہیں۔

۹۷۷۷۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے حصین بن ابی عبیدہ بن حذیفہ سے ان کو پھوپھی نے۔ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ کو بخار چڑھا تھا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ درخت پر پانی کی مشک لٹکا دی جائے پھر آپ اس کے نیچے لیٹ گئے اور مشک سے آپ کے دل کے مقام پر قطرے گرنے لگے۔ میں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر لیجئے تاکہ آپ کی تکلیف دور کر دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

مؤمن و منافق کی مثال

۹۷۷۸۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے

(۹۷۷۵)۔۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۱۵) ومن طريق الحاكم (۱/۴۱)

سے اس نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔

بے شک بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور (حقیقی) صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ لوگوں سے محبت کرنا چاہتا ہے ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص آزمائش پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی رضا ہوتی ہے اور جو شخص ناخوش ہوتا ہے اس کے لئے ناراضگی ہوتی ہے۔

۹۷۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ابولہیعہ کہا کرتے تھے کہ سنان بن سعد نے روایت کی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس احمد بن محمد شاذیاخی نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے ابن الہاد سے اس نے عمر سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ان کو محمود بن لبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص صبر کرتا ہے پس اس کے لئے صبر کی جزا ہوتی ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اس کے لئے بے صبری کی پاداش ہوتی ہے۔

ابن ابوزناد نے عمرو بن ابوعمرو سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۸۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو مکی نے ان کو سنان حضرمی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔

۹۷۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو حماد بن ابووائل نے ان کو ابن مسعود نے یا اس کے ماسوائے اصحاب رسول میں سے۔ ہشام کو شک ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزماتا ہے تو اسی کی محبت کی وجہ سے اس کو مصیبت اور آزمائش لگتی ہے یہاں تک کہ وہ بندہ پھر اللہ کو پکارتا ہے اور وہ اس کی دعا سن لیتا ہے (یعنی قبول کرتا ہے۔)

۹۷۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور حفص نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابووائل نے ان کو کردوس بن عمرو نے اور وہ کتاب پڑھتا رہتا تھا ہم نے جو کتاب پڑھی ہیں ہم نے ان میں لکھا پایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ بندے کو آزماتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے تاکہ اس کی عاجزی کو وہ سن لے۔ یہ زیادہ صحیح ہے حماد کی روایت میں سے۔

۹۷۸۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۹۷۸۳)..... اخرجه الترمذی بعضه فی الزهد باب (۵۷) من طریق اللیث. به وقال حسن غریب

وانظر ابن ماجه الفتن باب (۲۳) والأوائل لابن أبي عاصم (۱۳۹)

(۹۷۸۸)..... تفرد المصنف بهذا الحدیث کما فی الکنز

نے فرمایا بے شک اللہ جس وقت کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کو آزماتا ہے تاکہ اس کی پکار کو سنے۔

۹۷۸۹:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے سنی تھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے ان کو آزماتا ہے۔

۹۷۹۰:... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن زیاد نے اسلم قرشی سے اس نے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں۔ تو اس کو آزمائش لگا دیتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ اس کو برگزیدہ بنادیں۔

اور ایک روایت میں جعفر نے سعید سے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب وہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتا ہے۔

۹۷۹۱:... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابومعین حسین بن حسن رازی نے ان کو عبدالرحمن بن عبدالملک حزامی نے ان کو ابوقتادہ بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن تغلب بن ابوصعیر نے ابن اخی زہری سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مومن کسی بل اور سوراخ میں بھی چھپا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں بھی اس پر کسی ایسے کو مسلط کرے گا جو اس کو ایذاء پہنچائے گا۔

۹۷۹۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو خالد بن زید (طبیب نے) ان کو ابوقیس نے حسن سے انہوں نے کہا کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر اس کے لئے ایک منافق پڑوسی ہوتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش

۹۷۹۳:... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابوہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام سات سال تک آزمائے گئے وہ بیت المقدس کے کناسہ اور کوڑے کرکٹ کی جگہ پر ڈال

(۹۷۸۹)... هذا الحديث مرسل وفي إسناده مجهول وتفرد المصنف بهذا الحديث كما في الكنز.

(۹۷۹۰)... (۱) في أ (الحسن)

(۹۷۹۱)... (۱) سقط من الأصل واثبتناه من مجمع الزوائد (۲) في الأصل (من)

أخرجه البزار (۳۳۵۹ كشف الأستار) من طريق أبي قتادة العدوي عن ابن أخي الزهري. به

وقال البزار لا نعلم رواه إلا أبو قتادة عن ابن أخي الزهري.

وقال الهيثمي (۷/۲۸۹) رواه البزار والطبراني في الأوسط وفيه أبو قتادة بن يعقوب بن عبدالله العذري ولم أعرفه وبقية رجال الطبراني ثقات. م ص.

وأخرجه الديلمي وقال: تفرد به أبو معين الحسين بن الحسن الرازي (الكنز ۷۸۱)

(۹۷۹۲)... (۱) في ن: (الطيب)

دیئے گئے تھے۔

۹۷۹۴: ...اور ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو یوسف بن مہران نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے ان سے کہا، اللہ کی قسم مجھ پر بڑی مشقت اور بھوک اور فاقہ آن پڑا ہے اس قدر کہ آخر میں نے اپنی زلفیں بیچیں ایک روٹی کے بدلے میں تو میں آپ کو کھلاتی ہوں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا دے۔ انہوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر ہم لوگ سات برس تک نعمتوں اور آسائشوں میں تھے۔ اب ہم سات برس مبتلائے آزمائش بھی ہیں۔

جنت کو خواہشات و لذات کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہے

۹۷۹۵: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابومسلم اور محمد بن یحییٰ بن منذر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور حمید نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جنت مشکلات کی باڑ لگا دی گئی ہے (یعنی جنت والے سارے کام مشکل و محنت طلب ہیں) اور جہنم لذات و خواہشات کی باڑ لگا دی گئی ہے۔ (یعنی سب مرغوب و من پسند ہیں) مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قعنبی سے اس نے حماد سے۔

۹۷۹۶: ...ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابی مسرہ نے ان کو ابوعبدالرحمن مقری نے ان کو نوح بن جعونہ نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے سہارا لگائے ہوئے اور فرما رہے تھے۔

تم لوگوں میں سے کون ہے جس کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی بھاپ سے بچالے۔ اس کے بعد فرمایا خبردار بے شک جنت کا عمل سخت اونچی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ خبردار جہنم کا عمل۔ یا یہ فرمایا تھا کہ دنیا آسان ہے گھرا ہوا لذت و شہوت کے ساتھ (تین بار فرمایا) اور نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا اور جو شخص فتنوں میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا پس وہ خوش قسمت ہے وہ کیا بڑا خوش نصیب ہے۔

۹۷۹۷: ...ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث دراوردی سے علاء سے۔

اس امت کا عذاب

۹۷۹۸: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو عثمان بن مخلد اور اسماعیل بن سالم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس تھا۔ اتنے میں

(۹۷۹۵)　اخرجہ مسلم (۴/۲۱۷۴)

(۹۷۹۶)　اخرجہ احمد (۱/۳۲۳) عن علی عبدالرحمن المقری به　　(۹۷۹۷)　اخرجہ مسلم (۴/۲۲۷۲)

وانظر الترغیب للأصبہانی (۱۲۱۴) مصطفیٰ

خارجیوں کے سر دار اسے جانے لگے (یا قتل کے بعد سر لائے گئے۔)

جب بھی کوئی سردار (یا سر) لایا جاتا تو میں پوچھتا کہ یہ کون ہے تو کہا جاتا کہ یہ بھی جہنم میں گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن یزید انصاری نے مجھ سے کہا کہ بھتیجے کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک اس امت کا عذاب (یعنی سزا) اس کی دنیا میں ہی مقرر کر دیا گیا ہے۔ حسن بن حکم نخعی نے ابوبردہ سے اس کا مختصر بیان کیا ہے۔

۹۷۹۹:۔ اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد ایادی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو اسماعیل نے ان کو ابن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معاذ بن معاذ مسعودی نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک میری امت پر خصوصی رحم کیا گیا ہے (مرحومہ ہے) اس پر آخرت میں سزا نہیں ہے یعنی بات ہے کہ اس کا عذاب و سزا اور سزا سے کم تر آتا۔ قتل ہونا اور آزمائشیں اور مصائب ہیں۔

۹۸۰۰:۔ ہمیں خبر دی ابومحمد عبیداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابوالاسعد بن حماد نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن فضل۔ بن عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان بن نعمان انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالفضل نے اپنے والد عاصم سے اس نے اپنے والد عمر سے اس نے اپنے والد قتادہ بن نعمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو احسن صورت میں نازل کیا جس احسن صورتوں میں وہ آتے تھے۔ انہوں نے آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے کہتے ہیں بے شک میں نے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ میرے دوستوں کے ساتھ تلخ ہو جا اور سختی کر ان کی زندگی تنگ کر دے اور تنگی کر دے اور ان پر تشدد کر اور سختی کر دیا سخت ہو جا۔ تاکہ وہ دنیا سے بے رغبت ہو جائیں اور میری ملاقات کو محبوب رکھیں۔ میں نے دنیا کو اپنے اولیاء کے لئے قید خانہ بنایا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔

یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ ہی نقل ہوئی ہے جب کہ اس میں کئی راوی مجہول ہیں۔

مصائب پر صبر

۹۸۰۱:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبداللہ نحوی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو عفیر بن معدان نے سلیم بن عامر سے اس نے ابوامامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے چلو میرے بندے کے پاس اس پر مصائب انڈیل دو وہ اس پر عمل کرتے ہیں مگر وہ ان مصائب پر صبر کرتا ہے وہ واپس آکر کہتے ہیں کہ ہم نے تو اس پر مصائب اور تنگی ویسے ہی جیسے آپ نے ہمیں حکم دیا تھا (مگر وہ تو صبر کر رہا ہے) اب تو اس پر رحم کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ واپس چلے جاؤ میں تو پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی آواز سنتا رہوں (یعنی وہ مجھے پکارتا رہے اور میں سنتا رہوں۔)

۹۸۰۲:۔ اس اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ کسی ایسے امر کو محسوس کرو

(۹۷۹۹): رواہ البیہقی. (مسلم)

اخرجہ الحاکم (۴:۲۵۳) من طریق ابی بکر بن عیاش به

وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی

(۹۸۰۰) اخرجہ الطبرانی (۱۹/۱۱) عن الولید بن حماد الرملی به

(۹۸۰۱): واخرجہ الطبرانی (۸/۱۹۵ رقم ۷۶۹۷) من طریق ابی الیمان به

وقال الہیثمی فی المجمع (۲/۲۹۱) فیہ عفیر بن معدان ضعیف

بدل دینے کی تم لوگ استطاعت نہیں رکھتے ہو تو اس پر صبر کیا کرو یہاں تک صبر کرو کہ خود اللہ تعالیٰ اس کو بدل دے۔

فاسق اہل جہنم ہیں

۹۸۰۲: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابو راشد نے ان کو عبد الرحمن بن شبل نے وہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی تھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک فاسق اہل جہنم ہیں۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ فاسق کون ہیں؟ فرمایا کہ عورتیں ہیں؟ اس آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا وہ ہماری مائیں بہنوں اور بیٹیاں اور ہم لوگوں کی بیویاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں کیوں نہیں مگر وہ جب عطا کی جاتی ہیں تو شکر نہیں کرتیں اور جب دے سے دی جائیں تو صبر نہیں کرتیں۔

فصل: ۔۔۔ اس بات کا ذکر ہے کہ درد و الم ہو یا امراض اور مصائب وہ سب کے سب گناہوں کے کفارے ہیں

۹۸۰۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی سفیان نے عمرو بن محیص سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

من يعمل سوء يجزبه

جو شخص برا عمل کرے گا اس کی سزا دیا جائے گا۔

تو مسلمانوں پر مشکل اور سخت گذری۔ لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ اور ایک روایت میں قتیبہ سے مروی ہے۔ وہ مسلمانوں پر مشکل گذری۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو۔ کردار و گفتار کی سچائی و درستگی کے ساتھ سلامتی والی روش اختیار کرو لہٰذا ہر اس کیفیت میں جس میں مسلمان تکلیف و مصیبت پہنچایا جائے وہ کفارہ ہوتی ہے (یعنی گناہوں کو مٹاتی ہے) یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چبھایا جاتا ہے۔ یا کوئی رنج و تکلیف جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۹۸۰۵: ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو ابو بکر بن ابو زہیر ثقفی نے ان کو ابو بکر صدیق نے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس روایت کے بعد خیر و بھلائی کہاں ہے۔

من يعمل سوء يجزبه

جو شخص برا عمل کرے گا اس کی جزا سزا دیا جائے گا۔

(۹۸۰۲) ۔۔۔ اخرجه الطبراني في الكبير (۸/ ۱۹۲ رقم ۷۸۶۵) وقال الهيثمي (۷/۵۵ ۲) فيه عفير بن معدان وهو ضعيف.

(۹۸۰۳) ۔۔۔ اخرجه الحاكم (۲/ ۱۹۰ و ۱۹۱) من طريق يحيى بن أبي كثير به وليس فيه أبي راشد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

واخرجه أحمد (۳/ ۴۲۸) من طريق يحيى بن أبي كثير عن أبي راشد الحبراني به.

(۹۸۰۳) ۔۔۔ اخرجه مسلم (۴/ ۱۹۹۳)

تو اس کا تو مطلب ہوا کہ ہر غلط عمل کی سزا ملے گی۔

اور سفیان کی ایک روایت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس آیت کے بعد خیر کہاں ہے؟! (یعنی پھر خیر کیسی ہے)

من یعمل سوء یجزبه

مطلب یہ ہوا کہ ہم جو بھی برا یا غلط عمل کریں اس کی سزا ملے گی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تجھے معاف فرمائے اے ابوبکر تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر فرمایا کہ کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنجیدہ اور دکھی نہیں ہوتے؟ کیا آپ تکلیف اور گھٹن کا شکار نہیں ہوتے؟ کیا تجھ پر آزمائش اور مصیبت نہیں آتی؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جزا ہے جو تمہیں دی جاتی ہے۔ اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے بھی کہا کہ کیوں نہیں؟! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ سزا ہے جو تمہیں دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے۔

۹۸۰۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی:

من یعمل سوء یجزبه

تو کہا کہ اگر ہمیں اپنے ہر عمل کی اور اپنے کیے کی سزا ملے گی تو ہم تو ہلاک ہو جائیں گے اس وقت۔

لہٰذا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: جی ہاں بالکل مومن کو اس کی معصیت کی سزا دنیا میں دی جاتی ہے جو بھی مصیبت ہو خواہ اس کی جان میں ہو یا اس کے مال میں۔ اور اس میں بھی جو اس کو تکلیف پہنچے۔

۹۸۰۷ ـــ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے۔ اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ بے شک بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن ابویزید نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبید بن عمیر سے مگر اس نے یہ قول ذکر نہیں کیا کہ اس کے مال میں (قولہ مالہ)۔

بروز قیامت اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

۹۸۰۸ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے دونوں نے کہا ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ہیثم بن ربیع نے ان کو سماک بن عطیہ نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے اس نے انس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک یہ آیت نازل ہوئی۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ

جو شخص ذرے کے برابر خیر کا عمل کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ذرے کے برابر شر کا عمل کرے گا اس کو بھی دیکھ لے گا۔

تو حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا ہاتھ اوپر کو اٹھایا اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں نے ذرے کے برابر بھی اگر غلطی کی ہوگی تو وہ بھی سامنے آجائے گی؟! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

تجھے کیا پرواہ ہے اے ابوبکر! کیا آپ نے نہیں دیکھا ہے آپ جو دنیا میں دیکھتے ہیں اس قبیل سے جو نا گوار و ناپسندیدہ کیفیت دیکھتے ہیں وہ بدلی

(۹۸۰۵) ـــ أخرجه أحمد (۱/۱۱) من طریق سفیان به. (۹۸۰۸) ـــ (۱) فی أ (الفاضی).

کے ذرے میں۔ تیرے لئے اللہ تعالیٰ خیر کے ذرے جمع کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آپ کو وہ پورے پورے عطا کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو تنبیہ

۹۸۰۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو امیہ بنت عبداللہ نے وہ کہتی ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں من یعمل سوء یجزبہ تو سیدہ نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو مجھ سے کسی ایک نے نہیں پوچھی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے بندے کو سرزنش اور جھڑکی ہے یہ عتاب ہے اور اعتاب ہے اسی قبیل سے ہے جو اسے بخار ہو جاتا ہے۔ یا انسان رنجیدہ وخاطر ہوتا ہے۔ یا کوئی تنگی اور تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کوئی معمولی سی پونجی جس کو انسان جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گم ہو گئی ہے اور اس پر پریشان ہوتا ہے اس کے لئے پھر اس کو وہ اپنی جیب میں پالیتا ہے (اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سونا بھٹی میں سے نکلتا ہے۔

۹۸۱۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو عامر خزاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بے شک میں جانتی ہوں سخت ترین آیت قرآن میں وہ اللہ کا یہ فرمانا ہے من یعمل سوء یجزبہ (جو شخص برائی کا عمل کرتا ہے اس کے بارے میں سزا اس کو دی جائے گی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک مسلمان دنیا میں اپنے بدتر اعمال کی سزا دے دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مرض کا ذکر کیا اور کچھ دیگر اشیاء کا یہاں تک کہ اس کے آخر میں رنج اور سختی کو ذکر کیا...... اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے پوچھا...... اور اس روایت کو ابن جریج نے روایت کیا ہے ابن ابوملیکہ سے مگر اس نے اس کو مختصر کیا ہے۔

۹۸۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے اس نے ابن ابوملیکہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

۹۸۱۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو حسن نے اللہ کے اس قول کے بارے میں من یعمل سوء یجزبہ تو حسن نے فرمایا کہ یہ چیز وہ ہے اللہ نے جس کے ساتھ اس عمل کرنے والے کی ذلت ورسوائی کا ارادہ کیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ جس کی عزت واکرام کا ارادہ کرتا ہے اس کی غلطیوں اور گناہوں سے وہ درگذر کرتا ہے۔ یہ وہ سچا وعدہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

بندہ کو مصیبت اس کے اعمال ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے

۹۸۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے ان کو فضیل بن عبدالوہاب نے ان کو ہشیم نے ان کو منصور نے حسن سے یہ کہ عمران بن حصین نے اپنے وجود کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ نہیں دیکھا اس کو میں نے مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے تکلیف

(۹۸۰۹)...... اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۱۵۸۳)　(۹۸۱۱)...... اخرجہ احمد (۶/۵۳)

پہنچتی ہے اور اس میں سے بھی جو اللہ معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور بہت ساری ان غلطیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۸۱۴ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن اسلم نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن زیاد بن ربیع نے وہ کہتے ہیں میں نے ابی بن کعب سے کہا اے ابوالمنذر! کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جس نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سی آیت ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ومن یعمل سوء یجزبہ۔ تب انہوں نے فرمایا کہ میں تو تمہیں فقیہ (سمجھدار) سمجھتا تھا۔ (بات یہ ہے کہ) مؤمن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے خواہ پیر میں تکلیف ہو یا کسی رگ کا پھڑکنا ہو اور خواہ وہ لکڑی کی خراش ہو۔ وہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان میں سے بھی اللہ تعالیٰ زیادہ تر سے در گذر کرتا ہے۔

۹۸۱۵ ...... اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر۔ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور بہت سارے گناہ تو وہ معاف کر دیتا ہے حضرت قتادہ نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

تمہیں پہنچتی کسی آدمی کو کوئی خراش لکڑی وغیرہ سے نہ ہی پیر کا پھسلنا اور نہ ہی کوئی رگ کا پھڑکنا مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور ان میں سے زیادہ تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے پھر اس نے اس کو بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائیں

۹۸۱۶ ...... اور اس کو حسن نے بھی روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے اور وہ سعید بن منصور کی تفسیر میں ہے۔

۹۸۱۷ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ بن مغفل نے کہ ایک عورت جاہلیت میں (طوائف تھی) اس کے پاس ایک آدمی گذرتا تھا یا وہ اس کے پاس سے گذرتی تو آدمی اس کی طرف دست درازی کرتا تھا۔ تو وہ کہتی کہ میں تیرے لئے ہوں پھر جب اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا۔

اور اسلام لے آیا تو اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ اس طرف سے اس کا گذر ہوا اس نے چلتے چلتے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اچانک جو مڑا تو اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے آپ کے ساتھ خیر و بھلائی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ شر اور برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کا گناہ اس پر قائم رکھتے ہیں روک کر رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(۹۸۱۷) ...... اخرجہ احمد (۴/۸۷) والطبرانی فی الکبیر کما فی مجمع الزوائد (۱۰/۱۹۱) والحاکم (۱/۳۴۹ و ۴/۳۷۷) وابن حبان (۲۴۵۵ الموارد) والمصنف فی الأسماء والصفات (ص ۱۵۳ - ۱۵۴) من طریق حماد بن سلمۃ بہ

۹۸۱۸ ـــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اللہ تعالیٰ گرفت کرنے لگے بسبب اس کے جو انہوں نے گناہ کیا ہے یعنی دونوں ہاتھوں نے تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا ـــ اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ابن عساکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہے اکیلا ہے۔

اس امت کو سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے

۹۸۱۹ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ابوبردہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عبداللہ بن یزید بھی اس کے پاس تھے تو اس وقت ان کے پاس (مقتول) خارجیوں کے سر لائے جانے لگے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ کسی بندے کے پاس گذرتے تو میں یہ کہتا کہ جا تو بھی جہنم کی طرف۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے کہ اے بھتیجے ایسے نہ کہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اس امت کا عذاب وسزا اس کی دنیا میں ہی ہوگا۔

۹۸۲۰ ـــ ہمیں خبر دی ابوجعفر کامل بن احمد مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحٰق بن ایوب ضبعی نے اپنی کتاب سے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد مؤذن مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن عبیدہ دیلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عبادت گذار بندے نہ ہوتے اور شیر خوار بچے نہ ہوتے چرنے والے بے زبان مویشی نہ ہوتے تو تمہارے اوپر عذاب انڈیل دیتا اس کے بعد وہ راضی ہوتا عبیدہ دیلی کے دادا مسافع تھے۔

عذاب ادنیٰ

۹۸۲۱ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوزید ہروی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عزرہ نے حسن عرنی سے اس نے یحییٰ بن جزار سے اس نے ابن ابولیلیٰ سے اس نے ابی بن کعب سے۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنىٰ دون العذاب الاكبر

اور البتہ ضرور ہم ان کو چکھائیں گے چھوٹا یا قریب کا عذاب ماسوائے بڑے عذاب کے۔

ابی بن کعب نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیا میں آنے والی یا ملنے والی مصیبت ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے کہا کہ عزرہ نامی شخص وہی ابن یحییٰ ہے۔

۹۸۲۲ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے کہ۔

(۹۸۱۹) ـــ سبق برقم (۹۷۹۸)

(۹۸۲۰) ـــ ... في الإصابة (۹/۸٦) في ترجمة مسافع الديلي

وانظر الجرح (۸/۳۱۳)

(۹۸۲۱) ـــ أخرجه أحمد (۵/۱۲۸) من طريق شعبة به

ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ عذاب ادنیٰ سے مراد مصائب دنیا مراد ہیں۔

لعلھم یرجعون تاکہ وہ رجوع کریں۔ فرمایا اس کا مطلب ہے تاکہ توبہ کریں۔

تکالیف پر گناہوں کا مٹنا

۹۸۲۳ ...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوجعفر آدمی نے ان کو ابوالیمان نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے عطیہ بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بیمار ہو گئے تھے اہل دمشق کی ایک جماعت عیادت کرنے آئی انہوں نے پوچھا اے ابواسحاق آپ کیسے ہیں؟ بولے خیریت سے ہوں۔ جسم ہے جو اپنے گناہ کی وجہ سے گرفت میں ہے اگر اس کا رب چاہے اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس پر رحم کرے۔ اور اگر نئی تخلیق اٹھائے گا تو اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۹۸۲۴ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر بیہقی نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یونس نے۔" ح" اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ مکالی نے ان کو عبدان اھوازی نے ان کو احمد بن عمرو بن السرح نے ان کو ابن وھب نے ان کو مالک بن انس نے اور یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی مصیبت جو مسلمان کو پہنچائی جائے اس کے ذریعے اس شخص کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کانٹا بھی اگر اس کو چبھتا ہے (تو اس پر اس کو اجر ملتا ہے۔)

اور بحر کی ایک روایت میں ہے کہ مؤمن۔ (یعنی مسلم کی جگہ مؤمن کا لفظ ہے۔)

۹۸۲۵ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مصیبت بھی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ کانٹا جو اس کو چبھ جائے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۹۸۲۶ ...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن جناح بن یزید قاضی نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس مسلمان کو بھی کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے کوئی بڑی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی نہ کوئی غلطی مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۹۸۲۷ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد ابن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ قریش کے کچھ نوجوان ان کے پاس آئے اور وہ لوگ منیٰ میں تھے حالانکہ وہ ہنس رہے تھے سیدہ نے پوچھا کہ تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟ بولے فلاں آدمی خیمے کی طناب پر سے گر گیا قریب تھا کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاتی وہ کہتے

(۹۸۲۳) ...... (۱) فی ن: (ابوالنعمان)　　(۹۸۲۴) ...... اخرجہ مسلم (۳/۱۹۹۲)

(۹۸۲۶) ...... اخرجہ مسلم (۳/۱۹۹۱ و ۱۹۹۲)　　(۹۸۲۷) ...... اخرجہ مسلم (۳/۱۹۹۱)

نگیں مت قسموں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو مسلمان بھی کانٹا چبھایا جائے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف اس کو پہنچے اس کے بدلے میں اس کے لئے درجہ لکھ دیتا ہے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اس سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۸۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحق نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابن قسیط نے اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن منکدر سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی کوئی تکلیف کسی مسلمان پر یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا کوئی رنج ومصیبت جو اس کو غمگین کرتی ہے۔ یا غصے کو پانے کی شدت اور تکلیف اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے اور ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا۔ مسلمان کو جو بھی (تکلیف) پہنچتی ہے خواہ کوئی تھکان ہو یا بیماری ہو یا کوئی حزن وغم ہو یا کوئی ایذا ہو حتی کہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۳۰:...... اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسحق بن ابراہیم نے اپنی مسند میں اور انہوں نے کہا ہے اس کی اسناد میں محمد بن عمرو بن حلحلہ اس نے عطاء بن یسار سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن محمد سے اس نے ابو عامر عقدی سے۔

۹۸۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی اسامہ بن زید لیثی نے ان کو محمد بن عمرو بن حلحلہ دولی نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے بنی عامر بن لوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

ناگوار جو چیز بھی مومن بندے کو پہنچتی ہے کوئی تھکان، یا بیماری یا حزن وغم ہو حتی کہ کوئی فکر جو اس کو فکر مند کرتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی غلطیاں مٹا دیتا ہے۔

۹۸۳۲:...... اس کو روایت کیا ہے ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید اور ابوہریرہ نے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اگر بیمار ہو تو بھی۔

۹۸۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو حدیث بیان کی ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری اور ابوہریرہ نے کہ ان دونوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

نہیں پہنچتی مومن کو کوئی تھکان نہ بیماری اور مرض نہ کوئی پریشانی نہ ہی کوئی غم نہ ہی کوئی فکر جو اس کو فکر مند کرتی ہے مگر مٹا دیتا ہے اس سے اس کے گناہ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر سے اس نے ابو اسامہ سے۔

(۹۸۳۱) ...... (۱) فی ن: (عنی) (۲) ...... فی ن: (الغم)

مومن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے

۹۸۳۴ ... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن ولید قرشی نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو خالد نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی آدمی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا ان شاء اللہ صحیح ہے۔ دیہاتی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو جوش مار رہا ہے۔ بڑے بوڑھے کو تاکہ قبریں اس کی مشتاق ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس وقت ایسے ہی ہوگا۔

۹۸۳۵ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ زاہد اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن مختار نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مومن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۹۸۳۶ ... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو یحییٰ بن منصور مروزی نے ان کو ابو سعد نے ان کو عبداللہ بن جعفر برمکی نے ان کو معن نے مالک سے انہوں نے ربیعہ سے اس نے ابو الحباب سے انہوں نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مومن کے ساتھ ہمیشہ آزمائش قائم رہتی ہے اس کی اولاد میں اور خود اس کی ذات میں حتیٰ کہ وہ اللہ کو مل جاتا ہے۔ اور اس کے مال میں بھی اس کی غلطی کی وجہ سے۔

۹۸۳۷ ... ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے یعنی ابن علقمہ سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور مومنہ عورت کے ساتھ ہمیشہ آزمائش لگی رہتی ہے اس کے نفس میں اور اس کی اولاد میں یہاں تک کہ اللہ کو مل جاتا ہے اور اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۸۳۸ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابو مریم نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے اور ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو میرے دادا سعید بن ابو مریم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی نافع بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبید اللہ بن عبدالرحمٰن بن سائب نے یہ کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن کی مثال جب اس کو بخار آتا ہے لوہے جیسی ہے جو آگ میں ڈالا جاتا ہے پھر اس کا میل اور زنگ دور ہو جاتا ہے اور وہ صاف ہو کر رہ جاتا ہے۔

۹۸۳۹ ... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ عمرکی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو جبرام صاحب۔ یا ام مسیب کے پاس پہنچے تو وہ بخار سے کانپ رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا کانپ رہی ہو جی ہاں بخار ہو گیا ہے اللہ اس کو برباد کرے گا۔

(۹۸۳۶) اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب (۵۳۵) بتحقیقی من طریق سعید بن یسار ابو الحباب۔ (۱) فی ن: (...)
(۹۸۳۷) ... اخرجہ الاصبہانی فی (۵۳۶)
(۹۸۳۸) ... (۱) فی ن: (عبد اللہ) وھو خطأ (۲) فی ن: (المصری)
(۹۸۳۹) اخرجہ مسلم (۴/۱۹۹۳) وانظر الترغیب للاصبہانی بتحقیقی (۵۲۶)

انہوں نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو بے شک وہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ قواریری سے۔

۹۸۳۰ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فاطمہ خزاعیہ نے۔ انہوں نے عام اصحاب رسول کو پایا تھا۔ وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کی عیادت کی تھی اس کو تکلیف تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتی ہو؟ وہ کہنے لگی کہ خیریت سے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر شام سے ام ملدم میرے ساتھ ہے اس سے اس کی مراد بخار سے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم صبر کرو بے شک وہ انسان کے میل کو دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔

مؤمن مریض کی مثال

۹۸۳۱ ـــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو ولید بن محمد موقری نے ان کو زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سوائے اس کے نہیں کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جائے اپنے مرض سے آسمان سے گرنے والی برف جیسی ہے رنگ اور صاف ہونے کے اعتبار سے۔

شیخ احمد نے کہا یہ روایت معروف ہے موقری سے اور وہ ضعیف ہے۔

۹۸۳۲ ـــ ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو کہ بیہقی کے رہنے والے تھے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن مودود نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے زبیدی سے اس نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور ٹھیک ہو جاتا ہے مثل برف کے ہے جو آسمان سے گرتی ہے اپنی صفائی اور حسن اور رنگ کے اعتبار سے۔

بخار جہنم کی بھٹی سے ہے

۹۸۳۳ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یزید بن ہارون نے اور علی بن عیاش حمصی نے۔

(۹۸۳۱) ...... أخرجه البزار (۶۹۴ ـ كشف الأستار) من طريق الوليد بن محمد. به

وقال البزار: الوليد لين الحديث يقال له الموقري حدث عن الزهري بأحاديث لم يتابع عليها

وقال الهيثمي (۲/۳۰۳) رواه البزار والطبراني في الأوسط وفيه الوليد بن محمد الموقري وهو ضعيف.

قلت: هذا الحديث رواه الترمذي (۲۰۸۶) ط / الحلبي من طريق الموقري. به

فلا أدري كيف ورد في كشف الأستار وفي مجمع الزوائد

مع العلم أن هذا الحديث سقط من تحفة الأشراف أيضاً

وفي أمالي الشجري (۲/۲۸۷) (الموفقي) بدلاً من (الموقري) وهو خطأ (والبراء) بدلاً من (أنس) وهو خطأ أيضاً

(۹۸۳۲) ...... انظر اللآلي (۲/۳۹۹) والكامل لابن عدي (۳/۱۲۳۳)

(۹۸۳۳) ...... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۵۳۰) بتحقيقي من طريق أبي غسان. به

ہوا کرتا ہے۔

اور ابودرداء سے مروی ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرف گئے ہیں کہ

۹۸۴۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابومعمر نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا بے شک درد و بیماری کے ساتھ اجر نہیں لکھا جاتا تحقیق بات یہ ہے کہ اجر عمل میں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۴۹:...... شیخ احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے حدیث منصور میں ابراہیم سے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کانٹے والی حدیث میں کہ مگر اس کے لئے اس کے بدلے میں درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ اس کی خطا مٹا دی جاتی ہے۔

۹۸۵۰:...... اور اعمش کی روایت میں ہے ابراہیم سے اس حدیث میں کہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں یا اس کے ذریعے اس کا گناہ مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۵۱:...... اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابووائل نے سیدہ عائشہ سے اس مفہوم کے ساتھ شاید کہ وہ اس کا حصہ ہو اگر گناہ تھا یا درجہ کا اضافہ اگر یہ اس کے مطابق ہو۔ اور احادیث میں جمیع گناہوں کے مٹنے کی بات ہے۔

عیادت اور بشارت

۹۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو حسین بن علی بن مہران وراق سلمہ بن شبیب کے بھانجے نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوالملیح رقی نے ان کو محمد بن خالد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو محمد بن خالد سلمی نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا سے اور ان کے دادا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔ وہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو ملنے کے لئے نکلے انہیں پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ بیمار ہیں۔ لہٰذا وہ گئے اور جا کر کہا کہ میں آپ کو ملنے آیا ہوں اور عیادت کرنے آیا ہوں اور بشارت دینے بھی آیا ہوں۔ اس دوست نے پوچھا آپ نے یہ ساری چیزیں کیسے جمع کر لیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نکلا تو تھا ملنے کے لئے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ بیمار ہیں۔ پھر عیادت کی نیت بھی کر لی۔ اور میں آپ کو ایک چیز کی بشارت دیتا ہوں میں نے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا،

جب کسی بندے کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو جائے جس مقام تک وہ اپنے عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی اس کی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں یا اس کی اولاد کی آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے حتیٰ کہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے لئے اللہ کی طرف سے طے تھا۔

مصائب پر صبر کے ذریعہ اعلیٰ مقام پر فائز ہونا

۹۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابومنصور محمد بن احمد صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمش مرّی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا ایک آدمی پر ایک مرتبہ گذر ہوا اس

(۹۸۵۲)...... (۱) فی ن: (عادتک)

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۹۸۷۹ ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداود نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو محمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مصبح سے سنا یا یوں کہا تھا کہ ابو مصبح سے سنا تھا اس نے شرحبیل بن سمط سے اس نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی تھی اور فرمایا تھا: تم لوگ میری امت کا شہید کس کس کو شمار کرتے ہو؟

لوگوں نے کہا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ قتل شہادت ہے پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ طاعون اور وباء سے مرنا شہادت ہے وہ عورت جس کو اس کا بچہ زچگی کے وقت مرنے کا سبب بن جائے وہ شہادت ہے۔

۹۸۸۰ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے۔ اور ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابو نصر مروزی نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر سے اس نے عتیک بن حارث بن عتیک سے وہ دادا ہیں عبداللہ بن عبداللہ ابو امامہ کے اس نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی حضور نے اس کو دیکھا کہ وہ تکلیف سے کراہ رہا ہے اور چیخ و پکار کر رہا ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بھی نہ دیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ پڑھا اور فرمایا: ہم تمہارے اوپر غالب آ گئے ہیں اے ابو الربیع چنانچہ عورتیں چیخنے اور رونے لگیں اور ابن عتیک ان کو چپ کروانے لگے رسول اللہ نے فرمایا چھوڑ دیجئے ان کو واجب ہو گئی تو کوئی رونے والی نہ روئے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ واجب ہو نا کیا ہے؟ فرمایا کہ جب مر جائے گا۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے کہا اللہ کی قسم میں امید کرتی تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ اور بے شک آپ تو اپنا جہاد بھی پورا کر کے آ گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اس کا اجر اس کی نیت کے مطابق واقع کر دیا گیا ہے آپ لوگ شہادت کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی شہادت سات قسم کی ہوتی ہے۔ طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ غرق ہونے والا شہید ہے پسلیوں کے درد (نمونیا) سے مرنے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور جو نیچے وزن کے دب کر مر جائے شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مر جائے وہ شہید ہے۔

نمونیا میں مرنے والا شہید

۹۸۸۱ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو زرعہ دمشقی نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو مالک بن ثعلبہ بن مالک نے ان کو عمر بن حکم بن ثوبان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے اندر شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ مقتول فی سبیل اللہ شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنی سواری سے گر کر مرنے والا شہید ہے اللہ کی راہ میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ ذات الجنب سے یعنی (نمونیا) سے مرنے والا شہید ہے۔

(۹۸۸۱) ...... عزاہ السیوطی فی أبواب السعادۃ (۵۸) إلی المصنف فقط

جو طاعون سے مرتے ہیں وہ شہید ہیں

۹۸۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے اور ابو عتبہ حسن بن علی سکونی نے اور ولید بن عتبہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یحییٰ بن سعید ابو خالد بن معدان نے ان کو ابو بلال نے ان کو عرباض بن ساریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور اپنے بستروں پر مرنے والے رب کے آگے ان لوگوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو طاعون سے مرتے ہیں۔ شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ایسے مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے۔ اور وہ لوگ کہیں گے جو اپنے بستروں پر وہ کر وفات پاتے ہیں کہ وہ لوگ بھی ہماری طرح وفات پاتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا رب حکم دے گا کہ ان کے زخموں کا ملاحظہ کرو اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کی طرح ہوں تو وہ ان میں سے ہیں اور انہیں کے ساتھ ہوں گے جب دیکھیں گے تو ان کے زخم ان کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن نے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ لوگ انہیں کے ساتھ لاحق کر دیے جائیں گے۔

جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ شہید ہے

۹۸۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو شعبہ نے ان کو جامع بن شداد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم سلیمان بن صرد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن عرفطہ کے ساتھ ان لوگوں نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا تھا۔ تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تھا کہ جس کو اس کا پیٹ قتل کر دے اس کو اس کی قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں کہا تھا۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۹۸۸۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو احمد بن حجاج خراسانی نے ان کو یحییٰ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو ابو عبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔ (یا موت مؤمن کا تحفہ ہے۔)

موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے

۹۸۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی بن محمد بن ابو منصور دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوبکر محمد بن صالح بن شعیب تمار نے بصرہ میں بطور املاء کے ان کو نصر بن علی نے یزید بن ہارون نے ان کو ابو شیخ عاصم احول سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تعزیت کرنے کے لئے اس لئے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہم نے ان سے کہا اے ابو حمزہ ہم اس کے لئے امید کرتے ہیں نعمتوں کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے زیادہ تر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے موت کفارۃ لکل مؤمن۔ موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے۔

(۹۸۸۲)..... (۱) فی ن: (بحر) (۲) فی ن: (بن بلال)

(۹۸۸۳)..... (۱) سقط من (ن)

۹۸۸۶:۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابوالحسن محمد بن یعقوب طاہرانی نے طاہران میں ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن مقید نے ان کو احمد بن عبدالرحمن ابوالعباس سقطی نے ان کو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اس نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

سفر میں انتقال کرنے والے کے لئے بشارت

۹۸۸۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابو بکر فارسی نے دونوں نے کہا ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابو عبدالرحمن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے میں ایک آدمی کی وفات ہوئی اور وہ مدینے ہی میں پیدا بھی ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ پر انتقال کرتا۔ ایک آدمی نے پوچھا کیوں یا رسول اللہ؟ فرمایا آدمی جب اپنی جائے پیدائش سے دور کہیں وفات پا جاتا ہے یعنی مسافر ہو کر تو اس کی جائے پیدائش سے وہاں تک جہاں تک وہ چل کر گیا مسافت برابر جنت میں جگہ دی جاتی ہے (یعنی اتنی ہی ان کو جنت کے قریب کر دیا جاتا ہے۔)

۹۸۸۸:۔۔۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو شریح بن عبید حضرمی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک (ابداء) (یعنی اسلام نے ابتداء کی تھی کہ مسافر تھا اور عنقریب پھر مسافر ہو جائے گا پس مبارک بادی ہے مسافروں کے لئے خبردار اس آدمی پر کوئی مسافرت نہیں ہے جو ارض مسافرت میں انتقال کر جائے جس زمین پر اس کو رونے والے ہی نہ ہوں مگر اس پر زمین و آسمان روتے ہیں۔

میں نے اس کو اسی طرح مرسل ہی پایا ہے۔

موت متعینہ جگہ پر آتی ہے

۹۸۸۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو قاسم بن زکریا مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عمرو بن علی مقدمی نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کی اجل (موت) کسی خاص جگہ پر طے ہوتی ہے تو اس کو وہاں کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچ جاتا ہے اس کو وفات دے دیتا ہے پس قیامت کے دن وہ زمین کہے گی اے میرے رب یہ ہے وہ امانت جو آپ نے میرے پاس امانت رکھوائی تھی۔

اس کو ہشیم نے اور محمد بن خالد وہبی نے اسماعیل سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۸۹۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے کئی بار۔ ان کو خبر دی حسین بن نہار عسکری نے ان کو ریہ بن حریش اہوازی نے ان کو عمران بن عیینہ نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو شعبی نے ان کو عروہ بن مضرس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی خاص جگہ پر وفات دینا چاہتے ہیں اس کے لئے وہاں پر کوئی کام اور ضرورت پیدا کر دیتے ہیں (جس کے لئے وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔)

(۹۸۸۸) ۔۔۔ (۱) ھکذا فی (أ) وسقط ھذا الحدیث من (ل)

(۹۸۹۰) ۔۔۔ (۱) فی الأصل (بھان) وما أثبتہ من المستدرک أخرجہ الحاکم (۱/ ۳۶۷ و ۳۶۸) بنفس الإسناد

مسافر کی موت شہادت ہے

۹۸۹۱: ... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر نفیلی نے اور احمد بن محمد عنبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو انیس بن ابو یحییٰ مولی الاسلمیین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس ایک جنازے کے پاس سے گزرے۔ تو پوچھا کہ یہ کس شخص کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں حبشی کی قبر ہے یا رسول اللہ! رسول اللہ نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اپنی زمین سے اور اپنے آسمان سے چلایا گیا ہے اس سرزمین کی طرف جس سے وہ پیدا کیا جائے گا۔

۹۸۹۲: ... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبداللہ بن ایوب مخرمی نے ان کو ابراہیم بن بکر نے ان کو عبدالعزیز بن ابو رواد نے ان کو خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے ان کو ہذیل بن حکم اودی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفا نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو ہذیل بن الحکم ابو المنذر نے ان کو عبدالعزیز ابو رواد نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کی موت شہادت ہے۔

۹۸۹۳: ... شیخ احمد نے فرمایا کہ بخاری نے ہذیل بن حکم کے اس روایت کے ساتھ تفرد کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۹۸۹۴: ... اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابراہیم بن بکر کوفی سے اس نے ابو رواد سے اور ابن عدی نے گمان کیا ہے کہ اس نے اسے ہذیل سے چرایا ہے۔ واللہ اعلم اور اس سے بھی زیادہ ضعیف طریق سے مروی ہے۔

۹۸۹۵: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مروی ہے ابراہیم بن محمد سے اس نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

جو شخص مسافر ہو کر مرا وہ شہید ہو کر مرا اور وہ قبر کی آزمائشوں سے بچ گیا قبر سے (سوال جواب کرنے والوں سے) بچ گیا اور صبح وشام جنت سے اس کا رزق اس کے پاس آتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ابو یحییٰ اسلمی کا تفرد ہے۔

جہاد کے لئے گھوڑا باندھنے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۶: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد نے ان کو علی آبادی نے ان کو ابو بکر علی نے۔ ان کو اس نے حدیث ابراہیم بن ابو یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا میرے اور مالک بن انس کے درمیان انہوں نے مجھے قدری کا نام دیا ہے۔ بہرحال ابن جریج میں ان کی حدیث نقل کرتا ہوں کہ جو شخص جہاد کے سفر میں گھوڑا باندھے ہوئے انتقال کر جائے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔ انہوں نے میری نسبت میرے دادا کی طرف کی ہے میرے والد کی طرف سے۔ ابراہیم بن عطاء نے کہا ہے کہ میں نے کہا ہے اسی طرح کہا ہے ابن جریج نے بعض روایت میں اس سے ابراہیم بن عطاء نے۔

(۹۸۹۲) اخرجه ابن عدی (۷/۲۵۸۹) (۹۸۹۳) ... التاریخ الصغیر للبخاری (۲/۱۵۴) بلفظ موت الغربة شهادة

(۹۸۹۴) اخرجه ابن عدی (۱/۲۵۶) (۹۸۹۶) ... (الراوی ...)

کے ساتھ اگر چہ ان کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ نہیں چھوڑتے وہ اس پر کوئی گناہ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی۔

۹۹۰۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بخار اور تھکان ہمیشہ رہتے ہیں مؤمن کے ساتھ اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتے۔

۹۹۰۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوحاتم محمد بن سارویہ کندی نے ان کو خلف بن سلیمان نسفی نے ان کو عاتی بن متوکل اسکندرانی نے ان کو ضمام بن اسماعیل نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ درد سر اور بخار جو انسان کو پہنچتا ہے نہیں ہے۔ ا ہوتا بخار اور درد سر اس سے یہاں تک کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن کے برابر بھی اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

۹۹۰۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو محمد بن خلاد اسکندرانی نے ان کو حدیث بیان کی ضمام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہتا ہے درد سر اور بخار آدمی کے ساتھ یا عورت کے ساتھ حتیٰ کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہ رائی کے دانے کے برابر اگر چہ اس پر گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں۔

جن کو مرض لاحق نہ ہوا ہو ان کے متعلق روایات

۹۹۰۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوالزیات قشیری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابودرداء کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ ہمارے پاس ایک دیہاتی بھی آ گیا۔ اس نے آ کر پوچھا کہ کیا ہوا تمہارے امیر کو؟ اور اس وقت حضرت ابودرداء امیر تھے ہم نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ یا کہا کہ مجھے تو کبھی درد سر بھی نہیں ہوا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو میرے ہاں سے نکال دو۔ تاکہ یہ اپنے گناہوں کو ساتھ لے کر مرے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے ہر بیماری کے بدلے میں اس کا بدلہ سرخ اونٹ ہوں بے شک مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۹۹۰۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء کے سامنے بیماریوں کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اس کو میرے پاس سے نکال دو۔ تیرے گناہ تیرے اوپر مسلط رہیں گے جیسے یہ موجود ہیں کچھ بھی ان میں سے تم سے نہیں مٹے گا۔

۹۹۰۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے مرو میں۔ ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو فرمایا تھا کیا تمہیں کبھی بخار بھی آیا ہے؟ اس نے پوچھا کہ بخار کیا ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت اور چمڑے کے مابین حرارت و گرمی ہوتی ہے اس نے کہا کہ میں

(۹۹۰۳)۔۔۔(۱) فی ن: (محمد) وھو خطا

نے یہ کبھی نہیں پایا (یعنی مجھے کبھی بخار نہیں ہوا) آپ نے پوچھا کہ تمہیں کبھی سر میں درد ہوا ہے؟ اس نے پوچھا کہ درد سر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رگ ہوتی ہے سر میں جو کھنچتی ہے اس کے سر میں۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ بھی کبھی نہیں پایا۔ وہ جب واپس چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ وہ کسی جہنمی انسان کو دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اسے دیکھے۔

9908:...... شیخ احمد نے فرمایا: اس مذکورہ حدیث کا شاہد دوسری حدیث موجود ابن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ سے اور حدیث عمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کی ہے۔

9909:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج الازرق نے ان کو مکی نے ان کو سنان نے حضرمی سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آکر کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی ہے اور وہ ایسی ایسی ہے اس نے اس کے حسن اور جمال ذکر کیا اور کہنے لگی کہ میں اس کے رشتے میں آپ کو سب پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ پھر بھی وہ اس کی تعریف کرتی رہی۔ کرتے کرتے اس نے کہا کہ وہ ایسی صحت مند ہے کہ اس کو کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوا اور کوئی بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ تیری بیٹی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص

9910:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابو عثمان نے یہ کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وجیہ) آل فلاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کبھی تمہارے مال یا اولاد میں کوئی نقصان پہنچا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص (عفریت نفریت) ہوتا ہے۔ جس کو نہ کبھی اس کے مال میں گھاٹا ہو نہ اولاد میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیعت تو کیا مگر انگلیوں کے کناروں اور پوروں کے ساتھ۔ یہ روایت مرسل طریقہ پر آئی ہے۔

9911:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر حلوانی نے ان کو عمرو بن حکام نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عاصم احول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی بیعت لیتے تھے ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ راوی نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

9912:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو براء بن یزید نے ان کو عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ بدبخت خوش گزاری کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوتا۔

بیماری کے ذریعہ مومن و کافر کی آزمائش

9913:...... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے حکم سے ان کو ربیع بن عمیلہ نے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ نے ان سے سنا تھا۔ اس نے مجھے حدیث بیان

(9909): اخرجه احمد (3/155) من طريق سفيان بن ربيعة به

(9910): ( ) غير واضح في (أ) وفي (ن) وجيهان أو حيان أو دحيان

(9912): اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (2551)

کی ہلال بن یساف سے۔ یا ہمارے بعض اصحاب نے ان سے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عمار بن یاسر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر لوگوں نے تکلیفوں اور دردوں کا ذکر کیا۔ تو وہاں موجود کسی دیہاتی نے کہہ دیا کہ میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ لہذا حضرت عمار نے فرمایا کہ تو ہم میں سے نہیں ہے۔ بے شک مسلمان آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس سے اس کے گناہ اس سے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ اگرچہ کافر ہی ہو یا کہا تھا اگرچہ فاجر ہی ہو۔ شعبہ کو شک ہے۔ آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جسے چھوڑ دیا گیا مگر اس کو پتہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کو کیوں چھوڑا گیا ہے۔ اور پیروں میں رسی ڈال دیا جاتا ہے مگر اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کیوں اس کو باندھا گیا ہے۔

۹۹۱۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحق فزاری نے اعمش سے اس نے عمارہ سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں سلیمان کے ساتھ داخل ہوا اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دے تو اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور آئندہ کے لئے انتباہ ہوتا ہے۔ اور گنہگار آدمی کو جب کوئی آزمائش پہنچتی ہے۔ پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے مالک رسی سے باندھ دیتے ہیں۔ پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کیوں باندھا تھا اور اب کیوں چھوڑ دیا ہے۔

اسی طرح کہا ہے شعبہ نے اعمش سے اس نے عمارہ بن عمیر سے اس نے سعید بن وہب سے۔

۹۹۱۵:۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابوالجواب نے ان کو عمار بن زریق نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور سلیمان بنو کندہ کے ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ تو سلیمان نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مستقبل کے لئے تنبیہ ہوتی ہے اور کافر آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی مثل ہوتا ہے جس کو اس کے مالکوں نے بیکار چھوڑ دیا ہو۔ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کس وجہ سے اس کو باندھا گیا تھا۔ اور پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ نہیں جانتا کہ اس کو کیوں کھول دیا گیا ہے۔

۹۹۱۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو محمد بن سلمہ بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے ابومنظور شامی سے اس نے اپنے چچا سے اس نے عامر سے۔ جو خضر کے بھائی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ کی سرزمین پر تھے اچانک دیکھا تو بڑے بڑے چھوٹے جھنڈے نظر آئے میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں بھی آکر ان کی صحبت میں بیٹھ گیا آپ درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے آپ کے لئے چادر بچھائی گئی تھی آپ اس کے اوپر بیٹھے اور آپ کے اردگرد آپ کے اصحاب تھے۔ چنانچہ وہاں لوگوں نے بیماریوں کا تذکرہ کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس سے عافیت دے دیتا ہے۔ یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ اس کے مستقبل اور بقیہ زندگی کے لئے انتباہ اور نصیحت ہوتی ہے۔ اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے مالک [illegible] باندھ دیتے ہیں پھر اس کو چھوڑ بھی دیتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ کس وجہ سے اس کو انہوں نے باندھا تھا اور کس وجہ سے

(۹۹۱۳)۔۔۔ (۱) فی ن: (حسل) وھو خطا (۲)۔۔۔ فی ن: (اسمعه)

(۹۹۱۵)۔۔۔ (۱) فی ن: (سعد) وھو خطا

اس کو چھوڑا ہے۔

وہاں پر ایک آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ بیماریاں کیسے ہوتی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ ہماری مجلس سے اٹھ جائیے آپ ہم میں سے نہیں ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو طلاق دینا

۹۹۱۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران اخنس نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے مجھے حدیث بیان کی قیس بن ابوحازم نے۔ کہا کہ خالد بن ولید نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ اس کے بعد اس کی خوب تعریف کی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوسلیمان آپ نے کس وجہ سے اس کو طلاق دے دی تھی؟ فرمایا کہ میں نے اس کو اس لئے طلاق نہیں دی تھی کہ کوئی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے مجھے اس سے کوئی شکایت تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بات مجھے بری لگی تھی بلکہ میرے نزدیک اس کو کوئی بیماری اور آزمائش نہیں پہنچی تھی۔

۹۹۱۸ ۔۔۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو ابوسلمہ خزاعی نے ان کو شعیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ان میں سے تھا۔ یا کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے تھا جب ان پر سال گذر جاتا مگر ان کو کوئی صدمہ یا تکلیف نہ پہنچتی نہ اس کے مال میں نہ ہی نفس میں تو وہ کہتے کہ کیا ہوا ہمیں اللہ تعالیٰ ہم سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔

بیماری و تکلیف کے بعد عذاب نہیں

۹۹۱۹ ۔۔۔ کہتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد نے ان کو ثابت البنانی نے عبید بن عمیر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کی اور فرمایا کہ اس کی ہر ہر رگ درد کر رہی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس کے پاس رب کی طرف سے آنے والا فرشتہ آیا ہے اور اس نے اس کو بشارت دی ہے کہ اس تکلیف کے بعد اس کے لئے کوئی عذاب نہیں ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک آدمی کے پاس گئے جو کہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جس انسان میں یہ دونوں کیفیات جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔ جس کی وہ امید کرتا ہے اور اس چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔

تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کی جائے

۹۹۲۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی کسی تکلیف کی وجہ سے جو اس کو پہنچی ہو موت کی تمنا نہ کرے اور اگر تم لوگ لامحالہ ایسا کرتے ہی ہو تو پھر یوں کہنا چاہئے۔

(۹۹۱۸) ۔۔۔ (۱) فی ن: (هاشم) وهو خطأ

اللهم احینا ما کانت الحیاۃ خیراً لنا وتوفنا اذا کانت الوفاۃ خیراً لنا۔

اے اللہ ہمیں اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا ہمارے حق میں اچھا ہو اور جب ہمارے حق میں وفات بہتر ہو تو پھر ہمیں وفات دے دے۔

اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے عبدالعزیز سے۔

اہل آزمائش کی فضیلت

۹۹۲۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوالدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالرحمن بن معن دوسی نے ان کو اعمش نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیریت وعافیت والے قیامت کے دن یہ پسند کریں گے کہ ان کے چمڑے قینچیوں سے کاش کر دنیا میں کاٹے جاتے بوجہ اس کے جو وہ اہل آزمائش کا ثواب دیکھیں گے۔

مرض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ کو پاک فرماتے ہیں

۹۹۲۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر غسانی نے ان کو خالد بن یزید بن صبیح نے ان کو حدیث بیان کی سالم بن عبداللہ محاربی نے ان کو سلیمان بن حبیب نے ان کو ابوامامہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ کسی مرض کی وجہ سے گر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو پاک بھیجے گا۔

۹۹۲۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر نے میں گمان کرتا ہوں محمد بن سہل تمیمی نے ان کو حکم بن نافع نے ان کو عفیر نے ان کو سلیم یعنی ابن عامر نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ جب بیمار ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف حکم بھیجتا ہے اے میرے فرشتو! جب میرا بندہ میری تکلیفوں میں سے کسی تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تو اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو بخش دیتا ہوں اور اگر میں اس کو تندرستی دے دوں تو وہ ایک بخشا بخشایا وجود ہوتا ہے۔

۹۹۲۴:۔۔۔ اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ آپ لوگوں میں سے کسی کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جیسے تم میں سے کوئی انسان سونے کو آگ میں ڈال کر آزماتا ہے۔ تو بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خالص سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی وہ لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ جن کو نجات دیتا ہے گناہوں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو اس سے کمتر سونے کی طرح نکلتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جو سیاہ سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی لوگ وہ ہوتے ہیں جو فتنے میں واقع کئے جاتے ہیں۔

بیماری اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہے

۹۹۲۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحق طیبی نے ان کو حسن بن ابوعلی نجار نے ان کو حسین بن علی حلوانی

(۹۹۲۰)۔۔۔ متفق علیہ

اخرجه البخاری فی الدعوات باب (۳۰) ومسلم فی الذکر والدعاء (۴)

نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو حمید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے ... بن طلوت سے انہوں نے قاسم بن اشعث سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی فضال بن جبیر غدانی نے بشیر بن عبداللہ بن ابو ایوب انصاری نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ایک آدمی کی عیادت کی اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوندھے ہو گئے (یعنی لیٹے ہوئے کو گلے لگانے کے لئے) اس نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتیں گزر چکی ہیں سویا نہیں ہوں اور نہ ہی میرے متعلقین کی آنکھ لگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بھائی آپ صبر کیجئے اے بھائی صبر کیجئے یہاں تک کہ آپ گناہوں سے ایسے نکل جائیں جیسے آپ گناہوں میں داخل ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن بشران کی ایک روایت میں ہے۔

اے بھائی صبر کریں تین بار یہ فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ گناہوں سے نکل جائیں جیسے آپ داخل ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کی ساعات گناہوں کی ساعات کو لے جاتی ہیں۔

۹۹۲۶۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو جعفر احمد بن سعدان نے ان کو قران بن تمام نے ان کو ابو جعفر حنفی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذاء اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہیں۔

۹۹۲۷۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن عیاش اور عبدالرحمن محاربی سے ان کو لیث بن حکم بن عتیبہ سے اس نے روایت کو مرفوعاً بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پاس ایسے اعمال نہ ہوں جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی ہم و حزن میں مبتلا کر دیتا ہے جس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

تحقیق بعض اسی مفہوم میں ایک حدیث موصول مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۹۹۲۷:... (مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن علی سوازی نے ان کو معمر بن سہل نے ان کو ابو سمرہ احمد بن سالم بن خالد بن جابر بن سمرہ نے ان کو ہشیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ آزماتا ہے اپنے بندے کو ہم و حزن کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اس کو صاف چاندی کی طرح کر کے چھوڑتا ہے۔

بیمار اور مسافر کے لئے اجر لکھا جاتا ہے

۹۹۲۸۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو حدیث بیان کی ابو اسماعیل بن ابراہیم سکسکی نے کہا انہوں نے سنا ابو بردہ ابو موسیٰ سے کہ وہ اور یزید بن ابو کبشہ ایک سفر میں ساتھی بن گئے تھے یزید روزہ رکھتے تھے۔ لہٰذا ابو بردہ نے اس سے کہا میں نے ابو موسیٰ سے بار بار سنا تھا فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے اس کے لئے اجر لکھا جاتا ہے اس کی مثل جو وہ بحالت مقیم عمل کرتا اور

(۹۹۲۵) قال ابن عدی: فضال بن جبیر أبو المهند الغدانی صاحب أبی أمامة أحادیثه غیر محفوظة (تمیزان ۳/۳۴۸)

(۹۹۲۶) (۱) فی ن (الحنفی)

(۹۹۲۷) منکر. أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۲۳۱) وعن ابن عدی (عقیلی) بمثله ... (هشیم)

تندرست بحالت تندرستی عمل کرتا۔

شیخ احمد نے کہا کہ دونوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے ان کے کہ حارث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم ابو اسماعیل نے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مطر بن فضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۹۹۲۹ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو النصر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے قاسم بن مخیمرہ سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی ایک بھی مسلمانوں میں سے جس کے جسم میں کوئی آزمائش (بیماری) واقع ہو مگر اللہ تعالیٰ ان محافظوں کو حکم دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ تم لوگ میرے اس بندے کے لئے ہر رات اور ہر دن اسی طرح عمل لکھو جیسے وہ خیر کے عمل تندرستی میں کرتا تھا جب تک وہ میری اس قید میں مقید رہے۔

یہ الفاظ حدیث حسین کے ہیں۔ اور حدیث قبیصہ اسی کی مثل ہے۔ اس کا متابع بیان کیا ہے ابو الحسین نے قاسم بن مخیمرہ سے۔

۹۹۳۰ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو محمد بن ابو حمید نے ان کو عون بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ہم لوگ انہیں کے پاس گئے ہوئے تھے جب محمد بن منکدر نے ان کو تکلیف میں دیکھا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں یہاں تک کہ ان کے آنسو بہنے لگے چنانچہ عون نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور پوچھا کہ اے ابو عبداللہ! کیا ہوا آپ کو؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی تکلیف کو دیکھا ہے اس لئے پریشان ہوں۔ اس نے کہا کہ میرا رب مجھے کافی ہے وہی مجھے کافی ہے میری مصیبت میں اور وہی میرا ساتھی ہے ہر سختی کے وقت میں اور وہی میرا دوست ہے ہر نعمت میں۔ اے ابو عبداللہ کیا میں تجھ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے ابو مسعود سے سنی تھی وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ مسکرائے۔ اس کے بعد راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

مومن بندہ کی قبر پر فرشتوں کا تسبیح وتہلیل کرنا

۹۹۳۱ــــ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی محمد بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن مطر شیبانی نے ان کو ثابت نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کے ساتھ دو ایسے فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس کے عمل کو لکھتے ہیں پھر جس وقت اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ فرشتے جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور کئے گئے تھے کہتے ہیں کہ اے اللہ اس کا تو انتقال ہو گیا ہے آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آسمانوں پر چلے جائیں لہذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے آسمان تو پہلے ہی فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔

چنانچہ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا ہم زمین پر قیام کریں۔ لہذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری زمین بھی ایسی مخلوقات سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر ہم کہاں جائیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ اس مرنے والے میرے بندے کی قبر پر رہ جاؤ وہاں پر میری تسبیح تحمید تکبیر اور تہلیل کہتے رہو اور اس کو قیامت تک میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

شیخ نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ عثمان بن مطر متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

۹۹۳۲- روایت کی گئی ہے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی سے اس نے مؤمل بن اسماعیل سے اس نے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور وہ روایت ان میں سے ہے جس کی مجھ کو خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان زاہد نے۔ ان کو ابو العباس محمد بن شاذان نیساپوری نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے انہوں نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اور یہ روایت اس اسناد کے ساتھ غریب ہے واللہ اعلم۔

اور روایت کی گئی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے گذشتہ روایت کی طرح۔

بیماری میں اس کے لئے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت صحت کیا کرتا تھا

۹۹۳۳- ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابو الحنین نے ان کو ابوبکر بن ابو شیبہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سنان ابو ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے وہ کہتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر اس کے جسم میں کوئی تکلیف وارد فرما دیتے ہیں تو فرشتوں کو کہتے ہیں کہ اس کے نیک اعمال لکھو جو وہ بحالت صحت عمل کرتا رہتا تھا۔ اگر وہ اس کو شفا دے دیتا ہے تو اسکو دھو کر پاک کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو وفات دے دیتے ہیں؟ تو اس کی مغفرت کر دیتے ہیں اور اس پر رحمت کرتے ہیں۔ اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں کہ میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔

۹۹۳۴- ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق مکی نے ان کو سنان بن ربیعہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبید بن عمیر نے کہ حضرت انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہر صالح عمل لکھتا ہے مرض کے اندر جتنا وہ صحت میں عمل کرتا رہتا تھا۔

شیخ نے کہا کہ سنان بن ربیعہ وہی ابو ربیعہ ہے۔ اس روایت میں دلالت ہے اس پر کہ انہوں نے اس کو انس بن مالک سے نہیں سنا۔ واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید

۹۹۳۵- ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن خالد مطوعی نے بخارا میں اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابو علی حسن بن حسین بن یزید بزاز بخاری نے ان کو عبداللہ بن واصل بخاری نے ان کو احمد بن جنید بخاری نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ غنجار نے ان کو خلف بن عمر و مشقی سے بخارا میں اسحاق بن وہب سے وہ بھی بخاری ہے اس نے حجاج طائی سے اس نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت ابن مسعود پر ہم نے کہا اے ابو عبدالرحمن کس چیز کی آپ کو شکایت ہے؟ کہا کہ میرے گناہوں کی۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کس کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہا کہ مغفرت کی میں خواہش کرتا ہوں۔ ہم نے اس کو کہا کہ کیا ہم آپ کے پاس کسی طبیب کو نہ لے آئیں؟ انہوں نے کہا کہ طبیب میرے پاس اتر چکا ہے تم لوگ دیکھ نہیں رہے۔ کہتے ہیں کہ پھر عبداللہ رو پڑے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری گرفت میں ہے اور میری قید میں ہے۔ اگر اس کو مرض اس حالت میں لگا ہے کہ وہ اس کی مشقت میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قدر وہ مشقت میں رہا ہے اس کے لئے اجر لکھے جاؤ۔ اور اگر مرض وقفے سے ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقفہ میں بھی اس کا اجر لکھو۔ میں رو رہا ہوں کہ میرے ساتھ مرض وقفے کے ساتھ رہا ہے۔ میں پسند کرتا ہوں کاش کہ وہ مسلسل مشقت کے ساتھ مجھے ہوتا۔

(۹۹۳۵) (۱) فی ن. (اعرابی) (۲) فی ا (وقرعت)

بیماری سے گھبرانا پسندیدہ نہیں

۹۹۳۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود بیمار ہو گئے تھے میں نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مرض سے گھبرائے ہوں اس قدر جتنی اس مرض سے آپ پریشان ہوئے ہیں فرمایا کہ اس نے مجھے پکڑ لیا ہے اور اس نے غفلت و بے ہوشی کو میرے قریب کر دیا ہے۔

۹۹۳۷ ـــ ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو محمد بن ابو حمید نے ان کو عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ تو ہم نے پوچھا کہ آپ مسکراتے ہیں؟ فرمایا مجھے حیرانی ہوتی ہے مومن سے اور بیماری سے اس کے گھبرانے سے۔ حالانکہ اگر وہ یہ جان لیتا ہے کہ بیماری میں کس قدر خوبی ہے تو وہ یہ پسند کرتا کہ بیماری رہے حتیٰ کہ اللہ سے مل جائے (یعنی موت تک بیمار رہے۔)

بیمار شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں

۹۹۳۸ ـــ اور اسی کی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی پھر نیچے کر لی ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے حیرانی ہوئی ہے دو فرشتوں پر جو زمین پر اترے ہیں ارادہ ایک نمازی بندے کو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر تلاش کر رہے ہیں مگر اس کو اپنی جگہ پر نہیں پایا ہے اس لئے وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے ہیں اپنے رب کی طرف اور جا کر کہا ہے اے ہمارے رب ہم رات دن تیرے مومن بندے کے نیک اعمال لکھتے رہتے تھے فلاں فلاں اعمال اب ہم نے اس کو موجود نہیں پایا اس لئے کہ آپ نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے لہٰذا ہم اس کے لئے کچھ بھی نہیں لکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتو تم میرے بندے کے لئے اس کے عمل لکھتے رہو دن رات اس میں کمی نہ کرو اس کے آخری عمل تک جب میں نے اس کو پکڑ لیا تھا۔ اور اس کے لئے اس کے عمل کا جو وہ کرتے تھے پورا پورا اجر ہے۔

۹۹۳۹ ـــ اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۹۴۰ ـــ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابو عقیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابو بکر کو دیکھا محمد بن عمرو بن حزم علی بن عبد اللہ بن عبد اللہ کے پاس آئے اور آ کر کہا کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں اللہ محمود بخیر ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق عطا کرے میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے

(۹۹۳۷) ـــ اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۳۷)

تنبيه: في مسند الطيالسي (محمد بن حبيب) بدلاً من (محمد بن أبي حميد) وهو خطأ

(۹۹۳۸) مسند الطيالسي (۳۳۸)

۹۹۵۰:... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصبہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیزار بن حریث سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں مسلمان سے خوش ہوں کہ اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو وہ ثواب کی امید رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی تو اللہ کی حمد اور شکر کرتا ہے بے شک مسلمان کو تو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمے کے بارے میں بھی جس کو وہ اپنے منہ میں لینے کے لئے اٹھاتا ہے۔

۹۹۵۱:... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت انس نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ہنس دیئے اور فرمایا کہ تعجب ہے مومن پر کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ خیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔

امت محمدیہ کی خصوصیات

۹۹۵۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو محمد بن سابق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی منہال بن علقمہ ابوقدامہ نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں ہم کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس بات پر خوش ہوئے ہیں کہ مومن کو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر بھی اجر ملتا ہے اور رائے۔ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینے پر بھی اجر ملتا ہے اور کسی زبان سے عربی میں بتانے پر اجر ملتا ہے۔ اور اپنے اہل میں اس کے آنے پر بھی اجر ملتا ہے (یعنی زوجیت ادا کرنے پر بھی اجر ملتا ہے) اور اس معمولی چیز پر بھی اجر ملتا ہے جو مسلمان کے کپڑے کے کنارے یا دامن سے لگی رہ جائے اور وہ اس کو جھٹک دے پھر اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہو اور وہ جا کر وہ چیز بھی واپس کر کے آئے۔

۹۹۵۳:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور محمد بن قاسم بن عبدالرحمن عتکی نے ان کو بشر بن سہل لبادہ نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے ان کو ابوحلبس یزید بن میسرہ نے کہ اس نے سنا ام درداء سے آپ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم سے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیرے بعد ایک امت پیدا کرنے والا ہوں وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب ان کو ایسی کیفیت پہنچے گی جس کو وہ پسند کریں گے تو وہ اس وقت اللہ کی حمد کریں گے اور اگر وہ کیفیت پہنچے گی جس کو وہ ناپسند کریں گے تو وہ اس پر اجر وثواب طلب کریں گے اور صبر کریں گے اور نہ ہی حلم ہوگا نہ علم۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب یہ ان کے لئے کیونکر ممکن ہوگا کہ نہ حلم ہو نہ علم؟

اللہ نے فرمایا کہ میں اپنے حلم اور اپنے علم میں سے ان کو عطا کروں گا۔

۹۹۵۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابوالحسین محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابومحمد عبداللہ بن

(۹۹۵۰) ۔ اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۲۱۱)

(۹۹۵۳) (۱) سقط من (ن) (۲) فی (ن) (مسعود)

محمد بن اسحٰق فاکہی نے مکہ میں ان کو ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن ابو میسرہ نے ان کو یحییٰ بن محمد حارثی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے عباد بن کثیر نے اور طارق نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عنایت اللہ حسب محنت ومشقت اتارتا ہے اور صبر کو مصیبت کے وقت اتارتا ہے۔

طارق بن عمار اور عباد اس روایت کے ساتھ متفرد ہیں۔ اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے طارق سے اور زیادہ صحیح ہے کہ طارق اسی حدیث سے پہچانا گیا ہے۔

اللہ کی طرف سے مدد تکلیف اور صبر کے بقدر آتی ہے

۹۹۵۵...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن احمد بن بطہ اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن نائلہ اصفہانی نے ان کو احمد بن ابو الجواری نے ان کو عبدالعزیز بن عمر نے وہ کہتے ہیں اللہ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے داؤد جب کسی کو میرا طالب پاؤ تو تم اس کے خادم بن جاؤ اے داؤد تکلیف ومشقت پر صبر کیجئے تیرے پاس اعانت ومدد خود بخود پہنچے گی۔

۹۹۵۶...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عمار بن نصر ابو یاسر نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر قعنبی نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک اللہ کی مدد اللہ کی طرف سے بندے کے لئے تکلیف ومشقت کے بقدر آتی ہے۔ اور بے شک صبر اللہ کی طرف سے بقدر مصیبت آتا ہے۔

۹۹۵۷...... اور اس کو بھی روایت کیا ہے عمر بن طلحہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ابوہریرہ سے پچھلی حدیث کی مثل۔

صبر کا بدلہ جنت ہے

۹۹۵۸...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو خبر دی ان کے والد نے اور ہمیں خبر دی ہے شعیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ابن ہاد نے ان کو عمر بن ابو عمرو نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس وقت میں اپنے بندے کو اس کی محبوب ترین چیز کے ساتھ آزماتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں اور شیخ احمد نے فرمایا کہ پہلی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے عوض جنت دوں گا کا مطلب ہے کہ اس سے مراد جنت کے دو چشمے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث بن سعد سے۔ بخاری کہتے ہیں کہ اس کے متابع بیان کیا اشعث بن جابر نے اور ابو ظلال نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۹۹۵۴)...... أخرجه العقيلي (۴/ ۴۲۷) من طريق يحيى بن محمد الجاري. به

وأخرجه ابن عدي في الكامل (۵/ ۱۷۰۳) من طريق طارق بن عمار وعباد بن كثير عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة وأخرجه من طريق عمر بن طلحة عن محمد بن عمرو. به

(۹۹۵۶)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/ ۱۳۳۵)　　(۹۹۵۷)...... أخرجه ابن عدي (۵/ ۱۷۰۳)

(۹۹۵۸)...... (۱) زيادة من (ن)　　☆أخرجه البخاري في المرضى باب (۷)

ہو جاتی ہیں پھر وہ اس پر صبر کر لیتا ہے اور ثواب کی امید کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ اس طرح اس کو میں نے بھی لکھا ہے۔ وہ محبوب ترین چیزیں۔

مرگی کا دورہ پڑنے والے کے لئے اجر

۹۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم عبد اللہ بن حسن بن سلیمان مقری نے بغداد میں ان کو حامد بن شعیب نے ان کو عبد اللہ بن عمر قواریری نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمران بن سلیم نے ان کو حدیث بیان کی عطاء بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا ابن عباس نے کیا میں تجھے اہل جنت کی ایک عورت دکھاؤں میں نے کہا کہ ضرور دکھائیں انہوں نے کہا کہ وہ یہ کالی عورت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں ممکن ہے کہ میرا کپڑا اتر جائے آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو صبر کر لیں اور تیرے لئے جنت ہوگی اور اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کروں اور وہ آپ کو عافیت عطا کر دے۔ اس عورت نے کہا ہے کہ میں اسی حالت پر صبر کر لیتی ہوں مگر میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ میرا کپڑا اتر جائے اور میں ننگی ہو جاؤں آپ میرے لئے دعا کریں کہ میں ننگی نہ ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قواریری سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے یحییٰ سے۔

بخار گناہوں سے پاکیزگی کا سبب ہے

۹۹۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آ گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ام ملدم ہوں آپ نے اسے فرمایا کہ تم اہل قبا کی طرف جاؤ گی بولی جی ہاں۔ کہتے ہیں ان کے پاس چلا گیا۔ چنانچہ وہ سب بخار والے ہو گئے اور ان کو بہت ''تکلیف'' ہوئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی پھر کہا کہ یا رسول اللہ ہم بخار میں مبتلا ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا۔ اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے گناہوں کو پاک کرنے والا بن جائے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے گناہوں کو پاک کر دے۔

۹۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے کہ اہل قبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر بولے کہ بخار ہمارے اوپر شدت اختیار کر گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو کہ اس کو تم لوگوں سے اٹھا لیا جائے تو اٹھا لیا جائے گا اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے پاک کرنے والا بن جائے (یعنی تمہیں گناہوں سے پاک کر دے) انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے لئے طہور بن جائے (یعنی ہمیں گناہوں سے پاک کر دے)۔

۹۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے وہاں پر۔ ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو علی قرہ بن حبیب نے صاحب قشیری نے ان کو ایاس بن ابو تمیم　　ابو مخلد نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ بخار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ آپ مجھے جہاں چاہیں بھیج دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انصار کی طرف بھیج دیا وہ مسلسل سات دن رات ان میں رہا یہاں تک کہ ان پر یہ سخت گذرا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ پھر حضور

(۹۹۶۶)...... اخرجه البخاري في المرضى (۶) ومسلم في الأدب (۱۴)

بھیجی ان کے دوستوں نے ان سے کہا آپ کی لمبی تکلیف نے ہمیں آپ کے پاس آنے سے روک دیا ہے انھوں نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو اگر اللہ نے اس کو میرے لئے پسند کیا ہے تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔

۹۹۷۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے پاس ان کی تکلیف کے دوران گئے انہیں شدید درد تھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابونجید اللہ کی قسم میں آپ کی تکلیف کو دیکھتا ہوں تو آپ سے مایوس ہو جاتا ہوں انھوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اللہ نے اگر اس کو میرے لئے پسند کیا ہے تو میں بھی اس پر راضی ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر

جو بھی تکلیف تم لوگوں کو پہنچتی ہے تو بس وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے)

اور بہت ساری باتوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۹۷۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن یحییٰ نے ان کو مسیب بن رافع نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چل پھر رہا ہوتا ہے حالانکہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔ پوچھا گیا کہ ایسا کس وجہ سے ہوتا ہے اے ابوبکر؟ آپ نے فرمایا کہ ان مصائب ومشکلات وتکالیف کی وجہ سے کانٹے چبھنے، جوتے کے تسمے ٹوٹنے وغیرہ پریشانیوں کی وجہ سے۔

دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں

۹۹۷۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن یعنی ابن عبداللہ مسعودی نے ان کو علی بن بذیمہ نے قیس بن حجر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے تھے دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں کتنی اچھی ہیں ایک موت اور دوسری فقر وغربت قسم بخدا وہ چیز غنی اور فقر ہے میں کوئی پروا نہیں کرتا کہ دونوں میں سے کس چیز کے ساتھ میں مبتلا کیا جاؤں اس لئے کہ دونوں میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہے اگر غنی ہو تو اس میں عطف وتوجہ ہے اور اگر فقر ہو تو اس میں صبر ہے۔

ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ کی تفسیر

۹۹۷۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے وکیع نے اعمش سے اس نے ابوظبیان سے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت علقمہ بن قیس کے پاس مصاحف کی تعریض وتصحیح کرواتے تھے میں جب اس آیت سے گذرا۔

ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ یھد قلبه

جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان لائے وہ اس کی دل کو رہنمائی کرتا ہے۔ ہم نے ان سے اس آیت کے مفہوم کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کی

(۹۹۷۵) ۔۔۔ (۱) سقط من (ا)

خرف سے ہے اور وہ اس پر راضی ہو جاتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے۔ اور یہ ابن مسعود سے بھی مروی ہے۔

تین ہدایت کی علامات

۹۹۷۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے۔ تین چیزیں ہدایت کی علامات میں سے ہیں۔ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا (یعنی اللہ کی طرف رجوع ہونا) حصول نعمت عاجزی سے اور کسی کو دے کر احسان نہ جتلانا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا صبر

۹۹۷۸: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو یوسف عبدی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ یعنی عروہ ولید بن عبدالملک کے پاس گئے یہاں تک کہ جب وادی قریٰ میں پہنچے تو انہوں نے اپنے پیر میں کوئی چیز محسوس کی پھر اس جگہ ایک زخم ظاہر ہو گیا وہ لوگ غالب آ گئے اور اسے سوار کر لیا اور انہوں نے ان کی اونٹنی پر پالان پر کجاوہ رکھا وہ اس پر سوار ہوئے جب کہ اس سے پہلے وہ کجاوے پر سوار نہیں ہوتے تھے جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا۔

اللہ تعالیٰ اپنی جس رحمت کو لوگوں کے لئے کھول دیتے ہیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

یہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ البتہ تحقیق اللہ نے اس امت پر ان کجاووں میں بھی نعمت رکھی ہے جس کا لوگ شکر نہیں کرتے ان کا درد پیر سے اوپر پنڈلی میں چڑھ گیا وہ جب ولید کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھ کر کہا اے ابو عبداللہ آپ اپنی ٹانگ کو کٹوا دیں مجھے ڈر ہے کہیں یہ زیادہ اوپر کو نہ چڑھ جائے وہ بولے جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں چنانچہ ولید نے طبیب کو بلایا طبیب نے کہا کہ آپ نبیذ کی اور نشہ آور دوائی پی لیں وہ کہنے لگے میں کبھی بھی نشہ آور چیز نہیں پیوں گا۔ چنانچہ اس کے پیر کو کاٹنا طے ہو گیا معالج نے حد زخم [?] سے اوپر نشان مار دیا اور کچھ حصہ بغیر زخم یعنی زندہ گوشت کا بھی احتیاطاً لے لیا کہ کہیں اس کے جراثیم آگے تک بھی موجود ہوں یا پائے نہ جائیں۔ اور طبیب نے آری لی اور اس کو آگ میں گرم کیا اور عروہ کو نصف پنڈلی میں ذبح دیا اور داغ دے کر اس کو کاٹ دیا مگر ان کی برداشت کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف یہی کہتے رہے اچھا ہے اچھا ہے۔ ولید نے کہا کہ میں نے کسی بھی بوڑھے آدمی کو اس قدر صبر کرنے والا نہیں دیکھا۔ غرض اسی سفر میں ان کو یہ تکلیف بھی پہنچی کہ ان کا بیٹا محمد پہنچا ولید کے اصطبل میں داخل ہو پیشاب کرنے کے لئے رات کا وقت تھا خچر نے اسے لات ماری جس سے وہ مر گیا اور عروہ کو سب سے پیارا بیٹا تھا۔ چنانچہ کسی نے اس صدمے میں ان سے انا للہ کے سوا کوئی ایک لفظ بھی نہ سنا جب وہ وادی قریٰ میں تھے تو صرف یہی کہا کہ لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا اس سفر نے ہمیں تھکا دیا ہے۔ اے اللہ میرے سات بیٹے تھے ان میں سے ایک آپ نے لے لیا ہے اور مجھے باقی چھوڑ دیئے ہیں اور میرے ہاتھ پیر چار تھے ان میں سے ایک آپ نے لیا ہے اور تین میرے لئے باقی چھوڑ دیئے ہیں۔ تیری ذات کی قسم ہے اگر آپ نے مجھے آزمایا ہے تو مجھے عافیت بھی دی ہے اور اگر میرا کچھ لیا ہے تو باقی بھی آپ نے رکھا ہے۔ جب وہ مدینے میں آئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کو عطاء بن ابو ذئب کہتے تھے۔ اس نے کہا اے ابو عبداللہ اللہ کی قسم ہم لوگوں کو تیرے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کرنے کی

(۹۹۷۸) (۱) غیر واضح فی الاصل

وانظر الترغیب للاصبہانی (۵۵۳) بتحقیقی

ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی ہم لوگوں کو آپ کے ساتھ کشتی لڑنا تھی ہاں ہمیں آپ کی رائے مشورے اور ہدایت کی ضرورت تھی اور آپ کے ساتھ انسیت کی ضرورت تھی۔ بہر حال جو آپ کا نقصان ہوا وہ تو ایک ایسا امر ہے اللہ نے جس کو آپ کے لئے ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اور بہر حال ہم جو چاہتے تھے کہ ہمارے لئے آپ کے ہاں سے باقی رہے الحمد للہ وہ باقی ہے ہمارے لئے۔

۹۹۷۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حکم بن رزیق نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبد اللہ بن نافع بن ذویب نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبد الملک کے پاس پہنچے اور ان کو ایک گوشت خور زخم ہو گیا تھا پیر میں ولید نے ان کے علاج معالجے کے لئے ان کے پاس کئی طبیب بھیجے انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر ان کا پیر نہیں کاٹا گیا تو یہ زخم ان کو ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ انہوں نے اس کو آری کے ساتھ کاٹ دیا مگر انہوں نے اپنا کوئی عضو بھی نہیں ہلنے دیا صبر کر کے بیٹھے رہے جب انہوں نے اپنا پیر ان کے ہاتھوں میں دیکھا تو اس کو اپنے پاس منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اسکے بعد فرمانے لگے خبر دار قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو تیرے اوپر سوار کیا تھا بے شک وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس کے ساتھ بھی کسی حرام فعل کی طرف چل کر نہیں گیا تھا یا معصیت کا لفظ کہا تھا ولید نے کہا تھا کہ عبد اللہ بن نافع بن ذویب نے کہا۔ یا کسی اور نے اہل دمشق میں سے اس نے اپنے والد سے کہ وہ اس وقت حضرت عروہ کے پاس موجود تھے جب ان کا پیر کاٹا گیا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ نے یہی بات کہنے کے بعد ان لوگوں سے کہا اور اس پیر کو غسل دیا گیا اور خوشبو لگائی گئی اور قبطی کپڑے میں لپیٹا گیا پھر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کے لئے بھیج دیا۔

قاضی شریح رحمہ اللہ کا صبر

۹۹۸۰:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو غلابی نے ان کو عباس بن بکار نے ان کو ابو بکر ہذلی نے ان کو شعبی نے یہ کہ قاضی شریح نے کہا میں جب کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہوں تو چار بار اس پر اللہ کا شکر کرتا ہوں ایک تو اس بات پر کہ اللہ نے اس سے کسی بڑی مصیبت سے ہمیں بچایا دوسرے اس بات پر کہ اللہ نے مجھے اس پر صبر کی توفیق بخشی۔ تیسرے اس پر کہ اللہ نے مجھے اس پر انا للہ کہہ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے اور اس پر ثواب کی امید کرنے کی توفیق دی اور چوتھے اس بات پر کہ اللہ نے یہ مصیبت میرے دین میں مجھے نہیں پہنچائی۔

جب مکروہ امر کو دیکھیں تو محروم کو یاد کریں

۹۹۸۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے ان کو ابو الحسن کارزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن یونس مقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن علی بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد الوہاب ثقفی سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی مکروہ ناپسندیدہ امر کو دیکھیں تو مدفوع محروم کو یاد کریں۔

۹۹۸۲:۔۔۔ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبد اللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبد اللہ بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو صالح سے یعنی حمدون قصار سے کہتے تھے میں نے سنا ابو النصر سے وہ کہتے تھے۔ کہ حضرت ابو بکر بن عیاش کے پاس ان کے مرض کے ایام میں ایک عیسائی طبیب بھیجا گیا تو انہوں نے اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا جب وہ نکل کر چلا گیا تو اس کو پیچھے سے دیکھتے رہے

(۹۹۸۰)۔۔۔ (۱) فی ن: (الذهلي) وهو خطأ
وابو بكر الهذلي متروك كما في التقريب

اور فرمایا۔ جب تم مجھ سے ہٹ کر چلے گئے ہو تو اب تم میرے ساتھ جو چاہو کرو۔

جس کا دین بچ جائے اس کا کوئی نقصان نہیں

۹۹۸۲: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن طریف کہتے تھے۔ شعر جس کا مفہوم یہ ہے۔

جب کسی شخص کا دین اس کی دنیا سے بچ جائے تو دنیا کا نقصان کتنا بھی ہو جائے وہ اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔

مشکلات و مصائب سے متعلق روایات

۹۹۸۳: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ہشیم نے وہ کہتے ہیں عوام نے گمان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم تیمی ہمارے پاس آئے تو فرمایا کہ ان کو جب جیل کے دروازے تک لے جایا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کی کوئی خواہش ہے جو آپ امیر کے پاس پہنچانا چاہتے ہوں؟ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے ان سے کہا۔ میں اپنا قصد کروں اس رب اور مالک سے کروں گا جو صاحب یوسف کے رب سے بہتر ہے (یعنی اللہ سے کرتا جو عزیز مصر سے اور تیرے مالک سے بہتر ہے) کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے خیال کیا ہے کہ وہ جب جیل میں داخل ہوئے وہ خود مغموم تھے مگر لوگوں کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ بے شک خلاصی قریب ہے۔ کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ اگر ہمارے لئے جیل کا دروازہ کھل جائے تو تم ان کو جیل میں نہیں رہنے دیں گے (یعنی نکال کر باہر لے جائیں گے۔)

۹۹۸۴: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوبکر کے پاس گئے یا یوں کہا تھا کہ لوگ ابوبکر کے پاس داخل ہوئے۔ تو انہوں نے کہا اے بھائیو۔ میں نے رات ایسی گذاری ہے کہ میں پسند نہیں کروں گا کہ وہی رات دوبارہ میرے اوپر آئے۔ مجھے ایسی ایسی بڑی بڑی تکلیف پہنچی۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ جب ہوئی ہے تو یہ کیوں کر اب نہ ہو۔

۹۹۸۵: ــــ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوکریب نے ان کو خبر دی محاربی نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم پر فالج پڑ گیا تھا۔ ان کے منہ سے ان کی داڑھی پر پانی بہنے لگا اور انہوں نے اس کو صاف کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو وہ نہ اٹھ سکا چنانچہ بکر بن ماعز جو پاس بیٹھے تھے اٹھ کر اس کو صاف کر دیا۔ لہٰذا ربیع نے بکر کو دیکھا پھر کہا کہ اے بکر اللہ کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ یہ کیفیت جو میرے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے دور کر دے (یعنی اس پر تو ان کو اجر ملے گا۔)

۹۹۸۶: ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن ماعز نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم کے چہرے پر فالج کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے ان کے منہ سے رال بہتی رہتی تھی۔

انہوں نے اپنے چہرے کی قباحت دیکھی تو فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ یہ تکلیف جو میرے ساتھ ہے اللہ پر مشکل ہو یا اس نے بالجبر دی ہو۔

کہتے ہیں کہ ہمیں یہی خبر سفیان نے دی ہے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم کو جب فالج ہو گیا تھا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے علاج کیا ہے؟

(۹۹۸۲) ــــ (۱) فی ن: (حبیب) وهو خطأ

انھوں نے کہا کہ میں نے علاج کا ارادہ کیا تھا پھر میں نے قوم عاد اور ثمود کو یاد کیا اور اصحاب زمین کو اور ان کے درمیان بہت سی بستیوں کو کہ ان میں بڑے بڑے دکھ درد موجود تھے بڑے بڑے روگ تھے اور ان میں بڑے بڑے طبیب بھی تھے مگر ان کے لئے نہ کوئی علاج بچا تھا نہ ہی کوئی علاج کرنے والا باقی رہا تھا سب کچھ فنا ہو گیا تھا۔

۹۹۸۷..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حمید احمد بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس سلیطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسلم سے وہ شعر پڑھتے تھے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

بے شک طبیب اپنی دوا اور اپنے علاج سمیت تقدیر دفاع کی اور بچنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ جب آ جاتی ہے کیا حالت ہوتی ہے طبیب کی ہ وہ خود اسی بیماری کے ساتھ مر جاتا ہے ماضی میں جس کا وہ خود علاج کر کے اس کے مریض کو تندرست کر چکا ہوتا ہے کہ دوا بھی اور معالج دوا دینے والا بھی اور دوا لا کر دینے والا بھی اور اس کو بیچنے والا اور خریدنے والا بھی اس کے لئے ہلاک ہو چکا ہوتا ہے۔

۹۹۸۸..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یوسف صفار نے کہا کہ اس نے یحییٰ اموی سے سنا تھا اس نے اعمش سے سنا تھا اس نے حیان بن ابجر سے سنا وہ کہتے تھے۔ جب تک جسم تکلیف کو برداشت کر سکتا ہو علاج نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ سے شفاء کے معاملے میں حیاء کرنا

۹۹۸۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے اسحاق بن موسیٰ خطمی سے اس نے محمد بن زائدہ ابو ہشام کوفی سے۔ اس نے رقبہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم تیمی سے کہا گیا تھا وہ بیمار تھے کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو اس تکلیف سے خلاصی اور چھٹکارا دے دے کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے یہ دعا مانگوں کہ میری اس تکلیف دور کر دے جس میں میرے لئے اجر و ثواب ہے۔

۹۹۹۰..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو عبد اللہ بن محمد باہلی نے ان کو مرحوم بن عبد العزیز نے ان کو حدیث بیان کی حبیب ابو محمد ہرانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے میری ایک بیماری کے ایام میں میری بیمار پرسی کی اور کہا کہ اے حبیب اگر آپ کو بیمار ہو جانے کی صورت میں اجر نہ ملتا تو ہمارا اجر بھی کم ہو جاتا (یعنی عیادت کے ثواب سے ہم بھی محروم رہتے) بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے بندے کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے پھر وہ اسی پر اس کو اجر عظیم عطا کرتا ہے۔

۹۹۹۱..... فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علی بن اشکاب عامری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے کہ انھوں نے جب مقصد کا ذکر کیا تو فرمایا خبردار اللہ کی قسم کہ مسلمان کے وہ ایام جو اس کے لئے خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں وہ ایام ہیں جن میں اس کے لئے اللہ کے قرب کا سامان ہو اور ان میں وہ اس چیز کو یاد کرلے جو کچھ وہ اپنی آخرت کے سلسلے میں بھول چکا تھا اور ان کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ بندے کو جسم میں آزماتا ہے

۹۹۹۲..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن سامویہ نے ان کو ان کے چچا حاتم بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عطا خراسانی بیمار ہو گئے تھے پس ان پر محمد بن واسع داخل ہوئے بیمار پرسی کرنے کے لئے تو فرمایا میں نے سنا ہے حسن سے

وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے رب میں آزماتا ہے جب وہ صبر کرتا ہے پھر وہ اس کے ذریعے بلند درجات تک نہیں پہنچتا پھر اس کو اس کے جسم میں آزمایا جاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے لہٰذا وہ اس کے ذریعے بلند مقامات تک پہنچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ... ایسے تھے کہ ان کو کئی امراض پہنچے تھے۔

مصائب نہ ہوتے تو بندہ اللہ تعالیٰ پر جری ہو جاتا ہے

۹۹۹۳ ... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مولد سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابراہیم مقری پر چونکہ ان کو ان کے گھوڑے نے لات ماری تھی جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا اگر دنیا کے مصائب نہ ہوتے تو ہم لوگ اللہ تعالیٰ پر دلیر اور جری ہو جاتے۔ انتہائی جری ہوتے۔

۹۹۹۴ ... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو محمد بن الحسن بصری نے ان کو ابوالعباس معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر مولیٰ اخمیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ کسی نقصان دینے والی چیز کو وہ چیز جو تجھے عزت دے جب جزا اور بدلہ دے تجھ کو اس چیز کا جو تمہیں خوش کرے ساتھ تحقیق عزت دے گی تجھ کو وہ چیز جو خوش کرے تجھ کو جب وہ تجھے جزا اور بدلہ اس چیز کا دے جو تمہیں بری لگے یا نقصان پہنچائے۔

۹۹۹۵ ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ اس شخص کے بارے سوال کیا جاتا ہے جو ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور پر صبر کرتا ہے وہ ان امور کو اور چیزوں کو کبھی ضرور دیکھتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

صبر ہر خیر کی چابی ہے

۹۹۹۶ ... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن احمد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا قرقری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ صبر ہر خیر کی چابی ہے۔

۹۹۹۷ ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن احمد صیدلانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ صبر کا ذکر کر رہے تھے اور ان انعامات کا جو اللہ نے اس میں فضیلت رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دنیا میں جو چیز عطا کرتے ہیں پھر وہ چیز اس سے واپس لے لیتے ہیں تو اس کے پیچھے وہ صبر کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس سے کہیں بہتر عطا کرتے ہیں جو اس سے لیا گیا تھا۔

صبر کیا ہے؟

۹۹۹۸ ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن حامد بن متویہ بلخی نے نیشاپور میں ان کو محمد بن ابراہیم بن حسن عامری نے ان کو یحییٰ بن معاذ رازی نے ان کو عثمان بن عمارہ نے ان کو ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسکندریہ میں داخل ہوا وہاں ایک شیخ سے میری ملاقات ہوئی جسے اسلم بن زید جہنی کہا جاتا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ خراسان سے۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں دنیا کے خلاف خروج اور بغاوت پر کس چیز نے ابھارا۔ میں نے جواب دیا کہ وہ زہد ہے

(۹۹۹۲) (۱) ... غیر واضح فی الأصلین

اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید ہے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کو صبر پر نہ ابھارے۔ چنانچہ ان کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا کہ صبر کون سی چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ نفس کی مشکلات کو برداشت کرنے پر اپنے نفس کو راضی کر لے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ صبر نہیں ہے صبر ہے اور یہ تکلف صبر کرنا ہے۔ لہٰذا وہ گھبرا گئے اور میری بات نے ان کو زور لا دیا۔ اور وہ کہنے لگے اے لڑکے یہ بات جو تم نے کی ہے یہ کہاں سے تم نے سیکھی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہے۔

چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے سچ کہا کہ زہد تو یہی ہے صبر کرنا صبر نہیں ہے بجائے اس کے مجھ کو خوش کرو اور اس کو یاد رکھو اور برداشت کرو اور مجھ حاصل کرو اور تو جان لے کہ زاہدین کی سب سے اونچی منزل دنیا میں مشکلات نفس کو برداشت کرنا ہے۔ جب بندہ مشکلات افکار کو برداشت کرنے والا بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور پیدا فرما دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نور کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک چراغ ہوتا ہے جو اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔

بروز قیامت غنی مریض اور غلام سے سوال

۹۹۹۹:... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ابن کلبی نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخصوں کو قیامت میں لایا جائے گا غنی کو۔ مریض کو اور مملوک غلام کو۔ غنی سے سوال ہوگا کہ آپ کو میری عبادت سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ آپ نے مجھے کثرت کے ساتھ مال دیا تھا لہٰذا میں مرتکب ہو گیا تھا۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام کو ان کی حکومت سمیت لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا آپ اس سلیمان سے بھی زیادہ مصروف تھے؟ وہ غنی کہے گا کہ نہیں بلکہ یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کو تو اس کی مصروفیت نے میری عبادت سے نہیں روکا تھا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مریض کو بلایا جائے گا۔ اس سے سوال ہوگا کہ آپ کو کس چیز نے میری عبادت سے روکا تھا؟ وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے میرے جسم میں رکاوٹ پیدا کر دی تھی کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی بیماری سمیت لایا جائے گا پھر اس سے سوال ہوگا کہ کیا تیری بیماری ان سے بھی زیادہ سخت تھی؟ وہ بندہ کہے گا کہ نہیں بلکہ ان کی بیماری زیادہ سخت تھی۔ اللہ فرمائیں گے کہ ان کی بیماری تو اس کی عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد غلام مملوک کو لایا جائے گا۔ سوال ہوگا کہ تجھ کو میری عبادت کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے میرے اوپر کئی مالک مقرر کئے تھے وہ میرے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ پھر یوسف علیہ السلام کو ان کی عبدیت سمیت لایا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آپ کی غلامی زیادہ سخت تھی یا اس کی غلامی؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ اس کی غلامی زیادہ سخت تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی غلامی اس کے لئے میری عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔

صبر خیر کثیر ہے

۱۰۰۰۰:... ہمیں ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ نے عبداللہ بن عباس سے اسی طرح کہا کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ کو یاد کرو وہ آپ کی حفاظت کرے گا اللہ کو یاد کرو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے آپ نرم حالات میں اللہ کو پہچانیں اللہ آپ کو شدت وسختی کے حالات میں پہچانے گا۔ جب آپ سوال کریں تو اللہ سے مانگیں اور آپ جب مدد و استعانت طلب

کریں تو اللہ سے مدد مانگئے۔ تحقیق (قضا وقدر لکھنے والا) قلم سوکھ چکا (اس چیز کو لکھ کر) جو کچھ ہونے والا ہے اگر ساری مخلوق اس بات پر اکٹھی ہو جائے کہ وہ تجھے نفع پہنچا ئیں جو چیز اللہ نے لوح محفوظ میں تیرے لئے نہیں لکھی تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں جو چیز اللہ نے تیرے لئے نہیں لکھی لوح محفوظ میں تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ رضا اور یقین کے ساتھ اللہ کے لئے عمل کرو تو ایسا ضرور کیجئے اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر جو چیز تم ناپسند کرتے ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے اور یقین جانئے کہ نصرت اور مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک کشادگی وخلاصی کرب وتکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہوتی ہے۔

نصرت ومدد صبر کے ساتھ ہے

۱۰۰۰۱ ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوعلی بن کثوبہ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابوشہاب خیاط نے ان کو محمد بن عیسیٰ قرشی نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ میں لڑکا تھا کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ کو یاد کر اللہ تیری حفاظت کرے گا اور اللہ کو یاد رکھنا آپ اس کو اپنے آگے پائیں گے راحت میں تم اللہ کو پہچانتے رہنا وہ تمہیں تنگی میں پہچان رکھے گا اور جان لیجئے گا کہ جو چیز تمہیں نہ پہنچے وہ تمہیں ملنے والی نہیں تھی۔ اور جو چیز تجھے پہنچے وہ تم سے خطا کرنے والی نہیں تھی۔ اور یقین رکھنا کہ اگر تمام مخلوقات مل کر تجھے کوئی چیز دینا چاہیں مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تجھے دینے کا نہ ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ یا ساری مخلوقات مل کر تم سے کوئی چیز روکنے کا ارادہ کریں حالانکہ اللہ نے وہ تجھے دینے کا ارادہ کر رکھا ہو تو روکنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اور یقین جانئے کہ قلم تحقیق خشک ہو چکا ہے (اس سب کچھ کو لکھ کر) جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ جب تم کچھ مانگو تو اللہ سے مانگنا اور جب تم کسی کو تھامنا چاہو تو اللہ کو تھامنا۔ اور یقین کرنا مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور فراخی تنگی وتکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔

۱۰۰۰۲ ...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوہشام نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ابونصر نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص آسودہ حالی میں کثرت سے دعا مانگتا ہے اس کے لئے مصیبت کے وقت قبولیت ہوتی ہے اور جو شخص کثرت کے ساتھ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔

فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ عبادت ہے

۱۰۰۰۳ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن باہک نے میرا خیال ہے اس نے اپنے والد سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن شبیب نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسلم بن باہک نے اس نے اپنے والد سے اس نے سنا علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا ہے کہ ابن بشران کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے اور جو شخص قلیل رزق کے ساتھ راضی ہو جائے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے قلیل عمل کے ساتھ بھی۔

۱۰۰۰۴ ـــ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن ابو مقاتل اور ابن مکرم نے دونوں نے کہا ہے کہ ان کو ابن وارہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو حکیم بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل عبادت کشادگی وفراخی کی توقع کرنا ہے۔

۱۰۰۰۵ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو بقیہ نے مالک بن انس سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۰۰۰۶ ـــ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو باغندی نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے مالک سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ سلیمان بن سلمہ خبائری نے اس کو مسند کیا ہے اور پہلی جو ہے وہ مرسل ہی اولیٰ ہے۔

۱۰۰۰۷ ـــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن عبدوس بن کامل نے ان کو محمد بن عبداللہ رقی نے ان کو حماد بن واقد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسرائیل بن یونس سے اس نے ابواسحاق ہمدانی سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

شیخ نے کہا ہے اس روایت کے ساتھ حماد بن واقد منفرد ہے جو کہ غیر قوی ہے۔

۱۰۰۰۸ ـــ ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن محمد بن بندی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب آپ نے دیکھا ہے کہ آپ نے ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو کون کون سی چیز عطا کی تھی۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے کسی شئی کو میرے برابر نہ کیا بلکہ مجھے ہر چیز پر ترجیح دی اور رہا اسحاق علیہ السلام نے اپنے نفس کو میرے لئے سخی کی اور اپنے ماسوا پر زیادہ خوب تر تھے۔

اور بہر حال یعقوب علیہ السلام تو میں نے جب بھی اس کو کسی مصیبت میں آزمایا اس کا حسن ظن میرے ساتھ اور زیادہ ہو تا گیا۔

ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی

۱۰۰۰۹ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو ابوہلال راسبی نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کو ستاروں کے ساتھ آزمایا اور اس کو صبر کرنے والا پایا اور اس پر اس کی تعریف فرمائی کہ اس نے ان کو پورا کر دکھایا۔ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں ان کی تعلیم دی اس کو۔

(۱۰۰۰۵) ـــ أخرجه القضاعي في مسند الشهاب (۱۲۹۳) من طريق بقية به

وقال القضاعي لم يروه عن مالك متصلاً إلا بقية. وانظر كشف الأستار (۳۱۳۸)

(۱۰۰۰۶) ـــ أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۱۱۳۱)

(۱۰۰۰۸) ـــ (۱) هكذا في الأصل

۱۰۰۱۰　ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان بردعی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو ابوبکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو عبداللہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے یہ کہ ابو عبیدہ حاضر ہوئے ان کی طرف عمر نے لکھا وہ لکھتے تھے کہ جب کسی آدمی کے ساتھ شدت و سختی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کے لئے فراخی و خلاصی پیدا کرتے ہیں اور بے شک ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تنگی کے ساتھ آسانی ہے

۱۰۰۱۱　ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو معاویہ بن قرہ نے اس شخص سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ اگر عسر اور تنگی کسی بل اور سوراخ میں گھس جائے تو یسر اور آسانی اس کا تعاقب کرتے ہوئے وہ بھی اسی سوراخ میں داخل ہو جائے گا اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا

بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے (تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔)

یہ روایت ایک اور طریق سے مرفوعاً بھی اسی سے مروی ہے مگر وہ ضعیف ہے۔

۱۰۰۱۲　ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمود مروزی نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو حمید بن حماد ابوالجہم نے ان کو عائذ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے قریب ایک سوراخ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ عسرۃ اگر اس سوراخ میں گھس جائے تو یسر ضرور آئے گا اور وہ بھی اس میں داخل ہو جائے گا اور اس کو نکال دے گا۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا

بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ روایت کے ساتھ حمید متفرد ہے۔

۱۰۰۱۳　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے حسن سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

ان مع العسر یسرا

تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نہایت مسرور اور خوش تھے اور ہنس رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ایک عسر دو یسروں پر ہرگز غالب نہیں آسکے گا۔

ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا

۱۰۰۱۴ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد تیمی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے محمد بن عامر تیمی نے جس کا مفہوم یہ ہے۔

اے نوح علیہ السلام سے کشتی پر کلام کرنے والے مچھلی والے یونس علیہ السلام کی قید ہٹانے والے ہر مصیبت زدہ کے آقا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے دریا کو پھاڑنے والے اور یعقوب علیہ السلام کا حزن دور کرنے والے اے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کرنے والے اور ایوب علیہ السلام کے اعضاء سے بیماری اٹھا دینے والے بے شک طبیب کوئی فائدہ نہیں دے سکتے موت سے مگر دوا یا طبیب سے جو عاجز نہیں آ سکتا۔

۱۰۰۱۵ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تھے احمد بن یحییٰ نے اپنے کلام سے کشادگی کے دروازے کی کنجی صبر ہے اور ہر عسر کے ساتھ یسر ہوتا ہے۔ اور زمانہ ایک جیسی حالت پر ہمیشہ نہیں رہتا اور ایک امر کے بعد دوسرا امر آتا رہتا ہے۔ اور مقدورات اور چند ایام گردش کرتی ہیں جن پر مقدورات جاری ہوتے ہیں اور ایک حالت کیسے باقی رہ سکتی ہے جب کہ زمانے میں دن اور ایام تیز رفتاری کے ساتھ گذر رہے ہیں۔

۱۰۰۱۶ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن حسین نے اور مجھے قاسم بن محمد بن جعفر کثرت سے کہتے رہتے تھے۔ (شعر جس کا مفہوم یوں ہے۔) وہ چیز قریب ہے جس کو آپ دیکھیں گے امید ہے کہ یہ کیفیت ہمیشہ نہیں رہے گی اور یہ کہ آپ اس کے لئے حل ہو جائے اور کشادگی بھی ملاحظہ کریں گے ان امور سے جن کے ساتھ زمانے نے اصرار کیا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی کو لے آئے گا بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہر دن اس کی مخلوق میں کوئی نہ کوئی امر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی عسر آتا ہے وہ یسر کو ہونے والا ہوتا ہے بے شک یہ بات ہے کہ اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بے شک عسر کے پیچھے یسر آتا ہے (تنگی کے بعد آسانی آتی ہے)

مایوسی کفر ہے

۱۰۰۱۷ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین انصاری نے ان کو ابراہیم بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے کے تاجروں میں سے ایک آدمی تھا وہ جعفر بن محمد کے پاس آتا جاتا تھا اس سے میل جول رکھتا تھا اور ان کو اچھے حالات کے ساتھ پہچانتا تھا پس اس کا حال بدل گیا چنانچہ وہ اس بات کا شکوہ جعفر بن محمد سے کرنے لگا لہٰذا جعفر نے کہا۔ شعر جس کا یہ مفہوم ہے مت گھبرا اگر تو ایک دن تنگی میں مبتلا ہو جائے اس لئے کہ آپ طویل زمانے تک آسانی میں بھی تو رہے ہو اور مایوس نہ ہونا اس لئے کہ مایوسی کفر ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ قلیل سے بھی غنی بنا دے اور آپ اپنے رب کے ساتھ برا گمان نہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت گمان کے لئے زیادہ اولیٰ ہے۔

کہتے ہیں کہ میں ان کے ہاں سے نکلا تو میں سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو چکا تھا۔

صبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۱۸ ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابو عرفان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کو یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوعمرو بن علاء نے کہا کہ ہم حجاج بن یوسف کے ڈر سے صنعاء میں فرار ہو گئے تھے میں نے ایک شعر کہنے والے سے سنا جو کہ شعر کہہ رہا تھا۔ (جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔)

کبھی دل ایک خاص امر کو ناپسند کرتے ہیں ان کے لئے تو فراخی ہے جیسے اونٹ کے بندھن کی رسی کھل گئی ہے۔

(۱۰۰۱۴) (۱) سقط من (ب)

ہیں کہ میں نے سنا ورہ بن محمد غسانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا ہے سے مکانات میں بعض مکانات پر لکھا ہوا تھا یہ شعر جس کا مفہوم ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی حاجت کو آسان کرنے کا ارادہ کرتا ہے آپ دیکھتے ہیں اس نے کھول تمام یا اس سے بھی راستہ نکال دیتا ہے۔

۱۰۰۲۵: ــــ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے شعر سنایا جس کا مطلب ہے۔

کتنی حاجتیں ہیں جو قریب ہے کہ مشکل ترین ہو جائیں اور وہ دوسری حاجات پہلی قسم کی نا امیدی سے خود بخود حل ہو باقی ہیں۔

۱۰۰۲۶: ــــ کہتے ہیں سالم بن حسین نے مجھے شعر سنائے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔

دنیا کے حزن وغم سے جو بھی بندہ فکر میں مبتلا ہوتا ہے۔ بس یہی چیز اس کے لئے کشادگی اور خلاصی کی کنجی ثابت ہوتی ہے۔

اگر کوئی دار حزن وغم میں اور مصائب میں پڑا ہوا متفکر ہو کہ وہ جس بلا میں واقع ہے وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تو ممکن ہے کہ شاید وہ اپنے رب کی عنایت سے دیکھے کہ اس پر ایسی صبح بھی آجائے کہ جس میں وہ دیکھے کہ وہ اس سے نکل چکا ہے۔

۱۰۰۲۷: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن حاتم الکشی سے یہ کہ عبید بن عمید نے ایک آدمی سے کہا جو اپنے معاملات میں عسر وتنگی کی اس کے آگے شکایت کر رہا تھا۔

الا ایہا المرء الذی فی عسرہ اصبح اذا اشتدبک الامر فلا تنس الم نشرح

اے وہ شخص جو اپنی عسر وتکلیف میں واقع ہو چکا ہے جب معاملہ سنگین ہو جائے تیرے ساتھ تو تم الم نشرح کو نہ بھولنا۔

(یعنی جب عسر آیا ہے تو اس کے بعد یسر اور آسانی بھی آئے گی۔)

مریض کی دعا مقبول ہے

۱۰۰۲۸: ــــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو عبدالرحمٰن بن قیس نے ان کو ہلال بن عبدالرحمٰن نے ان کو عطاء بن ابومیمون نے ان کو ابومعاذ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کیا کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ اللہ سے تمہارے لئے دعا کریں اس لئے کہ مریض کی دعا قبول ہوتی اور اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

۱۰۰۲۹: ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی دعا و پکار رد نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ آغاز کرے۔

۱۰۰۳۰: ــــ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن محمد سعدی نے ذوارع نے ان کو عمر بن ابوخلیفہ عبدی نے ان کو عبیداللہ بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس میرے پاس آئے جب کہ میں مریض تھا میں نے اس سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے خود دعا کریں کہ بے شک وہ مضطر اور پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جیسا وہ اس کو پکارتا ہے۔

بعض آدمی کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے

۱۰۰۳۱: ــــ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے منصور

(۱۰۰۲۶) ــ (۱) فی ن: (یمشی)   (۱۰۰۲۸) ــ (۱) فی ن: (سہیل) وھو خطأ

سے اس نے ابو وائل سے اس نے کردوس ثعلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں دیکھا تھا جب میں اس کو پڑھ رہا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی ایسا امر پہنچاتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو محبوب رکھتا ہوتا ہے اس لئے کہ دیکھے کہ وہ اس کی بارگاہ میں کیسے عاجزی کرتا ہے۔

۱۰۰۳۲: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو عبدالرحمن بن صالح ازدی نے ان کو ابو الحارث نے وہ اہل مرو کے ایک آدمی تھے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں محمد بن علی محمد بن منکدر کے پاس گئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا آپ کو میں آپ کو غمگین محسوس کر رہا ہوں۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے جس نے اس کو پریشان کر رکھا ہے۔ محمد بن علی نے کہا کہ میں اس کے لئے دعا کروں۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں تو انہوں نے کہا البتہ بندے کے لئے اس کی حاجت میں برکت دی جاتی ہے جس کے لئے وہ کثرت سے دعا کرتا ہے اپنے رب سے خواہ وہ کیسی بھی حاجت ہو۔

۱۰۰۳۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین نے ان کو حسین نے ان کو ابوبکر نے ان کو عبدالرحمن بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابو مروان نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے کہا بندے کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اس کے پسندیدہ امر سے اس لئے کہ جو اس کو ناپسندیدہ پیش آتی ہے وہ اس کو اللہ سے دعا کرنے کے لئے ابھارتی ہے اور جو پسندیدہ چیز پیش آتی وہ اس کو غافل کرتی ہے اور عمل دینی سے سست کرتی ہے۔

کافر و مومن کی دعا

۱۰۰۳۴: (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عمر نے ابو الطاہر سے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد نے کہا کہ سبحان اللہ سخت آزمائش میں دعا کرتا ہے سبحان اللہ نرمی میں شکر کرتا ہے۔

۱۰۰۳۴: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد سکری نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بنی آدم کی حاجات پر مقرر کیا ہے۔ یا یوں فرمایا کہ لوگوں کی حوائج پر مقرر کر رکھا ہے پس جس وقت مومن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت روک لو اس لئے کہ میں اس کی دعا کو محبوب رکھتا ہوں اور جب کافر دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت پوری کر دو کیونکہ میں اس کی دعا سخت ناپسند کرتا ہوں۔ یہی مروی محفوظ ہے اور یہ بطور مسند روایت بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۱۰۰۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد جعفر بن نصیر نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ابو الزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب اللہ کا بندہ مومن اس کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت روک دیجئے بے شک میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی اور جب اس کو اس کا بندہ کافر پکارتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت پوری کر دیجئے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۰۰۳۱) [illegible]

(۱۰۰۳۲) اخرجه المصنف من طریق ابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدة (۱۹)

(۱) کذا بالاصل وفی الفرج بعد الشدة فی طبعة (ص ۲۲)

(۱۰۰۳۳) اخرجه المصنف من طریق ابن ابی الدنیا فی الفرج (۲)

ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۰۰۳۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عمر و محمد بن عبد اللہ رزجاہی ادیب نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقاق نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد بلخی نے ان کو محمد بن یوسف بن ثابت بن آدم ربعی نے اپنی کتاب سے جس کو اس نے لکھوایا تھا ہم لوگوں پر محمد بن قاسم بن جعفر سے اس نے شقیق بن ابراہیم سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے طلحہ بن مصرف سے اس نے شمر بن عطیہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے لئے غمگین ہوتا ہے درحقیقت وہ اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کی شکایت کرتا ہے جو شخص دنیادار کے پاس جا کر عاجزی کرتا ہے اس کا دو تہائی دین ضائع ہو جاتا ہے اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے پھر بھی جہنمی بن جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جو آیات الٰہی کا مذاق اڑاتا ہے۔

۱۰۰۳۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فرقد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا۔ جو شخص دنیا کا غم لے کر صبح کرتا ہے وہ گویا اپنے رب کے ساتھ ناراض اور ناخوش ہو کر صبح کرتا ہے۔ اور جو شخص دولت مند کے پاس ہم نشینی کرتا ہے اور اس کے لئے عاجزی کرتا ہے اس کے دین کی دو تہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور جس شخص کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ لوگوں کے آگے اس کی شکایت کرتا ہے گویا کہ وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔

مصائب اور بیماری کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے

۱۰۰۳۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو خلف بن تمیم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبد العزیز بن ابو رواد نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصائب کو اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے اور ذکر کیا کہ جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۳۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو صادق عطار نے سند عالی کے ساتھ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابو موسیٰ ہروی نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبد العزیز بن ابی رواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصائب کو اور امراض کو اور صدقہ کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۳۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن سقا نے ان کو ابو علی حامد بن محمد رفا نے نیشاپور میں ان کو محمد بن صالح اشج نے عبد اللہ بن عبد العزیز نے ان کو ان کے والد نے نافع سے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماریوں کو چھپانا نیکیوں کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۵۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن طیب نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو عبد الوہاب خفاف نے ان کو عبد العزیز بن ابو رواد نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صدقہ چھپا کر دینا اور مصائب کو چھپانا اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے، جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۵۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو علاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں۔ صدقہ کو مخفی رکھنا۔ مصیبت کو چھپانا، بیماری کو چھپانا۔

مصائب اور تکلیف کو چھپانے پر اجر

۱۰۰۵۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو علی بن جعفر بن نے ان کو ابو صالح

(۱۰۰۳۵)۔۔۔(۱) فی ن: (محمد) (۱۰۰۵۰)۔۔۔ أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۰۸۸/۳)

انبیاء علیہم السلام کا بارگاہِ الٰہی میں عرض پیش کرنا

۱۰۰۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا دعائیں کرنا عرض پیش کرنا ہے۔ مثلاً:

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر

اے میرے رب میں اس چیز کا محتاج ہوں جو آپ نے جو میری طرف اتاری ہے۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔ اور نوح علیہ السلام نے بایں الفاظ عرض کی تھی۔

الا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین

اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے اور مجھ پر رحم نہیں کریں گے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔
اور حضرت یونس علیہ السلام نے اس طرح عرض کی تھی

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین

(اے میرے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

صبر کرنے والے کے لئے مبارکباد

۱۰۰۶۷: ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری اسفرائنی نے ان کو ابوسعید عمر بن محمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن طلحہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے بے شک انہوں نے کہا مبارک باد ہے اس شخص کے لئے جو بھوک کی حالت میں صبح کرتا ہے اور بھوک کی حالت میں شام کرتا ہے (یعنی بھوکا سوتا ہے اور بھوکا اٹھتا ہے) مگر وہ اللہ سے راضی رہتا ہے۔

۱۰۰۶۸: میں نے سنا ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں اس شخص پر کوئی حیرانی نہیں جو آزمایا جائے اور وہ آزمائش پر صبر کرے۔ بلکہ درحقیقت حیرانی اس پر ہے جو آزمایا جائے اور آزمائش پر راضی اور خوش ہو جائے۔

۱۰۰۶۹: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحامد احمد بن یوسف اشقر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حمدون قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابوحفص نیشاپوری سے کہ مرید کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو شخص مرد ہوش اور عقلمند ہو اللہ نے اس کو مرید بنا دیا۔ میں نے کہا کہ وہ مطیع کیا چیز ہے؟ فرمایا ترک کرنے میں عطا کرنے کا مزہ پائے اور عطا کرنے میں دوری کا خوف کرے۔ اور مخلوق کی دوستی میں اللہ کو یاد کرے۔ جاودانی محبت میں مرد کی لذت پائے۔

۱۰۰۷۰: ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے وہ ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم رازی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ نے انہوں نے فرمایا کہ زہد اور دنیا سے بے رغبتی (یعنی ترک دنیا) صرف حلال چیز اور مال کو حرام ٹھہرا دینے سے

کرنے اور مال کو ضائع نہ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زاہد اور تارک الدنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر تیرا یقین اس سے بھی زیادہ پکا ہو جو کچھ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور مصیبت کی حالت میں تیری حالت ویسی ہو جیسے بغیر مصیبت کی حالت میں ہوتی ہے دونوں حالتیں برابر ہوں۔ اور یہ کہ تیری برائی کرنے والا اور تیری مدح کرنے والا حق کے بارے میں برابر ہوں۔

۱۰۰۷۱:...... شیخ نے فرمایا کہ تحقیق یہی مروی ہے عمرو بن واقد سے اس نے یونس بن میسرہ سے اس نے ابوادریس سے اس نے ابو درداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو حالت مصیبت میں ثواب کی امید اور رغبت اس سے بھی زیادہ ہو کہ اگر وہ ثواب مصیبت باقی رکھ دیا جاتا۔

ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو خبر دی ابو طاہر محمد بن احمد بن طاہر صوفی نے ان کو ابو نعیم عبدالملک بن محمد بن عدی نے ان کو یزید بن عبدالصمد نے ان کو محمد بن مبارک صوری نے ان کو عمرو نے پھر اس نے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

بعض بعض کے لئے آزمائش ہیں

۱۰۰۷۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو ابو رجاء نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

وجعلنا بعضکم لبعض فتنة اتصبرون وکان ربک بصیرا.

ہم نے تمہارے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنا دیا کیا تم لوگ صبر کرو گے اور تیرا رب دیکھنے والا ہے۔

فرمایا کہ یوں کہے کہ اگر اللہ چاہتا تو مجھے بھی غنی کر دیتا مثل فلاں غنی کے اور بیماریوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے صحت مند کر دیتا مثل فلاں صحت مند کے اور اندھا یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے بھی آنکھوں والا بنا دیتا فلاں کی مثل۔

مؤمن کا ایمان اور منافق کا نفاق کی طرف رجوع کرنا

۱۰۰۷۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبداللہ بن بکر مزنی نے حسن سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بے شک یہ حق لوگوں کی مشقت کا نام ہے ان کے اور ان کی خواہشات کے مابین حائل ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس حق پر وہی شخص صبر کرتا ہے جو اس کی فضیلت پہچانتا ہے اور آخرت کے لئے اس کی امید قائم کرتا ہے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اس کی سنت طریقہ نہیں جانتے۔ بے شک سب لوگوں سے اس قرآن کے ساتھ زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو اپنے عمل کے ساتھ اس کی اتباع کرے اگر چہ وہ لوگ قرآن کو نہ بھی پڑھتے ہوں۔ بے شک آپ لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ عافیت میں نہیں ہیں۔ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو لوگ اپنے حقائق اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں مؤمن اپنے ایمان کی طرف اور منافق اپنے نفاق کی طرف۔

مصائب کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرنا

۱۰۰۷۴:...... ہمیں خبر دی ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاتم اصم سے سنا تھا وہ کہتے ہیں کہ شقیق بلخی نے کہا تھا جو شخص اپنے اوپر اترنے والی مصیبت کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرے وہ اپنے دل میں اللہ کی اطاعت کی حلاوت اور مٹھاس کبھی نہیں پائے گا۔

بن ملحان یوم بیر معونہ میں نیزے لگنے سے زخمی ہو گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے وہ خون اپنے منہ اور سر پر مل لیا تھا پھر فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں حبان بن موسیٰ سے اس نے ابن مبارک سے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی پسندیدگی

۱۰۰۸۲ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر عدل نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبید اللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ایک شیخ نے ابو درداء سے انہوں نے فرمایا کہ میں فقر و غربت کو اپنے رب کے آگے عاجزی کرنے کے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور موت کو اپنے رب سے ملاقات کے اشتیاق کے لئے پسند کرتا ہوں اور بیماری کو اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا صبر

۱۰۰۸۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عثمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت معاذ بن جبل اس لشکر میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے جس پر وہ مقرر تھے جب (عمواس کی) وبا واقع ہو چکی تھی تو انہوں نے یوں کہا تھا کہ یہ تمہارے رب کی رحمت ہے۔ اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے قبل نیک لوگوں کو کفایت کر چکی ہے۔

اس کے بعد حضرت معاذ بن جبل نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ آل معاذ کو اس رحمت سے پورا پورا حصہ عطا فرمایا۔ ابھی وہ اسی جگہ پر تھے کہ خبر دینے والے نے آ کر خبر دی کہ معاذ آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن کو نیزہ لگنے سے زخم ہو گیا ہے۔ جب اس نے اپنے والد حضرت معاذ کو دیکھا تو کہا کہ اے ابا جان عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں آپ شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے کہا۔

ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین

اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

کہتے ہیں اس کے بعد کیا ہوا کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پوری آل معاذ فوت ہو گئی وہ خود ان میں فوت ہونے والے آخری فرد تھے۔

۱۰۰۸۴ ـــ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن یحییٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عروہ بن زبیر نے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کی آل و اہل عمواس کی وبا سے محفوظ رہ گئے تھے لہٰذا انہوں نے دعا کی تھی اے اللہ آل ابو عبیدہ کا حصہ عطا فرما۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ کی کوکھ میں ایک پھوڑا نکلا تو وہ اس کو بار بار دیکھنے لگے ان سے کہا گیا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے وہ فرمانے لگے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا وہ جب قلیل چیز میں برکت ڈالتا ہے تو وہ چیز کثیر ہو جاتی ہے۔

۱۰۰۸۵ ـــ ہم نے اس مفہوم کو دلائل النبوۃ میں معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے انہوں نے خبر دی اس میں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ جو میں نے سنا ہے وہ ذکر کرتے ہیں ان کے شام کے ملک میں آنے اور وہاں سے نکلنے کے بارے میں۔ پھر انہوں نے

(۱۰۰۸۴) ـــ (۱) فی ن: (عیسیٰ)

دعا کی۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے اس کو سنا ہے تو پھر معاذ کو اور آل معاذ کو اس میں سے کامل حصہ عطا کر۔ کہتے ہیں کہ لہٰذا ان کی شہادت کی انگلی پر زخم لگ گیا تو وہ اس کو دیکھے جاتے تھے اور دعا کرتے جا رہے تھے کہ اے اللہ تو اس زخم میں برکت عطا فرما بے شک آپ جب کسی چھوٹی سی میں برکت ڈالتے تو وہ بڑی بن جاتی ہے۔

طاعون کی وبا عذاب نہیں

۱۰۰۸۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھیل گئی تھی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت شام میں امیر و گورنر تھے وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس عذاب سے تم لوگ پہاڑوں اور بیابانوں جنگلوں میں بکھر جاؤ۔ لہٰذا حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (عذاب نہ کہو) بلکہ تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے والے صالحین کی موت ہے۔ البتہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے ہو اور بے شک یہ بات ان کے گھر والوں کے گدھے سے زیادہ گمراہی ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے یہ فرمایا کہ اور میں نے سنا وہ بھی کہہ رہے تھے اے اللہ آل معاذ پر بھی ان کا حصہ اس آزمائش کا داخل فرما۔ کہتے ہیں کہ ان کی دو عورتوں کو نیزہ لگا جس سے وہ دونوں مر گئیں حتیٰ کہ ان کے ایک بیٹے کو زخم لگ گیا آپ اس کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے رب سے مل جاؤ اور شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

انہوں نے کہا اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ فرمایا کہ پھر ان کا بیٹا فوت ہو گیا انہوں نے اس کو دفن کیا۔ اس کے بعد حضرت معاذ کو تیر لگا جس سے ان پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ پھر جس وقت ہوش میں آئے تو کہا مجھے اپنی خیریت اور سلامتی سے خیریت عطا کر۔ تیری عزت کی قسم ہے بے شک تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر انہوں نے یہی کہا۔

اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کو آزماتے ہیں

۱۰۰۸۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو عیسیٰ نے ان کو شعبی نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ ہو کہ نرمی اور رحمت کے بارے میں سوال کرتے رہتے ہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت و سختی کے بارے میں پوچھتا رہتا تھا مجھے کوئی دن اس دن سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا جس دن اہل ضرورت میرے آگے شکایت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کو آزماتا ہے۔

۱۰۰۸۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابو جعفر محمد بن علی زوزنی ادیب نے ان کو علی بن قاسم نحوی ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عزرہ ہروی سے اپنی اسناد کے ساتھ احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کلام رسول کے بعد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے کلام سے زیادہ خوبصورت کلام کسی کا نہیں سنا جہاں فرماتے تھے۔ بے شک رنج اور سختیوں کے لئے بھی انتہا میں ہوا کرتی ہیں لازمی ہے کسی ایک کے لئے کہ وہ جس وقت رنج اور مصیبت میں مبتلا ہو جائے کہ وہ اس کی انتہاء تک پہنچے لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ جب اس کو کوئی سختی اور مصیبت پہنچے اس سے وہ سو جائے (یعنی اس سے غافل ہو جائے) حتیٰ کہ اس کی مدت پوری ہو جائے کیونکہ اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے اس کو دفع کرنے کی کوشش کرنا اس کے مکروہ اور ناپسندیدہ پن کو زیادہ کر دیتا ہے۔ احنف شاعر نے کہا کہ اسی کی

(۱۰۰۸۸)۔۔۔(۱) فی ن: (عزوۃ)

پرانا ہو یا جاری ہو کان میں جس کی آپ اطاعت کریں اور ان میں جس کی آپ حفاظت نہ کریں۔

اگر آپ زمانے کے ایام کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں تو صرف ایک دن ایسا گمان ہو جو خیانت نہ کرے۔

صبر کے ساتھ دوستی

۱۰۰۹۳— ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر بیان کئے حسن بن یحییٰ شامی نے ہمیں شعر سنائے سکولی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے حسن[1] بن علی بصری نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے عمر بن مدرک[2] نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے کلام سے (مفہوم) صبر کیجئے اول شب کے اندر مصیبت سے رنجیدہ خاطر ہونے پر صبح تک اور شام کے وقت سے سحر تک حاجات کے ساتھ۔ ان کو احسن طریقے[3] تلاش کرنے تو آپ کو عاجز کرے اور نہ ہی تحیر کرے اس لئے کہ قوت عجز کے اور ذات کے درمیان ضائع ہو جاتی ہے جس نے دیکھا ہے بلکہ زمانے میں تجربہ ہے اس بات پر کہ صبر کا انجام انجمال پیارا ہوتا ہے۔ پس آپ کہئے کہ جو شخص کسی چیز کی طلب میں اچھی سعی کرتا ہے اور وہ صبر کے ساتھ دوستی کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

کوئی مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی

۱۰۰۹۴— ہمیں شعر بیان کئے ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کیے شیخ ابوبکر قفال شاشی نے پہلے دو شعر کہے تھے بعد پھر کہا (مفہوم) مصائب میں سب سے زیادہ خوبصورت چیز یہ ہے کہ وہ جب واقع ہوتی ہے کہ بعد دیگر آتی ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود وہ ہمیشہ نہیں رہتی (بلکہ کچھ عرصے کے لئے آتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے۔)

۱۰۰۹۵— اور مجھے بھی شعر بیان کیا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور کہا کہ ہمیں شعر سنایا قفال شاشی نے پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کیا۔

۱۰۰۹۶— ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین علی بن محمد صوفی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوالحسین علی بن محمد بیکندی نے۔ (مفہوم) اے میرے دوست آگاہ ہو اللہ کی قسم کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی آزاد انسان پر ہمیشہ رہے اگرچہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔

بہت سے شریف لوگ ہیں باری باری ان پر وہ مصیبتیں گھرتی ہیں مگر وہ ان پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ گذر جاتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰۹۷— ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدان کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالفتح علی بن محمد کاتب نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم)

ہر انسان کے لئے دنیا میں خوشی اور غم لازمی ہے۔ (اور اسی طرح) کبھی راحت و سکون میں اور کبھی درد و الم میں ہمیشہ ہونے کے پیچھے رہنا بھی۔ پس جس وقت آپ کسی راحت میں سکون پائیں تو نعمتوں کے عطا کرنے والی ذات کا شکر ادا کیجئے اور جب ناگوار تکلیف دہ کوئی واقع ہو جائے تو صبر جمیل کی طرف رجوع کریں۔

قوت کے ساتھ آفات کا مقابلہ

۱۰۰۹۸— میں نے سنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی سے سنا انہوں نے ابوعبداللہ بن ابوالفضل سے سنا انہوں نے یحییٰ بن زید علوی کے بارے میں

(۱۰۰۹۳)—(۱) فی ن: (الحسن) (۲) فی ن: (مدرک) (۳) غیر واضح بالاصل

(۱۰۰۹۶)—(۱) فی ن (لا) (۱۰۰۹۸)—(۱) فی أ: (بعداد)

نقل کیا کہ وہ قید ہو کر بخاری میں انتظار کرتے جا رہے تھے اور ان کو ان کے والد کی موت کی خبر پہنچائی گئی۔ لہٰذا بعض شعراء ان کے پاس پہنچے ان کو جا کر ایک قصیدہ سنانے لگے انہوں نے کہا چھوڑیئے آپ جو کہہ رہے ہیں اور مجھ سے سنئے میں جو کہتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے کچھ شعر کہے۔ (مفہوم)

اگرچہ زمانہ ایسا ہے کہ وہ مصیبت کے ساتھ تجھے پا چکا ہے ایسی مصیبت جس کی شدت تیرے اوپر عظیم ہوگی اور بہت بڑی ہوگی ہے۔ تو بھی ان کو پالے اور تو بھی قوت کے ساتھ سخت آفات کا مقابلہ کر ایسی آفات جن کے آگے نفس اداس ہو جاتے ہیں اور اکتا جاتے ہیں۔ اور صبر کر اور ان کے اپنی انتہاؤں کو پہنچنے کا انتظار کر کیونکہ مصیبتیں جب مسلسل آتی ہیں تو واپس بھی لوٹ جاتی ہیں۔

شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا ہے

۱۰۰۹۹ ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن عمرویہ کرنے مقام مرو میں ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ المعروف ابن ابوعبد ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ذارع سے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ پھر میں نے ابو عبیدہ معمر بن مثنٰی سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ تین قطعی طلاقیں اس شخص کو لازم ہو جائیں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو بن علاء سے سنا وہ کہتے تھے۔ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ اگر اہل عرب نے ان (مندرجہ ذیل) اشعار سے زیادہ عمدہ شعر کہے ہوں۔ (مفہوم)

مصائب کو صبر کے ساتھ متعلق اور لٹکا ہوا رکھ کیونکہ کم دن ایسے ہوں گے جن میں آپ کوئی ناپسند امر نہ دیکھیں۔ بس البتہ بسا اوقات کوئی آدمی شہرت یافتہ ہو جاتا ہے۔ اس قدر کہ لوگوں کی آنکھیں اس کو دیکھ کر رغبت اور رشک کرتی ہیں حالانکہ وہ غرق ہونے اور ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔

اور البتہ بسا اوقات شریف انسان اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور جواب سے گریز کرتا ہے حالانکہ وہ انتہائی حاضر جواب اور منہ پھٹ ہوتا ہے۔

اور البتہ بسا اوقات شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اندر سے اس کا دل اس کی ایذا کی گرمی سے رو رہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۰ ـــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو بکر شقیقی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ایک مرتبہ بڑا غم پہنچا جس نے میرا دل تنگ کر دیا چنانچہ میں تھک کر سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی کہنے والا مجھے کہہ رہا ہے۔ (مفہوم) مصائب کے لئے صبر کے ساتھ انتہا و اختتام کر دے۔

البتہ ایسے ایام کم ہی آپ دیکھیں گے جس میں کوئی ناخوشگوار بات آپ نہ دیکھیں۔

اور البتہ بسا اوقات ایذاؤں اور تکلیفوں کے بوجھ سے لدا ہوا اور بوجھل انسان مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اس کا ضمیر اس کی تپش سے رو رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ خواب میں میں نے یہ شعر حفظ کر لئے پھر میں بیدار ہو گیا حالانکہ اس وقت بھی میں ان کو دہرا رہا تھا بس زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میں جس پریشانی میں مبتلا تھا اللہ نے وہ پریشانی دور کر دی۔

خوشی و غم ہمیشہ نہیں رہتا

۱۰۱۰۱ ـــــ اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو بیان کیا ابو الحسین اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا اور کہا عبدالملک بن ہشام وقاری نے کہ انہوں نے مقام ذمار میں ایک قبر کھودی تھی انہوں نے کھودائی کے دوران ایک ایسا پتھر پایا جس میں یہ اشعار لکھے

(۱۰۰۹۹) ـــــ (۱) فی ن: (الوارع)

(۱۰۱۰۰) ـــــ اخرجہ المصنف من طریق ابن ابی الدنیا فی الفرج (۹۳)

ہوئے تھے۔ (مفہوم)

آپ صبر کیجئے زمانے کے لئے جو آپ کو اس سے تکلیف پہنچے کیونکہ اسی طرح وقت اور زمانے گذرتے ہیں۔ کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غم پہنچتا ہے نہ ہمیشہ غم رہتا ہے اور نہ ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

آزمائش سے متعلق اشعار

۱۰۱۰۲ــــ ان میں جو میں نے پڑھا ابوعبدالرحمن سلمی پر۔ وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے کہا کہ آزمائش جب دائمی ہو جاتی ہے تو آزمائش میں مبتلا شخص کو اس کے ساتھ انس ہو جاتا ہے۔

چنانچہ میں نے اسی مفہوم کو منظوم کیا۔ (جس کا مفہوم یہ ہے)

بار بار تکلیف کے لگنے اور اس کے عادت لینے کی وجہ سے میں اس سے انس محبت کرنے لگا ہوں اور اس نے مجھے صبر کرنے سے صبر جمیل کرنے والا بنا دیا ہے۔ لہٰذا لوگوں سے ناامیدی نے مجھے اللہ کے لطف و کرم کے جلد آنے کا امیدوار بنا دیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے معلوم بھی نہیں ہوتا۔

۱۰۱۰۳ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا موفق بن محمد ھروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے ابوزید سامی نے۔

(مفہوم اشعار) میں بار بار تکلیف سہنے کا عادی ہو چکا ہوں اس قدر کہ میں اس سے الفت و محبت کرنے لگا ہوں اور گردش لیل و نہار نے مجھے صبر کرنے کا عادی بنا دیا ہے۔ کبھی تو میں ایسا بھی تھا کہ میرا دل تنگ ہو جاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہے کہ میرا سینہ تکلیفوں اور ایذاؤں کی کثرت کے مطابق وسیع ہو چکا ہے ایذاء کے لئے۔ اور لوگوں سے ناامیدی اور مایوسی نے مجھے اللہ کی صنعت اور کاریگری کے سرعت کے ساتھ آنے کا امیدوار بنا دیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے علم بھی نہیں ہوتا۔ جس وقت میں زمانے کے حالات کو قبول نہ کروں اور ان سے انس نہ کروں تو جب بھی میں اس سے نفرت کروں گا زمانے کے خلاف میری تکلیف اور زیادہ ہو جائے گی۔ (یعنی میں حالات اور تکلیفوں کے ساتھ سمجھوتہ اور صلح کر لیتا ہوں جس سے زمانے کی ایذاؤں سے انس ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو سہنا آسان ہو جاتا ہے۔)

۱۰۱۰۴ــــ ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعمرو بن نجید نے (جن کا خلاصہ یہ ہے) بسا اوقات ہم کسی ایک امر سے بچتے ہیں جب کہ وہ بچنا کسی اور ایسے امر کو پیدا کر دیتا ہے جس سے ہم خوف زدہ ہوتے ہیں جو کہ پہلے سے زیادہ کریہ المنظر ہوتا ہے جب کہ کسی دوست کا بھی اس میں ہاتھ ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۵ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر آبادی سے وہ کہتے تھے جس شخص نے ہم سے مال مانگا ہم نے اس کو پورا پورا دیا۔ اور اس کو اپنی خدمت میں مصروف رکھا۔ اور جس نے ہم سے آزمائش اور تکلیف مانگی ہم نے اس پر اتار دی آزمانے کے لئے اور امتحان لینے کے لئے فرمایا کہ جس کسی نے بھی اس میں دعویٰ کیا اس پر آزمائش سخت ہوگی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الم احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون

کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ چھوڑ دیے جائیں گے صرف اس بات پر کہ انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم لوگ ایماندار ہیں اور کیا وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔

(۱۰۱۰۳)ــــ (۱) فی ن: (الشامی)　(۲)ــــ فی فی ا: (کرہ)

یعنی کیا ہم ان کو صرف ہمارے نام کا دعویٰ کرنے پر چھوڑ دیں گے اور ہم ان سے اس کے حقائق کا مطالبہ نہیں کریں گے؟ یعنی ان سے ایسی جرأت کا تقاضا نہیں کریں گے؟ جو محض زبانی ادعا سے بہت بڑی ہو ایسا ادعا جو حقانی ہے ایسی جرأت سے جو دائمی ہے۔

چار خوبیاں

۱۰۱۰۶ ۔۔۔ ابو عبد الرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد حریری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ فرماتے تھے کہ امراض میں اور درد والم میں چار خوبیاں ہوتی ہیں۔ تطہیر۔ تکفیر۔ تذکیر۔ تمجید۔ تطہیر تو ہوتی ہے کبیرہ گناہوں سے اور کفارہ بنتا ہوتا ہے صغیرہ گناہوں سے۔ تذکیر و یاد دہانی ہوتی ہے رب کی تمجید و رکاوٹ ہوتا ہے معاصی سے اور گناہوں سے۔

اصطبار کیا ہے؟

۱۰۱۰۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو خبر دی میرے ماموں یعنی ابو عوانہ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن ابو مریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے ان کو قرۃ الحجات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیت المقدس کے ایک عبادت گذار سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صبر کو اور تصبیر کو اور اصطبار کو لازم پکڑ لیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ صبر کیا ہے؟ اور تصبر کیا ہے؟ اور اصطبار کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ صبر تو ہے تسلیم و رضا فضائل کے اترنے پر اور تکلیفوں کے آنے پر اور نفس کو ان پر مطمئن رکھنا ان کے حلول سے قبل بہر حال تصبر یہ ہے کہ مصائب کے نزول کے وقت ان کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (یعنی مصائب کے کڑوے گھونٹ پی کر ان کو برداشت کرنا) اور نفس کا مجاہدہ کرنا اور مشقت کرنا ان کے پیدا ہونے پر بھی اور ان کے سکون پکڑنے پر بھی۔

اور بہر حال رہا اصطبار وہ ہے مصائب اور تکالیف کا استقبال کرنا ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ اور ان میں سے ان مصائب کا انتظار کرنا جو تا حال نہیں آئیں۔ قیاس اور فکر کرنے کے لحاظ سے۔ جب بندہ اس طرح کا ہو جائے تو وہ مصطبر اور اصطبار کرنے والا ہوتا ہے وہ ان مصائب کی پرواہ نہیں کرتا جو ان میں پہلے آ چکی ہیں۔

تین علامات تسلیم

۱۰۱۰۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذو النون مصری سے فرماتے تھے کہ تین چیز صبر کی نشانی ہیں۔ سختی کے وقت اپنے گروہ اور جماعت سے دور رہنا۔ اور سختی پر سکون رکھنا باوجود غصے کے گھونٹ بھرنے کے اور کثرت عیالداری کے باوجود غنی ہونے کا اظہار کرنا مخلوق سے دوری اختیار کرنا اور ان کو چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اور ان کے بارے میں حق بات کرنا باوجود جسمانی اور مالی خطرات کے احتمال کے اور دوسری جگہ فرمایا کہ غنی ظاہر کرنا باوجودیکہ معیشت کے میدان فقر نے ذریعے ڈال رکھے ہوں۔

شیخ نے فرمایا کہ تین چیزیں علامات تسلیم میں سے ہیں قضاء کے مقابل رضا۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ راحت و آسانی کے وقت شکر کرنا۔

۱۰۱۰۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصر خلدی نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن بشار خادم ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس کے مال و متاع میں آفت

(۱۰۱۰۹) ۔۔۔ (۱) فی ن: (البلیۃ)

نہیں ہے۔ پہلے تیر پر عزت کو چھلنی دیا اور ذلت کو اٹھا لیا۔ دوسرے تیر پر اس کا بھوک کے رہنے پر سکون قلب پایا اور تیسرے تیر پر یہ کہ نہ تو غم کرے نہ ہی فکر کرے مگر محض دین کا غم اور دین کی فکر کرے یا اپنے دین کی اصلاح طلب کرے۔ جو شخص ان تین صفات پر اپنی جان کو تیر سے پرو دے اس میں اضافہ حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۰۱۱۶ ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو مفضل بن محمد غسان نے ان کو یحییٰ بن معین نے کہ ابن زیاد نے صفوان بن محرز کے لئے دو ہزار درہم کا حکم دیا (جب مل گئے تو وہ چوری بھی ہو گئے) اس نے کہا کہ ممکن ہے کہ اسی میں خیر ہو۔ ان کے گھر والوں نے کہا کہ اس میں خیر کیسے ہو سکتی ہے چنانچہ اس بات کی خبر ابن زیاد کو پہنچ گئی لہٰذا اس نے مزید دو ہزار کا ان کے لئے آرڈر کر دیا تو پہلی رقم جو چوری ہوئی تھی وہ بھی مل گئی اب چار ہزار درہم ہو گئے۔

۱۰۱۱۷ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو نصر بن ربیعہ نے ان کو ابن عطاء نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لئے تو ایک ان کی خوشی بھی پوری نہیں ہوتی۔

رضا بالقضاء

۱۰۱۱۸ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو احمد بن محمد بن سالم ان کو ابراہیم بن جعیہ نے ان کو حسن بن صباح بن محمد واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے عاصم بن عبدالرحمن جرجانی سے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بلند مرتبہ بندے ہیں جو کہ بعض بعض سے زیادہ بلند مقام پر فائز ہیں میں ایک آدمی کے پاس تعزیت کرنے کے لئے گیا تھا اس لئے کہ اس کا لڑکا بیٹا قتل ہو گیا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر رونے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں آپ کا بیٹا تو جہاد فی سبیل اللہ میں مارا گیا ہے کہتے ہیں کہ اس نے مجھے کہا اے ابو عبدالرحمن تم یہ خیال کر رہے ہو کہ میں اس کے قتل ہو جانے کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ اس کی رضا بالقضا کیسے رہی ہوگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب اس کو تلواروں نے گھیر لیا تھا۔

۱۰۱۱۹ ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابو الحسن علی بن عبداللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر محمد بن حسین نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو ابراہیم بن نوح موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ فتح موصلی عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس لوٹے جب کہ وہ دن بھر روزے سے تھے فرمایا کہ مجھے عشاء کا یعنی رات کا کھانا دے دو گھر والوں نے کہا کہ ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے جو آپ کو کھانے کو دیں۔

انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگ اندھیرے میں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تیل ہی نہیں ہے جس کے ساتھ چراغ جلائیں۔ چنانچہ ابراہیم موصلی خوشی سے رونے بیٹھ گئے۔ بولے الٰہی میرے جیسا شخص ہو بھی چھوڑ دیا گیا ہے بغیر رات کے کھانے کے اور بغیر چراغ کے تو یہ میری طرف سے تیرے لئے کون سا احسان کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ہمیشہ روتے رہے روتے روتے صبح ہو گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

۱۰۱۲۰ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ثابت بنانی سے سنا تھا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کا ایک پڑوسی تھا جب وہ شام

(۱۰۱۱۶) (۱) فی ن: (صفوان ابن محرز)

(۱۰۱۱۸) (۱) فی ن: (احمد بن محمد الواسطی قال: حدثنا احمد بن محمد بن سالم)

مصیبتوں سے پناہ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ

وہ اس آیت کو بار بار دہرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ اے اللہ اگر آپ ہماری خبروں کو آزمائیں گے تو آپ ہماری رسوائی کریں گے اور اگر آپ ہماری باتوں کو آزمائیں گے تو ہمیں رسوا کریں گے۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ

۱۰۱۳۴ ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو جعفر بن محمد بن عبداللہ خاقانی نے ان کو محمد بن حارث خازن نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو حمید طویل نے اس نے حضرت انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جن کی وہ حفاظت کرتا ہے اور ان کو بچاتا ہے آزمائشوں اور مصیبتوں سے انہیں زندہ بھی سلامتی کے ساتھ رکھتا ہے اور سلامتی کے ساتھ مارتا ہے اور سلامتی کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کا سوال کیا جائے

۱۰۱۳۵ ... ہمیں خبر دی ابوطاہر حسین بن علی حسن بن سلمہ ہمدانی نے ہمدان میں ان کو محمد بن ابراہیم بن متوکل نے ان کو محمد بن حسن بن عیسیٰ مستقانی نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کی کنیت ابو سری ہے ان کو خبر دی رشید بن سعد نے ان کو موسیٰ بن حبیب نے ان کو سہل بن ابوامامہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلامتی عطا کرنے والے تمام آرزوئیں تجھ پر ختم ہیں اور رزق ہیں۔
شیخ نے فرمایا کہ اس اسناد میں اور اس سے پہلے والی میں ضعف ہے۔ (واللہ اعلم) لیکن دیگر طریقوں سے صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کی جائے۔

۱۰۱۳۶ ... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ دارابجردی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن حارث سے وہ کہتے ہیں ابو نصر حاجب ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ اس منبر پر بیٹھ کر فرما رہے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آپ لوگ کلمہ اخلاص (یعنی کلمہ توحید) کے بعد عافیت اور سلامتی کی مثل کوئی چیز عطا نہیں کئے گئے ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی مانگا کرو۔

موت کی آرزو پسندیدہ نہیں

۱۰۱۳۷ ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عاصم بن نضر احول نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو حمید نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی عیادت کی جو کہ پرندے کے بچے کے مثل ہو چکا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اللہ سے کوئی سوال کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں اے اللہ آپ جو کچھ مجھے آخرت میں سزا دینا چاہتے ہیں وہ آپ مجھے دنیا میں ہی دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ آپ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یا فرمایا تھا کہ آپ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ یہ یوں کیوں نہیں کہتے اے اللہ اے ہمارے

(۱۰۱۳۵) ... (۱) فی ن: (ابی سعد)
(۱۰۱۳۷) ... اخرجہ مسلم فی الدعوات (۷)

نے مکہ مکرمہ میں ان کو یزید بن موہب نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عون بن عبداللہ کے پاس تعزیت کا خط لکھا ان کے بیٹے کی وفات پر۔

اما بعد فانا من اهل الآخرة سكنا الدنيا اموات ابناء اموات فالعجب من ميت يكتب الى ميت يعزيه عن ميت والسلام

بہر حال ہم سب اہل آخرت ہیں ہم نے دنیا میں سکونت کر رکھی ہے ہم سب مردے ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ ایک مردہ دوسرے مردے کی طرف خط لکھ کر اس کو صبر دلا رہا ہے اور دوسرے مردے کی تعزیت کر رہا ہے۔ والسلام۔

والد اصل ہے اور بیٹا شاخ ہے

۱۰۱۷۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مری سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عون بن عبداللہ ہلاک ہو گئے تھے چنانچہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کے والد کو لکھا۔ اما بعد بے شک ہم لوگ اہل آخرت کے لوگ ہیں جو کہ دنیا میں سکونت پذیر ہیں ہم سب مردہ ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں حیرانی کی بات ہے کہ ایک میت دوسرے میت کی طرف خط لکھ رہا ہے اور اس کو ایک میت کے لئے تعزیت کر رہا ہے۔

۱۰۱۷۹: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ ایک آدمی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کے پاس جناب عبداللہ بن ثعلبہ تعزیت کرنے آئے اور اس سے کہا کہ بے شک تیرا باپ تیرا اصل تھا اور تیرا بیٹا تیری شاخ تھی بے شک وہ آدمی جس کی اصل اور شاخ دونوں ختم ہو جائیں وہ اسی بات کے لائق ہے کہ اس کی بقا بھی بہت کم ہو۔

۱۰۱۸۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو عبداللہ بن محمد عیشی نے ان کو ہمام بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے اور ان کی تعزیت کی عمرو بن عبید نے اس کے بیٹے کی وفات پر جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے تعزیت کرتے ہوئے یوں کہا۔ کہ بے شک تیرا والد تیری اصل تھا۔ اور بے شک تیرا بیٹا تیری شاخ تھا اور وہ شخص جس کی اصل اور فرع (تنا اور شاخیں) ختم ہو جائیں۔ البتہ وہ اسی لائق ہے کہ اس کی بقا بھی کم رہ گئی ہو۔

۱۰۱۸۱: شیخ نے کہا کہ اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوائے عیشی سے اس نے سہل بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن عبید سے کہ وہ تعزیت کر رہے تھے یونس بن عبید سے اس کے بیٹے کے لئے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن حسن ادیب نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبیداللہ عائشی نے پھر اس نے مذکورہ روایت بیان کی ہے۔

میت اور قبر پر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرنا

۱۰۱۸۲: ہمیں خبر دی روذباری نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث نے ان کو ابن محمد نے ان کو ابو الحسن مدائنی نے ان کو عمر بن غیاث نے ان کو محمد بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ جب عمر نے اپنے بیٹے کو دفن کرایا تو پھر اس کی قبر پر ٹھہر کر فرمایا۔ (مرنے والے کو مخاطب کر کے کہا) تیرے او پر رونے کی وجہ سے تیرے لئے کوئی بھی فکر کرنے سے ہم قاصر ہو گئے ہیں کاش کہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم سے کیا پوچھا جائے گا اور آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ اگر منکر ہوتا کہ نہ ہوتا تو میں بھی تیرے ساتھ مل جانے کی آرزو کرتا۔ اے اللہ میرے ساتھ حق کرنے میں جو

آپ اس کو اپنے بیٹے کے لئے پسند کریں گے آگاہ ہو جائیے کہ وہ بچہ ذلت و خواری سے چھٹکارا پا گیا ہے جب کہ آپ ابھی خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔

۱۰۱۸۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک آدمی سے جس نے فضیل بن عیاض سے پوچھا تھا۔ اس نے کہا اے ابو علی آپ مجھے رضا سکھلا دیجئے۔ حضرت فضیل نے اس کو جواب دیا اے بھتیجے آپ اللہ سے راضی ہو جائیے پس اللہ تعالیٰ سے تیرا راضی ہو جانا یہ ہے وہ تجھے اس کی رضا پر کرے گا اور عطا کرے گا۔

صبر کی توفیق

۱۰۱۸۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید بن عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو بکر تیمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو حمید طویل نے مطرف بن عبداللہ حرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے کے ساتھ قبرستان گیا ہوا تھا میں وہاں پر ایک کونے میں علیحدہ ہو گیا ایک قبر کے قریب میں نے دو رکعت نماز پڑھی میں نے مختصر کیا نماز کو مگر میں نماز ختم نہیں کر پا رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے وہاں پر اونگھ آگئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں یہ قبر والا انسان مجھ سے بات کر رہا ہے اس نے کہا کہ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جب کہ آپ اس کو ختم کرنے پر خوش نہیں تھے۔ میں نے بتایا کہ جی ہاں بات تو اسی طرح ہی ہے۔ اس نے کہا کہ تم لوگ جانتے تو ہو مگر عمل نہیں کرتے ہو مگر ہم لوگ عمل نہیں کر سکتے اگر میں تیری ان دو رکعت کی مثل دو رکعت پڑھ سکتا تو مجھے وہ ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں پر کون لوگ ہیں اس نے جواب دیا کہ سارے ہی مسلمان ہیں۔ اور سب ہی نے خیر پائی ہے میں نے پوچھا کہ یہاں پر سب سے افضل کون ہے اس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔

لہٰذا میرے دل میں خیال آیا کہ اے اللہ اس کو باہر نکال میرے پاس تاکہ میں اس سے بھی کلام کروں کہتے ہیں اتنے میں وہ بھی اپنی قبر سے نکل آیا جو جوان عمر آدمی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ یہاں پر سب سے افضل ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ لوگ بھی بات کہتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے یہ مقام کیسے پایا ہے اللہ کی قسم میں آپ کی اتنی عمر نہیں دیکھ رہا ہوں کہ میں یہ سوچوں کہ آپ نے یہ مقام لمبے لمبے حج اور عمرے اور جہاد فی سبیل اللہ سے پایا ہے اور لمبے عمل سے پایا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں بڑے مصائب میں مبتلا کیا گیا تھا اور مجھے اس پر صبر کرنے کی توفیق ملی تھی بس اسی وجہ سے میں ان پر فضیلت دیا گیا ہوں۔

تعزیت کرنا اور تسلی دینا

۱۰۱۹۰ ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ زاہد سے وہ کہتے تھے ہمیں جو خبر پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ عبدالرحمن بن مہدی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا لہٰذا اس نے اس پر بہت شدید بے تابی اور بے صبری کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ اس نے اس کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا چنانچہ یہ خبر امام محمد بن ادریس شافعی تک پہنچی انہوں نے اس کی طرف لکھا اما بعد! آپ اپنے نفس کو اس چیز کے ساتھ صبر دلائے جس کے ساتھ آپ صبر دلاتے ہیں۔ اور آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے اس فعل کو بھی قبیح اور برا سمجھے جس کو آپ نے دوسروں کے فعل میں قبیح اور برا سمجھتے ہیں۔ اور یقین کیجئے کہ اگر مصائب ختم ہو جائیں تو سرور مفقود ہو جائے اور اجر سے محرومی بھی (مصائب پہنچے تو اجر بھی ملے گا) اور کیا حال ہوگا اس وقت جب۔ سرور بھی مفقود ہو جائے اجر سے بھی محرومی ہو جائے اور اوپر سے گناہ کا بوجھ بھی ہو جائے۔ اور میں اسی پر شعر کہتا ہوں۔ (خلاصہ مفہوم یہ ہے)

ہو جائے گی اے میرے مولا تو تو انصاف کی صفت سے موصوف ہے۔

ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو نصیحت کی اور میں نے کہا کہ اللہ کی بندی کیا ایسے شعر بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کہے جاتے ہیں؟ اس عورت نے کہا، اپنی نصیحت اپنے پاس رکھو اے ذوالنون اگر تم تمام حالات سے باخبر ہو جاتے تمہیں دلوں کے احوال پر مطلع کر دیا جاتا تو تم بھی اس بندی پر رحم کرو گے جو اکیلی رو رہی ہے راستے میں۔ اور گھر میں۔ کہنے لگی اے ذوالنون میں اس سے بھی زیادہ تعجب اور حیران کن قول کروں گی۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر کہنا شروع کئے۔ (مفہوم)

میں صبر کر رہی ہوں حالانکہ صبر غالب ہو چکا تھا۔ کیا ہے کوئی بے صبری جو مجھ پر جاری ہو اور میں بے صبری کروں۔ میں نے تو ان مصائب پر صبر کیا ہے کہ ان میں سے تھوڑی سی بھی اگر پہاڑ برداشت کر لیں تو ان کے بھی جگر پاش پاش ہو جائیں۔ میں نے آنکھوں کے آنسو پکڑ کر دل کو رلایا ہے پھر میں نے ان کو واپس کر دیا ہے محاجرین کی طرف لہٰذا آنکھ دل میں بھاگ گئی ہے۔

اس کے بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ پریشانی کیا ہے۔ اے لڑکی۔ کیوں یہ دوچار ہوئی ہو وہ کہنے لگی کہ اس مصیبت کی وجہ سے جو مجھ پر واقع ہوئی ہے۔ جو مجھ سے پہلے بھی کسی پر نہیں پڑی۔

اس عورت سے پوچھا کہ وہ کون سی مصیبت ہے؟ وہ کہنے لگی اے ذوالنون میرے دو شیر کے بچوں جیسے دو بیٹے تھے جو میرے سامنے کھیلتے رہتے تھے۔ ایک دن ان کے والد نے ان کے سامنے دو مینڈھے ذبح کئے تھے لہٰذا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا بھائی میں آپ کو دکھلاؤں کہ ابا نے اپنا مینڈھا کیسے ذبح کیا تھا لہٰذا ایک بھائی سو گیا تو دوسرا کہیں سے چھری اٹھا کر لے آیا اور اپنے سوتے ہوئے بھائی کو ذبح کر ڈالا اور جب اس قتل کو دیکھا تو ڈر کر بھاگ گیا۔ اب جوان کا والد گھر میں داخل ہوا اس نے یہ منظر دیکھا اور پوچھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے میں نے بتایا کہ تیرے بیٹے نے یہ کچھ کیا ہے۔ چنانچہ باپ بیٹے کی تلاش میں نکل گیا۔ وہ جا کر کیا دیکھتا ہے کہ جنگل کے درندوں نے اس کو پھاڑ دیا ہے اب باپ جب واپس لوٹا تو بھوکا پیاسا تھا۔ وہ راستے میں مر گیا بھوک پیاس کی وجہ سے۔

اور باقی میرا ایک چھوٹا سا بچہ رہ گیا تھا میں ہنڈیا چڑھا رہی تھی میں ذرا اس سے غافل ہوئی تھی کہ وہ ہنڈیا کے پاس پہنچ گیا لہٰذا وہ ہنڈیا اس کے اوپر گر گئی سو وہ بھی جل کر مر گیا۔ ذوالنون مصری نے کہا میں نے اس سے زیادہ حیرانی اور پریشانی کی خبر بھی نہیں سنی۔

۱۰۲۰۲: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید بن رمیح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن محمد بن بجیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن صالح کے جنازے میں گیا تھا مصر میں۔ میں نے ایک قبر پر یہ لکھا ہوا دیکھا اشعار (جن کا مفہوم یہ ہے)

یہ قبر ہمیں عزیز ہے کیونکہ اس کے اندر جو موجود ہے طاعون کی وبا سے ہلاک ہوا ہے میں نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو اور اپنی امیدوں کے مرکز کو (یعنی دل کی آرزو کو) اس لحد میں سکونت دی ہے۔ نہ ہی مخلوق نے ہم سے اس کو جدا کیا ہے اور نہ ہی بلکہ قضا اور تقدیر نے ہمارے اوپر ظلم زیادتی کی ہے اور صبر کرنے کا سب سے زیادہ خوبصورت لباس ہے اسی کے ساتھ خوبصورت جوان چادر اوڑھتا ہے۔

۱۰۲۰۳: ... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن قاسم بردعی سے کہتے ہیں عمر بن محمد بن بجیر نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو قبر کے دہانے بیٹھ کر بین کر رہی تھی اور مذکورہ شعر پڑھ رہی تھی صرف فرق اس قدر تھا وہ بتاتے ہیں کہ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کا نور لحد میں دبا ہے۔)

۱۰۲۰۴: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے کہتے تھے میں نے سنا عبداللہ بن محمد عائشہ سے وہ کہتے ہیں ایک عورت بصرے میں آئی قحط سالی والے سال اس کے ساتھ اس کے دو

(۱۰۲۰۱) ... (الرقی ن (مصنوعہ))

اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سعید سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

دو خونخوار بھیڑیے

۱۰۲۶۴ ... ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق مؤذن نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن خنب نے بخارا میں ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے" ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو عبد اللہ نے زکریا بن ابوزائدہ سے اس نے محمد بن عبد الرحمن سے اس نے علی بن کعب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا جو مال پر حرص ہوتا ہے یا دنیوی شرف وعزت (یا دین) کا حرص وہ زیادہ شدید ہوتا ہے ان دو بھوکے بھیڑیوں سے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں۔

۱۰۲۶۵ ... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قطبہ بن علاء غنوی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن محمد میمونی رقی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھیڑیے جو (بکریوں کے باڑے میں جا کر کھاتے ہیں اور گردنیں توڑتے اور بکریوں کو پھاڑتے ہیں (وہ بھی اس قدر) تیزی سے تباہی نہیں کرتے جس قدر ایک انسان شرف وعزت کی محبت۔ اور مال کی محبت میں تیز ہوتا مرد مسلمان کے دین میں۔ اور دوری کی ایک روایت میں ہے ضائع اھلاطے یا باڑ میں۔ قطبہ ثوری سے اس روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے ثوری پر اس کی اسناد میں۔

۱۰۲۶۶ ... ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبد الرحمن بن روح　　بزار نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے ان کو عبد الملک ذماری نے ان کو ثوری نے ان کو ابوجحاف نے ابوحازم سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۱۰۲۶۷ ... ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے اور ابوالحسن علی بن عیسیٰ حیری نے اور عبد اللہ بن سعد نے اور احمد بن خضر شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الملک بن عبد الرحمن ذماری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مذکور) کے مثل۔ مثل حدیث ثوری کے ان کو ابوجحاف نے ابوحازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھوکے بھیڑیے جو بکریوں پر چھوڑ دیے جائیں وہ اتنا زیادہ جلدی تباہی اور فساد نہیں مچاتے جس قدر حب مال اور حب جاہ تیزی اور جلدی سرایت کرتی ہے مسلمان آدمی کے دین میں۔

۱۰۲۶۸ ... ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم بن حمش نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان

(۱۰۲۶۴) ... أخرجه الترمذي في الزهد (۴۳) والنسائي في الرقائق (في الكبرى) جميعاً عن سويد بن نصر عن عبد الله بن المبارك. به

وقال الترمذي: حسن صحيح.

(۱۰۲۶۶) ... أبو الجحاف هو داود بن أبي عوف

فساد وخرابی پیدا کرتے ہیں۔

سونے کی وادیاں

۱۰۲۷۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم کشی نے ان کو ابو عاصم نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عطاء نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے لیے سونے کی دو وادیاں بھری ہوتی ہوں تو وہ ایک تیسری وادی بھی ضرور طلب کرے گا اس کی مثل۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ تیسری وادی طلب کرے گا ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے گا۔

اور فقیہ نے اپنی روایت نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا تھا مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن عاصم سے سوا قول ابن عباس کے۔

اور اس نے اس کو دوسرے طریق سے ابن جریج سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن عباس کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۷۵:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو حجاج بن محمد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن مکرم کے سامنے پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا۔ فرمایا کہ ہمیں خبر دی حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے سنا ہے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: فرماتے تھے۔ اگر ابن آدم کے لئے مال ودولت کی ایک وادی بھری ہوئی ہو تو وہ ضرور یہ چاہے گا کہ اس جیسی ایک وادی اور بھی بھری ہوئی ضرور ہونی چاہئے ابن آدم کے نفس کو کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی مٹی ہی اس کو سیر کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات قرآن میں بھی ہے یا نہیں ہے یہ الفاظ مقری کی حدیث کے ہیں۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اس کے علاوہ دوسرے نے حجاج بن محمد سے۔

۱۰۲۷۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبدالرحمن بن غسیل نے ابن عباس بن سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن زبیر سے مکے کے منبر پر فرماتے تھے اپنے خطبے میں اے لوگو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر ابن آدم کو ایک بھری ہوئی وادی سونا مل جائے۔ تو اس کو ایک اور ایسی وادی کی خواہش بھی ہوگی۔ اگر اس کو دوسری مل جائے تو تیسری کی خواہش بھی ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو اس کی طرف توبہ کرے گا۔

(۱۰۲۷۴)۔۔۔ اخرجہ المصنف فی الآداب (۱۱۳۱) عن ابی نصر محمد بن علی بن محمد الشیرازی بہ

وانظر البخاری فی الرقاق (۱۰) ومسلم فی الزکاۃ (۱۲۰)

(۱۰۲۷۶)۔۔۔ اخرجہ البخاری فی الرقاق (۱۰)

نے ابو صالحؒ سے اس نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اس کو نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہو بے شک زیادہ لائق ہے کہ اپنے اللہ کی نعمت کو کم تر نہ سمجھو حقیر نہ جانو۔

۱۰۲۸۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عطاردی نے ان کو ابو معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ [illegible] دی ابراہیم بن عبداللہ آملی نے ان کو وکیع نے سب کے سب نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ابو معاویہ کی روایت سے اور وکیع کی روایت سے۔

۱۰۲۸۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسحاق بن سعید بن حسن بن سفیان نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمار بن زربی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو شعیب بن حباب نے ابو العالیہ سے اس نے مطرف سے یعنی ابن عبداللہ بن شخیر نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مالداروں کے پاس جاؤ اور کم رکھو بے شک حالت یہ ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔

جو چیز لالچ کے ساتھ لی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی

۱۰۲۸۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عروہ نے اور سعید بن مسیب نے ان کو حکیم بن حزام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ پھر دوبارہ مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ پھر دوبارہ مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ پھر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم بے شک یہ مال میٹھا ہے تر و تازہ ہے خوبصورت ہے۔ جو شخص اس کو لیتا ہے [illegible] (یا بے نیازی) کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دے دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس کو دل کی لالچ کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ پھر وہ آدمی اس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اس نے سفیان سے۔

زمین کی برکات

۱۰۲۸۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن مصری نے ان کو عبداللہ بن محمد عمری نے ان کو اسماعیل بن [illegible] اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو مالک بن انس نے اس نے زید بن اسلم سے عطاء بن یسار سے اس نے ابو سعید خدری سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زیادہ تر تمہارے بارے میں جو خوف لگا رہتا ہے وہ ہے زمین کی پیداوار اور برکات کے بارے میں (کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے) آپ سے پوچھا گیا زمین کی برکات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیاوی زندگی کی تازگی مراد ہے۔ چنانچہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا خیر بھی شر کو لاتی ہے اور یہ اگر لاتی ہے؟ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے میں اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگے اور فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جس نے پوچھا

(۱۰۲۸۶)۔۔۔ اخرجہ مسلم (۲۲۷۵/۴) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۱) ط / الریاض

(۱۰۲۸۷)۔۔۔ (۱) سقط من (ن)		(۱۰۲۸۸)۔۔۔ اخرجہ البخاری فی الرقاق (۱۱)

۱۰۳۳۰ ..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو ابو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق اصحاب صفہ ستر آدمی تھے جن کے اوپر اوڑھنے کی چادریں تک نہیں ہوتی تھیں۔

۱۰۳۳۱ ..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو العباس میکالی نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو حدیث بیان کی بشر بن عبداللہ نے واثلہ بن اسقع سے وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ ہم لوگوں میں سے کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں تھا جس کے اوپر مکمل کپڑا موجود ہو گرد وغبار اور میل سے ہماری کھالوں کے اوپر پسینے کی وجہ سے تہہ بنی ہوئی تھی۔

۱۰۳۳۲ ..... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو ولید بن عبداللہ حمصی نے ان کو محمد سلیمان بن حیان نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین میں سے اہل صفہ میں سے تھا۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا حال ہوگا میرے بعد تمہارا جب تم لوگ گندم کی روٹی گھی (تیل) کے ساتھ پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔ اور قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور قسم قسم کے کپڑے زیب تن کرو گے۔ تم لوگ آج کے دن بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہو گے؟ ہم نے کہا کہ اس وقت بہتر ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ آج بہتر ہو۔ حضرت واثلہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر بہت زیادہ ایام نہیں گذرے تھے کہ ہم پیٹ بھر کر گندم کی روٹی گھی کے ساتھ بھی کھانے لگے اور رنگ رنگ کے کھانے بھی کھائے اور قسم قسم کے کپڑے بھی پہنے اور ہم سواریوں پر بھی سوار ہونے لگے۔

اسلام کے مہمان

۱۰۳۳۳ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابو جعفر محمد بن بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے یہ کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے (معبود مشکل کشا حاجت روا) بے شک میں اپنے کلیجے کو (پیٹ کو) بھوک کی وجہ سے زمین کے ساتھ لگا لیتا تھا یعنی پیٹ کے بل زمین پر پڑا رہتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ انہوں نے آگے حدیث کو ذکر کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ گھر کی طرف ٹھکانہ پکڑتے تھے نہ مال کے ساتھ (یعنی ان کا نہ گھر در تھا نہ مال متاع تھا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب صدقہ آجاتا تو آپ ان کے پاس بھیج دیتے تھے آپ اس میں خود کچھ بھی نہیں لیتے تھے نہیں کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آجاتا تو ان کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے تھے اور ان کو بھی اس میں شریک کرتے تھے۔

۱۰۳۳۴ ..... اور حدیث کو ذکر فرمایا ہم نے اس کو مکمل طور پر کتاب دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے۔ بخاری نے اس کو صحیح میں ابو نعیم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۳۵ ..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ابو حرب بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ نے یعنی نضری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا وہ جب مدینے میں آجاتا تھا۔ تو اس کا اگر کوئی جاننے والا موجود ہوتا تو اس کے پاس چلا جاتا تھا اگر نہ ہوتا وہ اصحاب صفہ کے پاس آجاتے تھے۔ میں کہتا ہوں خود بھی اصحاب صفہ کے پاس اترا ہوا تھا میں نے ایک آدمی کے پاس روٹی کر رکھی تھی وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے ایک مد جاری کرتے تھے دو آدمیوں کے درمیان یہ کھجوریں ہوتی تھیں۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کا سلام پھیرا تو ہم میں سے

بن زائدہ بن نشیط نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو خالد والبی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

من کان یرید حرث الاخرۃ نزدلہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب۔
جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کو اس میں سے دے دیں گے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لئے فارغ کرلے میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا۔ اور تیرے فقر کو روک دوں گا۔ اور اگر تو ایسا نہ کرسکے تو تیرے ہاتھ کو شغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بھی نہیں روکوں گا۔

۱۰۳۳۰ ۔۔۔ جو شخص فکر وغم کو ایک آخرت کا فکر وغم بنادے اللہ تعالیٰ اس کو اس کی فکر دنیا سے کفایت کرتے (یعنی اس کی دنیا کی ضرورت پوری کردیتے ہیں) اور جو شخص گونا گوں قسم کی فکریں اپنا لے اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتے کہ وہ دنیا کی کون سی وادیوں میں ہلاک ہوجائے۔

فکر آخرت

۱۰۳۳۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ربیع بن احمد نے ان کو اسماعیل بن اسحاق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو مکاربی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ان کے دادا یعنی ابو عمرو بن نجید نے ان کو محمد بن اسحق ثقفی نے ان کو ابوہمام نے ان کو ابو معاویہ نے اسماعیل سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس وقت بندے کا مطمع نظر دنیا ہی رہ جائے اللہ اس پر اس کی ضروریات کو پھیلا کر عام کردیتے ہیں اور اسکے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردیتے ہیں لہٰذا وہ صبح کو بھی فقیر ہوتا ہے اور شام کو بھی فقیر ہی ہوتا ہے۔ اور جس شخص کی فکر فکر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی دل میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں لہٰذا وہ صبح کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے۔ یہ الفاظ سلمی کی روایت کے ہیں۔

غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو

۱۰۳۳۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عباس نے ان کو ابو حصین نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی کثرت مال اور عزت سے نہیں ہوتا بلکہ غنی دراصل دل کا غنی ہوتا ہے۔

اور ابن اعرابی کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ اصل غنی ہوتا دل کا غنی ہوتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں احمد بن یونس سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۱۰۳۳۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے۔ ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے ان کو عبدالرحمن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ غنی ہونا کثرت عزت سے نہیں ہوتا لیکن غنی ہونا دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

ہم فلاں کو پاکیزہ حیات عطا کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ قناعت کرنے والا ہوتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے قناعت عطا فرما اس کے ساتھ جو آپ نے مجھے رزق دیا اور میرے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اس میں سے ہر چیز کے غائب ہو جانے اور ختم ہو جانے کے وقت اس کی جگہ بہتر عطا فرما۔

۱۰۳۴۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن عیسیٰ بن ابراہیم حیری نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد بن ماہویہ نے ان کو عمرو بن زرارہ کلابی نے ان کو جریر نے قابوس بن ظبیان سے ان کو ان کے والد نے ابن عباس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا جس وقت انہوں نے اپنے رب سے ہم کلامی کی تھی۔ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرے گا۔ پھر انہوں نے پوچھا تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والا کون ہے۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے نفس کے خلاف فیصلہ دے جیسے دوسرے لوگوں کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔ پھر پوچھا کہ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ غنی ہے فرمایا کہ جو شخص میرے دیئے ہوئے پر خوش رہے۔

۱۰۳۴۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ اعمش نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے اس نے ابو زرعہ سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللهم اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ تو آل محمد کے رزق بقدر زندہ حیات بنا (یعنی جس کو کھا کر بس زندہ رہ سکیں)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن محمد سے اس نے محمد بن فضیل سے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے اور اس نے اس کو روایت کیا ہے اشج سے اس نے ابو اسامہ سے۔ اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس طرح تھی کتاب دلائل النبوۃ میں۔ اور اس کتاب میں اور ان دونوں کے علاوہ بھی۔

۱۰۳۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے ربعی سے اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص خرچ کے اعتبار سے۔

وہ ہے جو کم ذمہ داریوں والا ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خفیف الحاذ کون ہوتا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ جس کا گھر بار بھی نہ ہو اور اولاد بھی نہ ہو۔

رواد بن جراح اس روایت کرنے میں منفرد ہے یہ عسقلانی ہے سفیان ثوری سے روایت کرتا ہے۔

قابل رشک شخص

۱۰۳۵۱:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو بلال بن عمرو بن بلال ابو غالب نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ

جس پر تو سوار ہوتا ہو تو وہ بہتر ہے اور تہبند سے اوپر جو کچھ ہے۔ اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا اور دیوار کے سائے سے زائد جو کچھ ہے قیامت کے دن بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔

۱۰۳۵۸: ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم مزکی نے ان کو موسیٰ بن عبداللہ مزنی نے ان کو عبید اللہ بن ہانی عقیلی نے ان کو ابو ہانی بن عبدالرحمن نے ان کو ابراہیم بن ابو عبلہ نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جسمانی طور پر عافیت عطا کیا جائے اور اپنی جگہ کا یعنی گھر اور ٹھکانے کے اعتبار سے امن میں ہو اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی ہو تحقیق اس کو دنیا نے کفایت کر دی۔

اے ابن آدم تجھے اس قدر کفایت کرے جو تیری بھوک کا سامان کر دے جو تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرے پاس گھر ہو جو تجھے چھپائے اور تحفظ دے تو بس یہ کافی ہے اور اگر سواری ہو جس پر تو سواری کرے تو واہ واہ کیا کہنے۔ بے شک روٹی اور مٹکے کا پانی کافی ہے۔ اور ستر ڈھکنے کے ماسوا جو کچھ ہو اس کا تجھے حساب دینا ہوگا۔

۱۰۳۵۹: ... ہمیں خبر دی استاذ ابواسحاق اسفرائنی نے ان کو احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن وہب دینوری نے ان کو عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمن عقیلی نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۰۳۶۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے اور ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو میں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ابوبکر زاہری نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم تیرے پاس جو کچھ ہے وہ تیرے لئے کافی ہے۔ اور تو اس کو تلاش کر رہا ہے جو تجھے گمراہ کر دے گا۔ اے ابن آدم نہ تو قلیل کے ساتھ آپ قناعت کرتے ہو کہ مر بھی تیرے بھوک ہی کے ساتھ آپ نہ سیر ہوں گے۔ اے ابن آدم جب تجھے تیرے بدن میں سلامتی حاصل ہو تیرے ٹھکانے میں تجھے امن حاصل ہو اور تیرے پاس تیرے آج کے دن کی روزی موجود ہو تو پھر دنیا برباد ہو جائے۔ یعنی بلا سے ہو۔

۱۰۳۶۱: ہمیں خبر دی ابوسعید بن محمد شعیبی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو ابو یحییٰ بزاز نے ان کو ابو حفص عمرو بن علی نے ان کو حفص بن سلیمان واسطی نے ان کو سلام نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت آپ اپنے گھر میں امن میں ہوں اور جسمانی اعتبار سے عافیت میں ہوں اور آپ کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو تو پھر (زیادہ) دنیا (طلب کرنے پر) خاک ڈالو۔

۱۰۳۶۲: ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ربیع بن یونس نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عبدالرحمن نے یعنی ابن ابوشمیلہ نے ابن مروان کے والد نے اس نے سلمہ سے یعنی ابن عبید اللہ بن محصن نے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنے گھر میں (ٹھکانے اور گھر میں) امن والا ہو اپنے وجود اور جسم میں خیر و عافیت دیا گیا ہو۔ اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو تو گویا کہ دنیا نے اس کے لئے کفایت کر لی (یعنی اتنی بہرہ دنیا سے کافی ہے) اس باب کے تحت یہ سب سے زیادہ مستحکم ہے۔

۱۰۳۶۳: تحقیق بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے غیر جامع میں بشر بن مرحوم سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمن بن ابو شمیلہ انصاری سے اس نے سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اور تمیم کہا گیا ہے والد سے اور سلمہ سے اور اسی طرح اس کو کہا اسماعیل نے۔

ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو عمر احمد بن محمد بن خالد نے ان کو احمد بن محمد بن فضیل بزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو بشر بن مرحوم نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۶۴ ... اور اسی طرح کہا ہے تاریخ میں عبدالرحمٰن بن ابوشیبہ الانصاری نے سلمہ بن عبداللہ بن محصن سے ان کو ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۶۵: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سلیمان بن اشعث نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سعید حزمی نے ان کو ان کے والد نے معاویہ بن حیدہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دنیا میں سے کس قدر کفایت کرے گا۔ (آپ نے فرمایا) اگر گھر ہو تو یہ تو ضروری ہے اور اگر (سواری) کا جانور گھوڑا وغیرہ ہو تو وہ بھی ضرور بندھا ہو اور روٹی اور پانی کے لئے حق کا پہنچنا ہوتو (بس اسی قدر دنیا کا اسباب کافی ہے) اور ستر ڈھکنے کے علاوہ جو کچھ ہے اس کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا۔

۱۰۳۶۶: ... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبدالغفار ازدی نے ان کو ابو یحییٰ وقار اور ابلی ہارون بن سعید بن ہیثم نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ جب بھوک کی خواہش شدت اختیار کر جائے تو تو اکتفا کر لے ایک روٹی اور مٹکے کے پانی کا ایک گھونٹ یا سادہ پانی۔
حرملہ کی ایک روایت میں ہے۔ جب بھوک کا کتا (یعنی خواہش) ایک روٹی کے ساتھ اور سادہ پانی کے ایک گلاس کے ساتھ روکا جا سکے تو پھر دنیا پر اور اہل دنیا پر ہلاکت ہو۔

ضرورت سے زائد اسباب کا بروز قیامت حساب ہوگا

۱۰۳۶۷: ... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو حسن نے ان کو حمران نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو چیز ابن آدم سے فاضل اور زائد ہو۔ سوکھی روٹی کا ٹکڑا اور کپڑا جو اس کی شرمگاہ ڈھک دے اور گھر جو اس کو چھپائے بس اس کے سوا جو کچھ ہے وہ حساب ہے قیامت کے روز اس کا اس سے حساب لیا جائے گا۔ چنانچہ حمران سے پوچھا گیا آپ کو کیا ہوا کہ آپ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ وہ بے خوش لباس تھے فرمایا کہ دنیا نے مجھے جھکا دیا ہے۔ یہ الفاظ حدیث حربی کے ہیں۔

(۱۰۳۶۶) ... أخرجه ابن عدي (۱/۲۲۵)

(۱۰۳۶۷) . أخرجه أحمد والترمذي (۲۳۴۱) وقال: صحيح والحاكم (۴/۳۱۲) وصححه ووافقه الذهبي والطبراني في الكبير (۱۱/۲ رقم ۱۴۷) من طريق حريث . به

تین چیزوں کا حساب نہیں

١٠٣٦٨: ...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد مدنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ہشام بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں لیا جائے گا کپڑے کا ٹکڑا جس کے ساتھ انسان اپنی شرمگاہ چھپاتا ہے۔ اور روٹی کا ٹکڑا جس کو کھا کر وہ اپنی کمر مضبوط کرتا ہے۔ اور مخصوص سایہ جس کے ساتھ وہ سایہ حاصل کرتا ہے۔

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔ یہ مرسل ہے مگر اس مفہوم میں جید اسناد موجود ہے اور سابقہ روایت کے لئے شاہد ہے۔

بہترین رزق

١٠٣٦٩: ...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو سعید حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن عبدالرحمن نے ان کو سعد بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ اور مخفی ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو پورا ہو جائے۔

حضرت سعد سے مروی سابقہ حدیث میں اسی سے یہی مذکورہ چیز مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ غنی کو پسند فرماتے ہیں

١٠٣٧٠: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابو بکر حنفی نے عبدالکبیر بن عبدالمجید سے ان کو بکیر بن مسمار نے ان کو عامر بن سعد نے کہ ان کے بھائی عمر حضرت سعد کے پاس آئے اپنی بکریوں کے ساتھ جو مدینے سے باہر تھیں۔ سعد نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا۔

کہ میں اس مال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جب وہ آ گیا تو اس نے کہا اے ابا جان کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ اپنی بکریوں میں چرواہے ہوں اور لوگ مدینے میں اس مال کی ملکیت میں جھگڑا کریں؟

چنانچہ حضرت سعد نے اپنے بیٹے عمر کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ چپ ہو جا۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ متقی پرہیزگار غنی آدمی کو اور پوشیدہ آدمی کو پسند فرماتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عباس بن عبدالعظیم سے اس نے ابو بکر حنفی سے۔

دنیا سے محبت پسندیدہ نہیں

١٠٣٧١: ...... ہمیں خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ۔ اور ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبید بن عبید نے ان کو عمر

(١٠٣٦٨) أخرجه عبد الله بن أحمد بن حنبل في الزهد (٤٣) [illegible] من طريق مسلم بن [illegible] عن عيسى بن يونس به.

(١٠٣٦٩) أخرجه أحمد (١/١٧٢ و ١٨٠ و ١٨٧) من طريق أسامة بن زيد به.

(١٠٣٧٠) أخرجه مسلم في الزهد (١١)

نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو خیثمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ عنقریب دور ہوں گے جب تم لوگ اپنے اوپر خاموشی اور متانت کو لازم کر لینا۔ بے شک ایک آدمی تم میں سے اگر خیر میں ہو کسی کے تابع اور پیچھے بھی رہے تو یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ شر میں رہتے ہوئے سردار ہو۔

۱۰۳۷۲:... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو الاشہب نے ان کو مرزوق بن عبید حمصی نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ تمہارے خلاف قومیں اس طرح مدعو کی جائیں گی جیسے ایک قوم کھانے کے اوپر بلائی جاتی ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ کیا یہ کیفیت ہماری قلت اور تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ جھاگ ہوں گے جیسے سیلاب کی جھاگ ہوتی ہے۔ تمہارے دلوں میں کمزوری واقع کر دی جائے گی۔ اور تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب کھینچ لیا جائے گا اور یہ سب کچھ تمہاری دنیا سے محبت اور موت سے کراہت اور ناپسندی کی وجہ سے ہوگا یا اسی طرح مروی ہے اسی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت اور تحقیق ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے روایت کیا ہے ثوبان سے اس نے نبی کریم سے بطور مرفوع روایت کے۔

دو فرشتوں کا اعلان کرنا

۱۰۳۷۳:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو شیبان بن عبدالرحمن نے قتادہ سے اس نے خلید بن عبداللہ عصری سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں طلوع ہوتا ہرگز کسی بھی دن کا سورج مگر اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ دونوں اعلان کرتے ہیں اور وہ زمین پر رہنے والی تمام مخلوقات کو سناتے ہیں جن وانس کے سوا اے لوگو! تم آجاؤ اپنے رب کی طرف بے شک جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ بہتر ہوتی ہے اس چیز سے جو کثیر ہو اور غافل کردے اور غروب نہیں ہوتا کوئی سورج مگر اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو اعلان کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ خرچ کرنے والے کو خرچ کرنے کے بعد مزید عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کا مال تلف اور ضائع فرما۔

جو شخص دنیا کو حاصل کرے

۱۰۳۷۴:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو محمد حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو حجاج بن فرافصہ نے ان کو مکحول نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ راوی کہتے ہیں کہ قبیصہ کی ایک روایت میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے۔ اور کہا کہ وکیع کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

(۱۰۳۷۲) اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۹۲)

تنبيه: في مسند الطيالسي الحمسي بدلاً من الحمصي وهو خطأ والصحيح الحمصي وانظر الجرح والتعديل (۲۶۴/۸)

(۱۰۳۷۳) اخرجه الحاكم (۴۴۵/۲ و ۳۰۶/۴) من طريق قتادة وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۰۳۷۴) اخرجه ابو نعيم في الحلية (۱۰۱/۳) من طريق الفضيل بن عياض عن سفيان الثوري به

اور جوانی کو بوڑھاپے تک اور قوت کو اللہ کی راہ میں لگا دیتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ گفتگو سن لی اور فرمایا: اللہ کی راہ صرف یہی نہیں جو قتل ہو جائے بلکہ جس نے والدین کے لئے سعی کی پس وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے نفس کے لئے سعی کی تاکہ اسے پاک رکھے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔ اور ہاں جس نے سعی کی محض مال و دولت بڑھانے کے لئے وہ شیطان کی راہ میں ہے۔

دنیا میں زندگی بچانے کی بقدر روزی کی خواہش

۱۰۳۷۸: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو شیخ نے وہ ابو داؤد ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابو داؤد نے ابن کوانس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی صاحب دولت مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا کاش کہ دیا جاتا کہ اس کو دنیا میں صرف بقدر زندگی بچانے کے روزی دی جاتی۔

اور یعلی کی ایک روایت میں ہے۔ نہیں کوئی ایک انسان خواہ وہ غنی ہو یا فقیر ہو مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا اور چاہے گا کہ وہ دنیا میں زندگی بچانے کی مقدار روزی دیا جاتا۔

فقراء مہاجرین دولت مندوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۱۰۳۷۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو ابو ہانی خولانی نے کہ اس نے سنا ابو عبد الرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عمرو بن العاص کے پاس گئے جب کہ میں ان کے پاس پہلے سے موجود تھا انہوں نے کہا اے ابو محمد اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قدرت نہیں رکھتے نہ خرچ نفقہ نہ سواری نہ سامان و متاع ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو واپس آ جانا ہمارے پاس۔

ہم تمہیں وہ کچھ دیں گے جو اللہ تمہارے لئے مقدر کرے گا۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کر دیں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال سبقت لے جائیں گے۔

لہٰذا ان لوگوں نے کہا بے شک ہم لوگ صبر کریں گے ہم کسی شئی کا سوال نہیں کریں گے۔

۱۰۳۸۰: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبد الاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن الحارث نے ان کو ابو عشانہ معافری نے عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا طبقہ اللہ کی مخلوق میں سے جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے ساتھ ہی باندھے گئے جن کے ذریعے مشکلات سے تحفظ حاصل کیا گیا جب ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے تو اس کی ضرورت اور خواہش اس کے سینے میں رہ جاتی ہے جس کو وہ پورا نہیں کر سکتا۔

۱۰۳۸۱: ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ خسروگردی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی محمد بن حسین رازی کاغذی نے ان کو ابو زرعہ رازی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو قاسم بن فضیل نے اس نے سنا ابو حاضر

(۱۰۳۷۸): أخرجه هناد فی الزهد (۵۹۹) عن أبی معاویة به

وأخرجه ابن ماجه فی الزهد (۹) من طریق یعلی به

سے وہ حدیث بیان کرتے تھے وضین بن عطاء سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ میری امت کے فقراء دولت مندوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ کرام نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ ہمارے لئے ان کی تعریف کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے۔ میلے کچیلے کپڑوں والے ہیں۔ جن کو گھر کی دہلیز پر آنے کی اجازت نہیں دی جاتی جو کھاتے پیتے گھرانوں کی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے دھرتی کی تمام مشرقوں اور مغربوں میں۔ ان کو ہر ایسی چیز دی جاتی ہے جو ان پر وبال و پریشانی ہوتی ہے اور ان کو ہر وہ چیز نہیں دی جاتی جو ان کا حق ہے۔

۱۰۳۸۲ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

کہ فقراء جنت میں اغنیاء سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

جنت میں فقراء کی کثرت ہوگی

۱۰۳۸۳ ــــ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو ابورجاء نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو مسلم بن زریر نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمران بن حصین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت والے زیادہ تر فقراء تھے۔ اور عوف کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر اہل جنت فقراء تھے۔ اس کے بعد دونوں روایات متفق ہوگئی ہیں۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا میں نے دیکھا کہ اکثر اہل جہنم عورتیں ہی تھیں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اس نے عثمان بن ہیثم سے اس نے عوف سے اور اسی طرح اس کو کہا ہے عبدالوارث نے ایوب سے اس نے ابورجاء سے اس نے عمران سے۔ امام بخاری نے کہا۔ اور کہا صخر نے اور حماد بن نجیح نے ابورجاء سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

زیادہ تر اہل جہنم عورتیں ہیں

۱۰۳۸۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن نجیح نے اور صخر بن جویریہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء اور مساکین تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اس میں عورتیں تھیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوالاشہب کی حدیث سے اس نے ابورجاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۰۳۸۳) ــــ (۱) سقط من (أ)

أخرجه البخاري في النكاح (۸۹) وقال في الرقاق (۱۶) تعليقاً تابعه أيوب وعوف وقال صخر يعني ابن جويرية وحماد عن أبي رجاء عن ابن عباس وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۲)

(۱۰۳۸۴) ــــ أخرجه مسلم (۴/۲۰۹۶) وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۵) بتحقيقي

۱۰۳۸۵: ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید بن ابو عروبہ نے ان کو ابو رجاء عطاردی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ زیادہ تر اہل جہنم عورتیں تھیں اور میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر اہل جنت میں مساکین تھے۔

۱۰۳۸۶: ... اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالاشہب نے اور جریر بن حازم نے اور سلم بن زریر نے اور حماد بن نجیح نے اور صخر بن جویریہ نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمران بن حصین نے اور ابن عباس نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جنت فقراء تھے اور میں نے جہنم میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جہنم عورتیں تھیں۔

۱۰۳۸۷: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر جو لوگ اس میں داخل ہوئے وہ فقراء تھے اور اصحاب جد و منصب رکے ہوئے تھے سوائے جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اکثر جو اس میں داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سلیمان سے۔

خسارے والے لوگ

۱۰۳۸۸: ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے کوفہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ کعبے کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا:

هم الأخسرون ورب الكعبة

وہ لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم۔

کہتے ہیں کہ میں آیا حتیٰ کہ میں بیٹھ گیا میں زیادہ دیر نہ بیٹھا بلکہ میں اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے کہا آپ کے اوپر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ اکثر لوگ ہیں ہاں مگر جو شخص لپ بھر بھر کے اپنے مال کو (اللہ کے واسطے لٹائے) اپنے آگے اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور وہ لوگ بہت کم ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اس نے وکیع سے۔

اور اسی کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

(۱۰۳۸۵) أخرجه مسلم (۲۰۹۶/۴) من طريق سعيد بن أبي عروبة به

(۱۰۳۸۶) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۳۳)

(۱۰۳۸۷) أخرجه المصنف في البعث (۲۱۲) وبنفس الإسناد وقال أخرجه البخاري ومسلم في الصحيح من حديث سليمان وإلا معتمر وغيره عن سليمان وزاد فيه [illegible] واخرجه البخاري (۳۹/۷ و ۱۴۱/۸) ومسلم (۲۰۹۶/۴)

(۱۰۳۸۸) أخرجه مسلم (۶۹۱/۲)

منصور نے ان کو شقیق نے ان کو عمرو بن ہیثم نے وہ کہتے ہیں کہ ابوہاشم بن عتبہ میرے پاس مہمان بنے جب کہ ان کو نیزہ کا زخم لگ چکا تھا۔ چنانچہ معاویہ ان کی مزاج پرسی کے لئے داخل ہوئے تو رو پڑے۔ معاویہ نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟

کیا درد نے آپ کو بے قرار کر دیا ہے؟ یا دنیا پر آپ رو رہے ہیں؟ کہ اس میں سے اچھی اور عمدہ چیز جا چکی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔ [illegible] کی روایت میں ہے کہ یا دنیا پر حرص کی وجہ سے۔ ان میں سے کوئی بات نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا۔ میں نے یہ چاہا کہ میں اس عہد کی پابندی کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔ شاید کہ تو بہت سا مال پائے جو لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہوگا تو (اس میں سے) یعنی جمع مال میں سے جو تیرے لئے کافی ہوگا وہ ہے ایک نوکر اور ایک سواری۔ چنانچہ میں نے پایا اور میں نے جمع کر لیا (یعنی دونوں چیزیں حاصل کیں۔)

۱۰۲۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابوعمرو ضریر بصری نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو ابوسنان نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! دنیا میں سے کس قدر کافی ہوتی ہے؟ فرمایا کہ ایک خادم جو تیری خدمت کرے۔ اور ایک سواری جس پر آپ سواری کریں اور رزق تو اللہ کے ذمہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں تین بار کہا میں نے دوسری مرتبہ اعادہ کیا دو مرتبہ۔

دنیا میں سامان مثل مسافر گھڑ سوار کے ہونا چاہیے

۱۰۲۹۴: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید بن حمیہ نے ان کو حسن نے کہ حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے اور وہ رو رہے تھے ان سے پوچھا گیا اے ابوعبداللہ کس چیز نے آپ کو رولایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تم لوگوں کی محبت میں رو رہا ہوں۔ اور نہ ہی تمہاری دنیا میں رغبت میں رو رہا ہوں بلکہ میں تو رو رہا ہوں اس عہد پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ عہد کیا تھا فرمایا تھا کہ چاہیے کہ جو تم سے ایک انسان کے لئے کافی دنیا میں سے مثل سامان مسافر گھڑ سوار کے ہے۔ (یعنی جیسے وہ مختصر اور صرف جان بچانے کا سامان رکھتا ہے۔)

۱۰۲۹۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے اپنے شیوخ سے وہ کہتے ہیں حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ رو پڑے لہٰذا سعد نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا اے ابوعبداللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حالانکہ وہ آپ سے راضی تھے اور آپ ان کے پاس حوض کوثر پر جا کر ملیں گے اور آپ اپنے دوستوں سے بھی ملیں گے لہٰذا سلمان نے فرمایا کہ میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا ہوں اور نہ ہی دنیا پر حرص کرنے کے سبب بلکہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے ایک عہد کیا تھا۔ اور عہد کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ چاہیے کہ تم میں سے ایک انسان کے گذارہ کرنے کی مقدار دنیا میں سے مثل سامان گھڑ سوار کے ہو۔ ارد گرد اسی انداز سے ہے۔

حالانکہ ان کے گرد نہیں تھا زیادہ سے زیادہ یہ کہ بڑا برتن آٹا گوندھنے کا اور ایک پیالہ (تھال، پیالہ اور ایک وضو کرنے کا لوٹا۔) کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے ان سے کہا اے ابوعبداللہ آپ بھی ہمیں کوئی وصیت کیجئے جو آپ کے بعد اس پر عمل کریں گے انہوں نے فرمایا: اے سعد اللہ کو یاد کرنا آپ قریب ہوتے

(۱۰۲۹۳) اخرجہ الطبرانی ۲۰/۲۳۲ من طریق حماد به۔

(۱۰۲۹۴) اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۱۹۶/۱) من طریق حماد به۔

وقت جب آپ فکر وغم میں واقع ہو جائیں۔ اور اللہ کو یاد کرنا اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے وقت جب آپ کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں اور اللہ کو یاد کرنا اپنے فیصلے کے وقت جس وقت آپ کوئی فیصلہ کرنے لگیں۔

۱۰۳۹۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عمر قطرانی نے اور عبدالرحمن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے گئے تھے جا کر ان سے کہا کہ اے ابوعبداللہ آپ کو خوشخبری ہونی چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے ہیں اور وہ آپ سے راضی تھے۔ سلیمان نے کہا کیسے اے سعد حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے تمہارے ایک آدمی کے لئے اپنا گزارہ کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے دنیا کے مال متاع میں سے ایک گھڑ سوار مسافر کے زاد سفر کی مقدار ہونا چاہئے۔

حتی یلقانی ولا ادری ماهذه الاساود حولی فیکنا جمیعا

یہاں تک کہ وہ مجھ سے مل جائے مجھ سے ملاقات کرے۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے اردگرد یہ کیا کیا کالے ناگ ہیں۔

سعد کہتے ہیں کہ ہم سب رو پڑے۔

۱۰۳۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو شریح نے اور اسحاق بن اسماعیل نے ان کو ہشیم نے منصور سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں جب سلمان کو وفات آن پہنچی تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا اے ابوعبداللہ حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرمایا کہ میں دنیا پر گھبرانے کے لئے نہیں رویا ہوں بلکہ اس لئے رویا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے عہد لیا تھا ہم نے وہ عہد چھوڑ دیا تھا انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں سے ہمارے ایک انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے صرف اتنا ہونا چاہئے جتنا ایک گھوڑے پر سوار مسافر کا زاد سفر ہوتا ہے۔ جب حضرت سلمان کا انتقال ہو گیا تو ان کے ترکے کو دیکھا گیا تو وہ صرف تیس درہم مالیت کا سامان تھا۔

دولت مندوں کے پاس آمد ورفت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۹۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو حسن بن حماد نے ان کو ابراہیم بن عیینہ نے ان کو صالح بن حسان نے ان کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو۔ اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو میرے پیچھے آ کر تو پھر آپ کو چاہئے کہ دنیا کے اسباب میں سے ایک سوار مسافر کے زاد سفر کی مقدار آپ کو کافی رہنا چاہئے اور تم دولت مندوں کے پاس آنا جانا نہ کرنا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی

۱۰۳۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن حماد نے اس نے مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن یحییٰ

(۱۰۳۹۶)...... فی الحلیة (۱/۱۹۵) من طریق ابی سفیان عن اشیاخه عن سعد به.

(۱۰۳۹۷)...... انظر الترغیب للاصبهانی (۲۷۰۳) بتحقیقی.

سے منہ پھیر لیا۔ کیا آپ حساب سے نہیں ڈرتے اور اے بھائی جان۔ آپ صرف صحبت رسول پر نہ اترائیے اس لئے کہ ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے۔ اللہ جانے ہم لوگوں کو کن کن چیزوں سے سابقہ پڑے گا۔

۱۰۴۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو عظمان ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بنانی کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے ہمارے سامنے حضرت سلمان کا۔

حضرت ابودرداء کی طرف خط پڑھا۔ اس میں یہی کلام کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے معالج مقرر کرلیا ہے اگر آپ کو فائدہ ہوتا ہے تو یہ بہتر بات ہے۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے خادم مقرر کرلیا ہے تو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ کہ بندہ اللہ سے دور نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس سے جب تک خادم مقرر نہیں کرتا جب کرلیتا ہے تو اس پر حساب لازم ہوجاتا ہے۔

دنیا کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ کرنا

اسی طرح کہا تھا حضرت سلمان نے ابودرداء سے۔

۱۰۴۰۵:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوالحسین نے بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے دونوں نے کہا ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عراک بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے مجلس کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہوں گا۔

قیامت کے دن۔ یہ اس لئے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے بے شک تم میں سے مجلس کے لحاظ سے مجھ سے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا سے اس کیفیت کے ساتھ نکلے جیسے میں اس کو دنیا میں چھوڑ کر جاؤں۔ اور بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم نہیں کوئی ایک تم میں سے مگر ہر ایک نے تم میں سے کسی قدر اپنے آپ کو دنیا کے ساتھ آلودہ کرلیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نشست

۱۰۴۰۶:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو صاغانی نے ان کو حلوانی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن ولید نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اس عہد پر مرے جس پر اس نے مجھ سے عہد کیا۔

اور ابودرداء نے فرمایا اور ابوذر نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

قیامت کے دن نشست کے لحاظ مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو دنیا سے اسی صورت پر نکلے گا جس ہیئت پر میں تم کو دنیا میں چھوڑ کر جارہا ہوں۔

رنج وغم کی گھاٹی

۱۰۴۰۷:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبید کندی نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو حارث بن سالم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے

(۱۰۴۰۵)..... اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۱/ ۱۶۱) من طریق یزید بن هارون به

معیار پر ہیں جس پر وہ ہیں) اور آپ یارسول اللہ اس حال میں ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کیا آپ خوش نہیں ہیں اس بات پر ان کے لئے صرف دنیا ہی دنیا ہو اور آپ کے لئے آخرت ہو۔

اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۳۱۲ــــ اور عبید اللہ بن عبداللہ بن ثور کی ایک روایت میں ابن عباس سے انہوں نے عمر سے اس حدیث میں ہے فرمایا کہ میں نے کہا یارسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر رزق کی وسعت کر دے۔ اللہ نے اہل فارس واہل روم کے لئے بھی تو وسعت کر رکھی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ ابن خطاب کیا تم شک میں مبتلا ہو؟

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے ان کی نعمتیں اور ستھری چیزیں دنیوی زندگی میں ان کے لئے جلدی دے دی گئی ہیں۔

ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عبید اللہ سے اسی کے ساتھ۔

۱۰۳۱۳ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر المزکی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ابو سعید یحییٰ بن سلیمان جعفی نے مصر میں ان کو حدیث بیان کی عمرو بن عثمان بن سعید جعفی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے چچا ابو مسلم عبید اللہ بن سعید بن مسلم جعفی نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ اپنے بالا خانے میں۔ یعنی اوپر والے کمرے میں تھے۔ وہ ایسے تھا جیسے کہ کھجور کا ڈربا ہو آپ چٹائی پر سوئے تھے جس کی وجہ سے چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں یہ کیفیت دیکھ کر رو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عبداللہ آپ کو کس بات نے رولایا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ قیصر وکسریٰ موٹے ریشم باریک ریشم حریر و دیباج پر لیٹتے ہیں اور آپ (اللہ کے رسول ہوتے ہوئے) چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ مت رو ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے لیکن میری مثال اور دنیا کی مثال ایک سوار کی جو کسی درخت تلے اترتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور اس درخت کو وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

۱۰۳۱۴ــــ اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو صالح بن مالک نے ان کو عبداللہ بن مسلم عجلی نے جو اعمش کے چلانے والے خادم تھے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: پھر اس نے اس روایت کو مذکورہ روایت کے مفہوم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور تمہارے لئے آخرت ہو۔ میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو شدید گرمی کے دن کسی درخت کے پاس گذرتے ہوئے اس درخت تلے سایہ حاصل کرنے کی غرض سے رک جائے پھر جب ٹھنڈا ہو جائے تو کوچ کر کے چلا جائے۔

۱۰۳۱۵ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن یعقوب نے

(۱۰۳۱۲) ــــ أخرجه البخاري في الأدب (۲۱) تعليقاً وقال ابن أبي ثور عن ابن عباس

ومسلم في الطلاق (۵)

(۱۰۳۱۵) ــــ أخرجه الترمذي (۲۳۷۷) وابن ماجه في الزهد (۳) من طريق المسعودي به.

وقال الترمذي: حسن صحيح

ان کو ثابت بن یزید نے اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں خود بھی بھوکے رہتے تھے اور آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ (جب کہ ان کا کھانا کوئی پر تکلف نہیں ہوتا تھا بلکہ) روٹی ان کی جو کی ہوتی تھی۔

اور عارم کی ایک روایت میں ہے آپ بھوکے رات گذارتے تھے۔ عشائیہ کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا۔ جب کہ ان کی عام روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۱۰۳۴۰ ــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے اور قتیبہ بن سعید نے۔ اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی اور قتیبہ نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والوں نے گندم کی روٹی سے بھی مسلسل تین راتیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ وفات دے دیئے گئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابو شیبہ سے اس نے جریر سے اور اس مفہوم میں تحقیق کئی روایات باب طعام میں گذر چکی ہیں۔

۱۰۳۴۱ ــ ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجالد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں شعبی سے وہ مسروق سے کہ اس نے سنا سیدہ عائشہ سے۔ کہ اس نے سیدہ عائشہ کی کھانے پر دعوت کی تھی۔ تو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ بہت کم وقت ایسا ہوتا ہے کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی جب بھی کھاؤں تو مجھے رونا آتا ہے پھر میں روتی ہوں۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو چھوڑ کر گئے تھے۔ پس اللہ کی قسم ہے کبھی گندم کی روٹی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

۱۰۳۴۲ ــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن غزیہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نضر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ مہینہ مہینہ مسلسل گذر جاتا تھا اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دیا جلانے کے لئے یا کسی اور ضرورت کے لئے آگ کی ایک چنگاری بھی نہیں دیکھتے تھے۔

۱۰۳۴۳ ــ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ سے سنا کہتی تھیں کہ آل رسول پر مہینہ مہینہ گذر جاتا تھا ان کے پاس جلانے کے لئے دیا نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۳۴۴ ــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو علی بن عیاش نے اور حسین بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابو حازم نے ان کو عروہ

(۱۰۳۱۹) ــ اخرجہ الترمذی (۲۳۶۰) وابن ماجہ فی الأطعمۃ (۳۹) عن عبداللہ بن معاویۃ الجمحی۔ بہ وقال الترمذی حسن صحیح

(۱۰۳۴۴) ــ اخرجہ أحمد (۶/۸۶) عن علی بن عیاش ومحمد بن حسین۔ بہ

تصدیق کی ہے اور جس نے یہ جان لیا ہے کہ جو کتاب میں لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے۔ تو اس کے مال کو کم کر دے۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے میرے ساتھ تصدیق نہیں کی ہے جس نے یہ بھی نہیں جانا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے۔ تو اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس کی عمر کو لمبا کر دے۔ اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے ابو عبداللہ سے۔ مسلم بن مشکم نے یہ نہیں کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رزق میں برکت کی دعا

۱۰۳۳۶ ... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو غسان بن برزین نے ان کو سیار بن سلامہ ریاحی نے بنو تمیم سے اس نے براء سلیطی سے اس نے نقادہ اسدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری کرنے کے لئے اپنی اونٹنی دے دے۔ اس شخص نے دینے سے انکار کر دیا۔ نمائندے نے آ کر خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے آدمی کے پاس بھیج دیا۔ اس کے پاس بندہ پہنچا تو اس نے اونٹنی بھیج دی۔ یہ شخص کھینچ کر اونٹنی کو لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو دعا مانگی اے اللہ اس سواری میں برکت عطا فرما۔ اور جس نے اس کو بھیجا اس میں بھی برکت دے جو شخص لے کر آیا تھا اس نے عرض کی کہ جو لے کر آیا ہے اس کو بھی آپ دعا میں شامل فرمائیے۔ آپ نے فرمایا جو لے کر آیا ہے اس میں بھی برکت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے اونٹنی کا دودھ نکالا اور میں نے خوب دودھ نکالا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ فلاں شخص کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے یعنی جس پہلے شخص نے منع کیا تھا۔ اور اونٹنی والے کے لئے یہ دعا کی اے اللہ اس کا رزق ایک ایک دن کا بنا دے۔ یحیی بن حسان نے غسان بن برزین سے اس کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۳۳۷ ... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان نے ان کو حکم بن ظلام نے ان کو حدیث بیان کی قیس بن ربیع نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابی الجعد نے ان کو ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میری امت میں سے وہ لوگ بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر کھڑا ہو کر کوئی سوال کرے دینار کا یا درہم کا یا کسی بھی شی کا تو تم میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں عزت دار سمجھتے ہوئے اس کو کچھ نہیں دے گا۔ حالانکہ وہ اللہ کی بارگاہ میں اس قدر مقرب ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ تعالی پر قسم ڈال دے تو اللہ تعالی اس کی قسم کو پورا کرے۔

اللہ تعالی اپنے محبوب بندے کی حفاظت فرماتے ہیں

۱۰۳۳۸ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی عباس عنبری نے ان کو محمد

(۱۰۳۳۶) ... أخرجه ابن صاعد في الزهد (٩) عن عبدالله بن معاوية الجمحي عن غسان بن برزين. به. وأخرجه المصنف من طريق الطيالسي (١٢٥)

(۱۰۳۳۷) ... أخرجه أحمد في الزهد (٦٦) بتحقيقي من طريق سالم. به.

بچھاتا جب شام ہوئی تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ فرشتے نے شیطان کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو قتل کر دیا۔ اس عابد نے اس سے کہا کہ میں نے ایسا ظلم کبھی نہیں دیکھا۔

کہ آپ نے ناحق اس کو قتل کر دیا ہے حالانکہ وہ تو ایسا نیک تھا ایسا تھا ایسا تھا۔ پھر وہ عابد اور وہ فرشتہ ساتھ ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ دونوں ایک بستی میں اترے تو بستی والوں نے ان کو اپنے پاس بطور مہمان کے ٹھہرایا اور ان کی مہمانی کی مگر اس فرشتے نے ان لوگوں کا ایک چاندی کا برتن اٹھالیا۔ پھر وہ ساتھ ساتھ چل دیے پھر وہ دوسری بستی میں جا کر اترے ان لوگوں نے اس کو ٹھہرایا بھی نہیں اور نہ ہی ان کی انہوں نے ضیافت کی مگر اس فرشتے نے وہ برتن ان کو دے دیا۔ لہٰذا اس عابد نے کہا اس سے کہ جن لوگوں نے ہمیں ٹھہرایا اور ہماری ضیافت کی آپ نے ان کا تو برتن اٹھالیا۔

اور جنہوں نے ہمیں ٹھہرایا بھی نہیں اور ہماری ضیافت بھی نہیں کی آپ نے ان کو وہ برتن دے دیا۔ لہٰذا آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس نے کہا کہ بہر حال میں نے جس کو قتل کر دیا تھا۔ وہ شیطان تھا۔ وہ تمہیں فتنے میں واقع کرنا چاہتا تھا۔ اور جن کا میں نے برتن لے لیا تھا۔ وہ نیک لوگ تھے وہ برتن چاندی کا تھا ان لوگوں کے لئے وہ مناسب نہیں تھا۔ (اس لئے ان سے اٹھالیا تاکہ وہ اس کو استعمال نہ کریں) اور یہ لوگ فاسق ہیں یہ اس کے استعمال کے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ فرشتہ اوپر آسمان کی طرف چلا گیا۔ اور یہ عابد اس کو دیکھتا رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا اور برا ہونے کی نشانی

۱۰۳۵۴ ...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو حسین بن محمد بن موسیٰ ابو علی قاضی نے ان کو حمزہ بن محمد کاتب نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا کچھ ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ جو چیز آپ دنیا میں سے طلب کرتے ہیں وہ آسانی کے ساتھ آپ کو مل جاتی ہے اور اگر کوئی چیز آخرت کی مانگتے ہیں تو وہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتی ہے تو سمجھو کہ آپ خراب حالت پر ہیں۔ اور جس وقت دنیا کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں وہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔ اور امور آخرت میں سے کوئی چیز طلب کرتے ہیں تو وہ آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے تو سمجھ لیں کہ آپ اچھی حالت پر ہیں یہ روایت اسی طرح منقطع آئی ہے۔

۱۰۳۵۵ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک آدمی کوئی امر طلب کرتا ہے تجارت سے ہو یا امارت میں سے یہاں تک کہ جب اس پر تنگی ہو جاتی ہے اس کے دل میں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتوں آسمانوں کے اوپر یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور جا کر اس سے یہ معاملہ اور یہ امر ہٹا دو میں اگر اس کے لئے اس امر کو آسان کر دوں تو میں اس کو اس کے ساتھ جہنم میں داخل کر دوں گا۔ فرمایا کہ وہ آ کر اس کو اس سے ہٹا دیتا ہے۔

۱۰۳۵۶ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن احمد نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن روحی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا یعنی اس کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے لئے فرشتے کو کہتا ہے اس کو مالدار کر دے۔ وہ جب اس کو مالدار کر دیتا ہے تو وہ خود بخود عاجزی کرنے کو اور دعا مانگنے کو بھول جاتا ہے۔

(۱۰۳۵۵) ...... (۱) ھکذا فی الأصل

انگلی ڈبو دے جو کچھ انگلی اس میں سے نکالے گی بس وہی دنیا ہے۔

۱۰۲۶۱۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن حسین جرجانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابو اویس نے ان کو مالک نے علاء بن عبد الرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۱۰۲۶۲۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو ابو المثنیٰ نے قعنبی نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے علاء سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے عبد العزیز سے۔

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے

۱۰۲۶۳۔۔۔۔ ہمیں خبر دی حاکم ابو عبد اللہ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن عمر نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں مجھے فضیل بن عیاض سے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب بیان کیا کہ دنیا مومن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ فرمایا کہ یہ قید ہے دنیا کی لذات اور شہوات کو ترک کرنے کی وجہ سے۔ بہر حال جو شخص نہ دنیا کی لذات کو چھوڑے نہ ہی شہوات کو اس کے لئے یہ کون سی قید ہے؟

۱۰۲۶۴۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابو ایاس نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی ہے اللہ تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں رکھتی

۱۰۲۶۵۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسین بن صفوان بردعی نے ان کو ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابو الدنیا نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے زکریا بن منظور بن ثعلبہ بن ابو مالک سے ان کو ابو حازم نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں گزرے آپ نے ایک مردار بکری پڑی ہوئی دیکھی جس کی ایک ٹانگ پھولنے کی وجہ سے اٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس بکری کو دیکھ رہے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر بے قدر و قیمت ہے؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنا یہ اپنے مالک کے آگے حقیر ہے اور دنیا ایک مچھر کے پر کے برابر قدر و قیمت رکھتی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ کے برابر پینے کے لئے بھی نہ دیا جاتا۔

(۱۰۲۶۲) اخرجہ مسلم (۴/۲۲۷۲) وسبق برقم ([illegible])

(۱۰۲۶۴) اخرجہ البخاری فی فضائل الانصار ... رقم ([illegible])

(۱۰۲۶۵) اخرجہ ابن ماجہ فی الزہد (۳) من طریق زکریا بن منظور به

سے پیچھے قد کا آدمی جو تمہیں مسجد میں نظر آئے تیری نظروں میں ۔ میں نے دیکھا تو اچانک ایک مسکین ضعیف نظر آیا میں نے کہا یہ ہے ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ۔
البتہ یہ شخص قیامت کے دن بہتر ہوگا اللہ کے نزدیک زمین کی مٹی سے اس شخص سے ۔

۱۰۲۸۰ ...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے اعمش سے ۔
اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں اعمش نے کہا ہے زید بن وہب سے اس نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ نے دیکھا ہے ۔ (میں نے دیکھا تو) ایک آدمی اپنے دھیان میں ایک حلقے میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ خوب ہے آپ نے فرمایا کہ سر کو ذرا پیچھے کرو اور مسجد میں سب سے کم تر انسان کو دیکھو میں نے دیکھا تو ایک مسکین ضعیف آدمی مسجد میں سب سے پیچھے تھا میں نے کہا کہ یہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! البتہ یہ مسکین ضعیف بہتر ہے اس جیسے زمین بھری ہوئی لوگوں سے ۔ (یعنی یہ مسکین ایک ہو اور اس مالدار جیسے لوگ ساری دنیا بھری ہوئی ہو پھر بھی یہ ایک ان سب سے بہتر ہے ۔)
یہ الفاظ حدیث یعلی کے ہیں ۔

۱۰۲۸۱ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے " ح " اور ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حسن اور قاسم نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبد العزیز بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ کی رائے ۔ پھر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگوں میں سے شریف ترین آدمی ہے یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو اس کو مل جائے کسی کے لئے سفارش کرے تو کی جائے ۔ اگر وہ کوئی بات کرے تو مانی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے ۔ پھر دوسرا آدمی گذرا تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو ۔ وہ بولے یا رسول اللہ یہ فقراء مسلمانوں میں سے ہے یہ تو اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو کوئی نہیں دے گا اگر کسی کے لئے سفارش کرے تو کوئی قبول نہیں کرے گا اگر کچھ کہے تو کوئی بھی نہیں سنے گا ۔ فرمایا کہ یہ مسکین ۔ اس مالدار جیسے روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے ۔ یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں ۔ اور قاسم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، یہ اس جیسے بھری زمین کے لوگوں سے بہتر ہے ۔ اور یوں نہیں کہا کہ انہوں نے کہا تھا ۔ جناب کی رائے ۔ (ہی معتبر ہے) ۔
اور حسن نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح ابو جعفر جرجانی نے ۔
بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں ابن ابو اویس سے اس نے عبد العزیز سے ۔

۱۰۲۸۲ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بغوی نے " ح " ۔
اور مجھے خبر دی ابو عمرو دستری نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بہت سے پراگندہ غبار آلود بالوں والے ۔ دروازوں سے دور دھکیلے ہوئے ایسے (قبول بارگاہ وحدہ لوندی میں بھی) ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرے ۔

(۱۰۲۸۰) ...... (۱) فی ا : (الأعمج) (۱۰۲۸۱) ...... أخرجه البخاري في الرقاق (۱۶)

ثوبان سے سنا فقادہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میرا حوض (اس قدر بڑا ہوگا) جیسے عدن سے لے کر عمان بلقا تک کا فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی بڑا۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے (کثرت میں یا چمکنے میں) اس کا پانی شہد سے شیریں تر ہوگا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔

جو شخص ایک بار اس میں سے پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے سب سے پہلے میرے پاس اس پر مہاجرین امت کے فقراء اور غریب پہنچیں گے۔

حضرت عمر نے فرمایا یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے سروں والے میلے کچیلے کپڑوں والے جو مالدار عورتوں سے رشتہ نہیں کر سکتے اور جن کے لئے لوگوں کے بند دروازے نہیں کھولے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اللہ کی قسم میں نے تو مالدار عورتوں میں پرورد و فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہے اور اس کے لئے بند دروازے کھول دیئے ہیں ہاں مگر یہ ہے کہ اللہ مجھ پر رحم کر دے گا۔ لا محالہ۔ اور اللہ کی قسم میں اپنے سر میں تیل نہیں لگاتا یہاں تک کہ وہ بکھر جاتا ہے۔ اور میں اپنے کپڑے نہیں دھوتا ہوں یہاں تک کہ جو میرے جسم سے لگے ہوئے ہیں وہ میلے ہو جاتے ہیں۔

اہل جنت کے بادشاہ

۱۰۴۸۶:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید فقیہ نے ان کو ابو قریش حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن علی بن محمد مروزی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ایوب نے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اہل جنت کے بادشاہ وہ ہوں گے جو بکھرے بالوں والا غبار آلود پھٹے پرانے کپڑوں والا (دنیا میں) جو لوگ امراء کے دروازوں پر اجازت مانگیں تو ان کو اجازت نہ ملے۔ اور رشتہ مانگیں تو کوئی ان کو نکاح نہ دے۔ اور جب وہ کوئی بات کہیں تو کوئی ان کی بات پر کان نہ دھرے۔ جن کی دل کی خواہش دل کے اندر ہی کروٹیں لیتی رہے۔ اگر ان کے ایمان کی روشنی پورے اہل زمین میں تقسیم کی جائے تو ان کو پوری ہو جائے۔

۱۰۴۸۷:... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد زاہد نے ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ رازی نے ان کو سہل بن زنجلہ رازی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے عوف سے اس نے حسن سے میرا خیال ہے کہ ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت کے بادشاہ۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اتنی زیادہ فرمایا کہ الذی علیہ اکی بھنے الذی بعظہ فرمایا۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا اسحاق بن محمد رازی نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۱۰۴۸۸:... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو بکر ربوخی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو جہتم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق رازی نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن خوص نے ان کو موسیٰ بن عمر نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بشر بن عبداللہ نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت کے سرداروں کے بارے میں نہ بتلاؤں (وہ ہے) ہر ضعیف اور کمزور سمجھا ہوا پھٹے پرانے کپڑوں والا جس کے لئے کوئی پرواہ نہ کی جائے ہو اور (اللہ کے نزدیک ایسا مقرب ہو کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دے تو وہ ضرور پوری کر دے۔

(۱۰۴۸۵) اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۱۳۲۸)

(۱۰۴۸۵) اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۹۹۵) وانظر مسند عمر بن عبدالعزیز (۴۳) بتحقیقی

رزق میں تاخیر نہ سمجھو

۱۰۵۰۵ ۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ہلال سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رزق میں تاخیر نہ سمجھو بے شک شان یہ ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کو اس کا رزق نہ پہنچ جائے لہٰذا رزق طلب کرنے میں اختصار کرو خوبصورت طریقہ اختیار کرو یعنی حلال طریقے پر لینا اور حرام طریقے کو ترک کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکینیت کو پسند فرمانا

۱۰۵۰۶ ۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو سلیمان بن خالد نے ابن یزید بن مالک نے اپنے والد سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ فرماتے تھے۔ اے لوگو تمہیں تنگ دستی اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم رزق غیر حلال طریقے پر طلب کرنے لگ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف فقیر اور محتاج بنا کر مارنا اور مجھے غنی و مالدار بنا کر نہ مارنا اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں قیامت کے دن اٹھانا بے شک بدبختوں کا بدبخت ہوگا وہ شخص جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائیں گے۔

۱۰۵۰۷ ۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ثابت بن محمد ابو اسماعیل زاہد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے اللہ مجھے زندہ رکھنا مسکینی کی حالت میں اور مجھے موت بھی دینا مسکینی کی حالت میں اور قیامت کے دن مجھے اٹھانا بھی مسکینوں کے گروہ میں۔ سیدہ عائشہ نے سوال کیا کیوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا بے شک وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ مسکینوں کی تمنا واپس نہ لوٹانا اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دے کر ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ مساکین سے محبت و شفقت کرنا۔ اور ان کو قریب کرنا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنے قریب کر دیں گے۔

۱۰۵۰۸ ۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل نے ان کو مسدد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عتبہ نے یزید بن اصرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا وہ کہتے تھے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ اس نے ایک دینار یا ایک درہم چھوڑا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ داغ دینے والی چیز ہیں تم جاؤ اپنے ساتھی پر جنازہ پڑھ لو۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ اپنے تئیں زاہد اور فقیر سمجھتا تھا جب کہ تھا نہیں۔

فقر مومن کے لئے تربیت ہے

۱۰۵۰۹ ۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے عبدالرحمن بن زیاد سے اس نے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الفقر زیادہ دائمی اور زینت ہے

(۱۰۵۰۷) أخرجه الترمذي (۲۳۵۲) من طريق ثابت بن محمد العابد الكوفي به وسبق برقم (۱۴۵۳)

(۱۰۵۰۸) أخرجه أحمد (۱/۱۳۸) من طريق جعفر بن سليمان به

(۱۰۵۰۹) كنز العمال (۱۶۲۵۳)

معبود و مشکل کشا اور اے روز جزا کے مالک اجلال و بزرگی والے آپ نے ان کے لئے کیا کیا تیار کر رکھا ہے اور آپ نے ان کو کیا جزا دی ہے۔ بہر حال زاہد لوگ جو دنیا میں ہیں، میں نے ان کو اپنی جنت عطیہ کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں جگہ پکڑیں گے جہاں سے چاہیں گے۔ بہر حال پرہیزگار جو ان امور سے پرہیز کریں جو ان پر حرام ہے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا کوئی بندہ باقی نہیں رہے گا مگر میں اس سے مناقشہ کروں گا حساب لوں گا اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی تفتیش کروں گا مگر پرہیزگاروں سے نہیں کروں گا میں شرم و حیا کرتا ہوں۔ اور ان کو میں باعزت بناتا ہوں اور ان کو عزت دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ بہر حال جو لوگ میرے خوف سے رونے والے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے رفیق اعلیٰ ہے ان کے ساتھ اس مقام میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حکمت و فراست

۱۰۵۲۸ ......اور اس کو بھی ابن وہب نے ماضی سے روایت کیا ہے اس نے جویبر سے اس نے ضحاک سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۰۵۲۹ ......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حکم بن ہشام نے ان کو یحییٰ بن سعید بن ابان نے ان کو ابو فروہ نے ان کو ابو خلاد نے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی ایسے مؤمن کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی عطا کیا گیا ہے۔ اور کم بولتا بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ شخص فراست اور حکمت کو پائے گا۔

اور اسی طرح کہا ہے عبداللہ بن یوسف نے حکم بن ہشام سے۔

۱۰۵۳۰ ......اور کہا ہے احمد بن ابراہیم نے یحییٰ سے کہ اس نے سنا ابو فروہ جذری سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو خلاد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ بخاری کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۵۳۱ ......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے حمزہ بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم طائفی سے اس نے صفوان بن سلیم سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو جائے اللہ تعالیٰ فراست و حکمت اس کے دل میں ٹھہرا دیں گے۔ اور اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں اور اس کی نظر کو دکھاتے ہیں دنیا کے عیب اس کی بیماری اس کی دوا دکھاتے ہیں۔ اور پھر دنیا سے اس کو سلامتی والا صحیح سالم اٹھا لیتے ہیں جنت کی طرف۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور تحقیق ایک اور ضعیف اسناد کے ساتھ بھی مروی۔

۱۰۵۳۲ ......ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن جعفر جمال رازی نے ان کو احمد بن صباح نے ان کو بشر بن زاذان نے ان کو عمر بن صبح نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بے رغبتی کرتا دنیا سے کوئی بندہ مگر اللہ تعالیٰ حکمت و دانائی کو اس کے دل میں ثبت کر دیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں۔ اور اس کو دنیا کے عیب اس کی بیماری اور اس کا علاج دکھا دیتے ہیں۔

(۱۰۵۲۹) ......أخرجه ابن ماجه (۴۱۰۱) عن هشام بن عمار به

وقال البوصيري في الزوائد. لم يخرج ابن ماجه لأبي خلاد سوى هذا الحديث ولم يخرج له أحد من أصحاب الكتب الخمسة شيئا

(۱۰۵۳۱) ......عزاه الزبيدي في الإتحاف (۹/۳۲۹) إلى ابن أبي الدنيا في ذم الدنيا

تنبيه: في الإتحاف (صفوان بن أبي سليم) بدلا من (صفوان بن سليم)　　　　(۱) ......في ن: (عمرة)

(۱۰۵۳۲) ......بشير بن زاذان له ترجمة في الجرح (۲ رقم ۱۴۳۸)

سے کی تھی وہ فرما رہے تھے۔ اللہ کی عبادت اس طرح کیجئے گویا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچا کر رکھئے کیونکہ وہ قبول شدہ ہوتی ہے۔
جو شخص تم میں استطاعت رکھے کہ وہ تم میں سے دو نمازوں میں حاضر ہوا کرے عشاء اور صبح کی تو وہ ضرور ایسا کرے اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی کی۔

عقلمند وہ ہے جو مابعد الموت کے لئے تیاری کرے

۱۰۵۳۵...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عون بن عمارۃ عبدی نے ان کو ہشام بن حسان نے ثابت سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں مجھے بی بی ام سلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا خادم ہے انس آپ اس کے لئے دعا فرمایئے یہ عقلمند ہے اور وہ بغیر لباس ہے یا رسول اللہ اگر آپ دیکھیں کہ آپ اس کو کپڑا پہنائیں وہ کپڑوں سے جن کے ساتھ وہ جسم ڈھانپ لے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہوتا ہے جو مابعد موت کے لئے عمل کرے۔ اور عاری وہ ہوتا ہے جو دین سے عاری ہوا۔ اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی۔ اے اللہ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ عون بن عمارہ ضعیف ہے اور اس روایت کے لئے شاہد ہے حدیث شداد بن اوس سے اپنے بعض الفاظ میں۔

۱۰۵۳۶...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے اس کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابو بکر بن ابو مریم غسانی نے ان کو ضمرہ بن حبیب نے ان کو شداد بن اوس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور مابعد الموت کے لئے عمل کرتا ہے۔ اور عاجز وہ ہوتا ہے جس کا نفس اپنی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔ پھر بھی اللہ پر امیدیں قائم کرتا ہے۔

میت کے لئے دعا

۱۰۵۳۷...... ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن عبداللہ نخعی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبداللہ ابن محمد یعنی ابن شیبہ نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو ابو رجاء نے عبداللہ بن واقد سے ان کو محمد بن مالک نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں ہم جب قریب پہنچے تو حضور نے قبر پر مٹی ڈالی میں گھوم کر آپ کے سامنے آیا تو آپ رو پڑے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہوگئی پھر فرمایا۔ کہ میرے بھائیو اس جیسے دن کے لئے بس تیاری کرو۔

۱۰۵۳۸...... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے بشر بن ولید کندی نے ایک کتاب سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو رجاء ہروی عبداللہ بن واقد نے محمد بن مالک سے اس نے براء بن عازب سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کے بعض حصے میں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت دیکھی تو فرمایا کہ کس وجہ سے یہ لوگ جمع ہیں کسی نے بتایا یہ کوئی قبر کھود رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے اور اپنے اصحاب کے سامنے جلدی سے گئے اور قبر پر پہنچ گئے اور اس پر آپ نے مٹی ڈالی براء کہتے ہیں کہ میں نے سامنے آ کر دیکھا آپ رو رہے تھے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہوگئی آپ کے آنسو سے۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

(۱۰۵۳۶) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۲۲)

(۱۰۵۳۷) أخرجه ابن ماجه (۴۱۹۵) من طريق إسحاق بن منصور به

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده ضعيف قال ابن حبان في الثقات: محمد بن مالك لم يسمع من البراء ثم ذكره في الضعفاء.

اے میرے بھائیو اس جیسے منظر کے لئے دعا کرو۔

عقلمند مومن وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے

۱۰۵۴۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عمرو بن عون نے اسماعیل بن عیاش سے اس نے علاء بن عتبہ سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند وہ ہیں جو ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والے ہیں اور موت کے لئے سب سے زیادہ بہتر تیاری کرتے ہیں وہی لوگ عقل مند ہیں۔

۱۰۵۵۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے "ح"

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابو عثمان سعید بن محمد بن عبدان نے اور ابو سعید بن ابو عمرو اور دیگر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن سعد بن کثیر بن عفیر نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن انس نے اپنے چچا سہل بن مالک سے اس نے عطاء بن ابو رباح سے اس نے عبد اللہ بن عمر سے کہ ایک آدمی نے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کون سا مومن افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ کون سا مومن عقل مند ہے۔ فرمایا کہ جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرے اور ان میں سے اس کے لئے بہتر تیاری کرے وہ لوگ عقل مند ہیں۔ پانچ خصلتیں ہیں اے مہاجرین کی جماعت اگر وہ تمہارے ساتھ اتر پڑیں میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان کو پاؤ۔ جس قوم میں بدکاری و بے حیائی غالب ہو کر غالب اور ظاہر ہو جائے ان میں طاعون اور وبائی امراض عام ہو جاتے ہیں اور ایسی بیماریاں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں۔ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط سالی میں اور سخت مشقت میں مبتلا اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ روک لیتے ہیں ان سے رحمت کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اور چوپائے جانور نہ ہوتے تو بالکل ان کو بارش نصیب نہ ہوتی اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کیا گیا عہد توڑتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے لہٰذا جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ کچھ ان سے چھن جاتا ہے۔ اور جن لوگوں کے حکمران کتاب اللہ اور قرآن کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے اور اللہ نے اس میں ان کے لئے جو اتارا ہے اس کو نہیں اپناتے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آپس میں جنگ اور فساد برپا کر دیتے ہیں۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں مگر یہ ہے کہ مصری کی حدیث میں ہے کہ کہا عبد اللہ نے پانچ صفات ہیں تا آخر حدیث تک۔

۱۰۵۵۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابو بکر احمد کامل قاضی نے ان کو عبد الملک بن محمد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن ادریس نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ربعی سے اس نے طارق بن عبد اللہ محاربی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے طارق موت سے پہلے موت کے لئے تیاری کیجئے۔

۱۰۵۵۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن عمرو کاتب نے ان کو حدیث بیان کی عدی بن فضل نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے اس نے قاسم بن عبد الرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوب سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینہ میں داخل

ہو جاتا ہے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے سوال کیا گیا یا رسول اللہ کیا اس کے لئے کوئی علم ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں دھوکے والے گھر سے علیحدگی اور ہمیشہ والے گھر کی طرف رجوع وانابت اور موت کے آنے سے قبل موت کے لئے تیاری کرنا۔

۱۰۵۵۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن بحیر قاضی نے ان کو ہانی مولی عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر ٹھہرتے تھے تو روتے تھے حتیٰ کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی۔

ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ جنت کو یاد کرتے ہیں اور جہنم کو یاد کرتے ہیں مگر آپ نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر رونے لگ جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

کہ بے شک قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منازل میں۔ اگر اس سے نجات ہو گئی تو مابعد اس سے آسان ہوگا اور اگر یہاں سے نجات نہ ہوئی تو مابعد اس سے بہت برا ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے جو بھی ہیبت ناک مناظر دیکھے ہیں قبر ان سب سے زیادہ وحشتناک ہے۔

۱۰۵۵۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حسن بن محبوب وغیرہ نے انہوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے اسحاق بن سلیمان رازی نے ابو جعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونے اور آخرت میں راغب ہو جانے کے لئے موت کا تذکرہ کافی ہے۔

کامیابی کے لئے دنیا سے بے رغبتی

۱۰۵۵۵۔۔۔ اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے۔ اس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا کہ آدمی کو دنیا سے بے رغبت ہونے والا اور آخرت میں رغبت کرنے والا ہونے کے لئے موت کو یاد کرنے والا ہونا کافی ہے۔

۱۰۵۵۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر ابن دلال نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمار یعنی ابن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ موت نصیحت کرنے والا (واعظ کافی ہے) اور غنی ہونے کے لئے یقین ہونا کافی ہے۔ اور مشغولیت کے لئے عبادت ہی کافی ہے۔

۱۰۵۵۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح انماطی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبد اللہ بن سلمہ نے ام حبیبہ جہنیہ سے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر چوپائے موت کو اس قدر جا ئیں جیسے تم لوگ جانتے ہیں تو آپ موٹے جانور کو نہ کھائیں۔

لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز

۱۰۵۵۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی آبادتے۔۔۔ ح

(۱۰۵۵۳)۔۔۔ اخرجه المصنف في عذاب القبر (۹۳) بنفس الإسناد

(۱۰۵۵۵)۔۔۔ (۱) في ن: (عن الربيع عن أنس عن أنس)

اور ہمیں خبر دی ابوبکر فورک نے ان کو قاضی ابو بکر احمد بن محمود بن خرزاد اھوازی نے ان کو موسیٰ بن اسحاق اور محمد بن عبدالوہاب نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو ابو عامر اسدی نے ان کو عبداللہ بن عمر عمری نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لذتوں کو توڑ دینے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ بے شک شان یہ ہے کہ تمہیں ہوگا کثیر میں مگر اس کو قلیل کر دے گا اور نہ ہی قلیل میں مگر اس کو کفایت کرے گا۔

۱۰۵۵۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن حسن بن محمد غضائری نے ان کو ابوبکر محمد بن یحییٰ موصلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہشام بن علی سطاری نے ان کو عثمان بن طالوت نے ان کو علاء بن محمد نے محمد بن عمرو سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لذات کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ لذتوں کو ہلاک کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ موت ہی ہے۔

۱۰۵۶۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن نجاد نے بطور املاء کے ان کو احمد بن علی اور معاذ بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو جو اس کو تنگی میں یاد کرتا ہے اس پر وسعت ہو جاتی ہے اور جو اس کو فراخی میں یاد کرتا ہے اس پر تنگی ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیاء

۱۰۵۶۱۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے زیاد بن اسحاق اسدی سے ان کو حدیث بیان کی صباح بن محمد بن ابو حازم بجلی نے مرہ ہمدانی مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جس طرح اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ ہم لوگ اللہ سے حیاء کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے اس کو چاہیے کہ وہ سر کی حفاظت کرے اور اس میں جو کچھ ہے۔ اور اس کو چاہیے کہ وہ پیٹ کی حفاظت کرے اور پیٹ جس کو حاوی ہے اور مشتمل ہے اور چاہیے کہ موت کو یاد کرے اور بوسیدہ ہونے کو۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص یہ کام کرتا ہے وہ اللہ سے حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔

۱۰۵۶۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو اسحاق ابراہیم آزدی نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر سے ان کو علی بن ثابت نے ان کو وازع بن نافع نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ام المنذر نے وہ کہتی ہیں کہ ایک شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف جھانک کر فرمایا تھا: اے لوگو کیا تم اللہ سے نہیں شرماتے؟ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ وہ کچھ جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں ہو۔ اور تم آرزو میں وہ کرتے ہو جس کو تم پا نہیں سکتے ہو اور عمارتیں وہ بناتے ہو جو تم آباد نہیں کر سکتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

۱۰۵۶۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو

ہیثم بن موسیٰ مروزی نے ان کو عبدالصمد بن حصین بن تر جمان نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام قیادت کرنے والے (قائد) ہیں۔ اور فقہاء (فہم رکھنے والے) سردار ہیں۔ ان کی ہم نشینی اضافی چیز ہے تم لوگ شب و روز کی گذرگاہ پر کم ہو چکے اجلوں پر ہو۔ تمہارے اعمال بھی محفوظ کئے جا چکے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آئی دھمکے گی جو شخص خیر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ خیر ہی کو کاٹے اور حاصل کرے گا اور جو شخص شر کی کھیتی کاشت کرے گا ندامت کی کھیتی کو کاٹے گا۔

ہم نے اس کو روایت کیا عبداللہ بن مسعود سے۔ اس قول سے (کہ غیر مرفوع) یہی محفوظ ہے۔

دو خوف کی باتیں

۱۰۵۸۱ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی احمد بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابوجعفر کی نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے بصرے کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے اور وعظ تلاش کرنے شروع کئے۔ اس تلاش نے مجھ تھکا دیا لہٰذا میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کو لازم پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے اپنے خطبے میں جمعہ کے دن۔ اے لوگو بے شک تم لوگوں کے پاس ایک علم ہے۔ لہٰذا تم لوگ اپنے علم تک پہنچو (یا تمہارے پاس عمل ہے تم اپنے عمل تک پہنچو) تمہارے لئے ایک حد اور انتہاء ہے تم اس اپنی انتہاء تک پہنچو۔ بے شک مومن دو خوف کی باتوں میں مبتلا ہوتا ہے ایک تو اس کو خوف ہوتا ہے گذرے ہوئے وقت کا کہ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ اور دوسرے اس مدت کے بارے میں خوف ہوتا ہے جو زندگی ابھی باقی ہوتی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا کرے گا۔ لہٰذا انسان کو اپنے لئے سامان سفر خوب تیار کرنا چاہئے۔ اور اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے اور اپنے شباب اور جوانی سے بڑھاپے سے پہلے۔ اور صحت میں سے بیمار ہونے سے پہلے بے شک تم لوگ آخرت کے لئے بنائے گئے ہو۔ اور دنیا تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے موت کے بعد کوئی مہلت نہیں ہے۔ اور دنیا کے بعد کچھ بھی ٹھکانہ نہیں ہے سوائے جنت کے یا جہنم کے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اپنے لئے اور تم سب کے لئے۔

پچاس صدیقوں کا ثواب

۱۰۵۸۲ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو حسان بن عمران نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کردے۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کردے۔

کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اندھاپن دور کردے اور اس کو بینا کردے مگر وہ شخص جو دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور اس میں آرزو کو مختصر کردے اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کردے گا۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کردے گا۔ خبردار عنقریب

(۱۰۵۸۰) ــــ (۱) فی الأصل (قال: ثنا) ــــ (۲) ــــ فی ن: (عبدالعزیز بن الحسن)

(۱۰۵۸۱) ــــ (۱) فی ن: (عملا) ــــ (۲) ــــ فی ن: (عملکم)

(۱۰۵۸۲) ــــ أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۸/۱۳۵) من طریق ابراهیم بن الأشعث به.

وقال أبو نعیم: لا أعلم رواه بهذا اللفظ إلا الفضیل عن عمران وعمران بعد فی أصحابه الحسن لم یتابع علی هذا الحدیث.

تک عمر وہ چپ نہیں ہوئے اس کے بعد انہوں نے اپنی چادر کے ساتھ اپنے چہرے کو صاف کیا اور روئے یہاں تک کہ لوگ ان کے بات کرنے سے مایوس ہو گئے پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو پونچھا اب لوگوں نے ان سے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کس بات نے آپ کو رلایا انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے کسی چیز کو ہٹا رہے ہیں مگر میں نے آپ کے پاس کسی کو نہ دیکھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا چیز تھی جو آپ ہٹا رہے تھے حالانکہ میں نے تو کسی چیز کو آپ کے قریب نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا تھی جو میرے سامنے شکل بنا کر آئی تھی اور اس نے اپنی کمر میری طرف جھکائی تھی میں نے اس سے کہا ہٹ مجھ سے دور ہٹ جا اس نے کہا خبردار اللہ کی قسم اگر آپ مجھ سے نجات پا گئے تو مجھ سے وہ لوگ نجات نہیں پا سکیں گے جو آپ کے بعد ہوں گے۔ میں نے آج اسی بات کو یاد کیا ہے تو مجھے ڈر لگا کہ وہ مجھے بھی لاحق نہ ہو جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی نصیحتیں

۱۰۵۹۷ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے انہوں نے سنا ابو حازم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنی مولات تمیمہ سے اس نے سنا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے عورتوں کو دو سرخ چیزوں نے تباہ کیا ہے ایک سونا اور دوسری زعفران (یعنی میک اپ اور فیشن نے)۔

۱۰۵۹۸ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو سریج نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے حوشب سے اس نے حسن سے یہ کہ حضرت سلمان فارسی حضرت ابوبکر کے پاس آئے ان کی بیماری میں ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضرت سلمان نے کہا آپ مجھے کوئی وصیت فرمایئے حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تمہارے اوپر دنیا فتح ہونے والی ہے تم اس میں سے نہ لینا مگر ضرورت کی حد تک اور یقین جانیئے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کی پناہ میں خیانت نہیں کرتا کہ وہ تمہیں منہ کے بل آگ میں پھینک دے۔

۱۰۵۹۹ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو حسن بن اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے یہ کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ اس شعر کو پڑھتے تھے۔

لا يزال يبغي حبا يكونه

وقد يرجو الفتى الرجاء يموت دونه

ہمیشہ انسان اپنے محبوب کو طلب کرتا رہتا ہے اور کبھی جوان آرزو کرتے کرتے اسی کے پیچھے جان دے دیتا ہے۔

۱۰۶۰۰ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے ان کو عمرو بن علی بن بحر بن کثیر السقاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ جناب شعبہ میرے پاس آئے جب انہوں نے مہدی کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا اور آ کر کہا کہ مجھے موسیٰ جہنی کی کوئی روایت بیان کیجئے تاکہ میں وہ مہدی کو سناؤں۔ کہا محمد بن محمد بن رجاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو حفص نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو موسیٰ جہنی ابوبکر بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ اپنے والد کے پاس آئیں جب وہ موت کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے (یعنی موت کے وقت) اب انہوں نے ان کی روح سینے میں پہنچی ہوئی محسوس کی تو اس شعر سے تمثل کیا۔

اماوي ما يغني الثراء عن الفتى

اذا حشرجت يوما وضاق بها الصدر

زیادہ کر دیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس بارے میں آپ کی مخالفت کروں گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت و تنگی کا سامان کیا تھا۔ بار بار یہ کہتے رہے حتی کہ سیدہ حفصہ کو انہوں نے رلا دیا اور ان سے کہا میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی ہے بے شک میں اللہ کی قسم اگر میں یہ کر سکوں کہ میں ان کی شدت والی زندگی میں اپنے آپ کو شریک کر سکوں تو میں ضرور کروں گا تا کہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو پالوں۔

۱۰۶۰۶ــــ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن اسحاق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے اپنے بھائی سے مصعب بن سعد سے یہ کہ سیدہ حفصہ نے اپنے والد حضرت عمر سے کہا کہ آپ یہ کپڑے نہ پہنتے بلکہ ــــ اس کے بعد راوی نے یزید بن ہارون والی روایت ذکر کی ہے۔

۱۰۶۰۷ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن بشر عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نعمان نے مصعب بن سعد بن ابو وقاص سے انہوں نے حفصہ بنت عمر سے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا تھا اے امیر المؤمنین آپ کے اوپر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر اپنے یہ دو کپڑے نہ پہن لیں اور آپ اگر عمدہ اور نفیس کھانا کھائیں کیونکہ اللہ نے آپ کے اوپر زمین فتح کر دی ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا کر دی ہے۔ ان کے والد حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس بات میں اختلاف کروں گا کیا آپ جانتی نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت اور تنگی پائی تھی چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آنے والی تکلیفوں کو ایک ایک کر کے ذکر کرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے حفصہ کو رلا دیا۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہلے آپ سے کہہ دیا تھا۔ میرے دو دوست تھے دونوں ایک راستے پر چل گئے ہیں۔ اگر میں ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلوں تو وہ راستہ مجھے ان کے طریقے سے دور لے جائے گا۔ بے شک میں دونوں کی زندگی کی شدت میں خود کو شریک کرنا چاہتا ہوں تا کہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو اپنا سکوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابوبکر صدیق کی پسندیدہ زندگی کو پا سکوں۔

۱۰۶۰۸ــــ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا اے لوگو تم لوگ کتاب اللہ کے ساتھ اور حفاظت کے برتن بن جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اللہ سے ایک ایک دن کا رزق مانگو تمہارے اوپر یہ ناپسندیدگی نہ ہو کہ وہ تمہارے واسطے زیادہ کیوں نہیں کرتا۔

۱۰۶۰۹ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن مسروق کندی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا۔

دنیا سے زہد اور بے رغبتی قلب و بدن کے لئے راحت و سکون ہے۔

خطبہ فاروق اعظم

۱۰۶۱۰ــــ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر احمد بن سعدی بن فرح نے ان کو عبیداللہ بن محمد عمری نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن اخی شہاب نے میرا گمان ہے کہ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب جب لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو خطبہ میں یوں کہتے تھے تم میں سے وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے خواہش نفس سے طمع اور لالچ اور غضب و غصہ سے حفاظت کر لی ہے بات میں سچائی کے بغیر کوئی خیر نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ گناہ کرتا ہے اور جو گناہ کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو گناہوں سے یعنی رب کی نافرمانی سے۔ ایسا بندہ حق سے ہٹا ہوا اس کو رب کی نافرمانی زیب نہیں دیتی وہ

مٹی ہی ہو کر رہے گا۔ وہ آج زندہ ہے تو کل صبح میت ہوگا دن بدن عمل کرو (یعنی روزانہ عمل کرو) اور مظلوم کی بددعا سے بچو اور اپنے نفسوں کو مردوں میں شمار کرو۔ اس کو اسی طرح روایت کیا ہے جماعت نے اوزاعی سے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے بچا ابن شہاب سے۔

۱۰۶۱۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک جانور رسی تڑوا کر نکل گیا حضرت عمر نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا۔ پھر لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ حضرت عباس نے ان سے (از راہ مذاق کہا) اگر آپ اس کو یوں ہی ہمارے لئے عطا کر دیتے تو کیا ہو جاتا حضرت عمر نے اس سے کہا اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اس مال کے لئے (استعمال کی کوئی گنجائش اور کوئی راستہ) نہیں پاتے اس کے سوا کہ یہ حق کے مطابق لیا جائے اور حق میں ہی استعمال کیا جائے اور حق میں دینے سے نہ روکا جائے۔

خطبہ عثمانی

۱۰۶۱۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن خلف بن صالح کوفی تیمی نے مجھے لکھا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعیب بن ابراہیم تیمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سیف بن عمر اسدی نے بدر بن عثمان سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو زندگی کا آخری خطبہ دیا تھا جماعت میں یہ تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو دنیا اس لئے عطا کی ہے تا کہ اس کے ذریعہ آخرت کو طلب کرو۔ یہ تمہیں اس لئے عطا نہیں کی کہ تم اس کی طرف ہی جھک جاؤ اور مائل ہو جاؤ یقینی بات ہے کہ دنیا فنا ہو جائے گی اور آخرت باقی رہے گی۔ تمہیں فانی چیز اترانے میں مبتلا نہ کر دے۔ اور نہ ہی وہ تمہیں ہمیشہ اور باقی رہنے والی چیز سے غافل کر دے۔ جو چیز باقی رہے گی اس کو اس چیز پر ترجیح دو جو فنا ہو جائے گی بے شک دنیا ختم ہو جائے گی۔ اور لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سے ڈرنا ڈھال ہے اس کے عذاب سے اور اس کی طرف سے وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اللہ سے ڈرو غیر سے اور اپنی جماعت اور وحدت کو لازم پکڑو اور گروہ نہ بنو۔

واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا الخ

اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی

پھر تم اس کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی ہو گئے۔ (دو آیات کے آخر تک)۔

قول علی المرتضیٰ

۱۰۶۱۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ان کو زبید یامی نے ان کو مہاجر عامری نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ڈر کی بات جس کے بارے میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس کی اتباع ہے۔ اور لمبی لمبی آرزو کرنا ہے۔ بہر حال خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے روک دیتا ہے اور جب کہ لمبی لمبی آرزو کرنا آخرت کو بھلوا دیتا ہے۔

(۱۰۶۱۱)۔۔۔ (۱) فی ن: (فحطها)

(۲)۔۔۔ بالهامش: مهاجر بن شماس العامري كوفي

(۱۰۶۱۳)۔۔۔ (۱) فی ن: (بعيد)

۱۰۶۱۹ ..... اور اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ وصافی نے ابن سوقہ سے اس نے حارث سے اس نے علی سے ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن فضیل بن ابراہیم اصفہانی نے ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو قاسم بن حکم عرنی نے ان کو عبید اللہ وصافی⁽¹⁾ نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۲۰ ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو علی بن ابو علی ہاشمی نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے علی بن ابو طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ آج کے دن گھڑ دوڑ کے مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور آئندہ کل صبح دوڑ کے مقابلے کا فیصلہ ہوتا ہے دوڑ میں جیت جنت کا حاصل کر لینا ہے۔ اور دوڑنے کی آخری حد جہنم ہے۔ اللہ کی عفو و درگذر کرنے سے تم نجات پا سکتے ہو۔ اور اس کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکتے ہو اور تم لوگ اپنے اپنے اعمال کے ساتھ ایک دوسرے سے تقسیم اور جدا ہو گے۔ علی بن ابی علی اس میں متفرد ہے۔

۱۰۶۲۱ ..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو قاسم بن مہدی نے ان کو ابو مصعب نے ان کو حدیث بیان کی علی بن ابو علی لہبی نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

کہ تم لوگ آج مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور صبح کل ہار جیت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس نے مذکورہ کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۶۲۲ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو ہارون بن عبد اللہ نے اور علی بن مسلم نے دونوں نے کہا ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حضرت علی بن ابو طالب سے کہا اے ابو الحسن آپ ہمارے سامنے دنیا کی حقیقت بیان کیجئے۔

حضرت علی نے پوچھا کہ لمبی بات کروں یا مختصر کروں۔ لوگوں نے کہا کہ مختصر بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا۔

حلالها حساب، وحرامها النار

اس میں سے جو کچھ حلال ہے اس کا ارتکاب کرنے پر حساب دینا پڑے گا اور جو کچھ حرام ہے اس کا ارتکاب کرنے سے جہنم ملے گی۔ (اس کا حلال حساب ہے اور اس کا حرام جہنم ہے۔)

۱۰۶۲۳ ..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن حکم بن عوانہ نے ان کو عقبہ بن حمید نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی قبیصہ بن جابر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب نے فرمایا۔ جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔ اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے۔ اس راوی کے علاوہ دیگر نے یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں اور جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات ولذات سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص جہنم سے ڈرتا ہے وہ حرام کردہ چیز وں سے واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۰۶۲۴ ..... ہمیں خبر دی ابو بکر اشنانی نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان دارمی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو سلیمان بن حکم نے اس نے طویل حدیث میں ذکر کیا ہے ایمان کی تفسیر میں۔

(۱۰۶۱۹) ..... (۱) فی ن: (الصوفی)

(۱۰۶۲۳) ..... (۱) فی ن: (عن) وهو خطأ

وسليمان بن الحكم بن عوانة له ترجمة في الجرح (۴/۱۰۷)

قال يحيى بن معين: ليس بشيء

انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے

۱۰۶۳۹..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے یعنی ابن ابو خالد نے ان کو اشعث نے ابو عبیدہ سے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم میں سے جو طاقت رکھتا ہو کہ وہ اپنا خزانہ آسمانوں میں رکھے جہاں نہ اس کو چور پا سکے نہ اس کو دیمک لگ سکے (تو ضرور کر لے) بے شک ہر انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے۔

۱۰۶۴۰..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے حمیدی سے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے اس نے اپنے بھائی سے اس نے ابو عبیدہ سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے خزانے کو اونچی جگہ رکھے جہاں اس کو چور نہ پہنچ سکے اور اس کو دیمک بھی نہ کھائے تو ضرور ایسا کر لے۔ حمیدی نے کہا ہے کہ قرأت ہے ہمارے لئے اپنے بھائی کا نام اشعث ذکر کیا تھا۔

کوئی گھر حسرت وافسوس سے پر نہیں ہوتا

۱۰۶۴۱..... ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عمرو بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبیداللہ نے ان کو اسرائیل نے ابو اسحاق نے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے فرمایا بے شک ہر سکون کے ساتھ پریشانی بھی ہوتی ہے۔ اور کوئی گھر حسرت وافسوس سے پر نہیں ہوتا مگر قریب ہے کہ اس کے مقابل سے بھی بھر جائے۔

۱۰۶۴۲..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو الجواب نے ان کو اسرائیل نے اس نے مذکور کو ذکر کیا کہ ان دونوں نے کہا۔ مگر اس کے ماسوا سے بھرتا ہے۔

باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان

۱۰۶۴۳..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالرحمن بن ثروان نے ان کو ہزیل بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے لہٰذا باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان برداشت کرلو۔

۱۰۶۴۴..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو نضر نے ان کو قرہ بن خالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں صبح کرتا تم میں سے کوئی ایک آدمی مگر وہ مہمان ہوتا ہے اور اس کا مال ادھار اور مانگا ہوا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مہمان کوچ کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ادھار یا مانگی ہوئی چیز واپس کرائی ہوتی ہے اس کے اصل مالک کی طرف۔ یہ الفاظ ہیں سلمی کی حدیث کے۔

۱۰۶۴۵..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد ... نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ... نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ... سبح اسم ربک الاعلی

(۱۰۶۴۰) ..... (السیف)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۴۹: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو سریج نے ان کو سفیان بن ہارون نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تین سو دینار بھیجے اور کہا کہ آپ اس رقم کے ساتھ اپنی حاجات پوری کرنے میں مدد لیجئے۔ وہ اس وقت شام کے ملک میں تھے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا: یہ رقم آپ ان کے پاس واپس لے جائیے۔ ہم سے زیادہ غنی کوئی نہیں ہے اللہ کے ساتھ۔ ہمارے پاس بس صرف ایک سایہ ہے جس کے نیچے سر چھپاتے ہیں اور تین بکریاں ہیں جو شام کو ہمارے پاس آجاتی ہیں اور ایک خادمہ ہے جو رضاکارانہ طور پر ہماری خدمت کرتی ہے اس کے بعد اس سے زیادہ ہونے پر خوف کھاتا ہوں۔

۱۰۶۵۰: ۔۔۔ فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابن ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے ایک نوجوان حضرت ابوذر کے پاس داخل ہوئے۔ اور انہوں نے کہا دنیا رسوا ہوگئی ہے لوگوں نے اس کو ناراض کر دیا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا نسبت حقیقت ہے کہ مجھے ہر جمعہ بھر کے لئے ایک صاع غلہ کافی ہے اور روزانہ پانی کا ایک گھونٹ کافی ہے۔

۱۰۶۵۱: ۔۔۔ فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حفص بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوذر کے گھر میں ملاقات کے لئے داخل ہوئے تو ان کے گھر میں اپنی نظر گھمانے لگے اور پوچھنے لگے اے ابوذر آپ لوگوں کا گھر کا سامان کہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہمارا دوسرا گھر ہے ہم اپنا اچھا اچھا سامان وہاں بھیج دیتے ہیں۔ اس شخص نے (بات نہ سمجھی اور) کہا کہ آپ یہاں جب تک ہیں تو یہاں بھی تو سامان ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس گھر کا مالک ہمیں اس گھر میں نہیں رہنے دے گا۔

تین شخصوں پر حیرت

۱۰۶۵۲: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے بطور املاء کے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عمار بن یحییٰ التیمی نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی نے فرمایا:

تین شخصوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے حتیٰ کہ مجھے انہوں نے ہنسنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو دنیا کی امیدیں اور آرزوئیں کرنے والا ہے حالانکہ موت اس کو تلاش کر رہی ہے۔ دوسرا وہ شخص جو غافل اور بے خبر رہتا ہے حالانکہ اس سے کوئی غافل نہیں ہے بلکہ وہ سب کی نظروں میں ہے۔ تیسرا وہ شخص جو ہنستا رہتا ہے حالانکہ اس کو نہیں پتہ کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے یا راضی ہے۔

اور تین شخصوں نے مجھے غم اور حزن وملال میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ان باتوں نے مجھے رلا دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور صحابہ کرام کی جدائی۔ یا یوں کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فراق اور ان کے احباب کا فراق۔ حماد کو شک ہے۔

دوسری بات قیامت کا ہولناک منظر اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر پیش ہونا۔ مجھے نہیں معلوم کیا میرے لئے جنت کی طرف حکم ہوگا یا جہنم کی طرف۔

(۱۰۶۴۹) ۔۔۔ (۱) فی ن: (بیوتا)

مسلمانوں کا بہترین معبد

۱۰۶۵۶: ... اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ فریابی نے ذکر کیا ثور بن یزید سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ مسلمان کا بہترین گرجا اور معبد و خلوت خانہ اس کا گھر ہے اسی میں رہ کر وہ اپنی نظر اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔ اور تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو بازاروں سے بے شک وہ لغو اور بے کار کام کرواتی ہیں اور غافل کر دیتی ہیں۔

مسجد ہر متقی کا گھر ہے

۱۰۶۵۷: ... ہمیں خبر دی ابونصر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن عبید اللہ صنعانی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کی طرف لکھا۔ امابعد۔ آپ غنیمت سمجھئے اپنی صحت کو اور اپنی فرصت کو اس وقت سے پہلے کہ آپ کے ساتھ کوئی مصیبت آن پڑے جس کو ہٹانے اور دور کرنے کی لوگوں میں سے کسی کو استطاعت نہ ہو۔ اے بھائی۔ مصیبت زدہ مومن کی دعا کو۔ اور اے میرے بھائی چاہیے کہ آپ کا گھر آپ کی مسجد ہونا چاہیے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ مسجد ہر متقی انسان کا گھر ہے (یعنی اس کے رات گذارنے کی جگہ ہے۔)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے اس شخص کے لئے مساجد جن کے گھر ہوا کرتے ہیں۔ روح کی اور راحت کی ضمانت اور پل صراط پر سلامتی کے ساتھ عبور کی ضمانت رب کی رضامندی تک۔

اور اے میرے بھائی یتیم کو اپنے سے قریب تر کیجئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیریئے اور اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کیجئے۔ اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایئے اس بات سے آپ کا دل نرم ہوگا اور آپ کی حاجت پوری ہوگی۔

اے میرے بھائی اپنے آپ کو دنیا کا مال جمع کرنے سے بچاؤ جس کا شکر ادا نہ کیا جائے بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے اپنے مال کے بارے میں اللہ کا حکم مانا تھا۔ اور اس کا مال اس کے سامنے ہوگا۔ جب بھی وہ پل صراط پر ٹھوکر کھانے لگے گا اس کا مال اس کو کہے گا آپ چلتے رہئے آپ نے میرے بارے میں اللہ کا حق ادا کیا تھا۔ اس کے بعد اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے معاملہ میں اللہ کی اطاعت نہیں کی تھی جب کہ مال اس کے کندھوں کے اوپر لدا ہوا ہوگا۔ جب بھی وہ پل صراط کے اوپر ٹھوکر کھانے لگے گا۔ اس کا مال اس سے کہے گا تیرے لئے ہلاکت ہو تم نے میرے بارے میں اللہ کا حق کیوں نہ ادا کیا تھا۔ پس وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ ہلاکت اور تباہی کو آواز دے گا اور پکارے گا۔

اور اے میرے بھائی مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ آپ نے اپنے لئے ایک نوکر خرید لیا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ بندہ اللہ سے توقع رکھتا ہے اور اللہ بندے کا خیال رکھتا ہے جب تک وہ خادم مقرر نہیں کرتا جب وہ خادم رکھ لیتا ہے اس کے ذمہ حساب و کتاب لگ جاتا ہے۔ بے شک ام درداء نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں اس کے لئے ایک خادم خرید لوں اور مجھے اس کی استطاعت بھی تھی۔ مگر میں قیامت کے حساب سے ڈر گیا۔

اے میرے بھائی اور آپ کے لئے لازم ہے کہ تم آنے والے کل کے بارے میں اللہ سے ڈریں کہ اس ... حساب ... ہے اور

۱۰۶۶۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے ان کو عمر بن سعید بن سلیمان قرشی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا اے ابن آدم آپ اپنے قدموں تلے زمین کو روندتے رہتے ہیں پھر تھوڑے عرصے کے بعد وہی تیری قبر ہوگی اے ابن آدم آپ ایام یعنی دنوں کی طرح ہیں۔ جب بھی ایک دن گذر جاتا ہے۔ تو تیرا کچھ حصہ چلا جاتا ہے۔ اے ابن آدم بے شک آپ ہمیشہ سے اپنے بڑھاپے کی عمر میں ہیں جب سے آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہے۔ (یعنی اس وقت سے بوڑھے ہونا شروع ہو گئے ہیں۔)

پراگندہ دلی سے پناہ

۱۰۶۶۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عمرو بن ابو سلمہ نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت ابو درداء اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذبک من تفرقۃ القلب۔ اے اللہ میں پراگندہ دلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ دل کا تفرقہ اور پراگندہ ہونا کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بندہ یہ چاہے کہ میرے لئے ہر گھر مکان اور ہر جگہ میں مال ہی مال رکھا ہوا ہو۔

نیکی پرانی نہیں ہوتی

۱۰۶۶۴: ۔۔۔ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو اسحق بن عیسیٰ نے ان کو قاسم بن معن نے اعمش سے اس نے عبداللہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور یقین کرو کہ بے شک قلیل مال جو تمہیں کفایت کرے وہ ایسے کثیر مال سے زیادہ بہتر ہے جو تمہیں غافل کر دے اور یقین جانئے کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

مظلوم کی بددعا سے بچا جائے

۱۰۶۶۵: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عاصم نے ابو وائل سے ان کو ابو درداء نے کہ آپ اللہ کے لئے عمل اس طرح کیجئے جیسے کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہوں۔ اور اپنے نفس کو مرنے والوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا اس سے بچائیے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر چڑھ جاتی ہیں جیسے کہ وہ آگ کی چنگاریاں ہیں۔

۱۰۶۶۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسحق بن حسن کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے اسماعیل بن عبیداللہ سے اس نے ام درداء سے یہ کہ ابو درداء کو جب موت آن پہنچی تو وہ فرما رہے تھے۔ کون عمل کرے گا میرے اس دن کے مثل دن کے لئے کون عمل کرے گا میری اس ساعت کی مثل وقت کے لئے کون عمل کرے گا میرے اس طرح پڑے ہونے کے وقت کے لئے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ

ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پلٹ دیں گے جیسے کہ وہ پہلی بار اس کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے۔

بروز قیامت دنیا کو بڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا

۱۰۶۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا ادھیڑ عمر یا بوڑھی سفید بالوں والی نیلی آنکھوں والی اس کے دانت سامنے ظاہر ہوں گے منہ کھلا ہوا ہوگا وہ مخلوقات کو نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی۔ پس کہا جائے گا کیا تم لوگ اس کو پہچانتے ہو۔ لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ اس سے کہ ہم اس کو پہچانیں۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ وہی دنیا ہے جس پر تم قربان ہوتے رہتے تھے اور ایک دوسرے کے گلے کاٹتے تھے اور جس کے لئے تم ایک دوسرے سے قطع رحمی کرتے تھے اور ایک دوسرے سے حسد کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھتے تھے اور دھوکہ کھاتے تھے۔ پھر وہ جہنم میں ڈال دی جائے گی۔ پھر وہ بڑھیا چیخے گی اے میرے رب میرے پیروکار کہاں ہیں اور میرے گروہ والے کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے تابعداروں کو اور اس کے گروہ والوں کو اسی کے ساتھ لاحق کر دو۔

۱۰۶۷۲:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے اس نے مذکور حدیث کو ذکر کیا۔

۱۰۶۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابووکیع نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے کہ یہ آیت۔

بل یرید الانسان لیفجر امامہ

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے گناہ بھیجے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ گناہ مقدم اور توبہ مؤخر کرے۔

۱۰۶۷۴:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوجعفر قزاز نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ابن مبارک نے فرمایا کہ مسعر سے مروی ہے اس نے قیس بن مسلم سے اس نے طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ خباب کی عیادت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی موت کی خبر دینے والے انہوں نے کہا اے ابوعبداللہ آپ کے بھائی ہیں (اصحاب رسول) کل آپ ان کے پاس ہوں گے اس بات پر آپ کو بشارت ہو وہ رو پڑے لوگوں نے کہا کہ ان پر خاص حالت طاری ہوگئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں کسی گھبراہٹ اور بے صبری میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ تم لوگوں نے کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کر ڈالا ہے اور ان کو تم نے میرا بھائی کہہ دیا ہے۔ بے شک وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے اجر وثواب لے کر جا چکے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا ثواب ان اعمال کا نہ ہو جن کا انکار کر دیا جائے۔ بوجہ اس کے جو ہمیں پہنچا ہے ان لوگوں کے بعد۔ (یعنی ہم نے جن اعمال کا بعد میں ارتکاب کیا ہے۔)

اللہ کے ہاں درجات میں کمی

۱۰۶۷۵:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو مسعر نے بیان کی مذکور کی مثل۔

(۱۰۶۷۱)...... (۱) فی ن: (العمو)

(۱۰۶۷۴)...... (۱) فی ن: (طلق) (۲)...... فی ن: (ینکرون)

ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان کے جسم پر دو منقش سوتی چادریں تھیں انہوں نے ان میں ناک صاف کیا اور پھر فرمایا شاباش شاباش ابوہریرہ ان چیزوں میں ناک صاف کرتا ہے۔ قسم خدا میں نے اپنے آپ کو اس وقت بھی دیکھا ہے کہ میں منبر رسول اور سیدہ عائشہ کے حجرے کے درمیان بیہوش ہو کر جا پڑا کرتا تھا بھوک کی وجہ سے کوئی گذرنے والا میرے پاس سے گذرتا تو میری گردن پر اپنا پیر رکھ لیتا اور لوگ یہ سمجھتے کہ یہ پاگل ہے۔ ان کو جنون اور پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے۔ حالانکہ مجھے کوئی جنون نہیں ہوتا تھا۔ اور سلیمان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ میں بیہوش ہو کر جا پڑا کرتا تھا منبر رسول سے لے کر حجرہ عائشہ تک کوئی آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ لیتا اور یہ خیال کرتا تھا کہ مجھے جنون ہو گیا ہے حالانکہ مجھے بھوک کے علاوہ کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوا کرتا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے۔

۱۰۶۹۰ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عباس جریری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم فرمائیں مجھے سات دانے ملے ان میں سے ایک کھجور خشک ردی تھی (سخت تھی) مجھے ان میں سے وہ زیادہ پسندیدہ تھی کیونکہ وہ میری داڑھوں کو بہت اچھی لگی تھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے حماد بن زید سے۔

۱۰۶۹۱ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد اسحاق بن محمد سوسی نے اور ابو سعید بن ابوعمرو نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو ابن بکیر نے ان کو زہری اور اوزاعی نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے میں تمہارے پیٹ کی آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہوں۔

۱۰۶۹۲ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ کے پاس تھے انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو تم لوگ؟ کہ بازار جا رہے ہیں۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ تم موت خرید سکو تو میرے لیے خرید کر لینا۔

خیر کے کام

۱۰۶۹۳ ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو ابو احمد حسین بن علی تمیمی نے وہاں پر ان کو نے ہمیں خبر دی احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو ابو بشر بن موسیٰ نے ان کو مقری نے ان کو حیوہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شرحبیل بن شریک نے اس نے سنا ابو عبدالرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ البتہ جو بھی خیر کا کام تم آج کے دور میں کرتے ہو وہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے اس سے آدھے عمل سے بھی زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کیونکہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت ہمیں آخرت کی فکر ہوتی تھی ہم دنیا کا خیال بھی نہیں کرتے تھے اور آج کے دور میں ہمیں دنیا نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔

ابن آدم اور اس کے موت سے بھاگنے کی مثال

۱۰۶۹۴ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن سہل نے ان کو اسحاق بن ...

(۱۰۶۹۰) بخاری ۔ الاطعمہ میں گزرا

ابوحمزہ عطار نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کی مثال اور اس کی موت سے بھاگنے کی مثال لومڑ اور لومڑی کی سی ہے۔ کہ جیسے زمین کا اس پر قرض ہو اور اس کو زمین میں بل کھودنے کی ضرورت ہو اور وہ کسی بل میں چھپ جائے اور جب وہ اوپر کو سر اٹھا کر دیکھے جب اس کو بارش بھی آن گھیرے تو زمین اس سے کہے کہ اے لومڑ میرا قرض دے دے۔ مگر وہ بھاگ کر کسی اور سوراخ اور بل میں گھس جائے پھر اس نے نکلنا شروع کر کسی اور اسی جیسے سوراخ میں گھس جائے مگر جہاں جائے زمین سے بچنے کا اس کو کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی طرح ابن آدم بھی ہے کہ اس کے پاس بھی موت سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جہاں بھی منہ کرے موت سے نہیں بچ سکتا کہیں بھی اس کے لئے جائے فرار نہیں ہے۔

یہ روایت موقوف ہے اور یہ مرفوع طور پر بھی مروی ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۱۰۶۹۵ ــــ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرائنی نے وہاں پر ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن محمد ہذلی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابو الحسن نے سمرہ بن جندب سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو موت سے فرار اختیار کرے لومڑ جیسی ہے جس کو زمین قرض کے لئے طلب کرے اور لومڑ اس سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دے حتی کہ جب بھاگ بھاگ کر تھک جائے تو اپنے سوراخ میں گھس جائے اور اس کو بارش بھی مجبور کر دے تو زمین قرض مانگنا شروع کر دے لہٰذا وہ اس بل سے نکل کر بھاگے اور مجبور ہو جائے حتی کہ اسی حالت میں بھاگتے بھاگتے گر کر اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

۱۰۶۹۶ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ۔مسعر نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمرو نے اللہ کی قسم البتہ میں چاہتا ہوں کہ میں یہ ستون ہوتا۔ (یعنی حساب وکتاب سے بچ جاتا۔)

دوراتیں

۱۰۶۹۷ ــــ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر بن ابو موسیٰ نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے دونوں نے کہا کیا میں آپ کو نہ بتاؤں دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں کہ ان جیسی بھی مخلوقات نے نہ دیکھی ہیں نہ سنی ہیں پہلا تو وہ دن جب تیرے پاس بشارت دینے والا آئے گا اللہ کی طرف سے یا تو اللہ کی رضا کے ساتھ یا اس کی ناراضگی کے ساتھ۔ اور دوسرا وہ دن جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور تیرا اعمال نامہ سامنے آئے گا یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں۔ اور ایک وہ رات جب پہلی رات میں قبر میں گذارتا ہے اس سے پہلے اس جیسی رات نہیں گذری ہوتی اور دوسری وہ رات جس کی صبح کو قیامت قائم ہو جائے گی اور اس کے بعد پھر کوئی رات نہیں ہوگی۔ اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۱۰۶۹۸ ــــ تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب میں مگر اس نے اس کی اسناد میں یونس بن یزید کا ذکر نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ زہری سے مروی ہے وہ اس کو حضرت انس بن مالک تک پہنچاتے تھے اور یہ اسی طرح زیادہ مناسب اور بہتر ہے واللہ اعلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

۱۰۶۹۹ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابو عبدالرحمن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی

نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سنا عمرو بن العاص سے وہ مصر میں خطبہ دے رہے تھے فرما رہے تھے۔ تم لوگوں کی سیرت کس قدر بعید ہے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے بہر حال وہ سب لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور بہر حال تم ان میں سب لوگوں سے زیادہ رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۷۰۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبد الواحد نے اسد آباد میں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن قاسم بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں امام شافعی نے فرمایا اے ربیع تم زہد اور ترک دنیا کو اپنے اوپر لازم کرلو پس البتہ زہد زاہد پر اس سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے جس قدر کہ خوبصورت زیور خوبصورت لڑکی کو جچتا ہے۔

فصل :...... غیر ضروری محلات بنانے اور گھر بنانے کی مذمت

۱۰۷۰۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد حمصی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابو حمزہ نے ان کو ان کے والد شعیب نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے کہ اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ تعمیرات کرنے اور مکان بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ اور ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو الیمان سے اس نے شعیب سے۔

۱۰۷۰۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد عبد الرحمن بن ابراہیم مقری نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابو صادق احمد بن محمد عطار نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو اپنا گھر بنا رہا تھا اس نے حضرت کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے آپ نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے ہاتھ سے اپنا گھر بنایا تھا جو مجھے بارش سے بچاتا اور مجھے دھوپ سے سایہ بھی فراہم کرتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے بھی میری اعانت اور امداد نہیں کی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو نعیم سے اس نے اسحاق سے۔

۱۰۷۰۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعمش نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف بن عمرو نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو السفر نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے اور ہم لوگ اپنا گھر یا اپنی جھونپڑی درست کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ ہماری جھونپڑی ہے گر رہی ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا اس امر کو (دنیا کے معاملے کو) مگر اس سے زیادہ عجلت والا ہے یہ ابو معاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور محاضر کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے جب کہ میں اور میرے والد اپنے گھر کو ٹھیک کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اے عبد اللہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ہمارا مکان ہے گر رہا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معاملہ (دنیا) اس سے کہیں زیادہ عجلت والا ہے جو تم لوگ

(۱۰۷۰۳) ۔۔۔ (۱) فی ا : [illegible]

کھجور سے ہو۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے سنن میں اور اس کو روایت کیا ہے حفص نے اعمش سے۔ کہ میں اپنی دیوار کو گارے سے لیپ رہا تھا میں اور میرے والد بھی۔

ہر عمارت بروز قیامت اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی

۱۰۷۰۳ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو خبر دی ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی نے ان کو ابوطلحہ اسدی نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اچانک آپ کی نظر ایک اونچے قبے یعنی گنبد پر پڑی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب نے بتایا کہ یہ فلاں انصاری جوان کا ہے۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور دل ہی دل میں غصہ کرنے لگے حتیٰ کہ جب وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے لوگوں میں سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے پھر سلام کیا۔ پھر کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس سے منہ پھیرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ آپ کے چہرے پر دیکھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بار بار منہ پھیرنا بھی۔ تو اس نے اس بات کی شکایت آپ کے اصحاب سے کی۔ اور کہا کہ میں اللہ کی قسم نہیں سمجھ سکا کہ مجھ سے کیا ہو گیا اور میں نے کیا کر لیا ہے (کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟) لوگوں نے اس کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تھے انہوں نے آپ کا قبہ (گنبد) دیکھا تھا۔ آپ نے ہم سے پوچھا تھا کہ یہ کس کا ہے؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ فلاں انصاری کا ہے۔ چنانچہ وہ انصاری صاحب جاتا ہے اور جا کر اس قبے کو گرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو زمین کے برابر کر دیتا ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک دن نکلے تو وہ گنبد آپ کو نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس قبے کا کیا ہوا؟ جو اس جگہ بنا ہوا تھا۔ اس صحابی نے کہا۔ ہمارے اس دوست نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پھیرنے کی ہم لوگوں سے شکایت کی تھی۔ ہم نے اس کو وجہ بتا دی تھی۔ اس نے جا کر اس کو توڑ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار بے شک ہر عمارت قیامت کے روز اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی مگر مال مگر مال۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۱۰۷۰۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو ابوطلحہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اینٹوں کا بنا ہوا ایک گنبد دیکھا تو پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں شخص کا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہر حال ہر عمارت اس کے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال ہوگی مگر جو عمارت مسجد کی ہو یا فرمایا کہ مسجد کا بنا ہو۔ پھر ایک دن گزرے تو وہ گنبد نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ وہ گنبد کہاں گیا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ حضور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اس کی خبر اس کے مالک تک پہنچ گئی تھی لہٰذا اس نے اسے گرا دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

۱۰۷۰۵ ــــ اور اس کو روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن ابوزکریا تیمی نے اور کہا گیا کہ اس سے مروی ہے اس نے محمد بن جابر بن ابوزکریا سے اس نے عمارِ شیخ سے حضرت انس کے سامنے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارت کے بارے میں۔

(۱۰۷۰۳) ــــ أخرجه أبو داود (۵۲۳۷)

اٹھائے اور علی کی ایک روایت میں ہے جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کرے اس کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سمیت اٹھانے کی تکلیف دی جائے گی۔

عمارت بنانے پر خرچ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں

۱۰۷۱۲ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین عفیف بن محمد بن شہید خطیب بوشنجی نے ان کو ابوبکر بن حب نے بخارا میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو عمر بن یحییٰ بن نافع ثقفی نے ان کو عبدالحمید بن حسن ہلالی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ چیز بندہ کوئی چیز خرچ کرتا ہے اللہ کے ذمے ہے اس کے بعد اس کی جگہ اور دینا۔ مگر وہ خرچ جو وہ عمارت بنانے میں کرتا ہے یا گناہ کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ (اس میں اس کی جگہ مزید اس کو دینے کی ذمہ داری اور ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں ہے۔)

اور اس کو مسور بن صلت نے بھی ابن المنکدر سے روایت کیا ہے۔

۱۰۷۱۳ ...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سعد بن منصور نے ان کو صالح بن مالک خوارزمی نے ان کو مسور بن صلت نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے اور جو خرچ انسان اپنی ذات پر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے صدقہ لکھا جاتا ہے اور وہ مال جس کے ذریعے وہ اپنی عزت بچاتا ہے اس کے بدلے میں بھی اس کے لئے ایک صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور ہر وہ خرچ جو مؤمن کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے پیچھے اور دینے کی ضمانت ہے۔ ہاں مگر اس پر ضمانت نہیں جو کچھ کسی گناہ کے کام میں خرچ کرے یا کسی عمارت بنانے میں خرچ کرے۔

ہم لوگوں نے حضرت ابن منکدر سے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ اس جملہ سے آپ کی کیا مراد تھی کہ وہ مال جس کے ذریعے انسان اپنی عزت کی حفاظت کرے تو اس کے بدلے میں اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ مال ہے جو انسان شاعر کو اور زبان دراز کو دے (اپنی ہجو اور برائی کرنے سے بچنے کے لئے۔)

۱۰۷۱۴ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعلی حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اس نے شبیب بن بشر سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خرچ کرنا درست ہے جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ ہاں مگر یہ عمارت وغیرہ وہاں بے شک اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۷۱۵ ...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے قیس بن ابوحازم سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے گئے جب کہ ان کو کئی داغ دیئے جا چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے وہ دوست جو اسلام لے آئے تھے وہ دنیا سے گذر گئے مگر دنیا نے ان کا کچھ نہ بگاڑا اور ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہمیں وہ کیفیت لاحق ہوئی ہے کہ ہم اس کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتے سوائے مٹی کے۔ اس کے بعد ہم لوگ دوبارہ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے تو وہ دیوار بنا رہے تھے فرمانے لگے کہ مسلمان کو ہر عمل میں اجر دیا جاتا ہے جہاں بھی وہ خرچ کرے۔ مگر اس چیز میں اجر نہیں ملے گا جس کو وہ اس مٹی میں خرچ کرے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت مانگنے سے منع فرمایا تھا تو میں اس کو مانگتا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اور تحقیق بیان سے مروی ہے اور دیگر سے بھی بطور مرفوع روایت کے نبی کریم

(۱۰۷۱۴) ...... اخرجه الترمذی فی الزهد (۱۰۵) من طریق زافر بن سلیمان به وقال: حسن غریب.

صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۱۰۷۱۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بزار احمد بن عمرو نے ان کو ابو کریب محمد بن علاء نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے وہ کہنے لگے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے بے شک آدمی کو اس کے ہر خرچے میں اجر ملے گا مگر جو کچھ وہ اس مٹی میں خرچ کرے (اس کا اجر نہیں ملے گا۔)

امام احمد نے فرمایا: اس روایت کو مرفوع کرنا غریب ہے اس اسناد کے ساتھ۔

۱۰۷۱۷:۔۔۔ اور تحقیق روایت کیا گیا ہے علی بن بزیمہ سے اس نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے اس نے خباب سے بطور مرفوع روایت کے اور وہ اس اسناد کے ساتھ زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۷۱۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو اسحق بن ابراہیم مقری نے غزہ میں ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن عبد الرحمن نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے اور ہشام نے حسن سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے اللہ اس کو پانی اور کیچڑ پر مقرر کر دیتا ہے اور لگا دیتا ہے۔ یعنی تعمیر پر لگا دیتا ہے۔

محمد بن عبد الرحمن تستری نے اپنے شیوخ سے بقیہ سب مجہول ہیں۔

مال میں بے برکتی

۱۰۷۱۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو عبد الاعلیٰ بن ابو مساور نے خالد احول سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے اس کے مال میں بے برکتی ڈال دیتا ہے تو اس کو پانی اور کیچڑ میں ڈال دیتا ہے۔

۱۰۷۲۰:۔۔۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابو الدنیا نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبد المتعال بن طالب قنطری نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو علاء بن مرتج نے ان کو یحییٰ بن محمد بن بشر انصاری نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ سستی یا بے قدری کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنا مال تعمیر میں خرچ کرتا ہے یا فرمایا تھا کہ پانی اور کیچڑ میں۔

۱۰۷۲۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو حکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے اس نے ذکر کیا ہے اسی حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مال کو خرچ کراتا ہے تعمیر میں۔ بے شک نہیں ہے۔

مال حرام سے تعمیرات

۱۰۷۲۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابو القاسم علی بن حسین بن علی طبہانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس بن مسیب ضبی نے اصفہان میں ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعمیر میں مال حرام لگانے سے بچو کیونکہ مال حرام ویرانی کی اساس اور بنیاد ہے۔

(۱۰۷۱۸) اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۶/۲۲۶۱)

اینٹ پر اینٹ

۱۰۷۲۳ ــــ ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے اور ابو القاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن خزیمہ نے ان کو عبدالجبار بن علاء عطار نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں رکھی کوئی اینٹ کسی اینٹ پر اور نہیں کاشت کی کوئی کھجور جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن عبداللہ سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۷۲۴ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو قتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عثمان بن ابو شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو نعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ تو پکی اینٹیں ایک دوسرے کے اوپر رکھی تھیں نہ ہی پکی اینٹیں (یعنی نہ کوئی پکی عمارت بنائی تھی نہ ہی پکی عمارت) اور نہ ہی کسی ایسی عمارت پر کوئی چھت ڈالی تھی بلکہ وہ تو آبادی سے جا کر ویرانے میں ملتے تھے۔

۱۰۷۲۵ ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کی بیماری کے ایام میں حسن بصری نے ان کی عیادت کی وہ بخار کی حالت میں ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور تمہیں اور ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔ یہ علامت ہے۔ یا کہا کہ اطلاع نیکی ہے اگر تم صبر کرو اور صدقہ اور تم اپنے رب سے ڈرو۔ اس بات کے ساتھ تم یہ سلوک نہ کرنا کہ اس کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال دو۔ پس بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے آپ کو صبح کرتے بھی دیکھا اور شام کرتے بھی دیکھا۔ اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمارت نہ بنائی اور نہ ہی کوئی چھت وغیرہ بنائی۔ اللہ کی پناہ اللہ کی پناہ۔ پھر اسی کی حفاظت اسی کی حفاظت۔ تحقیق تمہارے پہلے والے لوگوں کو اس نے ختم کر دیا اور تم لوگ ایذا دیئے جا رہے ہو۔

۱۰۷۲۶ ــــ ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کوئی عمارت نہیں بناتے تھے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں مشیت یہ ہے کہ وہ دنیا سے چل بسے تھے مگر انہوں نے اینٹ پر اینٹ رکھی تھی اور نہ ہی کانے پر کانہ رکھا تھا (یعنی نہ دیواریں بنائیں نہ چھت بنائی) (نہ ہی دیواروں کو پشتہ لگایا)

۱۰۷۲۷ ــــ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو شعیب بن حباب نے ان کو ابو العالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے ایک کمرہ بنایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو گرا دیجئے۔ اور اس کی قیمت کے برابر قیمت اللہ کی راہ میں خرچ کر دیجئے اور تین بار فرمایا کہ اس کو گرا دیجئے۔

۱۰۷۲۸ ــــ فرمایا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی حفص بن نضر سلمی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری امی نے یہ کہ عمران بن حصین اوپر بنانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور وہ جب بھی اوپر کوئی کمرہ یا بالا خانہ بناتے تو اس کو سامان رکھنے کے اسٹور کے طور پر استعمال کرتے تھے حفص نے کہا ہے کہ یہ بات وہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں۔

۱۰۷۲۹ ــــ فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو سوار بن عبداللہ نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو عقال بن عمر نے وہ کہتے ہیں احنف بن قیس اپنے گھر کی چھت پر چڑھے تھے اور اوپر سے انہوں نے اپنے پڑوسی کو دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ عیب عیب میں اپنے پڑوسی کے اوپر

داخل ہوتا تو حضرت عثمان کی خلافت میں اور میں ان کی چھتوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتا تھا۔ پشم اور بالوں کے ٹاٹ باہر سے ڈالے ہوئے تھے۔

۱۰۷۳۵:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن اسماعیل بن ابوالحارث نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو داؤد بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حجرے دیکھے تھے جو کھجور کی ٹہنیوں سے ڈھکے ہوئے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ حجرے کا عرض حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک چھ یا سات ہاتھ تھا اور اندر کا محفوظ حصہ چند رجب تھا اور میرے خیال میں اس کی بلندی آٹھ یا نو ہاتھ ہوگی یا اس کے قریب ہوگی کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تو وہ مغرب کی طرف تھا (یعنی دروازے کا رخ مغرب کی جانب تھا۔)

دنیا کی تزئین و آرائش

۱۰۷۳۶:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت حسن بن صباح نے فرمایا ہمیں خبر دی سفیان نے احوص بن حکیم سے انہوں نے راشد بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابودرداء نے حمص شہر میں ایک کنیف یعنی خانہ اور بیت الخلاء بنایا ہے حضرت عمر نے لکھا بعد اے عمر تعمیر کرنے والے کیا آپ کے لئے اس میں ضرورت پوری کرنے کی کفایت نہیں تھی جو رومیوں نے بنا رکھے ہیں دنیا کی تزئین و آرائش میں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ویران کرنے کا حکم دیا جب میرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ حمص سے دمشق شہر منتقل ہوجائیے سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ان کو یہ سزا دی تھی۔

۱۰۷۳۷:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ آپ کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر نے ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر حضرت ابودرداء کے پاس سے گذرے اور وہ ایک گھر بنا رہے تھے وہ ان کے پاس سے گذر گئے مگر ان پر انہوں نے سلام نہ کیا پھر حضرت ابودرداء ان کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا بھلا لگتا ہے کہ آپ کسی شے میں واقع ہوگئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر میں آپ کے پاس سے گذرتا اور آپ اپنے گھر والوں کی کسی ضرورت پوری کرنے میں لگے ہوتے تو مجھے یہ بات زیادہ پسند آتی اس سے جس کام کو کرتے ہوئے میں نے آپ کو دیکھا۔

تعمیرات و آرائش سے متعلق روایات

۱۰۷۳۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے اپنی بساط کے مطابق گھر بنایا ان کے پاس حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے فرمایا آپ یہ کیا گھر تعمیر کررہے ہیں؟ اللہ نے جس کے ویران ہونے کا فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے اگر میں آپ کو کسی نجاست میں لتھڑا ہوا دیکھتا تو وہ اس سے زیادہ پسند ہوتا جس میں نے اس وقت آپ کو دیکھا ہے۔ حضرت ابودرداء جب اس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے تو فرمانے لگے کہ میں اپنی اس عمارت پر ایک چیز کہتا ہوں۔

بنیت داراً ولست عامرها . ولقد علمت اقنیت این داری

میں نے گھر تو بنالیا ہے مگر میں اس کو آباد نہیں کرسکتا اس لئے کہ میں جانتا ہوں جب میں نے بنایا ہے کہ میرا گھر کہاں ہے۔

۱۰۷۳۹:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء بن ہلال نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے رجاء بن حیوۃ سے کی نے

[illegible]

ہو جاتے سوائے اس کے نہیں کہ علم، فہم سیکھنے سے آتا ہے اور حلم و حوصلہ بردبار بننے سے آتا ہے۔ اور جو شخص خیر کی تلاش میں ہوتا ہے اس کو مل جاتی ہے اور جو شخص شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے آدمی اس سے بچایا جاتا ہے۔ تین شخص درجات کی بلندی کو نہیں پہنچ سکتے۔ وہ شخص جو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ (کاہن) یا قسمت کا حال بتاتا ہے (قسمت کے تیر نکالنے والا) اور وہ شخص جو بدشگونی پکڑتے ہوئے سفر سے واپس آ جاتا ہے۔ اور حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ اے اہل دمشق اپنے بھائی کا قول سنو جو تمہارے لئے خیر خواہ ہے کیا بات ہے میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم مال جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو اور تعمیر کرتے ہو جس میں تم رہائش نہیں کر سکتے ہو اور آرزوئیں ایسی کرتے ہو جن کو تم پا نہیں سکتے ہو۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے پہلے گزرے ہیں انہوں نے بہت سارا مال جمع کیا تھا اور مضبوط عمارتیں بنائی تھیں اور لمبی لمبی امیدیں بھی قائم کی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ جمع شدہ مال ہلاکت ثابت ہوا اور ان کے گھر اور ان کے ٹھکانے قبور و برباد ہو کر ختم ہو گئے۔

۱۰۷۲۰: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمن بن یونس نے ان کو ضمرہ بن اسمعیل نے ان کو محمد بن عثمان نے ان کو اوس بن یزید نے ان کو ابو درداء نے کہ وہ دمشق سے نکلے تو باہر انہوں نے مقام غوطہ کا مشاہدہ کیا۔ تحقیق اس کی نہریں سیراب کر رہی تھیں درخت گھنے ہرے تھے عمارات بنی ہوئی تھیں آپ ان کی طرف چلے گئے اور بیٹھ کر وعظ فرمایا اے اہل دمشق (جب وہ لوگ ان کے پاس آ گئے) فرمایا کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تم یہاں کس قدر جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو اور یہ امیدیں قائم کرتے ہو جنہیں تم پا نہیں سکتے ہو محل اپنے بناتے ہو جن میں تم سکونت نہیں کر سکتے ہو خبردار تم سے پہلے لوگ ایسے زمانے جو گزرے ہیں کہ وہ مال جمع کرتے تھے اور اس کی نگہداشت کرتے تھے۔ وہ امیدیں باندھتے تھے اور خوب لمبی لمبی آرزوئیں کرتے تھے۔ اور عمارتیں بناتے تھے اور انہیں خوب مضبوط کرتے تھے پھر ان کا جمع کردہ مال ہلاکت بن گیا۔ اور ان کی امیدیں دھوکہ ثابت ہوئیں اور ان کے گھر قبریں بن گئے۔ خبردار قوم عاد کو (دیکھو) عدن سے عمان تک کے ملک تھے ان کے درمیان کتنی نعمتیں تھیں اور مال تھے۔ آج کون ہے جو قوم عاد کا مال دو درہم کے بدلے مجھ سے کون ہے جو خرید کر لے؟

۱۰۷۲۱: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو محمد بن عبداللہ مرادی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب کہ وہ اپنے گھر کی بنیاد اٹھا رہے تھے انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہیں آپ اے ابو الیقظان؟ وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ مضبوط عمارت بنا رہے ہیں اور دور کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ تو عنقریب وفات پا جائیں گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا گھر

۱۰۷۲۲: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن اسمعیل نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتے بناتے تھے اور وہ کسی سے کوئی خدمت وغیرہ قبول نہیں کرتے تھے اور وہ اسی طرح زندگی گزارتے تھے ان کا کوئی گھر وغیرہ نہیں تھا سایہ حاصل کرنے کے لئے وہ درختوں اور دیواروں سے سایہ حاصل کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا میں آپ کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے آدمی اس بات پر بار بار اصرار کرتا رہا اور حضرت سلمان فارسی بار بار انکار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے کہا میں ایسا گھر جانتا ہوں جو آپ کے موافق آئے گا انہوں نے فرمایا کہ میرے سامنے اس کی کیفیت بیان کریں۔ اس شخص نے کہا کہ میں ایسا گھر آپ کے لئے

(۱۰۷۲۹) [illegible]

اپنے بعد دنیا میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑنا چاہتا جس کے ساتھ میں یاد کیا جاؤں۔

۱۰۷۵۰ ..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو مجاہد بن موسیٰ نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن ابی جرزق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے اندر پچاس کم ہزار سال تک بالوں کے بنے ہوئے ایک گھر میں رہے۔ ان سے کہا جاتا تھا کہ اے اللہ کے نبی گھر بنالیجئے۔ وہ کہتے تھے میں آج مر جاؤں گا میں کل مر جاؤں گا۔

۱۰۷۵۱ ..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر حسین بن صباح نے ان کو علی بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو وہیب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کانے (سرکنڈوں کا) گھر بنایا تھا۔ ان سے کسی نے کہا کہ آپ اس سے علاوہ کوئی اچھا گھر بنالیجئے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس نے مرنا ہے اس کے لئے یہی کافی ہے۔

اسراف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے

۱۰۷۵۲ ..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو بکر محمد بن حاتم نے ان کو احمد بن شبویہ نے ان کو سلیمان نے ان کو عبداللہ بن حرملہ بن عمران نے ان کو کعب بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابو سرح نے عرف بن حارث کی طرف بندہ بھیجا۔ کیونکہ عبداللہ نے گھر تعمیر کیا تھا وہ ان سے اس کی تعمیر کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ کام نہ کریں۔ کیونکہ بے شک وہ اس کی گری تو نہیں چھپا سکیں گے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ میری اس عمارت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں؟ اگر آپ نے اس کو اپنے مال سے بنایا ہے تو آپ نے اسراف اور فضول خرچی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللّٰہ لایحب المسرفین اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ اور اگر آپ نے اس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے تو پھر آپ نے اللہ کے مال میں خیانت کی ہے۔ اور واللّٰہ لایحب الخائنین اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کہتے ہیں ابو سعود نے سن کر کہا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

دو عیب

۱۰۷۵۳ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ابن معدان سے۔ کہا سعید بن عامر نے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ابو معدان کو وہ روایت کرتے ہیں عون بن عبداللہ سے کہ ایک بادشاہ نے اپنا ایک شہر آباد کیا۔ اس کی تعمیر میں اس نے بہت سی دولت اور سرمایہ خرچ کیا۔ پھر اس کے بعد اس نے عام لوگوں کے لئے ایک دعوت کھلانے کا انتظام کیا اور لوگوں کو بلایا اور شہر کے دروازے پر کچھ لوگوں کو بٹھایا کہ وہ ہر اس شخص سے جو ان کے پاس گذرے یہ پوچھیں کہ کیا تمہیں اس میں کوئی عیب اور کوئی کمی اور خرابی نظر آتی ہے؟ لہٰذا وہ پوچھتے رہے اور سب لوگ گذرنے والے یہ کہتے رہے کہ کوئی عیب نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ان سب کے آخر میں کچھ ایسے نوجوان آئے جن کے اوپر چادریں جتنی ہوئی تھیں ان سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے بتایا کہ جی ہاں اس میں دو عیب ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں لہٰذا پوچھنے والوں نے ان نوجوانوں کو روک لیا اور بادشاہ کو جا کر اطلاع دے دی کہ کچھ نوجوان یہ کہتے ہیں کہ اس میں دو عیب ہیں بادشاہ نے کہا کہ میں تو ایک عیب بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا دو عیب کیوں ہیں؟ لاؤ ان کو چنانچہ ان کو پیش کیا گیا بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے وہی جواب دیا کہ جی ہاں دو عیب ہیں۔ اس نے کہا میں تو ایک عیب بھی پسند نہیں کرتا وہ دو کیوں رہیں؟ بتائیے وہ دونوں کون سے ہیں؟ تو نوجوان نے بتایا کہ ایک تو یہ ہے کہ یہ ویران

(۱۰۷۵۴) ۔۔۔ (۱) (فی ن) (حرملۃ)

ہو جائے گا۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ اس کا مالک مر جائے گا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ کوئی ایسی حویلی اور گھر بتا سکتے ہو؟ جو کبھی ویران نہ ہو۔ اور اس کا مالک بھی نہ مرے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں وہ جنت ہے۔ اس نے کہا کہ میرے لئے اس کی دعا کرو اس نے آخر تک جو کچھ انہوں نے اس کو دعوت دی اور بادشاہ نے ان کی دعوت مان لی۔ اور بادشاہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے ساتھ ظاہراً سب کے سامنے نکلوں تو میری حکومت اور مملکت والے مجھے نہیں چھوڑیں گے چنانچہ اس نے ان کو کسی وقت کا وعدہ دیا اس نے خلوت پا کر ان کے ساتھ کوچ کیا اور جا کر ان کے ساتھ عبادت کرنے لگا۔ ایک دن وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کو خیال آیا اور اس نے ان سے کہا کہ سلام علیکم میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ہمارے اندر کوئی عیب دیکھا ہے؟

اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ لوگ میری حالت اور کیفیت کو خوب جانتے ہو جس پر میں تھا لہٰذا اب تم لوگ اسی کی وجہ سے میرا اکرام کرتے ہو۔ اسی لئے میں جا رہا ہوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کروں اور جا کر رہوں جو میرے حال سے واقف نہ ہوں۔ لہٰذا وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۱۰۷۵۴: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ زاہد اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عمر بن عبدالحق نے ان کو شریک بن عبداللہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے کہ حجاج بن یوسف نے جب واسط کا قلعہ بنوایا۔ تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس میں عیب کیا ہے؟ لوگوں نے اس سے کہا کہ ہمیں تو اس میں کوئی عیب نظر نہیں آتا ہم آپ کو ایک دوسرے آدمی کے بارے میں بتاتے ہیں جو اس کا عیب سمجھے گا اور آپ کو بتائے گا وہ ہے حضرت یحییٰ بن عمر۔ کہتے ہیں کہ اس نے نمائندہ بھیجا کہ وہ جا کر ان کو لے آئے ان کے پاس اور وہ اس سے اس کا عیب دریافت کریں۔ چنانچہ وہ لائے گئے انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ اس کی بنیاد و عمارت بھی تیری ملکیت میں نہیں ہے اور تیری اولاد بھی اس میں نہیں رہے گی دوسرے ان کے علاوہ رہیں گے۔ حجاج نے ناراض ہو کر کہا کہ آپ کو یہ بات کرنے کی کیسے جرأت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے علماء پر ان کے علم میں گرفت نہیں فرمائی ہے۔ ولا یکتمون اللہ حدیثا۔ یا کوئی دوسری آیت جو بھی قرآن میں ہے۔ لہٰذا حجاج نے ان کو خراسان کی طرف شہر بدر کر دیا اور ملک بدر کر دیا۔

تعمیرات کے بارے میں اشعار کی تفسیر

۱۰۷۵۵: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم یوسف بن صالح نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن یحییٰ صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن معتز کے پاس ملنے کے لئے گیا تو وہ اس وقت چند لوگوں کے ساتھ گفتگو تھے اپنے گھر کی تعمیر کے بارے میں جب وہ بات کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے کچھ شعر سنائے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا سکون اور امن تو میرے دل کے لئے اور اس کی شاخوں اور ٹہنیوں کے لئے اور یہ ایسا گھر ہے جو اپنی تعمیر و آباد ہونے کے باوجود مائل بہ ویرانی ہے۔ اس کو سفید کرتے کرتے اور چمکاتے چمکاتے میرا اپنا چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے اور اس کو آباد کرتے کرتے میری جیب ویران ہو گئی ہے۔

۱۰۷۵۶: ــــ فرماتے ہیں کہ کہا ابوالقاسم نے اور کہا مجھ سے میرے بعض مشائخ نے کہ اس نے قصر شیرین کی دیوار پر لکھا ہوا یہ شعر پڑھا۔ (اس عمارت کو بنانے والوں نے) اس کو بنایا ہے اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ وہ مریں گے نہیں حالانکہ ویران ہونے کے لئے انہوں نے عمارت بنائی ہے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ زمانے سے مطمئن ہو گئے ہیں (یعنی زمانے پر اعتبار کر بیٹھے ہیں۔)

۱۰۷۵۷: ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر

(۱۰۷۵۴) ــــ (۱) فی ن: (عبدالحمید) (۲) ــــ فی الأصل الناس

(۱۰۷۵۵) ــــ (۱) فی ن: (ابن یوسف) (۱۰۷۵۶) ــــ (۱) فی ن: (السبی)

تعریف کرنے والا اور تیری برائی کرنے والا تیرے نزدیک برابر ہوں۔ (یعنی حق کے معاملے میں تعریف کرنے والے کی تعریف سے اور برائی کرنے والے کی برائی سے آپ بے پرواہ ہو جائیں۔)

۱۰۲۷۵: اس کو روایت کیا ہے محمد بن واقد نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ابو ادریس سے اس نے ابو ذر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۲۷۶: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید ابن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے امام زہری سے پوچھا کہ زہد کیا ہے؟ ...

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ امام زہری سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ شخص ہے جس کے صبر پر حرام غالب نہ آ جائے اور جس کے شکر کو حلال چیزوں کا استعمال نہ روکے۔

ابو سعید نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے صبر کرنا اور رک جانا اور حلال پر شکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف و اقرار کرنا، اور نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنا۔

زہد کی قسمیں

۱۰۲۷۷: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو الحسین بن صفوان نے ان کو ابو عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو ... نے ان کو مکلیں بن حبیب صوفی نے ان کو متوکل بن حسین عابد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا کہ زہد کی تین اقسام ہیں۔

(۱) وہ زہد جو فرض ہے۔

(۲) وہ زہد جو فضیلت ہے۔

(۳) وہ زہد جو سلامتی ہے۔

زہد فرض حرام چیزوں میں زہد اختیار کرنا ہے۔ زہد فضیلت یا زہد وہ حلال اشیاء میں سے بے رغبتی کا نام ہے اور زہد سلامتی مشتبہ چیزوں کو ترک کرنے کا نام ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کیا ہے؟

۱۰۲۷۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید بن ابو بکر بن ابو عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ فرماتے تھے کہ یہ بات تیرے زہد میں سے ہے کہ دنیا جب تیری طرف آئے تو آپ کو یہ خوف پیدا ہو جائے کہ کہیں یہ آپ کی آخرت کی نعمتوں کے بدلے اور عوض میں تو نہیں (کہیں ایسے نہ ہو کہ آپ آخرت کی نعمت سے محروم کر دیئے جائیں) اور جب سب دنیا تجھ سے پیچھے ہو جائے تو آپ کو یہ خوف لاحق ہو جائے کہ کہیں یہ محرومی تو کہیں اوپر والی اللہ کی نعمت سے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا عطا کر دے بغیر طمع والی کے اور بغیر نفس کی شدید طلب کے تو ان کو اللہ سے بطور عبادت سمجھنے کے لئے ہے اور اگر اللہ آپ کو وہ چیز دے۔ تو اس کے برخلاف میں اضافہ ہوگا۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اللہ کی رضا کو اور آخرت والے عمل کو ترجیح دیجئے۔ تو اللہ کے ذکر کی حلاوت اور مٹھاس آپ کے دل کی گہرائی میں پیدا ہوگی۔ اور فرمایا کہ حرام میں زہد بے رغبتی کرنا فرض ہے اور مباح چیزوں میں زہد بے رغبتی کرنا فضیلت ہے (اور مستحب ہے) اور حلال میں زہد

ہے۔ والعیاذ باللہ العظیم۔

حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا الخ (سورۃ نور، پارہ ۱۸)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے اہل ایمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نظریں (شرم وحیا کے ساتھ) نیچی رکھیں
اور اپنی عزتوں (شرمگاہوں) کی حفاظت کیا کریں اور اپنے حسن وخوبصورتی کو ظاہر نہ کیا کریں۔
سوائے ان اعضاء کے جو ان میں (قدرتی طور پر) ظاہر ہیں۔ (مثلاً چہرہ یا ہاتھ وغیرہ)۔

پوری لمبی آیت پڑھنی چاہئے جو اس کی تفصیل ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا الخ (سورۃ تحریم پارہ ۲۸)

اے اہل ایمان اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے۔

اس مجموعے میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ مرد اپنی بیوی کی حفاظت کرے اور اپنی بیٹی کی بھی غیر مردوں کے ساتھ میل جول سے اور اختلاط سے اور ان کے ساتھ بے تکلف ہو کر باتیں کرنے سے اور ان کے ساتھ خلوت اور علیحدگی میں رہنے سے۔

تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے

۷۷۹۹: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد عمری نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اپنے والدین کا نافرمان اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورت اور دیوث آدمی (یعنی اپنی بیوی کو دوسرے مردوں کو پیش کرنے والا)۔

۷۸۰۰: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیشاپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن موسیٰ بن اعین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ بن اعین کی کتاب دیکھی اس نے روایت کی عمرو بن حارث سے اس نے سعید سے یعنی ابن ابوہلال سے اس نے امیہ سے یعنی ابن ہند سے اس نے عمرو بن حارث سے اس نے عمرو بن محمد بن عمار بن یاسر سے اس نے اپنے والد سے اس نے اس کے دادا عمار بن یاسر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے ہمیشہ کے لئے مردوں میں سے دیوث آدمی، عورتوں میں مردوں کی مشابہت بنانے والی اور دائمی شرابی۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ والی دائمی شرابی کو تو ہم نے پہچان لیا ہے۔ ہم جانتے ہیں ان کو مگر مردوں میں سے دیوث کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس کے گھر میں کون داخل ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ عورتوں سے رجلہ کون ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہے۔

بے شرم آدمی کی عبادت مقبول نہیں

۷۸۰۱: میں نے تاریخ بخاری میں پڑھا عبدالرحمن بن شیبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن ابوالضیف نے ان کو

۷۷۹۹: اخرجہ النسائی فی الزکاۃ (۲۹) من طریق یزید بن زریع بہ۔ (۱) فی الاصل وبھذہ

حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن یعقوب نے ابن ابو زید بن باہلی سے ان کو خبر دی۔ الکسن تمام نے اس سے اس کو خبر دی ہے۔ بن عمر سے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے غیرت اور بے شرم آدمی کی کوئی فرضی عبادت یا نفلی عبادت قبول نہیں کریں گے۔ ہم لوگوں نے پوچھا کہ یعنی بے غیرت آدمی کون ہوتا ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے گھر میں غیر محرم مرد آتے جاتے ہوں۔

۱۰۸۰۲   ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ گھر میں ایک مخنث موجود تھا (ہیجڑا) ہیجڑا چنانچہ اس ہیجڑے نے ام المؤمنین ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابو امیہ سے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے طائف کا شہر فتح کرادے تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ وہ ایسی ہے کہ آگے سے یعنی سامنے سے اس کے چار چار جینٹ اور بل پڑتے ہیں، پیچھے سے (ذیر یہ) آٹھ آٹھ بل پڑتے ہیں۔ (گویا کہ یہ ہیجڑا اس عورت کے حسن کی اور اس کے سامنے اور پیچھے کے جسم کی صورت کشی کر کے بتارہا تھا) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں سے سن لیا تو از راہ غیرت و از راہ شرم و حیاء) آپ نے فرمایا لا یدخل هؤلاء علیکم یہ لوگ تم لوگوں کے پاس نہ آیا کریں۔ یعنی ہیجڑوں کو آنا علیحدہ نہیں فرمایا۔ عورتوں کے پاس نہیں بلکہ مردوں کے پاس بھی ان کے داخلے کو رحمت عالم غیرت مجسم نے منع فرمادیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا عثمان بن ابو شیبہ سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دیگر طرف سے ہشام بن عروہ سے کہا مصنف نے فرمایا کہ بہرحال غیرت ہم نے جس کو ذکر کیا ہے یقیناً محمود اور قابل تعریف ہوتی ہے۔ جب شک کے موقع پر واقع ہو۔ بہرحال جب کسی آدمی کا دل اس بات پر مطمئن نہ ہو اس بات سے کہ وہ اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کے ساتھ خلوت میں رہنے دے یا اپنے بھائی کو اپنی بہن کے ساتھ خلوت میں دیکھے یہ غیرت محمودہ اور پسندیدہ نہیں ہے اور اسی مفہوم میں یہ روایت وارد ہوئی ہے جو درج ذیل ہے۔

غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۰۳   ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن جابر بن عتیک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک غیرت میں سے ایک غیرت تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اور ایک وہ غیرت بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ جس غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ تو وہ غیرت ہے جو شک کے مقام پر ہو۔ بہرحال جس غیرت کو اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک کے محل میں ہو۔ بہرحال غرور و تکبر جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ غرور اور تکبر اور فخر کرنا ہے جو جہاد اور قتال میں اپنی ذات اور نفس میں کرتا ہے یا صدقہ کرتے وقت بڑائی کرتا ہے اور وہ تکبر اور بڑائی جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ فخر اور تکبر اور اترانا ہے جو فخر اور بڑائی انسان اپنے دل میں رکھتا ہے۔

مکارم اخلاق

۱۰۸۰۴   ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ رازی سے وہ فرماتے تھے میں حضرت موسیٰ بن اسحاق قاضی کی مجلس میں حاضر ہوا۔ ایک عورت ان کی عدالت میں اپنے شوہر کو لے آئی اور اس نے اس پر دعویٰ دائر کر دیا کہ اس کے ذمہ پر

تین طرح کے متعمقین

تین باتیں

غیر ضروری امور کے لیے تکلف کرنا

عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی۔

جس نے مال دیا اور ڈرا۔ فرمایا کہ اعطی سے مراد ہے اعطی من مالہ۔ جس نے اپنے مال میں سے دیا۔ اور واتقی سے مراد ہے جو اپنے رب سے ڈرا اور وصدق بالحسنی۔ جس نے حسنی کی تصدیق کی سے مراد ہے جس نے قربانی نہ کی۔ فسنیسرہ للیسری۔ عنقریب ہم اس کو آسانی کردیں گے آسانی کے لئے۔ فرمایا کہ آسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کے لئے اور واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی۔ بہر حال جس نے بخیلی کی اور بے پرواہ بن گیا اور جس نے جنت کی تکذیب کی۔

فرمایا اس سے مراد ہے کہ اس نے اپنے مال کے ذریعے بخیلی کی اور رب سے بے پرواہی کی اور اللہ سے خلف کی تکذیب کی۔ فسنیسرہ للعسری۔ ہم اس کے لئے عسریٰ کو آسان کریں گے کا مطلب ہے کہ شر کے لئے۔ اللہ کی طرف سے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمیع وہ جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ سخاوت عمدہ اخلاق میں سے (مکارم اخلاق میں سے) اور بخیل گھٹیا اور رذیل ترین عادات میں سے ہے۔ اور (یہ بھی معلوم ہوا کہ) سخی وہ نہیں ہے جو بے موقع و بے محل دے دے اور نہ دینے کی جگہ پر بھی دے اور نہ ہی بخیل وہ شخص ہے جو منع کرنے کی جگہ پر دینے سے انکار کرے۔ بلکہ سخی وہ شخص ہوتا ہے جو دینے کے موقع ومقام پر دے اور بخیل وہ ہوتا ہے جو دینے کی جگہ اور دینے کے موقع و محل پر نہ دے اور ہر وہ شخص جو اپنی عطا سے اجر وثواب یا حمد و تعریف حاصل کرے وہ سخی ہے اور جو شخص اپنے بخل کی وجہ سے برائی اور سزا کا مستحق ہے وہ بخیل ہے۔ نیز اس میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

خرچ کرنے والے اور منافق کی مثال

۱۰۹۲۶ ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خرچ کرنے والے کی اور منافق کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس پر دو جبے ہوں یا یوں فرمایا تھا کہ جس پر لوہے کی دو ڈھالیں ہوں یا زرہ پوش ہو جو ہنسلیوں سمیت پورے سینے کو ڈھکے ہوئے ہوں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کامل ہو جاتی ہے بلکہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے کپڑے چھوٹے پڑنے لگتے ہیں اور اس کے پیچھے ہوتے ہیں اور جب بخیل آدمی خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ اوپر کو سکڑ جاتی ہے اور اس کی ہر ہر کڑی اپنی جگہ پر رک جاتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی گردن کو یا ہنسلیوں کو دبوچ لیتی ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ اور تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ اس کو اور کشادہ کرنا چاہتا ہے تو اور تنگ ہو جاتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو الناقد سے اس نے ابو سفیان سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث طاؤس سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

اہل سخاوت کے لئے فرشتوں کی دعا

۱۰۹۲۷ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو عباس

(۱۰۹۲۷) اخرجہ البخاری فی الزکاۃ (۲۷) عن اسماعیل بن ابی اویس عن اخیہ ابی بکر۔ ومسلم فی الزکاۃ (۱۸) عن القاسم بن زکریا عن خالد بن مخلد کلاھما عن سلیمان بن بلال بہ۔

بخل اور ظلم سے اپنے آپ کو بچاؤ

۱۰۸۳۲ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے بطور املاء کے ان کو ابو المثنیٰ اور محمد بن عیسیٰ بن سکن نے دونوں نے ان کو قعنبی نے ان کو داؤد بن قیس نے ان کو عبید اللہ بن مقسم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو بے شک قیامت کے دن ظلم ظلمات اور اندھیرے ہوں گے اور بچو بخل سے بے شک بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ انھیں یہ دونوں تیزی نفس یا اور نفس کی تیزی نے ان کو ایک دوسرے کے خون بہانے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے پر اکسایا تھا اور ایک دوسرے سے محارم اور عورتوں کو بے پردہ کرنے پر انگیخت کیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۱۰۸۳۳ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو الحسن علی بن ابو علی سقا اسفرائنی نے، دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بچاؤ تم اپنے آپ کو بے حیائی کرنے سے یعنی جو لوگ فحش کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہ فاحش کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی فحش کو (برائی کرنے والے اور بے حیائی کرنے والے کو)۔

اور بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بے شک وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن تاریکی ہوگی اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل سے اور شح سے بے شک اس نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کر دیا تھا۔ لہٰذا انھوں نے قطع رحمی کر لی تھی اور اس نے ان کو آمادہ کر دیا تھا حرمت ریزیاں کرنے پر۔ لہٰذا انھوں نے حرمت ریزیاں کی تھیں اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا خون بہانے پر۔ لہٰذا انھوں نے ایک دوسرے کے خون بہانے شروع کر دیے تھے۔

۱۰۸۳۴ ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن حارث سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو کثیر زبیدی سے اس نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے۔ بے شک ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بدگوئی سے اور برائی سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ برائی اور بدگوئی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی گالی گلوچ اور بدکرداری کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل سے اور نفس کی تیزی سے۔ اسی چیز نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اسی چیز نے ان کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا جس کی وجہ سے انھوں نے قطع رحمی کی تھی اور اسی نفس کی تیزی نے ان کو بخل کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا انھوں نے بخل کیا تھا اور اسی تیزی نفس نے ان کو نافرمانی اور بدکاری پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا وہ نافرمان اور بدکردار بن گئے تھے۔

۱۰۸۳۵ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا تو انھوں نے اس کے بارے میں یوں کہا کہ اے فلاں شخص تو خوش ہو جا جنت کے ساتھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو شاید اس نے کوئی لایعنی کلام کی ہوگی یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو چیز اس کے نقصان کی نہیں تھی۔ یہی بات محفوظ ہے۔

(۱۰۸۳۲) اخرجه مسلم (۴/۱۹۹۶)   (۱۰۸۳۴) اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۲۷۲)

(۱۰۸۳۵) اخرجه الترمذی فی الزهد (۱۱) من طریق عمر بن حفص بن غیاث به

وقال الترمذی: غریب. وقال فی موضع آخر: لا نعرف للاعمش سماعا من انس

۱۰۸۳۶ ..... ہمیں خبر دی ابو سہل مہرانی نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابی حنیفہ واسطی نے ان کو حسن بن دینار نے ان کو سعید بن صلت نے اعمش سے ان کو ابو سفیان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن اصحاب رسول میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا تھا۔ اس کی ماں آئی اور کہنے لگی اے میرے بیٹے تمہیں شہادت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آپ کو کیا معلوم شاید اس نے کوئی لایعنی بات کی ہو گی یا کسی غیر ضروری چیز میں بخل کیا ہو گا۔

ایمان صبر و سخاوت ہے

۱۰۸۳۷ ..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو مسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید بن ابو حاتم نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر اور سخاوت۔

۱۰۸۳۸ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن احمد الحیری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے ان کو ابراہیم بن ادہم نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ایمان صبر کرنا اور سخاوت کرنا ہے۔

۱۰۸۳۹ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو العباس محمد بن یوسف ابن موسیٰ قرشی نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو عبداللہ بن وارع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو صفات ایسی ہیں اللہ تعالیٰ جن کو پسند فرماتے ہیں اور دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ جن کو پسند کرنے میں وہ ہیں سخاوت نرمی اور جن سے نفرت کرتے ہیں وہ ہیں بد اخلاقی اور بخیلی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۴۰ ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد صفار بن احمد عوفی نے ان کو بشر بن عبدالواحد نے ان کو حجاج بن الماقہ نے ان کو سلیمان بن تمیم نے ان کو طلحہ بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ سخی ہے اور وہ سخاوت کو پسند کرتا ہے اور وہ اعلیٰ ترین اخلاق و عادات کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اور کمتر صفات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعظم ترین اجلال اور بزرگی میں سے ہے تین شخصوں کا اکرام کرنا۔ انصاف پرور بادشاہ، سفید بالوں والا مسلمان اور حامل قرآن جو نہ تو قرآن سے الگ رہے اور نہ ہی اس میں وہ غلو کرے اور حد سے تجاوز کرے۔ اس اسناد میں انقطاع ہے سلیمان بن تمیم اور طلحہ کے درمیان میں۔

۱۰۸۴۱ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابو المثنیٰ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن شداد نے اسود بن ہلال سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اس نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا

ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون

جو شخص اپنے نفس کے بخل سے یا اپنے نفس کی تیزی سے بچا لیا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(اس شخص نے کہا کہ) میں ایسا شخص ہوں کہ مجھے اس کی قدرت ہی نہیں ہے کہ میرے ہاتھ سے کوئی چیز جائے اور ہاتھ سے نکلے۔ اور مجھے یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں اس آیت کی مخالفت کی زد میں نہ آجاؤں اور اس کی گرفت میں نہ آجاؤں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ نے فرمایا" کہ آپ نے بخل کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ بخل بری شے ہے۔ بہر حال قرآن میں ربانا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا وہ ایسے نہیں ہے جیسے آپ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ تو کسی دوسرے شخص کے مال کی طرف دیکھے یا اپنے بھائی کے مال کی طرف اور اسے کھا جائے۔ یہ ہے نفس کا شح اور بخل اور تیزی۔

سخاوت ضائع نہیں جاتی

۱۰۸۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے ان کو ابن عباس نے ان کو مجمع بن جاریہ انصاری نے ان کو ان کے چچا نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ نفس کے بخل اور تیزی نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور مہمان کی ضیافت کرے اور مصیبت زدہ کو دے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والا بخل سے پاک ہے

۱۰۸۴۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے اور ابوالقاسم عبدالخالق بن علی نے بطور قراءۃ علیہ کے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حماد منذعی نے ان کو اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے کی گئی سخاوت ضائع نہیں جاتی۔ سخی آدمی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ وہ جب قیامت کے دن اس سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لے گا اور اس کی لغزش سے اس کو سنبھال لے گا۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ ایک اور طریق سے مروی ہے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے ابن مسعود سے بطور مرفوع اور مرسل۔ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اس کے بعد اتفاقی من ذہب آتی میں۔

اس امت کا پہلا فساد

۱۰۸۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو معافی نے ابن لہیعہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی اول پہلی کی اصلاح پذیری یقین اور زہد کی وجہ سے تھی اور اس امت کا پہلا فساد وخرابی بخل اور آرزو کی وجہ سے تھا۔

۱۰۸۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی تمارنے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے اول طبقے کی اصلاح زہد اور تقویٰ کی وجہ سے تھی اور اس کے آخری طبقے کی ہلاکت بخل اور گناہوں کی بدولت ہوگی۔

۱۰۸۴۶:..... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ نے دوسرے مقام پر آمالی سے اور کہا ہے عمرو بن شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۱۰۸۴۶) ..... (۱) فی ن: (سالم)

بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

۱۰۸۵۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ طابرانی نے طابران میں ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد عثمان سلمی نے مقام واسط میں ان کو سلیمان بن حسن بن زید عطار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسین بن علی حافظ نے ان کو ابو ایوب سلیمان بن حسن نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد زاہد نے بطور املاء کے اس کو سلیمان بن حسن عطار نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی زبیر بن عبدالواحد اسد آبادی نے ان کو خبر دی ابو ایوب سلیمان بن حسن بصری نے اور وہ ثقہ شیخ تھے ان کو تنلی بن ابراہیم جادوری نے ان کو سلیمان بن مروان نے ابراہیم بن حجاج سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے عبدالرحمن بن ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی سلمہ آج کل تمہارا سردار کون ہے؟ اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کون تمہارا سردار ہے؟ اے بنو سلمہ لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ہم اس کو بخیل قرار دیتے ہیں یا ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کونسی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر ہو بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔

۱۰۸۵۶: اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے اس کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا بشر بن براء بن معرور، عمرو بن جموح کے بدلے میں مگر پہلی زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۸۵۷: روایت کی گئی ہے ابن عیینہ سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے جابر سے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسحاق صیرفی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن زیاد نے یحییٰ بن محمد بغدادی نے ان کو یعقوب بن عقبہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے اس نے ذکر کیا ہے مثل حدیث ابن یعقوب کے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے جد اما انہ ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے زہری نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سردار کون ہے اے بنی سلمہ؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ جد بن قیس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس وجہ سے تم لوگ اس کو اپنا سردار مانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا اس لئے کہ وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے مگر اس کے باوجود ہم اس کو جانتے ہیں کہ وہ بخیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بڑی بیماری کونسی ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر کون ہمارا سردار ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا سردار ہے بشر بن براء بن معرور۔

۱۰۸۵۸: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد احمد بن اسحاق ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۸۵۹: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید کرکی نے ان کو ابو محمد بن اسود نے ان کو حدیث بیان کی حمید بن اسود نے حجاج صواف سے ان کو ابو الزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اے بنو سلمہ تمہارا سردار کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جد بن قیس ہے اور ہم اس کو بخیل آدمی سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ بڑی ہے؟ وہ نہیں بلکہ تمہارا سردار خیر ابیض عمرو بن جموح ہے۔

جوری نے کہا ہے کہ وہ اسلام سے قبل ان کے مہمانوں پر مقرر تھا اور جب نکاح کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادا سے ولیمہ کرتا تھا۔

(۱۰۸۵۵) اخرجہ الحاکم (۳/ ۲۱۹) من طریق ابی سلمۃ بہ
وصححہ ووافقہ الذہبی

۱۰۸۶۰ ..... فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو موسیٰ بن زکریا نے ان کو خلیفہ نے ان کو یزید بن ... نے ان کو ابان صواف نے ان کو حدیث بیان کی ابوزبیر نے یہ کہ جابر نے ان کو حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون سا سردار ... بن عمرو ... راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۸۶۱ ..... اور ہم نے اس کو روایت کیا حدیث میں جو ثابت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے فرمایا کونسی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ لاعلاج ہو؟

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن منکدر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں یہ روایت مروی ہے ابوبکر صدیق سے۔

بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۰۸۶۲ ..... ہمیں خبر دی قاضی ابوعمرو محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم بسطامی نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ صاحب دقیق نے مرقد سبخی سے اس نے مرہ بن شراحیل سے اس نے حضرت ابوبکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا بخیل آدمی فریب دینے والا خیانت کرنے والا اور نہ ہی بری عادات والا اور پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکائے گا غلام ہوں گے۔ جب وہ اس معاملے کو اچھا کریں جو ان کے اور اللہ کے مابین ہے اور ان کے آقاؤں کے مابین ہے۔

سخاوت اور حسن خلق

۱۰۸۶۳ ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصیر نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو امیہ بن اسعد نے ان کو ابوسہل واسطی نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنی ذات کے لئے بنایا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اس دین کی صلاح سخاوت میں اور حسن خلق میں ہے۔ لہٰذا اس دین کا اکرام اور عزت کرو سخاوت اور حسن خلق کے ساتھ۔

۱۰۸۶۴ ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ذہبی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے جرشی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص غفاری نے آل ابوذر سے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے یحییٰ ابن ابی محمد بن منکدر نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ھذا الدین الخ بے شک اس دین کو میں نے اس لئے پسند فرمایا تھا (کہ میرا دین دین الٰہی کہلائے) اس کو سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز نہیں بنا سکتی۔ لہٰذا اس دین کی تعظیم انہیں دو صفات کے ساتھ کرو جب تک تم اس کو اپنائے رکھو۔ (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) عبداللہ ثانی راوی ہے وہی ابراہیم غفاری ہے۔ ایسی روایت لاتا ہے جس کی متابع کوئی روایت نہیں ملتی اور یہ روایت اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف طریق ہے۔

۱۰۸۶۵ ..... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک شعیری نے املاء کے ان کو محمد بن اشرس

(۱۰۸۶۳) ..... (۱) فی ن: ابوسہل

سلمی نے ان کو عبد الصمد بن حسان نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بے شک اس دین کو اپنی نسبت کے لئے پسند فرمایا تھا۔ اس کے لئے جو صفات ٹھیک ہیں وہ سخاوت اور حسن خلق ہے۔ لہٰذا تم لوگ انہیں دو صفات کے ساتھ دین کا اکرام کرو جب تک تم اس کے ساتھ وابستہ ہو (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) اس روایت کو بیان کرنے میں محمد بن اشرس اکیلا ہے اور وہ ضعیف بھی ہے کئی اعتبار سے اور ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے اور وہ ضعیف ہے مگر وہ نسبتاً بہتر ہے۔

۱۰۸۶۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ کہا اسحق نے اور حدیث بیان کی محمد بن مسیب نے ان کو عبد الرحمن بن عبید اللہ بن عبد الحکم بن اعین نے اس کو عبد الملک بن مسلمہ بن یزید نے ان کو ابراہیم بن ابوبکر بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منکدر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس دین (دین اسلام کو) میں نے اپنی ذات کی طرف نسبت کرنے کے لئے پسند فرمایا ہے اس کو کوئی چیز درست اور ٹھیک نہیں کر سکتی سوائے سخاوت کے اور حسن خلق کے اور ان دونوں کے ساتھ اس کا اکرام کرو جب تک تم اس دین سے وابستہ ہو اور اس کو روایت کیا ہے ربیع بن سلیمان جیزی عبد الملک بن مسلمہ نے۔

صرف نظر اور درگذر کرنا

۱۰۸۶۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے ان کو رحیم بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے یہ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی آدمی کے گناہ سے صرف نظر کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لیتا ہے جب وہ پھسلنے لگتا ہے۔

یہ روایت اس طرح منقطع آئی ہے ابراہیم اور ابن مسعود کے درمیان۔

۱۰۸۶۸:۔۔۔ اور کہا گیا ہے کہ عبد الرحیم بن حماد نے روایت کی ہے اعمش سے اس نے ابووائل سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ درگذر کیا کرو۔ پھر آگے روایت ذکر کی ہے۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الفرج احمد بن محمد بن صامت نے اور وہ علماء اسلام میں سے تھے بغداد میں۔ ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ بن سہل نے ان کو ابراہیم بن احمد بن نعمان نے اس کو عبد الرحیم مصری نے اس نے روایت کو ذکر کیا ہے اور یہ اسناد مجہول ہے ضعیف ہے اور عبد الرحیم اس روایت کے ساتھ منفرد ہے اور اس سے اسی اسناد میں اختلاف ہے۔

۱۰۸۶۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو محمد دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عبد اللہ مطین نے ان کو محمد بن عبید اللہ حانی نے ان کو تمیم بن عمران قریشی نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی آدمی کے گناہ سے درگذر کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جب بھی وہ پھسلتا ہے۔ اس اسناد میں کئی مجہول راوی ہیں۔

(۱۰۸۶۹) ۔۔۔ (۱) فی ن (پلٹہ) (۱۰۸۶۸) ۔۔۔ (۱) فی ا (ابو العیم)

انہوں نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو۔

۱۰۸۷۹: (مزید) فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ساتھیوں نے جو حارث الاثی سے ان کو عباد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محیریز سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس شخص کو بخیل شمار کرتے تھے جو اپنے بھائی کو بھی قرض نہ دے۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا قرض

۱۰۸۸۰: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن الاعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو شیبان سے وہ ذکر کرتے تھے حبیب بن ابو ثابت سے یہ کہ ابو یوسف حضرت معاویہ کے پاس آیا اور آ کر ان کے سامنے شکایت کی کہ مجھ پر قرض ہے۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ سوال کرنے کو ناپسند کر رہے ہیں۔ لہٰذا ابو یوسف نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ تم لوگ میرے بعد ترجیح اور تنگی سلوک دیکھو گے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کہ پھر اس صورت میں انہوں نے تم لوگوں کو کیا کرنے کو کہا تھا؟ ابو یوسف نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ صبر کرنا۔ معاویہ نے فرمایا کہ پھر تم صبر ہی کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو یوسف نے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے ہمیشہ کے لئے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ پھر وہ بصرے میں چلے آئے۔ وہاں وہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس جا کر ٹھہرے۔ انہوں نے ان کے لئے اپنا گھر بھی فارغ کر دیا اور انہوں نے فرمایا کہ البتہ میں آپ کے ساتھ وہی کروں گا جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا اور پوچھا کہ آپ کے اوپر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے بتایا کہ تیس ہزار۔ لہٰذا انہوں نے ان کو چالیس ہزار درہم دے دیئے اور بیس غلام بھی دے دیئے اور فرمایا کہ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ سب بھی آپ کا ہے۔

تین شخصوں کے احسان کا بدلہ

۱۰۸۸۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ فقیہ نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو محمد بن خداش نے ان کو ابوداؤد حفری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عباس نے تین شخصوں کو میں ان کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ پہلا وہ شخص جو میرے لئے مجلس میں وسعت کر کے جگہ بنائے۔ میں اس کا بدلہ اتارنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں وہ سب دے دوں جس کا میں مالک ہوں اور دوسرا شخص وہ ہے جس کے قدم میرے پاس آمد و رفت رکھنے کی وجہ سے غبار آلود ہوتے ہیں۔ بے شک اس کا بدلہ اتارنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں اس کے لئے اپنا خون بھی بہا دوں اور تیسرا وہ جس کے احسان کا بدلہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین میری طرف سے اس کا بدلہ دے گا۔ وہ ہے کہ جس کو کوئی ضرورت پیش آ جائے اور وہ اپنی ضرورت میرے سامنے پیش کر دے اور میرے سوا اس نے دوسری کوئی جگہ بھی نہ دیکھی اپنی حاجت پیش کرنے کی۔

ابوالمساکین

۱۰۸۸۲: ہمیں خبر دی ابو محمد بن عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جعفر بن ابوطالب کو ابوالمساکین کہتے تھے۔ فرمایا کہ وہ ہم لوگوں کو اپنے گھر میں لے جاتے تھے (کچھ کھلانے کے لئے) اور وہ جب ہمارے لئے کوئی چیز نہ پاتے تو وہ ہمارے لئے شہد کا برتن نکالتے جس کے اندر تھوڑا سا شہد لگا ہوا ہوتا تھا۔ ہم اس کو کاٹ لیتے تھے اور اس کے اندر لگا ہوا شہد چاٹ لیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۸۳ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر دقاق نے ان کو محمد بن جریر نے ان کو عمر بن شبہ نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ حضرت عبداللہ بن جعفر کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بہت بڑے مال کا ہدیہ بھیجا۔ جس کو انہوں نے اہل مدینہ میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی اپنے گھر نہیں لے گئے۔ اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن زبیر کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن جعفر فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہے۔ اس بات کی خبر عبداللہ بن جعفر تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ شعر جس کا مفہوم اس طرح ہے

جو شخص سخاوت کرنے میں بھی عار رکھتا ہے وہ خود بخیل ہے۔ مروت (سخاوت کرنا) عار نہیں بلکہ عار تو یہ ہے کہ وہ بخل اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرے۔ جس وقت کوئی آدمی بن ٹھن کے آئے (اور خود اس مال کے نفع کی امید رکھے) اور بھی اس کا کوئی دوست اس مال سے نفع اندوز ہونے کی امید کر سکے تو اس کو پہلے موت کا سامنا ہو جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ عبداللہ بن قیس کو وہ اشعار پہنچے تو انہوں نے کہے تھے تو انہوں نے اپنے قصیدے میں ان کو شامل کر لیا۔ جس کے ساتھ وہ بعض امراء کی مدح کرتے ہیں۔ ان کے ایک شعر کا مفہوم کچھ اس طرح ہے

کہ آپ تو ابن جعفر کی مثل ہیں کہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ باقی نہیں رہے گا (فنا ہو جائے گا) تو اس نے اس کو تقسیم کر کے اس کے ذریعے اپنے نام اور اپنا ذکر باقی رکھ دیا۔

۱۰۸۸۴ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مطلب نے ان کو خبر دی احمد بن عبدالرحمن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر کو سخاوت کرنے پر سرزنش کی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا اے مجھے ملامت کرنے والو میں نے اللہ تعالیٰ کو اس کی دی ہوئی چیز لوٹا دی ہے اور وہ بھی میری لی ہوئی پھر مجھے لوٹا دے گا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں اس کو واپس دینے کا سلسلہ منقطع کر دوں گا تو وہ مجھے دینے کا سلسلہ منقطع کر دے۔

۱۰۸۸۵ ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ قرشی نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یعقوب زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن زہری سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ سے عبداللہ بن جعفر سے کہا گیا۔ یعنی ان کو بتایا گیا عبداللہ بن جعفر کرم اور سخاوت کے جس معیار کو پہنچ گئے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مال اکیلا ان کا نہیں ہے بلکہ لوگوں کا اور ان کا مشترکہ سامان ہے۔ لہٰذا جو بھی ان سے سوال کرتا وہ اس کو واقعی عطا کرتے تھے اور جو ان سے اوصار مانگتا تھا وہ اس کو بھی دیتے تھے۔ وہ یہ بھی نہیں سوچتے تھے کہ وہ خود ضرورت مند ہیں۔ لہٰذا کچھ روک رکھیں اور نہ ہی وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ کبھی محتاج ہو جائیں گے۔ لہٰذا وہ جمع کر کے رکھ دیں۔

۱۰۸۸۶ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو اسامہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے کہ ایک دیہاتی نے اہل بصرہ میں سے عمدہ بیچنے میں عمدہ گھوڑے لے کر آیا۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر کو پہنچی تو انہوں نے اپنے بیوپاری سے کہا کہ وہ جا کر اس کو خرید لے اور ان کے بعد اہل مدینہ کو بلا کر ان کو مفت ہدیہ کر دے۔

سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۸۸۷ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن عبدالواحد زاہد نے بغداد میں ان کو ثعلب بن عمر نے ان کو ابوسلمہ ایوب بن عمر جرمی

کی کثرت سے نہ ہی نمازوں کی کثرت کرنے سے کچھ پایا ہے بلکہ جو کچھ پایا اس نے سخاوت نفس اور دل کی صفائی اور امت کی خیر خواہی کرنے سے پایا۔ اور تحقیق بعض نے اس کا معنی ذکر کیا ہے نبی کریم سے حدیث مرسل میں۔

۱۰۸۹۲ ۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد بن محمد بن حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میری امت کے ابدال جنت میں داخل نہیں ہوں گے نہ کثرت روزے سے نہ کثرت نماز سے بلکہ اس میں داخل ہوں گے دل کی صفائی اور نفوس کی سخاوت سے۔

۱۰۸۹۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن عمران بن ابولیلی نے اس نے ابولیلی سے اس نے سلمہ بن رجاء کوفی سے اس نے صالح مری سے اس نے حسن سے اس نے ابوسعید خدری سے یا دیگر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میری امت کے ابدال اعمال کے سبب سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ داخل ہوں گے اس میں اللہ کی رحمت سے اور سخاوت نفوس اور دلوں کی سلامتی سے اور تمام مسلمانوں سے شفقت کرنے سے۔

۱۰۸۹۴ ۔۔۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ان کو محمد بن عمران نے کہ اس نے کہا مروی ہے ابی سعید سے انہوں نے نہیں کہا یا دیگر نے۔

۱۰۸۹۵ ۔۔۔ اور کہا گیا ہے صالح مری سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۸۹۶ ۔۔۔ اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عوف سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

دنیا و آخرت کے سردار

۱۰۸۹۷ ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر شعرانی نے مروی میں ان کو ابوالحسین بن ابوعلی خلادی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحق بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ بن عباس نے سب لوگوں کے دنیا میں سردار وہ ہیں جو سخی ہیں اور آخرت میں سردار وہ ہوں گے جو متقی پرہیزگار ہیں۔

۱۰۸۹۸ ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید تمیمی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابوالمظفر نے ان کو ابوبہر عز نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں تین آدمی آئے۔ ان کے اوپر سفر کے کپڑے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے سردار کون ہے؟ فرمایا کہ یہ یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ کی امت میں سردار کوئی ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ وہ آدمی جو مال حلال عطا کیا گیا ہو اور سخاوت کا نصیبہ عطا کیا گیا ہے جو فقیر کو قریب کرے اور اس کی شکایت لوگوں میں قلیل ہو۔ ابوبہر ضعیف ہے۔

۱۰۸۹۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق ازھری نے ان کو الغلابی نے ان کو ابراہیم بن عمر نے ان کو اصمعی نے ان کو ابوعمرو بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت صرف اس شخص کو سردار بناتے تھے جس کے اندر چھ عادات ہوں۔ سخاوت، جدت اور علم و حوصلہ، صبر اور تواضع (عاجزی) اور دوسری چیز تحمل اور مہلت دینا۔ اسلام میں ان کی تکمیل عفاف اور درگذر سے ہوتی ہے۔ (یا حرام سے بچنے والا ہو)۔

(۱۰۸۹۲) ۔۔۔ لسان المیزان (۵/۲۶۱) وقال الحافظ : صالح المری متروک الحدیث.

(۱۰۸۹۵) ۔۔۔ لسان المیزان (۵/۲۶۱)

(۱۰۸۹۶) ۔۔۔ أخرجه ابن عدی (۶/۲۲۹۱) من طریق عوف به.

تین صفات

۱۰۹۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد قطری نے بغداد میں ان کو محمد بن عباس کابلی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو سعد نے ان کو محارب بن دثار نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قاسم بن عبدالرحمن کے ساتھی ہیں کسی ایک سفر میں وہ ہم پر تین صفات میں غالب رہے۔ سخاوت نفس، طویل خاموشی، کثرت صلوٰۃ۔

۱۰۹۰۱:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفضل عطار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن جہمان سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن مصعب نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے کہا میں نے سخاوت میں نظر کی تو میں نے اس کی اصل پائی نہ ہی کوئی اس کی فرع پائی (نہ جڑ نہ ہی کوئی شاخ) سوائے حسن ظن کے اللہ عزوجل کے ساتھ بخل کی اصل اور اس کی فرع سوء ظن ہے۔

۱۰۹۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح نے ان کو میمون نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ.

تم لوگ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

فرمایا کہ وہ بخل ہے۔

۱۰۹۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے بخیل کے بارے میں کہ وہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ بخیل وہ ہوتا ہے جو صدقہ کو ضائع کرتا ہے اور حقوق کو ضائع کرتا ہے۔

۱۰۹۰۴:...... فرمایا کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کے اندر پائی جائیں وہ شح سے تیز نفس یا بخل سے بری ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے اور مصائب میں مبتلاء کرتا ہے۔

۱۰۹۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو شعیب بن ابراہیم بیہقی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ ام حاتم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کو شدید بھوک دو، شاید یہ سخاوت کرنے سے باز آ جائے۔ چنانچہ اسے بھوکا رکھا گیا۔ وہ بولی میں شدید بھوک میں بھی قسم کھاتی ہوں کہ میں بھوکی رہ کر بھی زمانے والوں کو منع نہیں کروں گی۔

مروت کے بغیر دین نہیں

۱۰۹۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفضل بن حسن بن یعقوب معدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں، میں نے سنا علی بن ہشام عامری سے، وہ کہتے تھے کہ بھوک کریم ہے اور شبع (پیٹ بھرا ہونا) لئیم ہے۔ (یعنی شریف۔ اور کمینہ)۔

۱۰۹۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے جعفر بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو مبارک بن سعید نے ان کو صالح بن مسلم نے ان کو عبدالاعلیٰ نے جو دلال تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا جس نے کہا تم میں سے کوئی شخص

اپنے بھائی کے لئے کپڑا خریدنے کا ذمہ لیتا ہے جس میں وہ تین درہم سستا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم ایک پیسہ کے لئے بھی نہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: افسوس ہے افسوس ہے! پھر مروت کیا رہے گی۔

۱۰۹۰۸:ــــ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حسن کے سامنے ایک پیسہ کی زیادتی اور نقصان کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مروت کے بغیر کوئی دین نہیں ہے۔

بخیل کے لئے کوئی خیر نہیں

۱۰۹۰۹:ــــ فرمایا کہ ہمیں خبر دی ابونعمان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ بازار والے لوگ جو ہوتے ہیں ان میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ تو ایک درہم کے لئے بھی اپنے بھائی کو واپس لوٹا دیتے ہیں۔

۱۰۹۱۰:ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے احمق آدمی کی طرف دیکھنا آنکھ کو اندھا کرتا ہے یا غم پیدا کرتا ہے اور بخیل آدمی کی طرف دیکھنا قساوت قلبی لاتا ہے۔

۱۰۹۱۱:ــــ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کسی چیز کے چوتھے حصے کا مالک شخص جو کچھ ہو وہ مجھ پر زیادہ بوجھل ہے ایک عابد بخیل سے۔

۱۰۹۱۲:ــــ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کہ بخیل آدمی کے لئے کوئی غیبت نہیں ہے (یعنی بخیل کو بخیل کہنا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو فرمایا تھا کہ تو بخیل ہے اور ایک عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تعریف کی گئی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ بڑی شب بیدار ہے بڑی روزے دار ہے۔ ہاں مگر اس میں بخل کی عادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ بشر نے کہا اس لئے کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۹۱۳:ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن صالح فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو قاسم بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ وہ کہتے تھے کہ اعمال نیکی میں سے کوئی چیز مجھے سخاوت سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور کوئی چیز میرے نزدیک ناپسند اور بری زیادہ نہیں ہے تنگ دلی سے اور بد اخلاقی سے۔

۱۰۹۱۴:ــــ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں اور میں نے سنا مظفر بن سہل طبلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث حافی سے وہ کہتے ہیں کہ احمق کی طرف دیکھنا غم پیدا کرتا ہے اور دنیا میں بخیلوں کا ٹھہرنا اہل ایمان کے دلوں پر ایذاء ہے۔

ندامت و ملامت کا لباس

۱۰۹۱۵:ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مہرجانی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبیداللہ فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے۔ اس نے دو آدمیوں کا ملامت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور اس نے کہا کہ میں نے ان دونوں کی کھال ملامت کے ساتھ رنگ دی ہے۔ لہٰذا ان دونوں کا لباس دنیا میں ملامت ہے اور وحشی ان دونوں کی آخرت میں ندامت ہوگی۔

۱۰۹۱۶:ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حسن بن ابان نے ان کو

(۱۰۹۱۰)ــــ (۱) فی ن: (الصحبة)

حضرت ابن شہاب کی سخاوت

۱۰۹۵۵: ...ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن حسین نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو داؤد بن عبداللہ بن ابو الکرام جعفری نے انہوں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں حضرت ابن شہاب لوگوں میں سے سخی ترین آدمی تھے جب ان کے پاس مال آ گیا تو ان کے مولی نے نصیحت کرتے ہوئے اس سے کہا کہ اس نے آپ کا وہ وقت بھی دیکھا ہے جو آپ کے اوپر شدت اور تنگی گذری تھی۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ کا اس وقت کیا حال ہوا تھا لہٰذا آپ اپنا ہاتھ آئندہ فضول خرچی سے روک کر رکھا کریں۔ ابن شہاب نے اس سے کہا کہ افسوس ہے تم پر۔ میں نے تو ایسا سخی نہیں دیکھا جس پر تجربات حکومت کرتے اور وہ تجربات کا محکوم ہوتا ہو اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں یوں ہے۔ ہم واقف ہو جاتے۔ میں نے کوئی ایسا سخی نہیں دیکھا کہ تجربات نے اس کو فائدہ پہنچایا ہو یہ تجربات کا محکوم ہو۔

۱۰۹۵۶: ...ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ طباع نے انکو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ زہری نے کہا ہم نے سخی کو پایا ہے کہ اس کو تجربے کرنا مفید نہیں ہوتا ہے یا وہ سخاوت تجربات کا پابند نہیں ہوتا۔

۱۰۹۵۷: ...ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو الحسین یحییٰ بن محمد بن یحییٰ کاشانی ہروی نے جب وہ ہمارے پاس تشریف لائے دونوں نے کہا ہم نے سنا ابو عبداللہ احمد بن عباس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو الحسین محمد بن عبداللہ بن محمد بن مخلد سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ادریس شافعی نے یہ کہ رجاء بن حیوۃ نے ابن شہاب کو زیادہ اسراف کرنے اور فضول خرچی کرنے پر وہ خرچ زیادہ کرتا تھا۔ اور کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ آپ سے (لینے والے) ہاتھ روک لیں گے اور آپ بھی اپنی خواہشات اور آرزوؤں پر قابو پا لیں گے۔ چنانچہ ابن شہاب نے رجاء سے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ زیادہ خرچ کرنے سے ہاتھ روک لے گا۔ پھر ایک عرصے بعد رجاء کا ابن شہاب کے پاس گذر ہوا تو اس نے ان کے آگے دستر خوان بچھایا اور اس پر شہد کا برتن آراستہ کیا۔ چنانچہ رجاء نے اپنے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا کہ اے ابو بکر یہ تو بھی ویسے ہی جس پر ہم ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔ لہٰذا ابن شہاب نے اس سے کہا کہ آپ بیٹھئے، بے شک سخی جو ہوتا ہے اس کو تجربات ادب نہیں سکھا سکتے۔

سخاوت سے متعلق شعراء کا کلام

۱۰۹۵۸: کہا ابو عبداللہ محمد بن عباس نے کہ مجھے شعر سنائے حسین بن عبداللہ کاتب نے اسی مفہوم میں (مفہوم) (فلاں شخص) کی انگلیوں کے پوروں میں یا دل میں (سخاوت کے) جو سونے اور چاندی کی بارش برساتے ہیں، چنانچہ وہ تنگی کے وقت کہتا ہے (کاش) کہ میں آسودہ حال ہوتا (تو میں لوگوں کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا) میں جن بعض لوگوں کو دیتا تو ان کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا۔ یہاں تک کہ جب اس پر یُسر اور خوشحالی کے ایام آتے ہیں تو آپ دیکھتے ہو کہ اس کے سوال لوگوں میں نادر ہو جاتے ہیں (اس کی سخاوت کی وجہ سے)۔

۱۰۹۵۹: ...اور مجھے شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو حسین بن عبداللہ کاتب نے بعض شعراء کے کلام سے اس نے بھی مذکورہ شعر ذکر کئے۔

حضرت شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت

۱۰۹۶۰: ...ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابو العباس محمد بن یعقوب سے انہوں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ

۱۰۹۶۶ ...... میں نے سنا امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ میں نے سنا بعض اہل ادب سے وہ کہتے ہیں ابوحاتم سے اس نے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ یونس بن حبیب نحوی سے پوچھا گیا مشہور مثل کے بارے "جیسے ام عامر کو پناہ دینے والا" انہوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عرب کے کچھ نوجوان شکار کھیلنے چلے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک بجو پر حملہ کیا اور وہ ان کے ہاتھوں سے بھاگ کر کسی عربی کے خیمے میں داخل ہو گیا۔ وہ عربی باہر نکلا اور کہنے لگا۔ اللہ کی قسم تم لوگ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے۔ اس بجو نے میری پناہ لی ہے۔ لہٰذا تم لوگ اس کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ نوجوان بجو کو اور اس دیہاتی کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد اس دیہاتی نے روٹی اٹھائی اور گھی لیا اس کا ملیدہ بنایا اور اس بجو کے آگے رکھ دیا۔ بجو نے شوق سے کھایا اور خوب پیٹ بھر لیا اور جا کر گھر کے کونے میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس دیہاتی پر نیند غالب آ گئی اور وہ سو گیا۔ (سوچا ہوگا کہ صبح کو اس کو کاٹ کر اس کا گوشت بنا کر کھاؤں گا)۔ مگر اس بجو نے موقع غنیمت جانا اور سوئے ہوئے دیہاتی پر ایک دم حملہ کر کے اپنے منہ سے اور پنجوں سے اس کا گلا کاٹ دیا اور پنجوں سے اس کا پیٹ بھی پھاڑ دیا اور اس کی آنتیں وغیرہ کھا گیا اور باہر نکل کر بھاگ گیا۔ مرنے والے کا بھائی جب آیا اور اس نے یہ منظر دیکھا تو اس نے شعر کہے:

ومن يصنع المعروف في غير اهله

يلاقي كما لاقي في مجير ام عامر

اعد لها لما استجارت ببيته

قراها من البان اللقاح الغرائر

فاشبعها حتى اذا ما تملئت

فرطه بانياب لها واظافر

فقل لذوي المعروف هذا جزاء من

يجود بمعروف الى غير شاكر

جو شخص کسی ایسے کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرتا ہے جو اس کی نیکی کا اہل نہ ہو وہ ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہوتا ہے "جیسے ام عامر کو پناہ دینے والے" کے ساتھ پیش آیا کہ اس نے جب اس کے گھر میں پناہ لی تھی تو اس نے تو اس کے لئے خوبصورت اونٹنیوں کے دودھ کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اس کو خوب شکم سیر کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جب خوب بھر گیا تو اس نے اپنے پنجوں سے اور دانتوں سے اپنے مہمان نواز کو پھاڑ دیا (اے مخاطب) آپ نیکیاں کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ جو شخص ناشکرے اور نالائق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اس کی جزا اور اس کا بدلہ یہی ہوتا ہے۔

نالائق کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں

۱۰۹۶۷ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو بیان کیا سلیمان بن سلمہ حمصی نے ان کو مطیع بن سری حراری نے ان کو عبداللہ بن حمید مزنی نے ان کو شریح بن مسروق ابوزکریا نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان المعروف لا يصلح الا لذي دين او لذي حسب او لذي حلم

بے شک بھلائی کرنا نہیں درست ہوتا مگر دیندار کے ساتھ یا حسبی نسبی انسان کے ساتھ یا حوصلہ مند باوقار کے ساتھ۔

ابوزکریا کی تحریر کتاب میں تھا کہ اس میں غور کیا چاہیے۔ یہ اسناد مجہول ہے کیونکہ اس میں بعض راوی ایسے ہیں جن کا حال معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اور تحقیق ہم نے اسی مضمون کی ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔ اس کی اسناد بھی ضعیف ہے۔

۱۰۹۶۸: ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابومحمد بن حبیب بغدادی نے بخارا میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن خلف مروزی نے (ح) اور ہمیں اس کی خبر دی ابوحامد احمد بن الحسین مروزی نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن خلف بن عبدالسلام مروزی نے ان کو یحییٰ بن ہشام نے ان کو ہشام بن عروہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری اسفرائنی نے وہاں پر ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن سعید بن بابین نے ان کو علی بن عثمان نے ان کو مسیب بن شریک نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہنر اور کاریگری نہیں ہوتی مگر صاحب شرف یا صاحب دین کے پاس۔ جیسے جسمانی ورزش اور طاقت نہیں ہوتی مگر بہادر اور شریف کے ساتھ۔

یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ کے اور مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ ہنر نہیں فائدہ دیتا مگر صاحب عقل کے پاس یا صاحب عزت و شرف کے ساتھ یا بہادر کے ساتھ۔ جیسے جسمانی ورزش نہیں فائدہ دیتی مگر شریف کے ساتھ ہی۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ضعفاء کی ایک جماعت نے ہشام سے۔

۱۰۹۶۹: اور کہا گیا ہے کہ یہ عروہ ابن زبیر کے قول سے ہے ان کو علی بن عزیز نے مسیب بن شریک کی کتاب سے لکھا ہے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے اسی کے قول سے۔

عداوت کی جڑ

۱۰۹۷۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو ابوالعینا محمد بن محمد بن قاسم نے ان کو ابن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے ہم نے عداوت کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۱۰۹۷۱: ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو میرے علاوہ ابوعوانہ نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے بغداد میں شعر سنائے ابوالحسن قرشی نے جن کا مفہوم یہ ہے۔

کہ آپ کسی کمینے کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں تو بے شک آپ نیکی اور شرافت کے ساتھ برا کرتے ہیں۔

بسا اوقات اچھا کام کرنا نیکی کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ جبکہ اس کے کرنے والے کی جزا اور بدلہ محض ملامت ہی ہوتی ہے۔

۱۰۹۷۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن ابوذہل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن حمدان طرائفی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے جب تم اللہ سے ڈرنے والے کے ساتھ نیکی اور بھلائی نہ کرو تو پھر اس سے کرو جو تم کو اس کا بدلہ دے سکتا ہے۔

ایک بوڑھی اور بھیڑیے کا واقعہ

۱۰۹۷۳: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے ابواحمد حامد بن محمد کاغذی صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن منذر نے ان کو عبدالرحمن بن اخی اصمعی نے ان کو بیان کیا اصمعی نے کہ ایک بستی میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ہے اس کے سامنے

(۱۰۹۶۸) (۱) فی ن: اصلی

ایک بکری مری پڑی ہے اور بھیڑیئے کا بچہ اوپر ہے گردن کتا پڑا ہے۔ میں نے بڑھیا کی طرف دیکھا تو وہ بولی کیا تمہیں یہ دکھائی دے رہا ہے۔ میں نے بتایا کہ بالکل۔ بتائیے یہ کیا قصہ ہے؟ بولی نہ سنئے ـــــ یہ بھیڑیئے کا بچہ تھا۔ ہم نے اس کو پکڑا تھا اور ہم اس کو اپنے میں لے آئے تھے۔ جب بڑا ہو گیا تو اس نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں۔ میں نے اس واقعہ پر کچھ کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ کہا آپ نے اس پر کچھ شعر کہا ہے؟ وہ بولی کہ جی ہاں۔ پھر اس بڑھیا نے شعر سنائے (مفہوم یہ ہے) تم نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں اور کئی لوگوں کو تم بھوکا مار دیا ہے۔ حالانکہ تو ہماری بکریوں کے ساتھ پلا ہوا تھا۔ تجھے انہیں کی بکری سے غذا ملی تھی اور تو ہمارے اندر رہ کر ہی پلا تھا۔ تجھے کس نے بتایا تھا کہ تیرا باپ بھیڑیا تھا۔ (حقیقت یہ ہے کہ جب مزاج گندے اور طبیعتیں فاسد ہوں تو کسی تربیت کرنے والے کی تربیت کوئی فائدہ نہیں دیتی)۔

شہادت کس امر پر دی جائے

۱۰۹۷۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو علی شاذان بغدادی نے وہاں پر ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو محمد بن سلیمان نے، ان کو عبیداللہ بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

کیا آپ سورج کو دیکھتے ہیں؟ بتایا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ اس کی مثل پر شہادت دیا کیجئے (یعنی اس طرح ظاہر باہر اور واضح امر کے بارے میں شہادت دیا کریں۔ ورنہ چھوڑ دیں۔ یعنی معاملے میں ذرا سا بھی ابہام ہو تو شہادت دینے کی جسارت نہ کریں)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

لوگ کان ہیں۔ (یعنی کان کی مثل ہیں۔ مثلاً سونے کی کان، چاندی کی کان وغیرہ وغیرہ۔) اور مٹی چھپا دینے والی ہے۔ اور برا ادب بری رگ کی مانند ہے۔ یا بری اور خراب مٹی کی مثل ہے۔

(۱۰۹۷۳)۔۔۔(۱) فی ن: انا حامد احمد

(۱۰۹۷۴)۔۔۔ قال علی بن المدینی: لااعرف عبداللہ بن سلمة وحرام هذا

ایمان کا پچھترواں شعبہ

چھوٹوں پر شفقت کرنے اور بڑوں کی تعظیم کرنے کا باب

فرمایا کہ میں نے مذکورہ دونوں باتوں کو ایک ہی باب کے اندر ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ دونوں باتوں کا تعلق باہم مشترک ہے کیونکہ چھوٹا بڑا ہونا ایک دوسرے کی نسبت سے ہوا کرتا ہے۔ جو بڑا ہو گیا وہ کسی سے چھوٹا بھی ہوگا اور جو چھوٹا ہوگا وہ کسی سے بڑا بھی ہوگا۔ کیونکہ شفقت اور تعظیم کا معاملہ بھی دونوں انسانوں کی عمر ان کی قدر و منزلت ان کے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے ہوگا۔ جو چھوٹا ہو اس کے حال کا تقاضا ہوگا کہ اس پر ہر وہ شخص جو اس سے بڑا ہوگا وہ شفقت کرے۔ اور جو بڑا ہوگا اس کے حال کا یہ تقاضا ہوگا کہ ہر چھوٹا اس کی تعظیم کرے۔

۱۰۹۷۵۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد بن نصر رافقی نے املاء کے ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو حجاج بن ابو منیع نے ان کو میرے دادا نے زہری سے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے یہ کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے اور اس میں سے ننانوے حصے اس نے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا۔ چنانچہ اسی ایک حصے سے ساری مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ یہاں تک کہ گھوڑی جو اپنے سم اپنے بچے کے اوپر سے اٹھا لیتی ہے اس ڈر سے کہیں اس کو لگ نہ جائے (وہ شفقت اور رحمت بھی اسی میں سے ہے)۔

دونوں الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ فراء نے کہا ننانوے اجزاء۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالیمان سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زہری سے۔

۱۰۹۷۶۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد علی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے اور ابن سرح نے دونوں نے کہا ان کو کہ ان کو سفیان نے ابن ابونجیح سے اس نے ابن عامر سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ اس کو روایت کرتے ہیں، کہا ابن سرح نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۰۹۷۷۔۔۔۔ اس کو روایت کیا ہے حمیدی نے سفیان سے اس نے ابن ابونجیح سے اس نے عبداللہ بن عامر سے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عامر سے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ جانے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ابونجیح سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ مروی ہے عبداللہ بن عامر یحصبی سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس کے بعد گمان کیا گیا کہ وہ عبداللہ بن عامر یحصبی ہے۔ حالانکہ اس میں یہ غلط کہا گیا ہے۔ بلکہ وہ شخص عبداللہ بن عامر مکی ہے اور وہ تین بھائی ہیں۔

۱۰۹۷۸۔۔۔۔ اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۹۷۹ ــــ مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن نصر خولانی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوصخر بن قسیط نے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۰۹۸۰ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے ان کو محمد بن موسیٰ باشانی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو لیث نے عبدالملک سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے، جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے کا حق نہیں پہچانتا اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا۔

عبدالملک وابن ابوبشیر سے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شریک نے لیث سے اور اس کو روایت کیا ہے جریر نے لیث سے اس نے عبدالملک سے اس نے سعید بن جبیر سے اور عکرمہ سے۔

۱۰۹۸۱ ــــ ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مطر الاعنق نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس بڑے کی تعظیم کیجئے اور چھوٹے پر رحم کھائیے آپ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

۱۰۹۸۲ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو احمد بن مرثد نے اس نے خالد بن خداش سے اس نے زائدہ بن ابورقاد سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو نہیں شفقت کرتا ہے ہمارے چھوٹوں سے اور نہیں تعظیم کرتا ہمارے بڑوں کی۔

مؤمن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے

۱۰۹۸۳ ــــ ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد الطائی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان کو حسین بن ضمیرہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کوئی مؤمن مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک دوسرے مؤمن کے لئے وہ کچھ نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

سفید بالوں والے کا اکرام کرنا

۱۰۹۸۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو حسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو تمام بن بزیع نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی میں سے اکرام و احترام عطا کرتا ہے سفید بالوں والے مسلمانوں کی۔

۱۰۹۸۵ ــــ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن

(۱۰۹۸۳) ــــ حسین بن ضمیرة هو حسين بن عبدالله بن ضميرة له ترجمة في الجرح والتعديل

(۱۰۹۸۲) ــــ زائدة بن أبي الرقاد الباهلي أبومعاذ البصري الصير في منكر الحديث (التقريب)

اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ حرانی نے کہا ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو بدر بن خلیل کوفی اسدی نے ان کو مسلم بن مطیہ فقیمی نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز ہے بندوں پر بوڑھے مسلمان کا اکرام ملحوظ رکھنا اور قرآن کی رعایت وحفاظت کرنا۔ جس کی اللہ حفاظت فرمائے اور امام کی اطاعت کرنا یعنی انصاف پرور (امام اور خلیفہ کی)۔

۱۰۹۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان نے ان کو ابومحمد جعفر بن احمد بن عمرو وقاری نے ان کو ابوالازھر نے ان کو عبداللہ بن حران نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبداللہ بن حران نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو زیاد بن مخراق نے ابوکنانہ سے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑائی اور عظمت عطا کرتا ہے صاحب سفید بال مسلمان کا اکرام کروانا اور عامل بالقرآن کا اکرام جو قرآن میں غلو نہیں کرتا اور حسد سے تجاوز بھی نہیں کرتا اور نہ ہی قرآن سے دور ہوتا ہے اور انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

۱۰۹۸۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے اس نے ابوسعید بن اعرابی سے اس نے یحییٰ بن ابوطالب سے اس نے عبدالوھاب سے اس نے نہاس بن فہم سے اس نے حسن بن مسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے جلال اور بزرگی کی تعظیم میں سے ہے۔ اس مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو چکے ہوں۔

میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے حسن بن مسلم سے۔ اس کے ساتھ میں نے تجاوز نہیں کی۔

۱۰۹۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو محمد بن ایوب بجلی نے مقام رائے میں ان کو علی بن محمد طنافسی نے ان کو وکیع نے ان کو ابومعشر مدنی نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے اسلام میں کسی ایسے مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو گئے ہوں اور بے شک یہ بھی اللہ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

وقار کی علامت

۱۰۹۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں وقار کی علامت ہیں۔ بڑے کی تعظیم کرنا، چھوٹے پر ترس کھانا اور شفقت کرنا اور گھٹیا انسان پر حوصلہ اور بردباری کرنا۔

تین شخصوں کے لئے مجلس میں توسیع کی جائے

۱۰۹۹۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار کوفی نے کوفے میں ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ضحاک نے اس شخص سے جس نے اس کو خبر دی ہے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلس میں توسیع کی جائے مگر تین شخصوں کے لئے بڑی عمر والے کے لئے اس کی بڑی عمر کی وجہ سے اور صاحب علم کے لئے اس کے علم کی وجہ سے اور صاحب اقتدار کے لئے اس کی حکومت کی وجہ سے۔

۱۰۹۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یزید بن بیان عقیلی نے ان کو ابوخالد قریہ نے ان کو ابورجال انصاری نے۔ (ح)

(۱۰۹۸۸)...... (۱) فی ن: (الحلبی)

۱۰۹۹۲:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحاق نے انکو ابوالحسین احمد بن عثمان یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان ابوخالد معلم نے۔

۱۰۹۹۳:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی امام ابواسحق اسفرائنی نے، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان معلم نے ان کو ابورجال نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اکرام کرتا کوئی نوجوان کسی بوڑھے بزرگ کا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی ایسے شخص کو مقرر کردے گا جو اس کے بڑھاپے کے وقت اس کا اکرام کرے گا اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔ وہ شخص جو اکرام کرے گا اس کا اس کی بڑی عمر میں۔

۱۰۹۹۴:۔۔۔ اور ہم سے روایت کی ہے حدیث قسامہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑوں سے بڑوں سے یعنی تم میں سے جو بڑی عمر والے ہوں ان سے ہم کلامی کیجئے۔

۱۰۹۹۵:۔۔۔ اور فرمایا حدیث امامت میں نماز کے بارے میں جب نماز کا وقت ہو جائے چاہئے کہ کوئی بھی تم میں سے اذان دے دیا کرے اور چاہئے کہ تم میں سے وہ امامت کرے جو بڑا ہو تم میں سے۔

۱۰۹۹۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن عبدالوھاب نے ان کو حسین بن ولید نے قیس سے اس نے ابن ابولیلیٰ سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں قبیلہ جہینہ کا وفد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ایک لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جائیے بڑا کہاں ہے؟ (یعنی بڑا بات کرے)۔

معزز آدمی کا اکرام کیا جائے

۱۰۹۹۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدمیک نے اور محمد بن سلیمان حضرمی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن ابوطلق نے ان کو حصین بن عمر احمسی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس چیز کے لئے آئے ہو اے جریر؟ میں نے بتایا اس لئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے چادر پھینکی۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جس وقت تمہارے پاس تمہاری قوم کا کوئی شریف اور معزز آدمی آیا کرے تو اس کا اکرام کیا کرو۔ یہ الفاظ ابن ابودمیک کی روایت کے ہیں اور وہ مکمل روایت ہے۔

۱۰۹۹۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی شاذان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصفوان نصر بن قدیک بن نصر بن سیار نے حفص بن غیاث سے اس نے معبد بن خالد سے اس نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ جریر بن عبداللہ داخل ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، لوگ اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے، کسی نے مجلس میں وسعت نہ کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنی چادر (پھینک کر فرمایا) کہ اس پر بیٹھ جائیے۔ چنانچہ جریر نے چادر کو اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ لیا اور اسے چوم کر سینے سے لگا لیا۔ پھر اپنی پیٹھ پر ڈال لیا اور کہا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرے یا رسول اللہ جیسے آپ نے میرا اکرام کیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور یوم آخرت کے ساتھ تین بار فرمایا جب تمہارے

(۱۰۹۹۳)۔۔۔ اخرجه الترمذي في البر والصلة (۲۰۲۲) من طريق يزيد بن بيان العقيلي به وقال: حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يزيد بن بيان

آپ سے راضی ہو چکے ہیں۔

کہتے ہیں اس کے بعد اس نوجوان کی مدینے میں اپنی ایک شان ہوا کرتی تھی۔

برکت بڑوں کے ساتھ ہے

۱۱۰۰۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابونصر احمد بن علی القاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو حیوۃ نے اور ابن ابو السری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ولید بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے خالد حذاء سے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البرکۃ مع اکابرکم۔ برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

۱۱۰۰۵۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو وارث بن عبیداللہ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن مہران حذاء نے پس اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کے مثل ذکر کیا۔

۱۱۰۰۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو خالد حذاء نے عکرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پلانا چاہتے تو فرماتے تھے۔ ابدءوا بالاکابر۔ بڑوں سے شروع کرو۔ اور فرمایا کہ۔ بالاکبر۔ بڑے سے شروع کرو۔

اسی طرح راوی نے اس کو ذکر کیا ہے بطور مرسل روایت کے انہیں الفاظ کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے۔ عبیداللہ بن تمام نے۔ اور وہ قوی راوی نہیں ہے وہ روایت کرتے ہیں خالد سے انہیں الفاظ کے ساتھ بطور موصول روایت کے۔

۱۱۰۰۷۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عمرو بن حفص حربی نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبیداللہ بن تمام نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ و بالاکابر۔ اس نے شک ذکر نہیں کیا۔ اور اس بارے میں صحیح روایت عبدان کی ہے ابن مبارک سے۔

قیس بن عاصم کی بیٹوں کو وصیت

۱۱۰۰۸۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابو العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطرف بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حکیم بن قیس بن عاصم سے یہ کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اے بیٹو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ بے شک لوگ جب اپنے بڑوں کو سردار بناتے ہیں تو اس کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتے ہیں تو یہ بات ان کے لئے ہلاکت ہوتی ہے ان کے مشکلات کے وقت۔ لازم کرلو تم مال کو اور اس کی تیاری کو کیونکہ وہ کنی کی آرزو ہے۔ اور اس کے ذریعے علم حاصل ہوتا ہے لئیم اور کمتر کے بارے میں۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مانگنے سے بے شک یہ آخری کمائی ہے انسان کی، اور مجھ پر بین نہیں کرنا (میری موت کے وقت) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جہاں میرے دفن کی جگہ بکر بن وائل کو معلوم نہ ہو سکے بے شک میں نے جاہلیت میں ان کے ساتھ دشمنیاں کی تھیں۔

حرمت کی تعظیم

۱۱۰۰۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن زکریا ادیب نے اس کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو جریر نے یزید بن ابو زیاد سے اس نے عبدالرحمن بن سابط سے اس نے عیاش بن ابو ربیعہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے

(۱۱۰۰۷)۔۔۔(۱) فی ن: عبدان.

جب تک حرمت کی تعظیم کرتے رہیں گے اور جب حرمت کو ضائع کریں گے ہلاک ہو جائیں گے ۔ بیہقی نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہے ۔ عبدالرحمن بن سابط نے عیاش بن ابی ربیعہ کو نہیں پایا ۔

صنعت کے ساتھ برکت

۱۱۰۱۰ : ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو یعقوب بن زید نے ۔ وہ کہتے ہیں کہ سلمان تو کریں بنانے کا کام کرتا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سلمان کیا میں بھی آپ کے ساتھ کام کروں ؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کام کیا تو وہ سلمان ، کا کام جیسا نہیں تھا کہتے ہیں کہ لوگ سلمان کے پاس آتے اور پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کے بارے میں اور اس کو خرید کرتے تھے ۔

ہمارے شیخ ابو عبداللہ نے کہا کہ یہ روایت غریب الاسناد اور غریب المتن ہے ۔

اور اس روایت میں اس مسئلے پر دلیل ہے کہ جو شخص کسی کی صنعت کے ساتھ برکت تلاش کرے اور اس کو تبرک سمجھے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اس کی قیمت سے زیادہ قیمت کے ساتھ اس کو خرید کرے ۔

اپنے عیال کے ساتھ مہربانی کرنا

۱۱۰۱۱ : ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے عمرو بن سعید سے انس بن مالک سے ۔ کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عیال کے ساتھ زیادہ مہربان ہو وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم عوالی مدینہ میں دودھ پیتے تھے ان کی دودھ پلانے والی دائی وہیں رہتی تھی اور دودھ پلانے والی کا شوہر لوہار کا کام کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تو ہم بھی ساتھ ہوتے تھے ایک مرتبہ گئے اور اس گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا کیونکہ آپ کا دودھ پلانے والا لوہار تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کو اٹھاتے تھے اس کو پیار کرتے تھے پھر واپس آ جاتے تھے ۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ جب ابراہیم بن رسول کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہو گیا ہے بے شک اس کے لئے دودھ پلانے والیاں مقرر ہیں جو اس کی رضاعت کو مکمل کر دیں گی جنت میں ۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں زہیر وغیرہ سے اسماعیل بن علیہ سے ۔

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۱۱۰۱۲ : ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے یہ کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو بوسہ دیا اقرع بن حابس وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا ۔ انه لا یرحم من لا یرحم بیشک اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو رحم نہیں کرتا ۔

(۱۱۰۱۱) أخرجه مسلم في الفضائل (۶۳)

یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا اپنا ہو یا غیر ہو۔ دونوں جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے حضرت مالک نے سبابہ اور وسطی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے اسحق بن عیسیٰ سے۔

۱۱۰۳۱ ـــ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن عمر قشیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کی گردن آزاد کرے وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے بدلے میں آزاد ہوگی اس کی ہڈیوں میں سے اور جو شخص اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پائے پھر اس کی معرفت نہ ہو تو اللہ اس کو اپنی رحمت سے بعید رکھے۔ اور جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ ملا لے اپنے دو مسلمان والدین کے ساتھ۔ کھانے میں پینے میں یہاں تک کہ وہ یتیم کو بے فکر کر دے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

۱۱۰۳۲ ـــ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی فضیل کے سامنے اس نے ابوجریر سے یہ کہ یہ اس کی احادیث میں سے سب سے زیادہ وثیق ہے جس کو انہوں نے عبداللہ بن عمر سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی ایک عورت کی مزاج پرسی کی تھی آپ نے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں گمان کرتی مگر اسی تکلیف کا جو میرے ساتھ ہے (یا یوں کہا کہ یہ میرے اپنے عمل کی وجہ سے تکلیف ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت فرمائی کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے سے قبل یا تو کسی یتیم کی پرورش کریں یا کسی غازی اور مجاہد کے لئے اس کے جہاد کی تیاری کروائیں۔

بچے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا

۱۱۰۳۳ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابومحمد زبیری نے ان کو یحییٰ بن ابوالہیثم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن عبداللہ بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں بیٹھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور میرا نام یوسف رکھا تھا۔ اس کے متابع بیان کی ہے ابونعیم نے یحییٰ سے اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اس پر شفقت کرتے ہوئے اگرچہ اس کا باپ زندہ ہو۔

۱۱۰۳۴ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ایک آدمی سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی اپنی دل کے سخت ہو جانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو آپ مسکینوں کو کھانا کھلائیے اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریں۔

۱۱۰۳۵ ـــ اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے محمد بن واسع سے اس نے ابودرداء سے اس نے لکھا حضرت سلیمان کے پاس کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے دل کے سخت ہو جانے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۱۰۳۱) ـــ (۱) فی ن. (و ادنه)

حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یتیم نے کتنی اچھی بات کی ہے اے بلال ہمارے گھر میں جائیے اور ان کے پاس کھانے کے لئے جو کچھ موجود ہو لے آیئے چنانچہ حضرت بلال گئے اور کھجور کے کچھ دانے لے آئے اور لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی پر رکھ دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں سے اس کے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ہم اس ساعت کو دیکھ رہے تھے کہ بے شک آپ ہر اس یتیم کے لئے برکت کی دعا کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا کہ اس میں سے سات دانے تیرے لئے ہیں اور سات دانے تیری والدہ کے لئے ہیں اور سات دانے تیری بہن کے لئے ہیں۔ ایک دانہ عشاء کے وقت کھانا اور ایک دانہ صبح کھانا۔ لڑکا واپس چلا گیا یہ لڑکا مہاجرین میں سے تھا وہ جانے لگا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ لیا اور کہنے لگے اے لڑکے اللہ تعالیٰ تیری یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک جانشین بنائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی جب کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی عطا کرتا ہے اور ہر بال کے بدلے میں اس کی ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

۱۱۰۴۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو محمد محمد بن احمد بن شعیب عدل نے ان کو علی بن عبدالرحیم صفار نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو عبدالسلام بن حنظل نے اپنے والد سے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو عبداللہ بن ابو اوفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس ایک لڑکا آیا اور آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یتیم ہوں اور میری ایک یتیم بہن ہے اور میری والدہ بیوہ ہے آپ ہمیں کچھ کھلایئے اس میں سے جو اللہ نے آپ کو کھانے کو دیا ہے اللہ آپ کو کھانے کو دے گا اس میں سے جو اس کے پاس ہے یہاں تک کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیس کھجوریں منگوائیں اور فرمایا کہ اس میں سے سات تیرے لئے ہیں اور سات تیری بہن کے لئے ہیں اور سات تیری والدہ کے لئے ہیں حضرت معاذ بن جبل نے اٹھ کر اس یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اللہ تعالیٰ آپ کی یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک نائب اور جانشین بنائے وہ لڑکا مہاجرین کا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ میں نے تمہیں یہ سب کرتے ہوئے دیکھا اور تیری یہ شفقت دیکھی تم میں سے جو آدمی کسی یتیم کی سرپرستی قبول کرے گا اور اپنی ذمہ داری احسن طریقے پر پوری کرے گا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھے گا اور ہر بال کے بدلے میں ایک گناہ مٹائے گا اور ہر بال کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

۱۱۰۴۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن احمد بن اسحاق طیبی (۱) نے ان کو حسین بن علی سری نے ان کو احمد بن حسن لیثی نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبدالمجید بن ابو عیسیٰ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ ایک لڑکا رسول اللہ کے پاس آ کر کا مسجد کے اندر اور کہنے لگا السلام علیک یا رسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری ماں بیوہ ہے مسکین ہے اور بیوہ، بہن ہے وہ بھی مسکین ہے۔ اللہ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی دیجئے اللہ تعالیٰ اپنی رضا میں زیادتی کرے یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے اپنا کلام دوبارہ کہئے تیری زبان سے یہ کلمے اچھے لگے ہیں چنانچہ اس لڑکے نے اپنے الفاظ دہرائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لے آؤ آل رسول کے گھر میں جو کچھ ہے۔ کہتے ہیں ایک تھال لایا گیا اس میں ایک مٹھی بھر سے زیادہ یا مٹھی سے کم کھجوریں تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ یہ لے جائیے اس میں تیرے لئے اور تیری والدہ اور تیری بہن کے لئے صبح کی خوراک

(۱۱۰۴۱) ۔۔۔ (۱) فی أ: (الکعبی)　　(۱۱۰۴۳) ۔۔۔ (۱) فی أ: (محققة)

ہے اور میں دعا کے ساتھ تیری مدد کروں گا ان کے مقابلے میں لڑکے نے وہ کھوڑیں اٹھائیں اور نکل گیا جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچا تو حضرت سعد بن ابی وقاص ان کو ملے انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے معلوم نہیں کہ اس نے بھی کچھ پایا اس کو یا نہیں۔

محمد بن ابوطلحہ کہتے ہیں کہ یہ وہیں سے سنت جاری ہوئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی۔

۱۱۰۲۴: ہمیں خبر دی ابوبکر قاری نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو بشر بن حارث غسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عوف قاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن عقربہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شہید ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں رو رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تسلی دی اور فرمایا چپ ہو جا کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں آپ کا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہیں۔

میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہو جائیں۔

اہل جنت تین طرح کے ہیں

۱۱۰۲۵: ... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے عیاض بن حمار سے یہ کہ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ اہل جنت تین طرح کے ہیں ایک تو صاحب اقتدار انصاف پرور دوسرا صدقہ کرنے والا بااختیار۔ تیسرا ایسا رحم دل آدمی جو ہر رشتے دار کے ساتھ نرمی کرے اور مسلمان فقیر پاک دامن سوال سے بچنے والا صدقہ کرنے والا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے

۱۱۰۲۶: ... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اسماعیل سے۔

۱۱۰۲۷: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے اس نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا عبداللہ بن عمیر سے وہ اشعث بن قیس کا خادم تھا جاہلیت میں وہ حدیث بیان کرتا ہے کہ اس نے سنا جریر بن عبداللہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کی میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور فرمایا کہ (صرف اسلام پر نہیں) بلکہ اسلام کے ساتھ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی اور فرمایا کہ بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۱۰۲۸: ... ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم بن حبیب بن مہران عبدی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ابوقابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے تم لوگ اہل زمین پر رحم کرو تمہارے اوپر وہ رحم کرے گا جو آسمانوں میں ہے۔

(۱۱۰۲۵): أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۰۷۹)

رحمت وشفقت بدبخت کے دل سے نکال دی جاتی ہے

۱۰۴۹ــــ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عمیر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا منصور نے ابوعثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم صادق مصدوق سے صاحب اس حجرہ سے فرماتے تھے کہ شفقت ورحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بدبخت کے دل سے۔

۱۰۵۰ــــ ہمیں خبر دی طلحہ بن علی بن صقر بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن ماہان نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا منصور نے کہ اس نے سنا ابوعثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا صادق مصدوق صاحب اس حجرہ مبارک سے فرما رہے تھے کہ رحمت نہیں نکال دی جاتی مگر بدبخت شقی کے دل سے۔

۱۰۵۱ــــ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا انہوں نے اور میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا کہ سنا عثمان نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صاحب اس حجرہ صادق مصدوق　ابوالقاسم سے وہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بدبخت کے دل سے۔

۱۰۵۲ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو حریز بن عثمان نے ان کو حبان بن زید شرعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ رحم کرو تمہارے اوپر بھی رحم کیا جائے گا۔ اور تم لوگ معاف کیا کرو تمہارے لئے بھی معافی دی جائے گی۔ ہلاکت ہے بخت گوئی سے ڈھیل کرنے والے کے لئے اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو اصرار کرتے ہیں اس فعل پر جو وہ انجام دیتے ہیں اور حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

۱۰۵۳ــــ ہمیں خبر دی عبدالرحمن محمد بن عبداللہ سراج نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوالقاسم عامر بن زربی سے اس نے بشر بن منصور سے اس نے ح ــ سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اس وقت جب آپ کی وفات آن پہنچی تھی کہتے ہیں لہٰذا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں تین بار فرمایا اللہ سے ڈرو ان لوگوں کے بارے میں جن کے مالک بنے ہیں تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی غلاموں کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کمزوروں کے بارے میں بیوہ عورت ہوئی یتیم بچے ہوئے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں۔

آپ یہ آخری الفاظ بار بار دہرانے لگے۔ اور وہ فرما رہے تھے۔ الصلوٰۃ حالانکہ غرغراہٹ کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ کی سانس نکل گئی۔

ماں کی بچے پر شفقت

۱۰۵۴ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان

(۱۰۵۳)ــــ (۱) فی ن: (أبو المعتمر عامر بن زربی)

(۱۰۵۴) اخرجه البخاری فی الصلاة (۲۱۶) ومسلم فی الصلاة (۳۷)

کو عبدالمومن بن سدوسی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (۱) جنت میں صرف رحیم اور مہربان ہی جائے گا۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہر ہر آدمی ہم میں سے رحیم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی شفقت اور رحمت وہ مراد نہیں جو اپنے نفس پر ہو اپنے گھر والوں پر ہو بلکہ لوگوں پر شفقت کرتا ہو۔

۱۱۰۶۰۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان کاتب نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبدالجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن اسحاق نے یزید بن ابو صہیب نے سنان بن سعید انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہیں رکھتے مگر اس شخص پر جو مہربان ہو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہر ایک ہم میں سے رحیم ہے آپ نے فرمایا کہ رحیم وہ نہیں ہوتا جو صرف اپنے نفس پر رحم کھائے خاص طور پر بلکہ وہ ہوتا ہے جو عمومی طور پر سب لوگوں پر رحم کھائے۔

اولاد کی خوشبو

۱۱۰۶۱۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ نے ان کو علی بن عبدالحمید نے ان کو ابوالحسن نے ان کو مندل بن علی نے عبدالمجید بن سہیل سے اس نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو کی جنس سے ہے۔

۱۱۰۶۲۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد محمد بن اسحاق قرشی بن نجار نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم بن عمرو نے ان کو ابوحصین الوداعی نے ان کو یحییٰ بن حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے اشعث بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اور آپ کے اصحاب کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی چچازاد نے کیا کیا ہے؟ یعنی کس حال میں ہے؟ (مراد اس سے بیوی ہے) میں نے بتایا کہ اس نے بیٹا جنا ہے وہ اس وقت زچہ ہے۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ بیٹے کی خوشی میں آپ آج پیٹ بھر کر میرے ہاں کھانا کھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار آپ نے جب یہ بات کہی ہے۔

بے شک وہ عورتیں بزدل بنانے والی اور بخل کرنے والا بنانے والی ہوتی ہیں۔ (یا وہ اولاد ایسی ہوتی ہے۔)

اور بے شک وہ البتہ آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں اور دل کا پھل اور ثمرہ بھی۔

۱۱۰۶۳۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو محمد بن عجلان نے یہ کہ وہب بن کیسان نے اس کو خبر دی ہے حالانکہ وہب نے عبداللہ بن عمرو کو پایا تھا۔ (وہ کہتے ہیں کہ) عبداللہ بن عمر نے ایک چرواہے کو دیکھا اور اس کی بکریاں کھلے میدان میں (یا بری جگہ) اور انہوں نے اس کے بجائے دوسری اس سے بہتر جگہ دیکھی۔ اس کو کہا ہلاک ہو جائے اے چرواہے اس جگہ سے ہٹانے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے ہر چرواہے سے اس کے چرانے کی بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

(۱۱۰۶۱)۔۔۔(۱) فی ن: (ابو امامۃ)　　(۲)۔۔۔ فی أ: (سہیل)

(۱۱۰۶۳)۔۔۔(۱) فی ن: (الفسیح)

نرمی زینت دیتی ہے

۱۱۰۶۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے مقدام بن شریح سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ وہ اونٹ پر سوار تھیں اور آپ نے اونٹ کو مارنا شروع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کو لازم پکڑیے کیونکہ نرمی جس چیز میں آتی ہے اس کو زینت دے دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی کھینچ لی جاتی ہے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

مومن رفیق ورحیم ہوتا ہے

۱۱۰۶۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبدالرحمن بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابوعبیدہ عبدالواحد بن واصل نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے پر اس قدر عطا کرتا ہے جو درشتی اور سختی کرنے پر نہیں کرتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے لوگوں کے ساتھ وہ روش اختیار کرو جو آسان ہو۔ حضرت قتادہ نے فرمایا بے شک مومن لوگ رفقاء اور رحماء ہوتے ہیں۔

چوپائے پر رحم کرنے پر اجر

۱۱۰۶۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو محمود بن خالد دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو عبیداللہ بن زیاد بکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بشر کے دو بیٹوں کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کر چکے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے کوئی آدمی ہم میں سے کسی کے جانور کے اوپر سوار ہوتا پھر وہ اس کو چابک کے ساتھ مارتا بھی ہے یا اس کی لگام کھینچتا ہے یہ بتائیے کہ تم دونوں نے اس بارے میں کوئی شئی سنی تھی ان دونوں نے کہا کہ ہم نے تو اس بارے کوئی چیز نہیں سنی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک عورت نے اندر سے مجھے پکارا اور کہنے لگی اے یہاں سائل بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔

ما من دابة في الارض ولا طائر يطير بجناحيه الا امم امثالكم ما فرطنا في الكتاب من شئ ثم الى ربهم يحشرون

نہیں کوئی چوپایہ جانور زمین پر اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے مگر وہ سب امتیں اور جماعتیں ہیں تمہاری مثل ہم نے کتاب اللہ میں کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

اس کے بعد ان دونوں بھائیوں نے بتایا کہ یہ محترمہ جواب دینے والی ہماری بڑی بہن ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا چکی ہیں۔

۱۱۰۶۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ رقاشی عبداللہ بن محمد نے ان کو علی بن جعد نے ان کو علی بن فضل نے ان کو یونس بن عبید نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں وہی میں اس پر رحم بھی کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

(۱۱۰۶۴) ۔۔۔ اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۵۱۶) (۱۱۰۶۵) ۔۔۔ (۱) في ن: (الجرمي)

(۱۱۰۶۷) ۔۔۔ (۱) في ن: (عمرو)

۱۱۰۶۸ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محبور دھان نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن جمحی نے یونس بن عبید سے اس نے حسن سے اس نے معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ بے شک میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرتا ہے اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

۱۱۰۶۹ ــــ اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے زیاد بن مخراق سے اس نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ بے شک میں بکری کو ذبح کرتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں یا یوں کہا تھا۔ بے شک میں رحم کرتا ہوں بکری پر اس کو ذبح کرتے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے زیاد بن مخراق سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے جماعت نے ابن علیہ سے اس نے زیاد بن مخراق سے واللہ اعلم۔

۱۱۰۷۰ ــــ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ولید بن جمیل　ابوالحجاج یمامی نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم کرتا ہے اگرچہ چڑیا کے ذبح کرنے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔

سلیمان بن رجاء نے ولید سے اس کی متابع روایت ذکر کی ہے۔

۱۱۰۷۱ ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے بطور املاء کے مسجد رصافہ میں ان کو ابوسہل احمد بن عبداللہ بن زیاد قطان سے اس نے ابوالاشعث سے اس نے شداد بن اوس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شئی پر احسان کرنے اور اچھائی کرنے کو فرض کیا ہے لازمی قرار دیا ہے چنانچہ جب قتل کرنے لگو تو بھی بہتر طریقے سے قتل کرو یا بھلائی کے ساتھ کرو (یعنی ایذا دے دے کر نہ کرو) اور جب ذبح کرنے لگو تو احسن طریقے پر ذبح کرو چاہئے کہ ایک تمہارا اپنی چھری کو تیز کر لیا کرے اور چاہئے کہ وہ اپنی ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا ہمیں حدیث بیان کی علی بن عاصم نے ان کو خالد نے اس نے اس کو سنا یزید سے اس نے کہا کہ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سفیان نے خالد سے اور بے شک خالد بھی اس وقت زندہ تھے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان ثوری سے۔

ذبح کے لئے چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے

۱۱۰۷۲ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے اس نے احمد بن حازم سے اس نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اس نے اسرائیل سے اس نے منصور سے اس نے خالد حذاء سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابواسماء سے اس نے ابوالاشعث صنعانی سے اس

(۱۱۰۷۰) ... (۱) فی ن : (السامی)

اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۷/۵۴۲)　　(۱۱۰۷۱) ... (۱) فی ن : (العطار)

نے شداد بن اوس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے ذبح والی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن عبد الاعلیٰ نے اور خالد کی ہے اس کی مجد نے اور اس کو روایت کیا ہے منصور سے مثل روایت ثوری کے اور اس کے علاوہ دیگر نے خالد سے روایت کی ہے۔

۱۱۰۷۳: ... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے صالح مولیٰ توأمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یا ممنوع ہے کہ آپ اپنی چھری کو اسی جگہ تیز کریں جب کہ جانور تیری طرف دیکھ رہا ہو جب آپ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ کر چکے ہوں۔

۱۱۰۷۴: ... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر طالقانی نے ان کو عقیل ابن شہاب سے اس نے سالم بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا چھری کو تیز کرنے کا اور جانور سے اس کو چھپانے کا اور حکم فرمایا تھا کہ جب ایک تمہارا ذبح کرتا ہے تو ذبح کرنے کا سامان تیز کر دے۔

چڑیا کے قتل پر بروز قیامت پوچھ گچھ ہوگی

۱۱۰۷۵: ... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور حدیث ابن عیینہ زیادہ مکمل ہے جو کہ مروی ہے عمرو بن دینار سے اس نے صہیب مولیٰ ابن عامر سے اس نے عبد اللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا: جو شخص ناحق کسی چڑیا کو مارے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے بارے میں ضرور پوچھے گا۔ پوچھا گیا کہ اس کا حق کیا ہے۔ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے پھر اس کو کھا جائے یوں ہی اس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔

۱۱۰۷۶: ... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو عبد اللہ بن عون خراز نے ان کو ابو عبیدہ یعنی حداد نے ان کو خلف بن مہران نے ابو ربیع عدوی سے اور وہ ثقہ اور پسندیدہ راوی تھے ان کو حدیث بیان کی عامر احول نے صالح بن دینار سے اس نے عمرو بن شرید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شرید سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے بیکار میں کسی چڑیا کو قتل کر دیا۔ قیامت کے دن وہ اس سے بلند آواز سے اللہ کے نزدیک۔ یا استغاثہ کرے گی۔ کہ یا رب اس نے ناحق مجھے قتل کیا تھا اور مجھے کسی فائدے کے لئے نہیں مارا تھا۔

احمد بن حنبل نے اس کی مثل روایت بیان کی ہے ابو عبیدہ سے اور وہ عبد الواحد بن واصل ہے۔

چونٹیوں اور بلیوں کے ساتھ شفقت کرنا

۱۱۰۷۷: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو وکیع نے ان کو ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں صالح بن کیسان کے پاس ان کے گھر پر آیا میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنی بلی کے لئے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے اس کے بعد توڑ رہے تھے اپنے کبوتروں کے لئے جو انہوں نے رکھے ہوئے تھے ان کو کھلا رہے تھے۔

۱۱۰۷۸: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو سعید بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ملا سعد سے اس نے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جس نے عدی بن حاتم کو دیکھا تھا وہ چونٹیوں کے لئے روٹی توڑ رہے تھے۔

(۱۱۰۷۵) .. اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۲۲۷۹)

(۱۱۰۷۶) .. اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۵/۱۷۳۴)

۱۰۷۹۔۔۔۔۔اور اس کو روایت کیا ہے اس کے سوائے سعید بن شیبان نے اس نے ابو سودہ حمصی سے اس نے عدی سے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے بے شک یہ بیج پڑوس میں رہنے والیاں ہیں ان کا حق ہے۔

ماں سے اولاد کو جدا نہ کیا جائے

۱۰۸۰۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابو عرزہ نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابو محمد نے حکم بن عیینہ سے اس نے میمون بن ابو شبیب سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا میں نے اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے بیٹے کو روکنے کا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ایسا نہ کرو یا تو دونوں کو اکٹھے فروخت کر دو یا دونوں کو رکھو۔

۱۰۸۱۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو خالد بن حمید نے علاء بن کثیر سے اس نے ابو ایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص جدائی کرے گا درمیان ماں کے اور اس کے بیٹے کے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے درمیان اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی کرے گا۔

۱۰۸۱۔۔۔۔۔(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل میں سے اس نے ابو سعید عمرو بن محمد بن منصور سے بطور املاء کے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابان بن صالح نے قتادہ اسلمی بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں اس کو آپ کے لئے ہدیہ کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کر۔

۱۰۸۲۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی حاکم ابو عبداللہ نے ان کو ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار صوفی خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے بچھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا تھا (وہ سوکھ گیا تھا) ایک دن وہ بیٹھا ہوا تھا اچانک کسی پرندے کا بچہ اپنے آشیانے کے نیچے گر گیا اور وہ اپنے ماں باپ کی طرف اچک رہا تھا اور اس کے ماں باپ اس کی طرف پریشان ہو رہے تھے اس نے اس بچے کو اٹھا کر واپس اس کے آشیانے میں رکھ دیا تھا اس پر شفقت کرتے ہوئے۔ اس کے رحم کرنے کی وجہ سے اللہ نے اس پر رحم کر دیا اور اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کا ہاتھ واپس درست کر دیا تھا۔

بلا ضرورت جانور پر سواری نہ کی جائے

۱۰۸۳۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ تم اپنی سواریوں کی پیٹھ کو منبر بنانے سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اس لئے کہ تم ان کے ذریعے سفر کر کے اپنے شہر تک پہنچ سکو جہاں تم ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتے مگر انتہائی تنگی اور سختی کے ساتھ اللہ نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے پس اسی پر اپنی حاجات پوری کیا کرو۔

امام احمد حنبل نے فرمایا، یہ ممانعت اس شخص کے بارے میں ہے جو بلا ضرورت ان پر سوار ہو جائے۔ یعنی بغیر سفر کی ضرورت کے اور بغیر لوگوں کو اطلاع کرنے اور اپنی کلام پہنچانے کی ضرورت کے جس کے پہنچانے کی ضرورت ہو اور وہاں پر نہ ہو تو سواری پر چڑھ جائے۔

(۱۰۷۹)۔۔۔(۱) سقط من (ن) (۱۰۸۱)۔۔۔ مکرر۔ (۱) فی ن: (ابو سعید الحمانی یا العقیلی)

(۱۰۸۳)۔۔۔(۱) فی ن: (وسلم)

۱۱۰۸۷: ......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے۔ "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ہے جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ان کے ہر ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کرنا لازم ہے ہر دن جس دن پر سورج طلوع کرتا ہے۔
فرمایا کہ جو یہ دو آدمیوں میں فیصلہ اور عدالت کرتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور کسی انسان کی سواری پر کوئی مدد کرتا ہے اس کو اس پر چڑھا تا یا اس کو اس پر کوئی چیز اٹھا کر دیتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور پاکیزہ بات کہہ دینا صدقہ ہے۔ اور نماز کی طرف ہر قدم جو چلتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے۔

صدقہ کا افضل درجہ

۱۱۰۸۸: ......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوعمرو بن سماک نے "ح" ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے سالم بن ابی الجعد سے اس نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:
کیا میں تمہیں صیام صلوٰۃ اور صدقہ کا افضل درجہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے آپ نے فرمایا آپس میں اصلاح اور جوڑ پیدا کرنا۔ آپ نے فرمایا کہ آپس میں فساد اور توڑ یہ مونڈ دینے والی چیز ہے (یعنی برکت کو صاف کر دینے اور مٹا دینے والی ہے) اور ابن سماک کی ایک روایت میں ہے۔
بے شک آپس میں کی دوری جدا کر دینے والی بلا ہے۔

روزہ اور صدقہ سے بہتر چیز

۱۱۰۸۹: .. محمد بن فضیل نے اس کے خلاف بیان کیا ہے پس اس کو روایت کیا ہے اعمش نے سالم سے اس نے ابودرداء سے اسی قول کو۔ اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کیا میں تمہیں خبر دوں ایسی چیز کی جو تمہارے لئے روزوں سے اور صدقہ سے بہتر ہو وہ ہے آپس میں اصلاح بچاؤ تم اپنے آپ کو بغض سے اور جھگڑے سے بے شک وہ مونڈ دینے والی چیز ہے۔
۱۱۰۹۰: ...ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے انہوں نے اس کو بطور موقوف روایت ذکر کیا ہے۔
اور اسی طرح اس کو مکحول نے روایت کیا ہے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے اسی قول کو۔
۱۱۰۹۱: ......اور روایت کیا ہے یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے ابوادریس خولانی سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ابن آدم نہیں عمل کرتا کسی شئی کا جو افضل ہو نماز سے اور آپس میں اصلاح اور حسن تعلق سے۔ (یعنی یہ تینوں کام افضل ہیں۔)

☆ ...فی الأصل عن ام الدرداء عن أبی الدرداء ومشطوب علی (عن أبی الدرداء)

ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر قاری نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو حفص بن عمر بن عبدالرحمن نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یونس بن محمد بن حلبیس نے اس نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۹۲. فرماتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد نے ان کو ابو عبداللہ معافری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ آپس میں صلح کروانا ہے۔

۱۱۰۹۳. ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسروجردی نے ان کو مکی بن محمد بن ... مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن ثابت جزری نے وازع سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ایوب کیا میں آپ کو خبر نہ دوں اس چیز کے بارے میں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اجر کو بہت بڑا کر دیتے ہیں اور جس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، وہ جو لوگوں کے درمیان اصلاح کے لئے چلے جب وہ باہم بغض کا شکار ہو جائیں یا آپس میں فساد برپا کریں۔ یہ ایسا صدقہ ہے اللہ تعالیٰ جس کی جگہ کو پسند فرماتے ہیں۔ اس کے ساتھ وازع منفرد ہے ابو سلمہ سے اور روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے ابو ایوب سے۔

۱۱۰۹۴. ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو الصباح شامی نے ان کو عبدالعزیز شامی نے ان کو ان کے والد نے ابو ایوب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا اے ابو ایوب کیا میں تمہیں صدقہ پر دلالت کروں جس کو اللہ اور اس کا رسول اس کی جگہ کو پسند کرتا ہے؟ ابو ایوب نے کہا ضرور بتائیے یا رسول اللہ! آپ لوگوں کے درمیان اصلاح کروایا کریں جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ فساد کریں اور ان کو باہم قریب کر دیا کریں جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔

صلح کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں

۱۱۰۹۵. ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید بن عبدالرحمن نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے (جو شخص جھوٹ بولے) دو شخصوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے اور بھلائی کی بات کہے یا چغلی کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن وہب کی حدیث سے اس نے معمر سے۔

۱۱۰۹۶. ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے اس خاتون نے اس کو خبر دی کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آپ فرماتے تھے وہ شخص کذاب نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروادے خواہ وہ اچھی بات کہے یا چغلی کرے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ وہ کسی چیز میں رخصت دیتے ہوں جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین مواقع پر جنگ میں، اور لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں اور مرد کا اپنی عورت سے اور عورت کا اپنے مرد سے بات کرنا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابن وہب سے اس نے یونس سے مختصر طور پر۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث صالح اس نے

(۱۱۰۹۵) اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۵۶)

گناہ چھوٹا ہے بلکہ اس سے مراد ہے معاملے کا آسان ہونا یعنی ان سے بچنا آسان تھا مشکل نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۱۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالعباس احمد بن علی بن حسن کسائی مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد احمد بن ابوالموت نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنصر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر مروزی نے اور تمیم بن محمد نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شیبان بن فروخ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان سب نے کہا کہ ان کو خبر دی مہدی نے میمون سے ان کو واصل احدب نے ان کو ابووائل نے حذیفہ سے اس کو خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی بات میں چغل خوری کرتا تھا (یا جھوٹی بات کرتا تھا) حضرت حذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خوری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

اور حدیث شیبان اور حدیث سعید میں ہے کہ اس کو خبر پہنچی ہے اس آدمی کے بارے میں جو بات میں جھوٹ اور چغلی کرتا تھا۔ اور سعید بن واصل حدیث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابووائل نے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ اور عبداللہ بن محمد بن اسماء سے۔

۱۱۱۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ہمام سے وہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت حذیفہ کے پاس ایک آدمی گزرا لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث کو مرفوع کرتا ہے سلطان تک پھر حذیفہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں قتات۔ اعمش نے کہا کہ قتات نمام (چغل خور ہوتا) ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۱۱۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور عبداللہ بن محمد نے دونوں نے کہا ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں عضہ (تفرقہ ڈالنے والا جھوٹ) کیا ہے یہ چغل خوری ہے لوگوں کے درمیان پھوٹ پیدا کرنے والی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۱۱۱۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ کہتے تھے جاہلیت میں کہ کاٹ دینے اور تفرقہ پیدا کرنے والی چیز جادو ہے مگر آج کے دور میں وہ چیز تمہارے اندر چغل خوری ہے۔ کہا گیا کہ کس نے کہا اور یہ کہا کہ آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اس کو بیان کردے۔

۱۱۱۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے اور ابوعلی روذباری نے کہا ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابن اخی زہری نے زہری سے اس نے عروہ بن حمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوایوب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عضہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بعض لوگوں کی بات

(۱۱۱۰۴)...... (۱) فی ن: (الهجری)

اسرائیل نے سدی سے اس نے ولید بن ابو ہاشم سے اس نے زید بن زائدہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے کوئی شخص کسی شخص کے بارے میں کوئی چیز نہ پہنچائے میرے اصحاب کی بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہاری طرف آؤں تو سینے کی سلامتی والا ہوں۔

۱۱۱۱۱ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو احمد بن حسین بن نصر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے ذکر کیا۔

۱۱۱۱۲ ــــ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو بشر نے ان کو احمد نے ان کو علی نے ان کو سفیان نے ان کو ابو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کوئی ایک مجھے کسی ایک کے بارے میں کوئی خبر نہ پہنچائے میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تمہارے لئے سالم ہو۔ یہ روایت مرسل ہے۔

چغل خور کا فساد جادوگر کے فساد سے بڑا ہے

۱۱۱۱۳ ــــ اور ہم نے روایت کی حسن سے بطور مرسل روایت۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت لگانے کو قبول نہیں کرتے تھے یا تہمت کی بات کو نہیں مانتے تھے اور (فرماتے تھے) کہ کوئی ایک کسی ایک کی تصدیق نہ کرے۔

۱۱۱۱۳ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبد اللہ بن رومی نے ان کو نضر بن محمد یمامی نے عکرمہ بن عمار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ابو کثیر سے وہ فرماتے تھے۔ کہ چغل خور ایک لمحے میں وہ فساد برپا کر دیتا ہے جو جادوگر مہینے میں نہیں کر سکتا۔ اور کہا ہے دوسرے مقام پر فوائد میں سے صنعانی سے اس نے عبد اللہ بن محمد یمامی سے۔

۱۱۱۱۴ ــــ (مکرر ہے) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برقی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک چغل خوری کرنے والا البتہ لوگوں میں ایک دن میں اس قدر فساد ڈال دیتا ہے جو ساحر ایک مہینے میں بھی نہیں ڈال سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ...... خائن ہم میں سے نہیں ہے

۱۱۱۱۵ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو ابراہیم بن عبد الرحیم بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالجواب احوص بن جواب نے ان کو عمار بن رزیق نے عبد اللہ بن ابو عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ سے اس نے عکرمہ سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خیانت کرے خادم کی اس کے اہل پر وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی عورت کو بگاڑے اس کے شوہر کے خلاف وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۱۶ ــــ ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابو بکر نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ولید بن ثعلبہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۱۱۱۳) ــــ (۱) فی ن: (السرق) (۱۱۱۱۶) ــــ (۱) فی ن: (الی)

جو شخص امانت میں خیانت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی کی بیوی سے خیانت کرے خفیہ تعلق قائم کرے یا کسی کے مملوک سے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۱۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو عبداللہ بن محمد باہلی نے ان کو ابن حکیم مبارک بن حکیم نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوف سے امن نہیں دے گا اور جو شخص کسی مومن کے خلاف چلے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مقام رسوائی اور ذلت پر کھڑا کرے گا قیامت کے دن اس روایت کے ساتھ مبارک بن حکیم کو تفرد ہے عبدالعزیز سے۔

تین مذموم صفات

۱۱۱۱۸: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عمرو نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف عجلت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما اعجلک عن قومک یا موسیٰ. قال هم اولاء علی اثری و عجلت الیک رب لترضی.

اے موسیٰ کس چیز نے تجھے جلدی کی تھی تیری قوم سے انہوں نے کہا وہ لوگ یہ ہیں میرے پیچھے اور میں نے تیری طرف جلدی کی ہے اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو جائے۔

فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے سائے تلے ایک آدمی کو دیکھا تو آپ کو حیرانی ہوئی اس نے پوچھا کہ اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تو نہیں بتاؤں گا کہ یہ کون ہے مگر یہ بتاؤں گا کہ اس میں تین صفتیں تھیں۔ یہ لوگوں کے ساتھ حسد نہیں کرتا تھا اس چیز پر جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہوتا۔ اور جو اس کے پاس ہوتا اپنے آپ کو اکیلا اس کا حق دار نہیں سمجھتا تھا۔ اور چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

۱۱۱۱۹: ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن فرضخ نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو سفیان بن زیاد قزاری نے ان کو ابراہیم بن عیینہ سفیان بن عیینہ کے بھائی نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نیند میں کہا گیا تم اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ اور بچاتا ہے آپ کو چغل خوری سے اور بچاتا ہے آپ کو یتیموں کا مال کھانے سے اور بچاتا ہے آپ کو جوان کے پیچھے تہمت لگانے سے اور بے شک میں نے قسم کھائی ہے کہ میں ضرور اس کو کاٹ دوں گا جیسے وہ میرے بندوں کو کاٹتا ہے۔

۱۱۱۲۰: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن حفص کوفی نے ان کو فضل بن فضل نے ان کو جویبر نے ان کو ضحاک نے عبداللہ کے اس قول کے بارے میں "فخانتاهما" ان دونوں عورتوں نے ان کی خیانت کی (نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویاں تھے)

فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کی خیانت چغل خوری کرنے کی تھی۔

جویبر تک اس میں شخص یا ابو حازم کوفی مولیٰ یحییٰ بن عبدالرحمن تھا۔

(۱۱۱۲۰) (التحریم: ۱۰) فخانتاهما

اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۴۹۹)

تین باتیں

۱۱۲۱ ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق دبری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اہل نجران کے ایک بہت بڑے بہادر سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے کلام کر رہا تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ ڈرتے بچتے رہیے تین باتیں کرنے والے سے حضرت عمر نے پوچھا کہ ہلاک ہو جائے کیا ہے تین باتیں کہنے والا۔ کہا کہ وہ آدمی جو امام وخلیفہ کے آگے جھوٹ بولے

پھر امام اور خلیفہ اس کو قتل کر دے اس کذب کی بات کے سبب تو صورت حال یہ کہ اس طرح ہو جائے گی اس نے اپنے نفس کو تو قتل کیا ہے اس نے اپنے ساتھی کو بھی قتل کروایا (جس کے خلاف جھوٹ بولا۔ اور اپنے خلیفہ کو بھی مروا دیا (یعنی قاتل بنا دیا۔)

ایمان کا ستتر واں شعبہ

انسان اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے اور اس کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جس چیز کو وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی اس میں داخل ہے۔

۱۱۱۲۲ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عمرو بن تمیم بن سیار نے ان کو ابو نعیم نے اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو اسحاق بن یوسف رزاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو زکریا نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے اور ابو نعیم کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس شخص کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں ہوں اور مہاجر وہ ہے جو شخص ترک کر دے ہر اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے منع فرمایا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعیم سے۔

مؤمن اور مجاہد

۱۱۱۲۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو العباس احمد بن حسن بن اسحاق رازی نے ان کو یوسف بن یزید بن کامل نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ابو ہانی خولانی سے ان کو عمرو بن مالک جنبی نے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں مؤمن کے بارے میں (کہ مؤمن کون ہوتا ہے) وہ شخص جس کو لوگ اپنے مالوں پر اور اپنی جانوں پر امین سمجھیں۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامتی میں ہوں اور محفوظ ہوں اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت

۱۱۱۲۴ ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیعت کی نماز کو قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی شرط پر بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی طریقوں سے اسماعیل بن ابو خالد سے۔

۱۱۱۲۵ ـــ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل سے ان کو آدم بن ابو ایاس نے ان کو شعبہ نے "ح" ان کو حدیث بیان کی محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے شعبہ سے اس نے قتادہ سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے فرمایا نہیں مؤمن ہو سکتا کوئی ایک تم میں سے یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔

جہنم سے دوری کا سبب

۱۱۱۲۶ ـــ ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہشام نے

---

(۲۸) ـــ زیادۃ یقتضیھا السیاق

ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبدالرحمن بن عبدرب الکعبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم سے دور ہو اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کی موت اس کو اس حالت میں پائے کہ وہ اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے جو وہ خود پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر سے اور ابن نمیر سے اور اشج نے وکیع سے طویل حدیث میں۔

دل کا فساد

۱۱۱۲۷۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر مقری الحامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو سلام بن مسکین نے ان کو ایک آدمی نے حدیث بیان کی ابو طاہر نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے ابوہریرہ آپ پرہیزگار بن جائیے آپ سب سے زیادہ عبادت گذار بن جائیں گے۔ اور اللہ آپ کے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے آپ اس پر راضی ہوجائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی ہوجائیں گے اور آپ مسلمانوں اور مؤمنوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں۔ اور وہ چیز ان کے لئے ناپسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ مؤمن ہوجائیں گے اور آپ پڑوس اختیار کیجئے جس کے آپ پڑوسی ہیں لوگوں میں سے نیکی کے ساتھ آپ مسلمان ہوجائیں گے اور آپ بچائیے اپنے آپ کو ہنسنے کی کثرت سے بے شک ہنسنے کی کثرت میں دل کا فساد ہے۔

۱۱۱۲۸۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عبدالسلام بن مطہر نے جعفر بن سلیمان سے اس نے ابوطارق سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن ضحاک نے ابو عبداللہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو یعقوب مروزی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطارق سعدی نے حسن سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون لے گا مجھ سے۔ کلمات پھر وہ ان کے ساتھ عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو ان کی تعلیم دے جو ان پر عمل کرے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں لیکھوں گا یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ پانچ گروہ ائیں اور فرمایا کہ محارم سے (حرام شدہ امور) بچنا آپ سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جائیں گے۔ اللہ نے جو آپ کے لئے تقسیم کی ہے اس پر راضی ہوجائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جائیں گے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں آپ پکے مسلمان بن جائیں گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ پکے مؤمن بن جائیں گے اور آپ کثرت کے ساتھ نہ ہنسئے کیونکہ کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے۔

لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کریں

۱۱۱۲۹۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ایوب رازی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے سیار ابوالحکم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ قسری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یزید بن اسد آپ لوگوں کے لئے وہی

(۱۱۱۲۸)۔۔۔۔(۱) فی ن: (عولا)

میں داخل کر دے اور دوسری وہ جو مجھے جہنم سے نجات دے دے علی بن جعد کہتے ہیں دوسری مرتبہ اس حدیث میں کہ اگرچہ آپ نے سوال میں اختصار کیا ہے مگر آپ نے بہت بڑی چیز کے بارے میں پوچھا ہے مجھ سے یاد کر لیجئے۔ آپ اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا فرض نماز قائم کرنا۔ فرض زکوۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جو چیز آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے ساتھ کریں آپ تو بھی لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا۔ اور جو چیز آپ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کریں کہ وہ آپ کے ساتھ ایسا نہ کریں آپ لوگوں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا۔ اچھا اب اونٹنی کا راستہ چھوڑ دیجئے۔ یا سواری کا کہا تھا۔

امام نے کہا۔ رہی بہر حال حج کی بات تو وہ اس وقت کہی گئی تھی جب اس شخص نے حج کے بارے میں پوچھا تھا یا اسناد صحت کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور تحقیق اس کو روایت کیا ابن عون نے محمد بن جحادہ سے اس نے اسناد میں غلط کر دیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابو اسحاق نے مغیرہ سے سوائے اس کے کہ انہ اس کو منسوب نہیں کیا اور ابن منتفق کا نسب بھی نہیں بتایا۔

۱۱۱۳۴ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحق نے مغیرہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں ایک آدمی کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا میں بھی بیٹھ گیا اس نے بتایا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی میں منیٰ میں تھا صبح عرفات جانے والا تھا چنانچہ میں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر سواروں کو دیکھتا تھا جب کوئی جماعت سامنے آتی میں ان کے پاس چلا جاتا یہاں تک کہ میرے پاس ایک جماعت سواری کو پہنچی میں نے آگے بڑھ کر ان کو دیکھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اس صفت کے مطابق جو بتائی گئی تھی لہذا میں سواریوں کے آگے آ گیا جب میں قریب ہوا تو بعض نے کہا کہ سواروں کے سامنے سے ہٹ جائیے اے عبداللہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کو کوئی کام ہے میں حضور کے قریب ہوا اور میں نے سواری کی مہار تھام لی اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نماز قائم کیجئے اور زکوۃ ادا کیجئے بیت اللہ کا حج کیجئے رمضان کے روزے رکھئے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ پسند کریں کہ لوگ آپ کے پاس اس طرح آئیں اور ان کے لئے وہی ناپسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اب آپ سواریوں کے سامنے سے ہٹ جائیے۔ اور میں نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معن میں یزید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امالی میں۔

۱۱۱۳۵ ..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ سے پوچھا جامع خیر کے بارے میں اللہ نے فرمایا آپ لوگوں کے ساتھ صحبت رکھئے اس طریقے پر جو آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ اس طرح آپ کے ساتھ صحبت اختیار کریں۔

۱۱۱۳۶ ..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہلال بن محمد نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے خیثمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی ذات کے ساتھ انصاف برتیں وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے جس طرح وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین صفات

۱۱۱۳۷ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی کہمس بن

حسن نے عبداللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس کو گالیاں دیا تھا انہوں نے فرمایا کہ آپ تو مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میرے اندر تین صفات ہیں۔ بے شک میں جب سنتا ہوں کوئی فیصلہ اور حکم مسلمانوں کے حاکموں سے کسی کا جو انصاف کرتا ہے اچھے حکم میں یعنی اس کو پسند کرتا ہوں حالانکہ شاید کبھی بھی اس کی طرف فیصلے لے کر نہیں جاؤں گا۔ اور بے شک میں البتہ سنتا ہوں بارش کے بارے میں جو پہنچتی ہے کسی شہر کو مسلمانوں کے شہروں میں سے پس میں خوش ہوتا ہوں اس کے بارے میں حالانکہ وہاں پر میرا کوئی چرنے والا جانور نہیں ہوتا اور نہ چوپایہ ہوتی ہے اور میں البتہ آتا ہوں کتاب اللہ کی کسی آیت پر پس میں پسند کرتا ہوں کہ سارے مسلمان اس بارے میں جانیں اس کی مثل جیسے میں جانتا ہوں۔ (مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں باتیں دلیل ہیں کہ میں جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں دوسروں کے لئے بھی وہی کرتا ہوں اور آپ کے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں مگر آپ مجھے گالیاں دیتے ہیں۔)

چھ باتوں کی ضمانت

۱۱۱۳۸ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عقبہ بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کون ضامن ہے میرے لئے چھ کا، تو میں اس کو ضمانت دیتا ہوں اس کے لئے جنت کی۔ تم لوگ اپنے دشمن کے ساتھ قتال کرنے سے بزدلی نہ کرو اور آپس میں خیانت اور دھوکہ نہ کرو۔ اور اپنے نفسوں کی طرف سے لوگوں کے ساتھ انصاف کرو۔ اور اپنے معاشرے کے ظالموں سے اپنے مظلوموں کا حق لینا اور اپنی میراث کی تقسیم کرنے میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور اپنے گناہوں کو چھپے رب پر نہ کھولو (یعنی رب تو دیکھ رہا ہے ظاہرا) اور جب تم ایسے کرو گے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے

۱۱۱۳۹ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ بن طباع نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن ابوعمران نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے لوگ کون ہوں گے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ جب حق دیے جائیں تو اس کو قبول کر لیتے ہیں اور جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو اس کو خرچ کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ لوگوں کے لئے بھی ایسے ہوتا ہے جیسے ان کے اپنے نفسوں کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے۔

مومنوں کی مثال

۱۱۱۴۰ ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابو عمرو محمد بن داؤد بن جریر نے ان کو ابوالقاسم بن منیع نے ان کو ابن زنجویہ نے ان کو حجاج بن احمد نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے یونس بن عبید کی طرف لکھا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ میری طرف وہ حالت اور وہ کیفیت لکھیں آپ جس حالت اور جس کیفیت پر ہیں تا کہ میں بھی اسی کو اپناؤں اور اسی حالت وکیفیت پر رہوں کہتے ہیں کہ یونس نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک میں جہاد کرتا ہوں اور پوری پوری کوشش کرتا ہوں کہ اپنے نفس کے ساتھ کہ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کروں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور لوگوں کے لئے وہ سب ناپسند کروں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں۔ اور یہ نفس سے بعید ہے۔ اور جبکہ شدید گرمی کے دن میں روزہ رکھنا نفس پر زیادہ آسان ہے لوگوں کے ذکر ترک کرنے سے۔

(۱۱۱۳۸) (۱) فی ن: (مولفیکم)

شیخ حلیمی کا ارشاد۔ شیخ حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اپنے دل سے تمنی کرے شرکی اپنے بھائی کے لئے جو وہ اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہے۔

یا اس کے لئے کسی خیر کو ناپسند کرے جس خیر کی وہ خود تمنی کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جس وقت مسلمانوں کی جماعت کے لئے کوئی آزمائش آن پڑے تو ان میں سے کسی ایک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو اس آزمائش میں چھوڑ کر اپنی خلاصی اور اپنے چھٹکارے کی تدبیر کرے اور ان کے ساتھ دھوکہ کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ وہ ان کے لئے اسی طرح فکر کرے جیسے اپنے لئے فکر کرتا ہے۔ اور اگر عاجز آجائے تو پھر اپنے نفس کے لئے ایسی چیز کی فکر کرے جس سے ان کو کسی طرح کوئی نقصان نہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال باہم شفقت کرنے اور باہم محبت کرنے میں ایک جسم جیسی ہے جب اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے تو پورا جسم اس کے لئے بخار اور بے چینی میں واقع ہوجاتا ہے۔

۱۱۱۳۱ ...... ہمیں خبر دی اس کی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے

ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ذکر یا سے۔

۱۱۱۳۲ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوصالح احمد بن منصور مروزی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو خبر دی حسین بن واقد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ خطبہ دے رہے تھے اسی منبر پر انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے سارے مومن ایک آدمی کی مثل ہیں کہ جب اس کے اعضاء میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بیمار ہوجاتا ہے اور جب ایک مومن بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہو تو سارے مومن تکلیف میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

۱۱۱۳۳ ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابونضر محمد بن محمد یوسف نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یعقوب بن کعب انطاکی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کے لئے بمنزل سر کے ہوتا ہے پورے جسم سے سر درد محسوس کرتا ہے اس چیز سے جو جسم کو پہنچتی ہے اسی طرح مومن بھی درد محسوس کرتا ہے اس تکلیف سے جو مومن کو پہنچتی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اور مناسب بھی یہی ہے کہ وہ اسی طرح ہوں۔ جیسے کوئی ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں اپنے ایک ہاتھ کے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہے جو دوسرے ہاتھ کے لئے کرتا ہے اسی طرح دو میں سے ایک آنکھ کے لئے دو میں سے ایک بیچ کے لئے دونوں میں سے ایک کان کے لئے۔ وہی پسند کرے گا جو دوسرے کے لئے کرتا ہے اسی طرح اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کے لئے نہ پسند

(۱۱۱۳۲) ...... (۱) فی ن: (الدوری) وھو خطا

کرتے مگر وہی جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اگر ملک میں کوئی وبا ہو اور بادشاہ کی طرف سے کوئی ظلم ہو یا کوئی لوٹ مار ہو یا کوئی بھی آزمائش ہو۔ جس میں سب مبتلا ہوں اور ایک مسلمان اس سے محفوظ ہو اور اس سے ذکر کیا جائے کہ کوئی بھائی اس کے مسلمان بھائیوں میں اس مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور وہ کہے الحمد للہ تو یا اس کی دو صورتیں ہیں اگر اس کی مراد یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس کا کوئی بھائی مصیبت میں ہے تو یہ غلط بات ہے اور جہالت ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس بات پر کہ وہ مصیبت بیک وقت اکٹھی سب پر نہیں ہے اگرچہ وہ اس کو بھی پہنچنے والی تھی مگر اللہ نے فضل سے اس کو قسمیں سلامت دیا یا مال سلامت رہا تو یہ کیسا درست ہے بالکل ایسے جیسے ایک آدمی کے دونوں سے ایک ہاتھ پر کوئی مصیبت ہوتی ہے اور وہ اس بات پر شکر کرتا ہے کہ دونوں اکٹھی دونوں ہاتھوں پر واقع نہیں ہوئی بلکہ دو میں سے ایک ہاتھ سلامت ہے۔

جیسے روایت عروہ بن زبیر سے کہ جب ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی اور ان کے بیٹے کا صدمہ بھی ان کو پہنچ گیا تو انہوں نے کہا۔

۱۱۳۳: ہمیں خبر دی ہے ہم ہمیں ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔ اس نے ان کی تعزیت کی انہوں نے پوچھا کہ کس چیز کی آپ نے مجھے تعزیت کی ہے کیا پیر کے بارے میں اس نے بتایا کہ نہیں بلکہ آپ کے بیٹے کے بارے میں جس کو جانوروں نے اپنے پیروں سے کاٹ دیا ہے۔ حضرت عروہ نے کہا کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر۔ اگر مصیبت میں مبتلا ہوا تو عافیت میں بھی تو ہوں اور اگر بیٹا لے لیا ہے تو باقی بھی تو رکھے ہیں۔

۱۱۳۴: (مکرر ہے) اور ہم نے ان سے روایت کی ہے باب صبر میں کہ انہوں نے کہا تھا: اے اللہ میرے سات بیٹے تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے۔ اور چھ کو آپ نے باقی رکھا ہے اور میرے ہاتھ اور پیر ل کر چار اطراف تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے اور تین کو آپ نے میرے لئے باقی چھوڑ دیا ہے۔

(میں کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر کروں) اگر آپ نے ایک چیز لی ہے تو دوسری سلامت بھی تو دی ہے۔ ایک چیز میں مصیبت میں مبتلا کیا ہے دوسری میں عافیت بھی تو دی ہے لہٰذا میں شکر ہی کرتا ہوں۔

۱۱۳۵: جس کی ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے معمر سے ان کو ایوب نے سالم بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کسی آدمی کو ان مصائب میں سے کوئی شئی پہنچے اور وہ یوں کہے۔

الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً

اس کو وہ مصیبت کبھی بھی نہیں پہنچے گی۔ جو بھی ہو جائے۔

معمر نے کہا کہ میں نے ایوب کے سوا سنا وہ اس حدیث میں ذکر کرتے تھے کہ قریبا اس کو یہ آزمائش نہیں پہنچے گی۔

۱۱۳۶: میں کہتا ہوں اور اس روایت کیا ہے عمرو بن دینار قہرمان آل زبیر نے سالم سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور ہم نے اس کو دعوات میں اس کی تخریج کی ہے۔

۱۱۳۷: اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عمرو نوقانی نے اپنی اصل میں سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے سالم بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی آدمی جو کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور یوں کہتا ہے۔

الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً

مگر اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچتی جو کچھ بھی ہو جائے۔

(۱۱۳۷) (۱) فی ن: (والترمذی) ولی (الترمذی) رکالاھما خطا والذی ہو عالم (۱۲۵۱) وہو ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن منصور النوقانی

۱۱۱۴۸ ... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید تمیمی نے مکہ میں ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو محمد بن عثمان نے ان کو عبداللہ المصری نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور وہ خود اس سے عافیت میں ہے اور وہ یہ کہتا ہے۔

الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا

گویا کہ اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر لیا۔

۱۱۱۴۹ اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام نے ان کو محمد بن سنان عوقی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جو شخص کسی آدمی کو دیکھے جس کے ساتھ کوئی مصیبت ہو اور وہ دیکھنے الا سے بعد والا پڑھے تفضیلا تک۔ تحقیق باب تحریم نفس میں، باب تحریم عرض میں، اور باب تحریم اموال میں، اور باب تعاون علی البر والتقویٰ میں کئی اخبار ذکر کی گئی ہیں جن کے پورے تذکرے کے اعادہ کرنے میں طوالت ہے ہم ان میں سے اسناد کے بغیر ما حضر کا ذکر کریں گے اللہ کی مشیت کے ساتھ۔

جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا

۱۱۱۵۰ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ نے ان کو محمد بن ایوب اور موسیٰ بن ہارون اور محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے زہری سے اس نے سالم سے اس نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہی اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی آخرت کو قیامت کے دن کی مشکلات کو آسان کر دے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن بکیر سے اس نے لیث سے۔

مومن مومن کا بھائی ہے

۱۱۱۵۱ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے [illegible] ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسن نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو اسامہ بن زید نے اس نے سنا ابو سعید مولیٰ عبداللہ بن عامر بن کریز سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے نہ اس کو رسوا کرتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کیا کرو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کیا کرو ایک دوسرے کے ساتھ قطع تعلق نہ کیا کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر مال حرام ہے اس کی عزت اور اس کا خون حرام ہے کسی عورت کے پیغام نکاح پر دوسرا پیغام نہ دو۔

اور ایک مسلمان کی بیع اور سودے پر دوسرا شخص خریداری نہ کرے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا تمہارے جسموں کو اور نہ ہی تمہاری شکلوں صورتوں کو بلکہ وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو تقویٰ یہاں ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر سینے کی طرف اشارہ کیا۔

(۱۱۱۵۰) صحیح مسلم ۴/۱۹۹۶

ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ یا پتھر کو الگ کر دے یا ہڈی یا کانٹا دور کر دے لوگوں کے راستے سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی نے یحییٰ بن حسان سے۔

۱۱۱۶۳ ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو سلیمان بن ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر انسان کی تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں اور تینتیس جوڑ ہیں ہر ہڈی کے بدلے ہر روز صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون اتنا صدقہ کر سکتا ہے فرمایا کہ البتہ معروف کا حکم کرے گا یا منکر سے روکے گا۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے فرمایا کہ وہ کسی کو راستہ کی راہنمائی کر دے۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے فرمایا وہ راستے سے ہڈی ہٹا دے۔ جو یہ نہ کر سکے وہ کسی ضعیف کی مدد کرے جو یہ نہ کر سکے وہ اپنے شر سے لوگوں کو بچائے۔

۱۱۱۶۴ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحاق نے اور ابو سعید مسعود بن محمد جرجانی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی حسن بن شقیق نے اور ہمیں خبر دی ابو ذر محمد بن عبدالرحمن حنظرو نے ابو القاسم مذکر نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں ان میں سے ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کرنا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ جو شخص اتنے صدقات کی استطاعت نہ رکھے فرمایا کہ کوئی ایک تم میں سے یہ بھی نہیں کر سکتا کہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے اور مسجد میں تھوکے تو اس کو دفن کر دے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بے شک چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان سب چیزوں کے بدلے میں کفایت کریں گی۔

اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ لازم ہے انسان پر کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے ہر روز صدقہ کرے۔ لوگوں نے کہا کون اس کی طاقت رکھے گا یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ بلغم جس کو کوئی شخص مسجد میں دیکھ لے اس کو دفن کر دے۔ اور کوئی شئی جس کو وہ راستے سے ہٹائے اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو پھر چاشت کے وقت کی دو رکعت اس کو کافی ہیں۔

راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانے پر اجر

۱۱۱۶۵ ...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبدالرحمن بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابان بن جمعہ نے ان کو ابو الوازع نے ابو برزہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی شئی سکھا دیجئے جس کے ساتھ میں نفع حاصل کروں فرمایا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی شئی ہٹایا کرو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے یحییٰ بن سعید سے۔

۱۱۱۶۶ ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ نے مالک سے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس مالک کے سامنے پڑھی۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک کے سامنے وہ روایت کرتے ہیں سمی مولی ابو بکر سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک آدمی

(۱۱۱۶۳) ...... (۱) فی ن: (صحیح)

اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر، استغفر اللہ کہنا۔
آپ اچھائی کی تلقین کیجئے اور برائی سے منع کیجئے۔ لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیجئے اور ہڈی پتھر ہٹا دیجئے۔ اندھے آدمی کو رہنمائی کر دیجئے گونگے بہرے آدمی کو سنوا کر سمجھا دیجئے۔ راہنمائی مانگنے والے کو اس کی حاجت بتا دیجئے آپ جس کا ٹھکانہ جانتے ہوں اپنی قوت بازو کے ساتھ کمزور کی مدد کیجئے اور ٹانگوں کی قوت کے ساتھ پریشان حال فریاد کرنے والے کے لئے سعی کیجئے یہ ساری باتیں تیری طرف سے صدقہ ہیں تیرے نفس پر۔ اور تیرے لئے تیری بیوی سے جماع کرنے میں بھی تیرے لئے اجر ہے۔
ابوذر نے کہا کہ میرے لئے میری شہوت میں اجر کیسے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا بتائیے اگر تیرا بیٹا ہو جائے وہ تجھے پالے اور تو اس کی خیر کی توقع کرے پھر وہ مر جائے کیا تو اس پر ثواب کی امید کرے گا بولا کہ جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں کیا تم نے اس کو پیدا کیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا فرمایا تم نے اس کو ہدایت دی تھی؟ کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو ہدایت دی تھی۔ فرمایا کیا تم نے اس کو رزق دیا تھا اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ نے اس کو رزق دیا تھا۔ فرمایا کہ بس اسی طرح رکھئے ان کو ان کے حلال میں اور بچائیے اس کو اس کے حرام سے بس اگر اللہ چاہتا اس کو حیات دیتا اور اگر چاہا اس نے اس کو موت دی اور تیرے لئے اجر ہے۔
۱۱۱۷۲ ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابراہیم ہجری نے ابوعیاض سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان پر ہر دن میں صدقہ لازم ہے۔
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی کون طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ تیرا اسلام کرنا کسی آدمی کو یہ صدقہ ہے تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹانا صدقہ ہے۔ تیرا مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے پریشان حال کی فریاد سننا تیرا یہ صدقہ ہے۔ تیرا راستے کی رہنمائی کرنا صدقہ اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔
۱۱۱۷۳ ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی نے "ح" اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے یحییٰ بن عقیل سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اور بسا اوقات ذکر کیا ہے ابوالاسود دیلی سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے اچھے بھی اور برے بھی میں نے ان کے اعمال میں سے یہ عمل بھی دیکھے کہ انہوں نے راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹائی تھی۔ اور انہوں نے ان کے برے اعمال میں یہ بھی دیکھا کہ مسجد میں بلغم تھوکا ہوا دیکھا کہ انہوں نے دفن نہ کیا۔ اور ابن اسماء کی ایک روایت میں ہے یحییٰ بن یعمر سے اس نے ابوالاسود سے نہیں کہا۔ اور بسا اوقات ذکر کیا۔
اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماء سے اس نے مہدی سے۔
۱۱۱۷۴ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے یعنی ابن خزیمہ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالنضر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوشیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ پیدل چل رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا معاذ نے راستے سے ایک پتھر اٹھایا تو اس شخص نے پوچھا کہ یہ کیا کیا ہے آپ نے معاذ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو شخص راستے سے پتھر اٹھا لیتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۱۱۱۷۲) ..... (۱) فی ن: (ابن عباس)
(۱۱۱۷۳) ..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۸۳)

قبلہ اور دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت

۱۱۷۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو البختری عبداللہ بن محمد شاکر نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو فضیل بن عیاض نے منصور بن معتمر سے اس نے ربعی بن حراش سے اس نے طارق بن عبداللہ محاربی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ نماز کی حالت میں (تھوکنا چاہے تو) اپنے سامنے نہ تھوکے اور دائیں جانب بھی نہیں بلکہ بائیں جانب تھوکیے اگر وہ خالی ہو ورنہ اپنے قدموں کے نیچے اس کے بعد اس کو زمین کے ساتھ مل دیجیے۔

۱۱۷۶: ہمیں خبر دی ابو مسعود بن ... نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن بن قتیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے میں نے سنا المعروف کرخی سے وہ کہتے تھے۔ بسطام کے پاس ایک آدمی پہنچا جو ولی ہونے کا دعویدار تھا ابو یزید اس کی طرف کھڑے ہو گئے اور اس کی زیارت کی۔ اس شخص نے قبلہ کی طرف بلغم تھوکا تو ابو یزید نے کہا کہ یہ شخص ادب نہیں عطا کیا گیا آداب رسول میں سے اور آپ کی سنت میں سے یہ ولایت کیسے عطا کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۷۷: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو محمد بن روح نے ان کو سفیان نے خالد حذاء سے ان کو ابو نصر بن عبداللہ بن صامت نے معاذ سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے اپنے دائیں طرف کبھی نہیں تھوکا۔ ابو نصر وہ حمید بن ہلال ہے۔

۱۱۷۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمر مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا۔
کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے مجھے یاد ہے عبدالرحمن بن بشران سے کہ یحییٰ بن سعید قطان کا بیٹا مکہ جانے کے لیے روانہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہنا بائیں جانب کوئی نہیں ہے دائیں جانب نہ تھوکنا۔

۱۱۷۹: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد یعنی ابن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حصین نے عامر بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں بلغم تھوک بیٹھے اس کو چاہیے کہ اپنے بلغم کو چھپا دے کہیں کسی مومن کی جلد یا کپڑے کو نہ لگے جو اس کو تکلیف پہنچائے۔

اچھائی اور برائی دو مخلوق ہیں

۱۱۸۰: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم قام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ہشام بن ابو عبداللہ نے ان کو قتادہ نے حسن سے اس نے ابو موسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک (معروف اور منکر) اچھائی اور برائی دو مخلوقات ہیں جو قیامت کے دن نصب کی جائیں گی بہرحال معروف تو خوشخبری ہوگا اس کے کرنے والوں کے لیے وہ ان کو خیر کا وعدہ دیتا ہے بہرحال منکر۔ وہ کہتا ہے بچاؤ اپنے آپ کو بچو وہ نہیں استطاعت رکھتے مگر لزوم کی۔

۱۱۸۱: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن اسحاق ابو عثمان مدائنی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں معروف کے کام کرنے والے آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے اور دنیا میں اہل منکر آخرت میں بھی اہل منکر ہی ہوں گے۔

(۱۱۷۵) ....(۱) فی الأصل . (طارق بن عبد الرحمن) والصحیح طارق بن عبد اللہ المحاربی کما فی التقریب.
وانظر الحدیث فی السنن الکبری للبیہقی (۲/ ۲۹۲)

نیک لوگ آخرت میں بھی اچھے کام کریں گے

۱۱۱۸۲ ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قرش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں بھی اچھے کاموں والے ہوں گے۔

ابوحازم نے کہا اور اسکو روایت کیا ہے مؤمل بن اسمٰعیل نے ثوری سے اس نے عاصم سے اس نے ابوعثمان سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کو روایت کیا ہے ہشام بن لاحق مدائنی نے ان کو عاصم نے ابوعثمان سے اس نے سلمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۱۸۳ ۔۔۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے عاصم سے اس نے ابوعثمان سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرسلاً روایت ہے اور حدیث راجح ہے اس کی طرف جس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۸۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو عبداللہ بن خبیب نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حماد بن زید سے یہ حدیث بیان کی۔

بے شک دنیا میں اہل معروف وہی اہل معروف ہوں گے آخرت میں انہی میں سے۔ لہٰذا حماد نے کہا۔ میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ معروف اور اچھے کام کرنے والوں کو جمع کریں گے اور ان پر اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کریں گے۔ اور ان کی اپنی نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔ لہٰذا ان کے مؤمن بھائی جو کوتاہیاں کرنے والے ہوں گے وہ ان کو پالیں گے اور وہ ان سے الگ حال دریافت کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ برائیاں نیکیوں کو لے گئیں۔ ہم اس حال میں باقی رہ گئے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کس طرف رجوع کریں گے۔ فرمایا کہ اہل معروف ان سے کہیں گے بے شک ہمارے رب نے اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کی ہے اور ہماری نیکیاں باقی ہیں جو ہم نے عمل کئے تھے آج ہم وہ تمہیں دے دیتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ ان کو دے دیں گے لہٰذا وہ جنت میں چلے جائیں گے۔

گھر میں جھانکنے کی ممانعت

۱۱۱۸۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن معافی بن احمد صیداوی نے صیداء میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عمرو بن عثمان نے ان کو بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ نے میری حدیث کو اپنی حدیث کے ساتھ مقابلہ کیجئے حبیب بن صالح اس نے یزید بن شریح ابوحی المؤذن سے اس نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کسی مسلمان انسان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی آدمی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھے اگر نظر مارے تو گویا وہ داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص اس طرح کسی قوم کی امامت نہ کرے کہ (جب دعا کرے تو) ان لوگوں کے سوا صرف اپنے آپ کو دعا کے لئے مخصوص کردے ان کو شامل نہ کرے۔ جس نے ایسا کیا گویا کہ اس نے ان کی خیانت کی۔ اور کوئی شخص نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حال میں کہ اس نے پیشاب پاخانے کو روک رکھا ہو۔

چار خصلتیں

۱۱۱۸۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس میں جو آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں (فرمایا کہ) چار خصلتیں ہیں ایک میری ہے اور ایک تیری ہے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک صفت تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ بہر حال وہ صفت جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کیجئے میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کیجئے۔ اور وہ صفت جو صرف تیرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے جو بھی خیر کا عمل کیا ہے وہ آپ کو عطا کرے گا (اس کی جزا آپ کو ملے گی) اور وہ جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے تیری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت۔ اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ میں ان کے لئے وہی پسند کروں گا جو آپ اپنے نفس کے لئے پسند کریں گے۔

جنت کی بشارت

۱۱۱۸۷ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حفص بن اسلم بن وردان مجدری نے اس نے سنا ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ عائذ بن عمرو مزنی کو جنت کی بشارت دے دیجئے اس نے بشارت نہ دی پھر دوسری بار خواب آیا پھر اس نے نہ دی پھر تیسری بار آیا تو اسے نہ دی۔ چنانچہ کسی نے اس سے کہا کہ آپ پھر ایک بار اسی جگہ جا کر سوئیں جہاں آپ نے خواب دیکھے ہیں اگر خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تو وہ پھر آپ کو نظر آئے گا۔ جب خواب آئے اور کہنے والا آپ سے یہ بات کہے کہ عائذ کو جنت کی بشارت دے دیجئے تو آپ پوچھے گا کہ کس وجہ سے وہ جنت میں ہے؟ اس نے ایسا ہی کیا پوچھا کہ وہ کیوں جنتی ہے؟ فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے راستے میں کوئی تکلیف دینے والی چیز کو چھوڑتا نہیں ہے۔

اس روایت میں حفص ضعیف ہے۔ مگر شان یہ ہے کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو جعفر بن سلیمان نے اسماء بن عبید سے کہتے ہیں کہ عائذ مزنی نے کہا البتہ اگر میں اپنا بھال اپنے خیمے میں اتار لوں وہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ مسلمانوں کے راستے میں پھینکا جائے۔ کہتے ہیں کہ اس کے گھر سے بارش کا ہو یا غیر کا پانی نکلیں مسلمانوں کے راستے کی طرف جب بھی ہوتا مگر یہی خواب دیکھا گیا کہ وہ جنت میں پوچھا گیا کیوں تو بتایا گیا بوجہ اس کے مسلمین کے تحفظ دینے کے ایذاء سے۔

۱۱۱۸۷ـــ (مکرر ہے) یہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھے خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے بطور اجازت دینے کے لئے ان کو ابو عبد اللہ عسکری نے ان کو ابو القاسم بغوی نے ان کو ابو الربیع زہرانی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو اسماء بن عبید نے۔ اس نے ذکر کیا ہے مذکورہ۔

۱۱۱۸۸ـــ ہمیں حدیث بیان کی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو حیان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مریع نامی شخص نہیں گلی کھولتے تھے راستے کی طرف مگر اپنے گھر کی طرف۔ اور نہ ہی مرتی تھی ان کے گھر والوں کی بلی مگر اس کو بھی اپنے گھر میں دفن کرتے تھے لوگوں کو ایذاء سے بچانے کے لئے۔

لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں جانا پسندیدہ نہیں

۱۱۱۸۹ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے اور ابو عمرو بن سماک نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبد الرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس پودے لہسن میں سے جو کھائے۔ اس کے بعد لہسن کے بعد پیاز کہا۔ اور گندنا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے بے شک فرشتے اذیت محسوس کرتے ہیں اس چیز سے جس سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں یہ الفاظ ہیں ابن سماک کی حدیث کے۔

(۱۱۱۸۷) ـــ (۱) فی ن. (عائذ بن عمرو المزنی)

(۲) ـــ فی الاصل بعد فذکرہ - حدثنا ابو زکریا بن سلیمان ثنا اسماء بن عبید فذکرہ وھو خطأ

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن حاتم سے اس نے یحییٰ سے۔

۱۱۱۹۰ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپ اس حدیث کے بارے میں جو آپ کی طرف سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے اذیت پاتے ہیں ہر اس چیز سے جس چیز سے بنو آدم اذیت پاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حق ہے۔

فصل :...... مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرنا

۱۱۱۹۱ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید بن عبدالرحمن نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ حقیقت ہے کہ دو ہم نشین مجلس کرتے ہیں امانت داری کے ساتھ لہٰذا دونوں میں سے کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا راز فاش کرے جو کچھ وہ ناپسند کرتے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۱۱۹۱ ...... (مکرر ہے) اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے ان کو خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ رات کو بات کریں تو اپنی آواز کو پست کر لیں اور جب دن میں بات کریں تو دیکھ لیں آپ کے گرد کون ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات داخل ہے احتیاط کے باب میں حفظ اسرار کے لئے۔

۱۱۱۹۲ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن بلال نے عبدالرحمن بن عطاء نے اس نے عبدالملک بن جابر بن عتیک نے اس نے جابر بن عبداللہ سے۔

۱۱۱۹۳ ...... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو نصر محمد بن حمدویہ بن سہل مروزی نے ان کو عبداللہ بن حماد آملی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سلمان بن بلال نے ان کو عبدالملک بن عطاء نے یہ کہ عبدالملک بن جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی یہ کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب کوئی انسان کوئی بات بیان کرے کسی کو اور وہ پیچھے کہ جو بات بتا رہا ہے وہ جس کو بتا رہا ہے اس کے ماحول کو دیکھ رہا ہے تو یہ بات اس کے لئے امانت ہوگی۔

اور علوی نے نہیں ذکر کیا ماحول کے لفظ کو میں نے اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں علوی سے اس نے عبدالملک بن عطاء سے سوائے اس کے نہیں کہ وہ عبدالرحمن بن عطاء مدنی ہے جیسے اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے۔

۱۱۱۹۴ ...... اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں حدیث ابن ابو ذئب سے اس نے عبدالرحمن بن عطاء سے۔

۱۱۱۹۴ ...... (مکرر ہے) اور ہم نے روایت کی ہے دوسرے طریق سے ابن ابو ذئب سے اس نے ابن اخی جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسیں امانت ہوتی ہیں مگر تین مجلسیں (امانت نہیں ہوتیں) ناحق خون بہانے (قتل کرنے) کی یا حرام شرمگاہ کی (کسی کی عزت لوٹنے کی) یا ناحق کسی کا مال مارنے کی۔

۱۱۱۹۵ ...... میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے اس نے سنا محمد بن طاہر وزیری سے اس نے ابو علی حکیم سے اس نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنے کسی دوست کے آگے اپنا راز افشاء کیا بطور

راز داری کے اپنے رازوں میں سے جب بیان کر چکا تو اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو محفوظ کر لیا ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں اس کو بھول چکا ہوں۔

۱۱۱۹۵ــــ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان نے احمد بن اسماعیل ازدی سے اس نے فضیل بن جعفر سے اس نے محمد بن سلام سے اس نے خلیل بن احمد سے وہ کہتے تھے:

جو شخص تیرے آگے کسی کی غیبت کر سکتا ہے وہ تیری غیبت بھی کسی کے آگے کر سکتا ہے۔ جو شخص دوسروں کی خبر تجھے دے سکتا ہے وہ تیری خبر دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا چغل خور۔

فصل:...... مسلمانوں کی عیب جوئی ترک کرنا۔ اور ان کی معذرت قبول کرنا اس کے علاوہ جو ماقبل کے ابواب میں گذر چکا ہے

۱۱۱۹۶ــــ ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد ابن حیان بن محمد ویہ اعلٰے نے ان کو ابوجعفر محمد بن یونس قزوینی نے ان کو اسماعیل بن توبہ نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابواسحٰق سبیعی نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ خواتین نے اپنے گھروں میں اس کو سنا یوں کہا کہ خواتین نے اس کو خیموں میں سنا اس کے بعد فرمایا کہ اے گروہ ان لوگوں کے جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اپنے دل سے ایمان نہیں لائے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عیب جوئی نہ کرو اس لئے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور اللہ جس کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اس کو رسوا کر دیتا۔ اگرچہ اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہو۔

۱۱۱۹۷ــــ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد معلم سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ مومن آدمی اپنے بھائیوں کے عذر تلاش کرتا ہے اور منافق آدمی اپنے بھائیوں کی غلطیاں تلاش کرتا ہے۔

۱۱۱۹۸ــــ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا منصور بن عبداللہ ھروی سے اس نے سنا ابوعلی ثقفی سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی بھائی پھسل پڑے اس کے لئے ستر عذر تلاش کرو اگرچہ تمہارے دل اس کو قبول نہ کریں یقین جانو کہ عیب لگانے والے تمہارے نفوس ہیں جہاں مسلمان کے لئے ستر عذر ظاہر ہوں اس کو قبول نہیں کرتا۔

۱۱۱۹۹ــــ اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے۔ حمدون قصار نے کہا کہ اپنے بھائیوں کے ایمان کو قبول کرو اور ان کے کفر کو رد کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے واقع کر دیا ہے اس کو جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اپنی مشیت میں۔

چنانچہ ارشاد فرمایا ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشآء۔

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک کے ماسوا گناہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

۱۱۲۰۰ــــ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن شاھین نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو زکریا بن یحیی اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا تھا اپنے بھائیوں کے عیبوں کو بھول جایئے تیرے لئے ان کی محبت دائمی رہے گی۔

(۱۱۱۹۶)ــــ (۱) فی ن: (السدی)

تواضع وعاجزی کی علامات

۱۱۴۰۱ ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے اس نے سنا ابو عثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔ اس شخص کی محبت پہ یقین نہ کر جو تجھ سے محبت نہ کرے سوائے آپ کے معصوم ہونے کی صورت میں اور میں نے ذوالنون سے سنا کہتے تھے۔ تین چیزیں عقلمندی کے اعمال کی علامت ہیں دین میں جھگڑے کو اور ریاکاری کو ترک کر دینا۔ تھوڑے سے علم کے باوجود عمل پر توجہ دینا لوگوں کے عیوب سے غافل ہو کر اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے میں مشغول ہونا۔ تین چیز تواضع اور عاجزی کی علامات میں سے ہیں۔

نفس کو چھوٹا سمجھنا عیبوں کی معرفت رکھنا۔ توحید کی حرمت کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا۔ اور حق کو قبول کرنا اور ہر ایک سے نصیحتیں قبول کرنا اور تین چیز حسن خلق کی علامت ہیں۔ معاشرت کے لوگوں سے قلت مخالفت ان کے اخلاق کی تحسین کرنا اور نفس لوامہ کو الزام دینا جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں عیوب کی معرفت سے رکنے کے لئے۔

۱۱۴۰۲ ـــــ ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے محمد بن طاہر وزیری نے ان کو شعر سنائے مطر نے ان کے بعض کے لئے۔

مفہوم یہ ہے۔ جو شخص تیرے پاس عذر پیش کرنے آئے اس کا عذر قبول کر لیجئے اگرچہ وہ اپنی بات میں جو تجھے کہی ہے سچا ہو یا جھوٹا ہو۔ جس نے ظاہراً تیری اطاعت کی اس نے تجھے راضی کر لیا اور تحقیق جس نے چھپ کر تیری نافرمانی کی اس نے تم سے گمراہی کی۔

گناہ کی دیت

۱۱۴۰۳ ـــــ اور ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن نے اور مجھے شعر سنائے محمد بن عبدالواحد رازی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابو عمران موسیٰ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو شعر سنائے ابو محمد عبداللہ بن ابو سعید بیہقی نے ابو الحسن بن ابو العالیہ بیہقی سے مفہوم یہ ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ فلاں شخص نے تیری برائی کی ہے حالانکہ غنی آدمی کا ذلت کی جگہ ٹھہرنا عار ہے۔ اور عیب ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ میرے پاس معذرت کرنے آیا تھا۔ ہمارے ہاں گناہ کی دیت اور سزا عذر اور معذرت کرنا ہے۔

۱۱۴۰۴ ـــــ اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابو الحسن سلامی　بغدادی نے ان کو شعر سنائے نفطویہ نے ان کو شعر سنائے احمد بن یحییٰ ثعلب نے۔ تین خصلتیں ایسی ہیں دوست کے اندر میں نے ان کو روزے اور نماز کے مشابہ قرار دیا ہے۔ اس کا غمخوار ہونا۔ اور اس کا ہر غلطی پر درگذر کرنا اور خلوتوں میں رازوں کو فاش کرنے کو ترک کر دینا (اچھے دوست میں یہ صفات موجود ہونا فرض ہے۔)

شعراء کے کلام کا مفہوم

۱۱۴۰۵ ـــــ اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد طرسوی نے ان کو ابو فراس حارث بن سعید بن حمدان نے اپنے کلام میں سے۔

مفہوم یہ ہے۔ جب میں غلطی اور گناہ کرتا ہوں تو مجھے یقین ہوتا ہے آپ مجھے گرفت نہیں کریں گے اس لئے کہ مجھے تیری طرف سے پکی دوستی اور بھائی چارے کا یقین ہے۔

کیونکہ دشمن کا خوبصورت کام بدصورت اور برا ہوتا ہے اور دوست کا بدصورت کام بھی قبیح اور برا نہیں ہوتا۔

۱۱۴۰۶ ـــــ مجھے شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے ابن ابو زاہدہ مصری نے ان کو شعر سنائے ابو منصور نے مفہوم یہ ہے۔ میں نے تو بڑا عظیم گناہ اور نافرمانی کی ہے۔ اور آپ اس نافرمانی سے بھی بہت بڑے ہیں پہلے تو آپ اپنے عفو و درگذر کی حلاوت کریں گے پھر اپنے

نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو خبر دی سعید بن مسیب نے اس نے معمر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ جمع نہیں کرتا مہنگے داموں فروخت کرنے کے لئے مگر گنہگار آدمی۔

مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث حاتم بن اسماعیل سے اس نے ابن عجلان سے۔

۱۱۲۱۲ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمن بن یزید بن جابر قاسم بن یزید سے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا اس بات سے کہ غلہ مہنگے داموں بیچنے کے لئے جمع کیا جائے۔

۱۱۲۱۳ ــــ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے یعنی زہری نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے علی بن سالم نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جالب مرزوق ہوتا ہے اور محتکر ملعون ہوتا ہے۔ (یعنی فروخت کرنے کے لئے مال کے گلے کو ایک جگہ سے یا ایک شہر سے دوسری جگہ یا دوسرے شہر لے جانے والے کو رزق ملتا ہے۔ جب کہ روک کر رکھنے والے کو لعنت ملتی ہے۔

۱۱۲۱۴ ــــ ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو بکر بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید سکری نے ان کو ابو علی احمد بن محمد بن ہارون نے ہمدان میں ان کو محمد بن عبدوس بن کامل سراج نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے ہیں۔ زید ابو المعلیٰ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حسن سے اس نے معقل بن یسار سے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں جو شخص داخل ہو کسی چیز میں مسلمانوں کے دام طے کرنے اور قیمتیں لگانے میں اور وہ مسلمانوں پر چیزیں مہنگی کرے یا قیمتوں میں گرانی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم میں پھینک دے۔

اور ابن اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے سنا کہ معقل بن یسار واپس آگئے ہیں وہ اس کے پاس آئے اور معقل بن یسار نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، جو شخص کوئی شی داخل کرے مسلمانوں کی اشیاء کی قیمتوں میں تاکہ ان پر گرانی کرے مہنگائی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی گہرائی میں پھینک دے۔

۱۱۲۱۵ ــــ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد بن علی بن عمران جرجانی نے حلب میں ان کو مطیب بن یحییٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احتکار کرنے والا۔ مہنگا بیچنے کے لئے غلہ اور اناج روک کر رکھنے والا بدترین بندہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نرخ میں ارزانی کر دے تو وہ اداس اور مغموم ہو جاتا ہے اور جب مہنگائی کر دیتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔

۱۱۲۱۶ ــــ ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن عمر نے ان کو حدیث بیان کی رجاء بن محمد عرزمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ربیع بن حبیب نے ان کو نوفل بن عبدالملک نے ان کو ان کے والد نے علی سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غلہ اناج جمع کر کے رکھنے سے شہر کے اندر۔ رجاء نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ منع فرمایا تھا تلقی سے یعنی تجارتی قافلے کو جو اناج لے کر آ رہا ہے آگے جا کر ملنا ساز باز کرنے کے

(☆) ــــ ھکذا بالأصل (۱۱۲۱۵) ــــ اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۵۳۰)

(۱۱۲۱۶) ــــ اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۹۹۵)

لئے۔ اور منع فرمایا تھا قیمت طے کرنے سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے اور منع فرمایا تھا پانی میں مچھلی کی بیع کرنے سے۔

غلہ کو روک کر رکھنے والا کوڑھ اور افلاس میں مبتلا ہوتا ہے

۱۱۲۱۷ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو الہیثم بن رافع نے ان کو ابویحییٰ مکی نے ان کو عمر بن خطاب نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے رہے تھے جو شخص مسلمانوں کے خلاف ان کا غلہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ اور افلاس میں مبتلا کرتا ہے۔

۱۱۲۱۸ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہیثم بن رافع بصری نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو فروخ مولیٰ عثمان بن عفان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب مسجد سے نکلے انہوں نے غلہ بکھرا ہوا دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیسا غلہ ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں فلاں سرزمین سے لایا گیا ہے۔ فرمایا اس غلے میں اللہ برکت دے اور اس کو بھی جو اس کو لے آیا ہے۔ آپ کے کسی ساتھی نے بتایا اے امیر المؤمنین اس غلے کو فروخ نے اور فلاں شخص مولیٰ عمر نے جمع کر کے روک رکھا ہے حضرت عمر نے ان دونوں کو بلایا اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ تم مسلمانوں کا غلہ (کھانا) روک رکھو ان دونوں نے کہا اے امیر المؤمنین ہم اپنے مال کے ساتھ خرید کر کے رکھ دیتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا جو شخص مسلمانوں کا غلہ وغیرہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جذام اور افلاس مار دیتے ہیں۔

دھوکہ دہی اور احتکار کرنے والا کون ہے

۱۱۲۱۹ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو سعید بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ فرماتے تھے مسلمانوں کے ساتھ کھوٹ اور دھوکہ کرنے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ کوئی ان کے دام چڑھ جانے کی تمنا کرے۔

۱۱۲۲۰ ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے انہوں نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک احتکار کرنے اور روک کر رکھنے والا حقیقت میں وہی ہے جو مسلمانوں کے بازار سے چیز خرید لے تاکہ وہ اس کو مہنگا فروخت کر سکے۔ اور مال کو فروخت کے لئے لانے والا احتکار کرنے والا نہیں ہے اور جب بازار میں فراغت کرے وہ اس کے دام چڑھ جائے پھر اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۲۲۱ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن حامد مقری نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابوعاصم نے عبداللہ بن مؤمل سے اس نے عمر بن عبدالرحمن سے اس نے عطاء سے یہ کہ عمر نے ایک آدمی کو طلب کیا اور اس سے پوچھا اس نے بتایا کہ وہ اس لئے کیا ہے تاکہ طعام (غلہ وغیرہ) خریدے۔ انہوں نے پوچھا کیا گھر کے لئے یا فروخت کرنے کے لئے آپ نے فرمایا اس شخص کو بتاؤ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مکہ میں طعام (غلہ وغیرہ) کا احتکار (روک رکھنا) الحاد اور بے دینی ہے۔

فصل: (آنکھ بھینچنا) یعنی نظر بد لگنا

۱۱۲۲۲ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالنضر بن قتادہ

(۱۱۲۱۷) اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۵۸)

نے ان کو ابو علی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وہیب نے ابن طاؤس سے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے (سچ ہے) اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر سے سبقت کر سکتی ہوتی تو وہ نظر ہوتی جو اس سے سبقت کر جاتی اور جس وقت تم لوگ (نظر بد کا اثر ختم کرنے کے لئے) غسل کرنے کو بچے کے لئے کہا جائے تو غسل کر لو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر وغیرہ سے اس نے مسلم بن ابراہیم سے۔

۱۱۲۲۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے وہ کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا وہ غسل کر رہا تھا اس نے تعجب کیا اس کو دیکھا اور کہا اللہ کی قسم یہ کہ نہیں دیکھا ہے میں نے مثل آج کے دن کے اور نہ ایسی جلد دیکھی جس کی حفاظت کی جاتی ہو یا اس کی پردہ نشینی نے یوں کہا یہ تو کسی لڑکی کی جلد ہے جو اپنی گوشہ نشینی میں رہ رہی ہو۔

کہتے ہیں اس کو نظر بد کا اثر کر گئی یہاں تک کہ وہ اٹھ نہیں سکا۔ لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ کسی کو اس کی نظر بد کی تہمت لگاتے ہو لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ ہاں یہ بات ہے کہ عامر بن ربیعہ نے اس کو ایسے ایسے کہا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا پھر کہا سبحان اللہ! کس بنا پر قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو جب اس کی کوئی چیز دیکھتا ہے جو اس کو اچھی لگتی ہے بہتر چاہئے کہ اس کے لئے برکت کی دعا کرے کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اپنا منہ دھویا اور اپنی ہتھیلیوں کا اوپر کا حصہ اور دونوں کہنیاں اور اس نے اپنا سینہ دھویا اور اپنے تہبند کے نیچے کا حصہ اور دونوں گھٹنے اور اپنے دونوں قدموں کے کنارے برتن میں ان کا ظاہر و باطن۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ مستعمل پانی سہل بن حنیف کے سر پر انڈیلا گیا میرا خیال ہے کہ ایک برتن اس کے پیچھے (انڈیلا گیا) کہتے ہیں آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اس میں سے چند گھونٹ بھرے پھر وہ سواری کے ساتھ چلے گئے کہتے ہیں کہا معمر بن برقان نے کہ ہم لوگ اس حدیث کو گھڑی ہوئی سمجھتے تھے انہوں نے کہا کہ بلکہ یہ سنت ہے۔

۱۱۲۲۴: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں۔ کہ (اس دور میں) نظر بد لگانے والے سے کہا جاتا تھا کہ وہ وضو کرے پھر اس پانی کے ساتھ وہ شخص غسل دیا جاتا تھا جس کو نظر بد لگی ہوتی تھی۔

تقدیر سے سبقت کرنے والی چیز

۱۱۲۲۵: ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عروہ بن عامر نے فلاں کو عبید بن رفاعہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ بے شک بنی جعفر جو ہیں ان کو نظر بد لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے لئے جھاڑ پھونک کروالی جائے گی۔ یا فرمایا کہ میں ان کے لئے جھاڑ دوں گا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر اس سے سبقت کر جاتی۔

اس کو روایت کیا ہے ایوب نے عمرو بن دینار سے اس نے عروہ سے اس نے عبید سے اس نے اسماء بنت عمیس سے۔

نظر بد سے بچنے کا وظیفہ

۱۱۲۲۶: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ

قرض خواہ چل کر ادا کرنے والے کے لئے مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں

۱۱۲۳۳ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو عبدالرحمن بن سلیمان بن ابوجون شامی نے ان کو ابوسعید دمشقی نے ان کو معاویہ بن اسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے قرض خواہ کو اس کا حق دینے کے لئے چل کر جاتا ہے اس کے اوپر زمین پر چلنے والے جانور اور پانی کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جنت میں ایک درخت اس کے لئے لگا دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۴ اور ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبدان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد جوہری نے ان کو علی بن سالم نے ان کو بقیہ نے ان کو عبدالرحمن بن سلیمان نے ان کو ابوسعید دمشقی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ اس کے ہر ہر قدم پر اس کے لئے ایک درخت پالا جاتا ہے جنت میں۔ اور گناہ معاف ہوتا ہے۔ اور وہ روایت جو محفوظ کی گئی ہے سعید سے ابن عباس سے ان کا قول ہے موقوف روایت ہے۔

۱۱۲۳۵ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب قصاب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ راستے سے ہڈی دور کرنی اس کے لئے ایک صدقہ ہوا۔ اور جو شخص اپنا قرض ادا کرنے کیلئے اپنے قرض خواہ کے پاس خود چل کر گیا اس کے لئے صدقہ ہے۔ اور جس نے کسی ضعیف کو اپنی سواری پر سوار کر کے اس کی مدد کی اس کے لئے صدقہ ہے اور ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے۔ سعید نے کہا کہ جس نے کسی زہریلے بچھو کو مار دیا اس کے لئے صدقہ ہے۔

۱۱۲۳۶ اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی بن حامد بن محمد رفاء نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو حبیب بن ابوعمرہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے قرض خواہ کا حق دینے کے لئے خود چل کر اس کے پاس گیا اس کے لئے ہر قدم پر ہر قدم اٹھانا صدقہ ہے۔ یعنی اس پر اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے

قرض کی ادائیگی کے ساتھ عطیہ

۱۱۲۳۷ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین بن عبدوس نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ فراء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آپ سے کچھ مانگ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے آدھا وسق جو ادھار مانگ کر اس کو کھجوریں دیں۔ پھر وہی آدمی آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا ایک وسق دیا اور فرمایا کہ آدھا تو تیرے قرض کی ادائیگی ہے اور باقی آدھا تیرے لئے عطیہ ہے میری طرف سے۔

۱۱۲۳۸ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو ابن مصفیٰ نے ان کو بقیہ نے ان کو بحیر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے کہا ان سے پوچھا گیا تھا دین (یعنی) قرض ادھار مانگنے کے بارے میں

(۱۱۲۳۷) (۱) فی ن (مسعود ورجو عطا) (۲) فی ن: (صدقہ)

(۱۱۲۳۸) اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۲۰۴:۲)

انہوں نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو اچھے اور عمدہ اخلاق کی بات ہے آپ چھوٹے سے لیجئے اور بڑے کو دیجئے اور اپنے لئے بڑے کو لیجئے اور چھوٹے کو دیجئے۔ یا یوں کہا تھا کہ بہتر تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں ادائیگی کے لحاظ سے اچھا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

تین اہم کام

۱۱۴۳۹ ــــ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابو اسحاق نے اس نے سنا صلہ بن زفر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو الیقظان عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ہیں جس نے وہ جمع کر لئے اس نے ایمان جمع کر لیا۔ ناداری اور غربت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اور یہ جان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے خرچ کرنے کے پیچھے اور دے گا۔ اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلوانا اس طرح کہ کسی کو مجبور نہ کر دے تو کہ اسے اپنے بادشاہ یا حکمران کے پاس لے جائے تاکہ وہ اس سے حق وصول کرے اور سلام کو عام کرنا سارے عالم کے لئے۔

فصل:...... تنگدست کو مہلت دینا اور اس سے درگذر کرنا اور آسودہ حال کے ساتھ نرمی برتنا اور اس سے کم وصول کرنا

۱۱۴۴۰ ــــ ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد بن محمد بن علی روذباری نے ان کو ابو القاسم بن ابو صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن سے اس نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پاس دو آدمیوں کو اونچی آواز کے ساتھ جھگڑتے سنا کہ ایک ان میں سے دوسرے سے کمی کرنے کی بات کر رہا تھا اور کسی چیز میں نرمی مانگ رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ کون تھا جو اللہ کی قسمیں کھا رہا تھا اس بات پر کہ وہ نیکی نہیں کرے گا۔

کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے قسم کھائی تھی مگر اب جو چیز اس کو پسند ہو (اس کو میری طرف سے اجازت ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے اسماعیل سے۔

۱۱۴۴۱ ــــ ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم یعنی بوشنجی نے ان کو ہرمز نے ان کو عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری نے ان کو کعب بن مالک نے کہ اس کا مال تھا علی بن ابی حدرد اسلمی کے ذمے وہ اس کو جا کر ملا اور اس سے تقاضا کیا دونوں نے باہم کلام کیا اور دونوں کی آواز بلند ہو گئی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گذرے اور آپ نے اشارہ کیا گویا آپ یہ کہہ رہے تھے کہ آدھا کر لو چنانچہ قرض خواہ نے اس سے آدھا لے لیا اور باقی آدھا چھوڑ دیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن بکیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کو روایت کیا ہے لیث نے۔

۱۱۴۴۲ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ابو مسعود سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی سے حساب لیا گیا (اللہ کے ہاں) مگر اس کے پاس کوئی خیر نہ مل سکی (سوائے اس ایک عمل کے) کہ وہ مالدار آدمی تھا لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے لڑکوں سے کہتا تھا کہ جس کو دیکھو کہ وہ غنی ہے اس سے وصول کر لو اور جس کو تنگدست پاؤ اس سے درگذر کر لیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے درگذر کرے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ

(۱۱۴۳۹) ــــ فی الأصل أبو الیقظان بن عمار

کہتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیا کرو اور آسودہ حال سے بھی درگذر کیا کرو۔ اللہ نے فرمایا کہ فرشتو اس بندے سے تم بھی درگذر کرو۔

بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور کہا ابو مالک نے مروی ہے ربعی سے اس نے حذیفہ سے حدیث نقل کی ہے کہ میں آسانی کیا کرتا تھا تنگدست پر اور مہلت دیا کرتا تھا تنگدست کو۔

۱۱۲۴۸ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ میں ان کو قاضی ابو طاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نصر کی نے املاء کے ان کو ابراہیم بن شریک بن فضل ابو اسحاق کوفی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ربعی بن خراش سے اس نے ابو الیسر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یعنی ابو الیسر نے اپنی تالی پر تھوک کر مٹا دیا اور اپنے مقروض سے کہا جا میں نے تجھے قرضہ معاف کر دیا اور ذکر کیا گیا ہے کہ وہ شخص تنگدست تھا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طویل حدیث میں عبادہ بن ولید سے اس نے ابو الیسر سے۔

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت

۱۱۲۴۹ ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

۱۱۲۵۰ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن محمد بن عبدالرحمن مجبور دھان نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانیوں میں سے پریشانی دور کرے گا قیامت کے دن اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کمزوری پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا (دنیا اور آخرت میں) جب تک بندہ اپنے کسی بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی معاونت کرتا رہتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ یحییٰ سے اور ابو بکر اور ابو کریب سے اس نے ابو معاویہ سے۔

۱۱۲۵۱ ــــ ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن منصور نوقانی نے نوقان میں۔ ان کو ابو حاتم محمد بن حبان بستی نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو اودی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حرام ہے آگ پر ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا لوگوں سے قریب نرم مزاج آدمی۔

جن پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۱۲۵۲ ــــ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو علی حسن بن جعفر بن عبداللہ سبوطی نے املاء کے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں خبر نہ دوں تم لوگوں کو اس شخص کے بارے میں جو آگ کے اوپر حرام ہے اور وہ شخص آگ اس پر حرام ہو وہ

(۱۱۲۴۸) ــــ (۱) فی ن: (الی)

خبر دوں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں فرمایا کہ وہ شخص کہ جس کی نہ تو خیر کی امید رکھی جائے اور نہ ہی اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔

۱۱۲۶۷ ...... ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے ان کو ابو سہل بشر بن ابو یحییٰ مہرجانی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو سعید بن نسطاس نے مقبری سے یہ کہ ان کے والد نے اس کو ذکر کیا ہے ابو ہریرہ سے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں تمہارے شریر لوگوں میں سے۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس کی خیر کی امید رکھی جائے اور تمہارے اشرار وہ ہیں کہ نہ تو ان کے شر سے محفوظ رہا جا سکے اور نہ ہی ان کی خیر کی توقع کی جا سکے۔

۱۱۲۶۸ ...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو ابو خلیفہ فضل بن حباب نے ان کو قعنبی نے ان کو عبد العزیز نے ان کو علاء نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے سر پر آن کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے بھلے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ تمہارے برے لوگوں کی نسبت۔ کہتے ہیں کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی بات دہرائی۔ تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتا دیجئے کہ کون ہم میں سے شر ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے بھلا انسان وہ ہے جس کی بھلائی کی امید قائم کی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔ اور تم میں سے برا وہ ہے جس کی خیر کی توقع نہ کی جائے اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے اور یہ بھی روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے بطور مرفوع حدیث۔

ایمان کی شاخیں

۱۱۲۶۹ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابو صالح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الایمان بضع وستون او بضع وسبعون شعبۃ افضلھا لا الہ الا اللہ و ادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان

کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں یا فرمایا تھا کہ ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ایمان کی افضل ترین شاخ لا الہ الا اللہ (توحید باری تعالیٰ ہے) اور سب سے کم رتبے والی شاخ راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز کو ہٹا دینا ہے۔

اور حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے ایمان کی شاخ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں جیسے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کتاب کے آغاز میں اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عبد اللہ بن دینار سے۔

کتاب شعب الایمان جلد ہفتم کا ترجمہ آج مورخہ ۷ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق ۱۱ جون ۲۰۰۶ کو بعد نماز عصر بفضل اللہ و بحمدہ اختتام پذیر ہوا۔

ابو الرشد قاضی محمد اسماعیل جاروی عفی عنہ